مکمل و مدلل

# فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد ۷

## کتاب النکاح

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ

مرتب

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی مہتمم دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دار العلوم دیوبند

مکمل و مدلل

# فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد ۷

## کتاب النکاح


افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی

مُرتّب

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند



ناشر

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

# فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلّل و مکمّل

## جلد ہفتم = طبع اوّل


رجب ۱۳۹۰ھ ---- مطابق ---- ستمبر ۱۹۷۰ء
ضخامت ---------- ۵۲۸ صفحات
تعداد اشاعت ---------- ایک ہزار
قیمت ---------- گیارہ روپے
مرتّب ---------- محمد ظفیر الدین
ناشر --- دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)
مطبوعہ ----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فہرست مضامین فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد ہفتم

## تیسرا باب

## تیسری فصل

## وہ عورتیں جن سے دودھ کے رشتہ کی وجہ سے نکاح حرام ہوتا ہے

## چوتھی فصل

## حرمت نکاح بسبب جمع

## پانچویں فصل حرمتِ نکاح بسببِ اختلافِ مذہب! ۴۵۴



## چھٹی فصل حرمتِ نکاح بسببِ حقِ غیر ۴۶۶

## ساتویں فصل
## حرمتِ نکاح بسبب طلاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# جلد ہفتم

# فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل و مدلل

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

خاکسار مرتب کا دل حمد وشکر سے لبریز ہے کہ فتاویٰ کی ساتویں جلد طبع ہو کر آج ملک وملت کے سامنے پیش ہو رہی ہے، اگر کاتبوں کی وعدہ خلافی اور ٹال مٹول کی مصیبت پیش نہ آئی ہوتی، تو سال ڈیڑھ سال پہلے ہی طبع ہو چکی ہوتی، مگر جو کام اپنے اختیار میں نہیں اس میں آدمی کر بھی کیا سکتا ہے۔

زیر نظر جلد کتاب النکاح سے متعلق ہے، اس میں اس کے چار ابتدائی ابواب پوری تفصیل سے آئے ہیں، پانچویں باب سے بقیہ حصہ اگلی جلد میں آرہا ہے۔

ترتیب وتزئین اور حوالجات میں اپنی سی ساری محنت وکاوش کی گئی ہے، کامیابی رب العزت کے ہاتھ ہے۔ اس جلد میں مسائل کی تعداد ۸۶۹ ہے، اور یہ ۵۲۸ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ مرتب کی یہ سعی پیہم قبول فرمائیں اور مسلمانوں کو اس سلسلہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کا موقع عنایت کریں۔

بحمد اللہ علماء ومشائخ، طلبہ علوم دینیہ اور دوسرے اہل علم میں فتاویٰ کا یہ سلسلہ پسند کیا جا رہا ہے۔ اب تمام شائع شدہ جلدوں کا جدید اڈیشن آنا شروع ہو گیا ہے، گذشتہ سال جلد اوّل کا دوسرا اڈیشن آیا تھا۔ اس سال جلد دوم کا دوسرا اڈیشن آیا اور جلد سوم کا دوسرا اڈیشن آرہا ہے، بلکہ جلد چہارم کا دوسرا اڈیشن بھی اسی سال لانا پڑے گا۔

عبادات میں نماز اور معاملات میں نکاح وطلاق کا مسلمانوں میں جو درجہ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، ان سے ہر عاقل بالغ مسلمان کو دن رات واسطہ پڑتا ہے اور زمانہ کی رفتار کے پیش نظر مسائل کی نئی نئی صورتیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نکاح وطلاق سے متعلق جس جس نوع اور جتنے سوالات دار الافتاء میں آتے ہیں۔ دوسرے مسائل

اس تعداد میں نہیں آتے، یہی وجہ ہے کہ مکررات کا کافی حصہ حذف کرنے کے بعد بھی مسائل کی تعداد کم ہوتی نظر نہیں آتی۔

اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ مفتی اعظم، عارف باللہ حضرت مولانا مفتی **عزیز الرحمٰن** قدس سرہٗ کے فتاویٰ کی یہ ترتیب وتزئین خاکسار کے ہاتھ مکمل ہو کر ملت اسلامیہ کے سامنے آجائے تاکہ مرتب مطمئن ہو کر کہہ سکے ؎ شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر خاکسار اس جلد کی اشاعت پر اپنے اساتذہ کرام، اراکین مجلس شوریٰ اور سرپرست شعبہ حکیم الاسلام حضرت مولانا **محمد طیب** صاحب دامت برکاتہم کی خدمت بابرکت میں ہدیہ عقیدت ومحبت اور جذبہ امتنان وتشکر نہ پیش کرے جن کی تعلیم وتربیت، حوصلہ افزائی وقدردانی اور دعاؤں سے یہ حقیر اس خدمت گرامی کے لائق ہو سکا رب العالمین ان تمام حضرات کا سایہ عاطفت تادیر ملک وملت پر قائم رکھے اور خاکسار کو اخلاص کے ساتھ علمی اور دینی کاموں میں پورے سکون کے ساتھ منہمک رکھے تاکہ اس کا یہی انہماک ایک دن اس کی دینی اور دنیاوی ترقیوں کا ذریعہ اور نجات اخروی کا وسیلہ بن جائے ناظرین سے التجا ہے کہ مرتب کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

اخیر میں دعا ہے کہ پروردگار عالم مرکز علوم دینیہ دارالعلوم دیوبند کو اپنے خصوصی حفظ وامان میں رکھے اور اس سے تبلیغ دین اور اشاعت علم وفن کی خدمت برابر لیتا رہے دارالعلوم دیوبند ایک سو آٹھ سال سے دین اور علم دین کی بیش بہا خدمت میں مشغول ہے، خدا کرے تا قیامت اس کا یہ سلسلۂ فیض جاری رہے، آمین یا رب العالمین۔

طالب دعا۔ محمد ظفیر الدین غفرلہٗ
مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
۲۱ر ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

# كِتَابُ النِّكَاحِ

**نکاح کرنا فرض ہے یا سنت**

**سوال** (۱) نکاح کرنا فرض ہے یا سنت اور اس کے حقوق اور فوائد کیا ہیں؟۔

**الجواب**:- نکاح سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور نکاح کے بہت سے فوائد احادیث میں وارد ہیں[1]۔ اور جو شخص باوجود استطاعت کے نکاح سے بے رغبتی اور اعراض کرے اس کے بارے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص میرے طریق پر نہیں ہے[2]۔ فقط۔

---

[1] ویکون (ای النکاح) واجبا عند التوقان فان تیقن الزنا الا به فرض نهایه وهذا ان ملك المهر والنفقة والا فلا اثم بترکه بدائع ویکون سنة مؤکدة فی الاصح فیاثم بترکه ویثاب ان نوی تحصینا وولدا حال الاعتدال ای القدرة علی وطء ومهر ونفقة ورجح فی النهر وجوبه للمواظبة علیه والانکار علی من رغب عنه ومکروها لخوف الجور فان تیقنه حرم ذالك (الدر المختار علی هامش رد المحتار) (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

**نان نفقہ کی قدرت ہو تو شادی کرنا افضل ہے**

**سوال (۲)** ایک شخص کی بیوی مرگئی اور وہ مرد نان و نفقہ وغیرہ فرض کی طاقت رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اب بلا شادی گذر کر لوں گا، اس شخص کو نکاح کرنا افضل ہے یا مجرد رہنا۔

**الجواب:** ایسے شخص کو نکاح کرنے میں فضیلت [1] ہے۔

**لڑکیوں کی شادی میں تاخیر گناہ ہے یا نہیں**

**سوال (۳)** زید کے دو لڑکیاں جوان بلکہ قریب ادھیڑ کے پہونچ گئی ہیں، زید ان کی شادی کرنے میں دیر کر رہا ہے، اس بارہ میں اگر کوئی دعید ہو تو لکھئے۔

**الجواب:** حدیث شریف میں ہے من ولد له ولد فليحسن اسمه وادبه

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ) کتاب النکاح ص ۳۵۸ و ص ۳۵۵ و ص ۳۵۹) ظفیر مفتاحی [2] ارشاد نبوی ہے "یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج (بخاری کتاب النکاح) یعنی نکاح انسانی نگاہوں کا محافظ ہے اور ان کی شرمگاہوں کے لئے پاکدامنی کا بڑا ذریعہ۔ ایک دفعہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین (مشکوٰۃ کتاب النکاح ص ۲۶۸) جب بندہ نے شادی کرلی تو اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا۔ ایک موقع سے ارشاد ہوا "تزوجوا الولود و تناسلوا" (بچہ دینے والی عورت سے شادی کرو اور نسل بڑھاؤ، تفصیل کے لئے دیکھئے خاکسار مرتب کی کتاب "نظام عفت و عصمت" شائع کردہ ندوۃ المصنفین دہلی ۱۲ ظفیر [3] اتزوج فمن رغب عن سنتی فلیس منی (بخاری باب الترغیب فی النکاح) ظفیر صدیقی [1] عکاف ابن بشر تمیمی ایک صحابی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عکاف! بیوی ہے؟ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے دریافت کیا لونڈی؟ کہا یہ بھی نہیں، ارشاد فرمایا صلاحیت رکھتے ہو، خوش حال بھی ہو اور پھر شادی سے گریز، "اذاً انت من اخوان الشیاطین (تب تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو) (جمع الفوائد کتاب النکاح عن احمد) قالوا ان الاشتغال به ای بالنکاح افضل من التخلی لنوافل العبادات ای الاشتغال به وما یشتمل علیه من القیام بمصالحه واعفاف النفس عن الحرام وتربیة الولد ونحو ذالک (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ ج ۲) ظفیر

---



واذا بلغ فلیتزوجه فان بلغ ولم یزوجه فاصاب اثماً فانما اثمه علی ابیه [1]۔ اور دوسری روایت میں ہے من بلغت ابنته اثنتی عشرة سنة ولم یزوجها فاصابت اثماً فاثم ذلك علیه [2]۔ الحاصل جوان اولاد کے نکاح میں حتی الوسع جلدی کرنا ضروری ہے۔ خصوصاً لڑکی کے نکاح میں باوجود موقع مناسب ملنے کے دیر کرنا بہت برا ہے اور حدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ اگر اس اولاد سے گناہ سرزد ہوا تو وبال اس کا باپ پر ہے۔ فقط۔

**نکاح موجب اجر ہے اور اس پر اعتراض خلاف شریعت ہے**

**سوال (۴)** میری عمر ۲۲ سال ہے اور خدمت سجادہ نشینی مدار صاحب پر مامور ہوں، اب میرے بزرگان و مربیان کو میرے نکاح کا خیال مطابق رسم نبوی [1] پیدا ہوا ہے، دلہٰذا عمر و بتقاضائے سن خود میری طبیعت کا اس طرف میلان و رجحان ہے۔ مگر چند اشخاص اعتراض کرتے ہیں کہ سجادہ نشینی مدار صاحب کو نکاح کرنا محض عبث بلکہ ممنوع و خلاف شرع ہے۔ آیا یہ صحیح ہے یا غلط۔

**الجواب:** اعتراض محض غلط اور خلاف حکم شریعت ہے حکم فانکحوا ما طاب لکم [2] عام ہے اور حکم حدیث "النکاح سنتی" [3] سب کو شامل ہے۔ پس نکاح کرنے میں اجر و ثواب و اتباع سنت [4] ہے، اور بحالت ضرورت نکاح نہ کرنا موجب خوف

[1] مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح ص ۲۷۱۔ ظفیر [2] ایضاً ظفیر [3] سورۃ النساء۔ [4] مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔ حدیث میں الفاظ یہ آئے ہیں:- رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی متفق علیه (ایضاً) ظفیر مفتاحی [5] عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من اراد ان یلقی اللہ طاهراً مطهراً فلیتزوج الحرائر (مشکوٰۃ کتاب النکاح ص ۲۶۸) ویکون (النکاح) واجباً عند التوقان الخ ویکون سنة مؤکدة فی الاصح حال الاعتدال الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار، کتاب النکاح ص ۳۵۸ و ص ۳۵۹ ج ۲) ظفیر

معصیت ہے[1]۔ فقط۔ (یہ کہنا جہالت پر مبنی ہے کہ مدار صاحب کے سجادہ کا نکاح کرنا خلاف شرع یا ممنوع ہے۔ شریعت میں اس کی کوئی اصلیت نہیں۔ ظفیر)

**نکاح ثانی کو رسم کی وجہ سے عیب جاننا گناہ ہے**

**سوال (۵)** جو شخص نکاح ثانی کو باوجود علم اس امر کے کہ قرآن شریف سے یہ ثابت ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت ہے، عیب اور بے عزتی سمجھتا ہو اور جو شخص اس کی نسبت لوگوں کو ترغیب دے اور وعظ و نصیحت کرے تو اس کے ساتھ وہ دنگہ فساد کے لئے آمادہ ہو اور اس پر عمل کرنے والے کو بے عزت اور کمینہ کہتا ہو یا یہ کہتا ہو کہ ہم اس کو حق سمجھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت جانتے ہیں مگر چونکہ ہماری قوم میں اس کا رواج نہیں، اس واسطے اس کو عار و ننگ جانتے ہیں۔

**الجواب:**- یہ ظاہر ہے کہ نکاح ثانی شرعاً جائز و مستحب ہے[2] اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے اس کو بوجہ عدم رواج قومی کے عیب اور ننگ جاننا جہالت کی بات ہے اور گناہ سخت ہے[3]۔ اور جب کہ وہ اس فعل کو اچھا

---

[1] ویکون (النکاح) واجبا عند التوقان فان تیقن الزنا الا بہ فرض نہایہ (درمختار) قولہ عند التوقان الخ والمراد شدۃ الاشتیاق کما فی الزیلعی، ای بحیث یخاف الوقوع فی الزنا لو لم یتزوج اذ لا یلزم من الاشتیاق الی الجماع الخوف المذکور بحر قلت وکذا فیما یظہر لو کان لا یمکنہ منع نفسہ من النظر المحرم او عن الاستمناء بالکف فیجب التزوج وان لم یخف الوقوع فی الزنا (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۷ ج ۲ و ص ۳۵۸ ج ۲) ظفیر مفتاحی۔ [2] وانکحوا الایامیٰ منکم (نور-۴) جمع ایم وھی من لیس لہا زوج بکرا کانت او ثیبا ومن لیس لہ زوجۃ (جلالین ص ۲۹۸) ظفیر [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں عموماً بیوہ عورتیں ہی تھیں۔ اسی طرح بہت سے صحابہ کرامؓ نے بیواؤں سے شادیاں کیں ۱۲ ظفیر۔



جانتا ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت جانتا ہے تو پھر اس کی اور بھی زیادہ جہالت ہے کہ بوجہ رواج قومی کے اس کو برا سمجھے، یہ امر نہایت قبیح ہے اس سے توبہ کرنی چاہئے اور ترغیب نکاح ثانی دینے والے کو بھی یہ چاہئے کہ سختی سے کام نہ لے بلکہ بہ نرمی و ملاطفت بتدریج لوگوں کو سمجھانا چاہئے۔ کما قال اللہ تعالیٰ لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ[1]۔ بس جس جگہ شر اور فساد کا خوف ہو وہاں سے علیحدہ ہو جاوے، کیونکہ امر بالمعروف کے لئے بھی موقع اور محل ہے اور شرائط و خصوصیات ہیں کہ بدون ان کے امر بالمعروف سے نفع نہیں ہوتا[2]۔ فقط۔

**بیوہ بچہ والی عورت کا نکاح کرنا کیسا ہے**

**سوال (۶)** سنا ہے کہ بیوہ عورت بچہ والی کا نکاح جائز نہیں ہے۔ ایسی عورت کو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب:**- اگر بیوہ عورت بوجہ اولاد کی پرورش کے نکاح ثانی اپنا نہ کرے اس کو ثواب ملتا ہے[3]۔ لیکن نکاح کرنا درست ہے، نکاح کرنے میں کچھ گناہ نہیں بلکہ اس زمانہ میں چونکہ نکاح ثانی کو عیب سمجھتے ہیں اس لئے ضرور کرنا چاہئے، اور ثواب زیادہ ہے[4]۔ فقط۔

---

[1] سورۃ النحل رکوع ۱۶ [2] رای فی ثوب غیرہ نجاسۃ مانعا ان غلب علی ظنہ انہ لو اخبرہ ازالہا وجب والا لا، فالامر بالمعروف علی ھذا (درمختار) وان علم انہ لا یتعظ ولا ینزجر بالقول ولا بالفعل ولو باعلام سلطان او زوج او والد لہ قدرۃ علی المنع لا یلزمہ ولا یأثم بترکہ (رد المحتار قبیل کتاب الصلوٰۃ ص ۳۲۵ ج ۱) ظفیر [3] ان امراۃ قالت یا رسول اللہ ان ابنی ھذا کان بطنی لہ وعاء وثدیی لہ سقاء وحجری لہ حواء وان اباہ طلقنی واراد ان ینزعہ منی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت احق بہ ما لم تنکحی۔ رواہ احمد وابوداؤد (مشکوٰۃ ص ۲۹۳) [4] اور ارشاد ربانی ہے وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ (نور-۴) ظفیر

**نابالغوں کا نکاح جو کچھ نہیں سمجھتے جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۷)** نابالغوں کا نکاح جو کچھ نہیں سمجھتے جائز ہے یا نہیں۔ شرعاً لڑکے لڑکی کی شادی کتنی عمر میں ہونی چاہیے۔

**الجواب:۔** نابالغوں کا نکاح جو ولی کریں صحیح ہے۔ نابالغوں کو سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے، اولیاء کا سمجھنا اور اجازت دینا کافی ہے۔ عمر کی کچھ تحدید لازمی نہیں ہے[1]۔ فقط

**بالغ ہو جانے کے بعد باپ کا فرض ہے کہ لڑکے لڑکی کی شادی کرے**

**سوال (۸)** جس شخص کی لڑکی پچیس سال کی ہوگئی ہو اور وہ شادی نہ کرتا ہو، اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟۔

**الجواب:۔** اپنی دختر کی شادی کرنا موقع اور کفو کے ملنے پر ضروری ہے۔ بعد ملنے کفو کے اور موقع مناسب کے دیر نہ کرنی چاہیے، احادیث شریف میں اس کی بہت تاکید وارد ہے کہ لڑکا لڑکی بعد بالغ ہونے کے اس کے نکاح میں جلدی کرنا چاہیے اور اچھا موقع ملنے پر فوراً نکاح کر دینا چاہیئے[2]

**نابالغ کا نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۹)** چار سال ہوئے میرا نکاح رحمت اللہ کی ہمشیرہ سے بحالت نابالغی ہوا تھا۔ اب ہم دونوں بالغ ہیں اور ہماری آبادی واقع ہے۔ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔ لڑکی کا بھائی رحمت اللہ کہتا ہے کہ نکاح نابالغ کا صحیح نہیں ہوتا۔

**الجواب:۔** یہ نکاح شرعاً صحیح ہوگیا اور زوجہ کے بھائی رحمت اللہ کا یہ کہنا کہ نکاح نابالغ کا صحیح نہیں ہوتا غلط ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] ویجوز نکاح الصغیر والصغیرۃ اذا زوجہما الولی بکرا کانت الصغیرۃ او ثیبا (ہدایہ باب فی الاولیاء ص۲۹۵ ج۲) ظفیر۔ [2] عن ابی سعید وابن عباس قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد لہ ولد فلیحسن اسمہ وادبہ فاذا بلغ فلیزوجہ فان بلغ ولم یزوجہ فاصاب اثما فانما اثمہ علی ابیہ (مشکوٰۃ کتاب النکاح باب الولی ص۲۷۱) ظفیر۔ [3] عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوجہا وہی بنت سبع سنین وزفت الیہ وہی بنت تسع سنین ولعبہا معہا ومات عنہا وہی بنت ثمانی عشرۃ رواہ مسلم (مشکوٰۃ باب الولی ص۲۷۱) ظفیر مفتاحی۔



**لڑکی بٹھائے رکھنا اور شادی نہ کرنا کیسا ہے**

**سوال (۱۰)** جو شخص لڑکی بالغہ کو عرصہ دراز تک بٹھائے رکھے بدون نکاح کے تو اس کی کیا سزا ہے۔

**الجواب:۔** اگر باوجود ملنے کفو کے نکاح دختر بالغہ میں تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ لڑکا یا لڑکی جب بالغ ہو جاوے اور ان کا باپ ان کا نکاح نہ کرے اور ان سے کوئی گناہ یعنی زنا سرزد ہو جاوے تو وہ گناہ باپ کو بھی ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جس کی لڑکی بارہ برس کو پہنچ جاوے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی معصیت سرزد ہو تو وہ معصیت باپ کے ذمہ ہے۔ لفظ حدیث یہ ہیں:۔ وعن عمر بن الخطاب وانس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی التوراۃ مکتوب من بلغت ابنتہ اثنتی عشرۃ سنۃ ولم یزوجہا فاصابت اثما فاثم ذلک علیہ رواہ البیہقی[1]۔ اور غرض بارہ برس کو پہنچنے سے بالغہ ہونا ہے اور یہ تہدیداً و زجراً فرمایا ہے تاکہ لوگ نکاح دختر بالغہ میں بے وجہ تاخیر نہ کریں۔ فقط۔

**ایک سے زیادہ بیوی کرنا کب جائز ہے**

**سوال (۱۱)** فقہ کی رو سے مرد کن حالات میں ایک سے زیادہ بیویاں کر سکتا ہے۔

**الجواب:۔** شریعت سے مرد کو چار زوجہ رکھنے کی اجازت اور اباحت ہے لیکن ساتھ ہی یہ حکم ہے کہ ان میں عدل و مساوات کرے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو پھر ایک زوجہ پر ہی اکتفا کرے کما قال اللہ تعالیٰ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۤءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً الآیۃ (النساء-۱)

---

[1] مشکوٰۃ باب الولی ص۲۷۱ ۱۲ دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد لہ ولد فلیحسن اسمہ وادبہ فاذا بلغ فلیزوجہ فان بلغ ولم یزوجہ فاصاب اثما فانما اثمہ علی ابیہ (ایضاً) ظفیر

**بیوہ سے نکاح وجہ ناراضی نہیں ہونا چاہئے**

**سوال (۱۲)** زید نے ایک بیوہ خاندانی مسماۃ ہندہ سے عقد کرلیا ہے، اہل خاندان اس پر ناراض ہیں اور انواع واقسام سے نقصان رسانی کے درپے۔ جمعہ کے روز ایک واعظ صاحب نے دوران وعظ میں یہ بیان کیا کہ جس سنت کے اجراء سے فتنہ آوے اس پر عمل کرنا ناجائز ہے اور مثال میں ایک واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا کہ خانہ کعبہ کی دیوار خمیدہ تھی، حضور نے فتنہ کے خوف سے اس کو سیدھا نہیں فرمایا، اور یہ ارشاد فرماکر اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیا کہ سیدھا کرنے میں فتنہ کا اندیشہ ہے، لہذا اس کو اسی حالت پر چھوڑتا ہوں۔ نظر بحالات معروضہ بالا زید متردد ہے کہ یہ روایت اس کے حال پر منطبق ہوکر عند اللہ اس کا مواخذہ دار تو نہیں ہوگا؟ اور اگر خدانخواستہ مواخذہ دار ہے تو اب کیا کرنا چاہئے کہ آخرت کے مواخذہ سے بری ہو؟۔

**الجواب:-** بیوہ سے نکاح کرنا شرعاً کسی طرح معیوب اور سبب طعن وناراضی کا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ نکاح بیوہ کا آیات واحادیث وعمل مستمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہؓ سے ثابت ہے۔ طعن کرنے والا اس پر اور ناراض ہونے والا مخالف ہے حکم خدا تعالیٰ ورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ جو لوگ اہل خاندان اس نکاح کی وجہ سے ناراض ہیں اور درپے ایذا رسانی کے ہیں۔ اگر یہ ناراضی اور ایذا رسانی محض اس وجہ سے ہے کہ بیوہ کے نکاح کو وہ معیوب اور سبب عار کا جانتے ہیں تو سخت جہالت اور معصیت ہے ایسے لوگوں کو توبہ کرنی چاہئے ورنہ خوف کفر ہے۔ اس واعظ کا بیان صحیح نہیں ہے۔ اس نے جو مسئلہ بتلایا وہ بھی غلط ہے اور جو مثال میں واقعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا..... وہ بھی غلط ہے، وہ واقعہ اس طرح نہیں ہے جو اس نے بیان کیا بلکہ کتب حدیث مسلم شریف وابوداؤد وترمذی شریف میں وہ واقعہ اس طرح وارد ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے یہ نذر کی تھی کہ اگر مکہ معظمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر فتح ہوگیا



تو میں دو رکعت خانہ کعبہ کے اندر پڑھوں گی۔ جب مکہ معظمہ فتح ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر حطیم کے اندر داخل کیا اور یہ فرمایا کہ حطیم میں دو رکعت ادا کرلو، کیونکہ حطیم بھی بیت اللہ میں سے ہے۔ تمہاری قوم نے بہ سبب قلت خرچ بوقت تعمیر حطیم کو خانہ کعبہ سے خارج کردیا۔ اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر از سر نو بنا ابراہیمی کے موافق بناتا اور حطیم کو خانہ کعبہ کے اندر داخل کرتا اور چوکھٹ خانہ کعبہ کو زمین سے ملادیتا اور دو دروازے خانہ کعبہ کے کرتا۔ ایک دروازہ شرقی اور ایک غربی، اور اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ایسا ہی کروں گا[1]۔ انتہیٰ۔

معلوم ہوا کہ اس واعظ نے جو واقعہ بیان کیا وہ صحیح نہیں ہے اور نہ اس میں فتنہ کے خوف سے کسی سنت کے ترک کرنے کا ذکر ہے۔ بلکہ غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم قریش چونکہ ابھی اسلام لائی ہے، زمانہ کفر اور جاہلیت قریب ہے ایسا نہ ہو کہ ان کے ایمان و اسلام میں کچھ خلل واقع ہو، ادھر فی الحال خانہ کعبہ کا متغیر کرنا امر ضروری نہیں ہے۔ اور پھر آپ نے یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ سال آئندہ تک اگر زندہ رہا تو اس کام کو کردوں گا۔ مگر آپ کی وفات اس سے پہلے ہی ہوگئی۔ الغرض اس واقعہ کو مسئلہ نکاح بیوہ سے کچھ مناسبت نہیں ہے، کسی امر دینی کو اس وجہ سے کہ لوگ ناراض ہوں گے چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ اور زید پر اس نکاح کی وجہ سے کچھ مواخذہ نہیں ہے، بلکہ وہ ماجور ہے۔ فقط

**آنحضرت صلعم کے لئے کتنی ازواج درست تھیں**

**سوال (۱۳)** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بحکم خداوند تعالیٰ ازواج مطہرات بیک وقت کس قدر جائز تھیں۔

---

[1] عن الاسود بن يزيد ان ابن الزبير قال له حدثني بما كانت تفضي اليك ام المؤمنين يعني عائشة فقال حدثتني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها لولا ان قومك حديث عهد بالجاهلية لهدمت الكعبة وجعلت لها بابين فلما ملك ابن الزبير هدمها وجعل لها بابين (ترمذی باب ما جاء فی کسر الکعبة ص۱۰۱) ظفیر۔

**شاہ اسلام کتنی بیویاں کر سکتا ہے** | **سوال (۱۴)** بادشاہ اسلام کو شرعاً منکوحہ بیویاں بیک وقت کس قدر جائز تھیں۔

**الجواب:** (۱) نو تک جائز تھیں جیسا کہ جلالین شریف میں ہے لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ التسع اللاتی اخترنک الخ[۱] اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے کذا فی الکمالین[۲]۔ ویسے آپ کی ازواج مطہرات گیارہ تھیں یا اس سے زیادہ، لیکن ایک وقت میں نو سے زیادہ اکٹھی نہیں ہوئیں۔ فقط۔

(۲) چار سے زیادہ بیک وقت درست نہیں[۳]۔

**یکے بعد دیگرے جتنے نکاح چاہے کر سکتا ہے** | **سوال (۱۵)** ایک شخص اپنی عمر میں کتنے نکاح کر سکتا ہے۔؟

**ایک وقت میں چار بیوی سے زیادہ جائز نہیں** | **سوال (۱۶)** اور کے عورتیں رکھ سکتا ہے؟

**الجواب:** (۱) عمر بھر میں یکے بعد دیگرے جتنے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔
(۲) لیکن ایک وقت میں چار زوجہ سے زیادہ نہیں رکھ سکتا[۴]۔

**دوسری شادی پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر جائز ہے** | **سوال (۱۷)** میری شادی کو عرصہ ہوا، مگر کوئی لڑکا بالا نہیں ہوا جس وجہ سے میں نے دوسری جگہ اپنی شادی کا بندوبست کیا۔ ایک

---

[۱] جلالین، سورۃ الاحزاب ص۳۵۶ ۱۲ ظفیر

[۲] جلالین مع حاشیہ ص۳۵۶

[۳] فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ (ای تزوجوا ما بمعنی من) مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ولا تزیدوا علی ذلك (سورۃ النساء جلالین ص۶۹) ظفیر[۴] قال اللہ تعالیٰ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (سورۃ النساء - ۱) وصح نکاح اربع من الحرائر والاماء فقط للحر لا اکثر وله التسری بما شاء من الاماء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲) ظفیر۔



مولوی صاحب کہتے ہیں کہ پہلی زوجہ سے اجازت لو تب نکاح ثانی جائز ہوگا اور پہلی زوجہ راضی نہیں انکار کرتی ہے تو دوسرا نکاح باوجود ناراضی اور انکار زوجہ اول کے درست ہے یا نہیں اور اجازت زوجہ کی ضرورت ہے یا نہیں؟۔

**الجواب:** یہ قول صحیح نہیں ہے کہ بدون اجازت پہلی زوجہ کے دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا بلکہ سائل کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے، پہلی زوجہ کے انکار کی وجہ سے اور راضی نہ ہونے سے دوسرا نکاح ناجائز نہیں ہے[۱]۔ البتہ دوسرے نکاح کے بعد یہ ضرور ہے کہ ہر دو زوجہ کے حقوق پورے پورے ادا کرے اور برابری اور عدل کرے[۲]۔ فقط۔

---

[۱] وصح نکاح اربع من الحرائر والاماء فقط للحر لا اکثر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص۳۸۴ ج۲) ظفیر

[۲] یجب وظاہر الآیۃ انہ فرض ان یعدل ای ان لا یجور فیہ ای فی القسم بالتسویۃ فی البیتوتۃ وفی الملبوس والماکول والصحبۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب القسم ص۵۴۶ ج۲) ظفیر۔

# پہلا باب

## نکاح کے ارکان، اس کے صحیح ہونے کی شرطیں

### اور اس کے انعقاد کی صورتیں

**نکاح میں کتنے فرض ہیں اور کتنے واجب اور عاقدین کے کیا اختیارات ہیں**

**سوال** (۱۸) نکاح میں کتنے امور فرض اور واجب ہیں۔ (۲) عاقدین کو یہ اختیار ہے کہ نہیں کہ وہ جس سے چاہیں نکاح پڑھوالیں، یا شریعت کسی خاص شخص کو حکم دیتی ہے (۳) کیا قاضی اور ملّا بلا رضامندی اور بلا طلب عاقدین کے نکاح پڑھانے اور سرکار میں جبراً نالش کرکے اجرت نکاح حاصل کرنے کے مستحق ہیں۔

(۴) اور جب کہ وہ نکاح ہی نہ پڑھائیں تو اجرت نکاح خوانی کے مستحق ہوسکتے ہیں اور جبراً بذریعہ عدالت وصول کرسکتے ہیں یا نہیں۔

(۵) جو فطری حقوق شارع علیہ السلام نے مسلمانوں کو مرحمت فرمائے ہیں ان میں کوئی شخص مداخلت کرسکتا ہے یا نہیں۔

(۶) اگر کوئی شخص مسلمانوں کو ان کے فطری حقوق عطا کردہ شارع علیہ السلام سے بطمع نفسانی رسم جہلاء کے پیش کرکے سرکار میں نالش کرکے جبراً محروم کرنے والا کیسا ہے اور اس کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب:** - نکاح نام ایجاب وقبول کا ہے یہ دونوں رکن نکاح ہیں اور سننا ہر ایک کا عاقدین میں سے دوسرے کے لفظ کو اور سننا گواہوں کا ایجاب وقبول کو



یہ شرائط میں سے ہیں، اور سنن ومستحبات میں سے اعلان نکاح وغیرہ ہے جس کو درمختار میں اس عبارت میں بیان کیا ہے ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم جمعۃ بعاقد رشید وشہود عدول[۱] الخ۔ وفیہ ایضاً وینعقد بایجاب وقبول[۲] الخ۔ وشرط سماع کل من العاقدین لفظ الآخر الخ وشرط حضور شاهدین[۳] الخ ملخصاً والتفصیل یطلب من کتب الفقہ۔

(۲) شرعاً عاقدین کو یہ حق حاصل ہے کہ خواہ وہ خود بلا واسطہ ایجاب وقبول کرلیں یا کسی دوسرے شخص سے ایجاب وقبول نیابۃً وتوکیلاً کرائیں اور اگر انتظاماً حکام کی طرف سے اس کام پر کوئی قاضی وغیرہ مقرر ہو تاکہ ناجائز طور سے نکاح نہ ہوا کرے تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے کہ اس سے نکاح پڑھوائیں۔

(۳) شرعاً ان کو از خود یہ حق نہیں ہے لیکن اگر حکام کی طرف سے وہ اس کام پر مقرر ہیں اور انتظام اس کو مقتضی ہے کہ جو اشخاص اس کام کے لئے منجانب حکام مقرر ہیں انہیں سے نکاح پڑھوایا جائے اور درج رجسٹر کرایا جائے تاکہ بعد میں جھوٹے دعاوی اور غلط انکمہ کا نزاع پیش نہ آوے تو شریعت اس کو منع نہیں فرماتی بلکہ یہ بھی شرعی حکم ہے کیونکہ انتظام معاملات اور دفع خصومات ورفع نزاع بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ بیع وشراء کے لئے اس قسم کے انتظامات کر دیئے گئے ہیں کہ ان کی پابندی حکام کے امر سے کی جاتی ہے (۴) اس صورت میں وہ مستحق اجرت کا نہیں ہے۔ باقی تحریر وغیرہ کی اجرت جو اس کے لئے حکام کی طرف سے مقرر ہو، اس کی بابت موافق قواعد مقررہ عمل کیا جاوے گا۔

(۵) دراصل تمام معاملات شرعیہ میں کسی تحریر ودستاویز اور رجسٹر وغیرہ کی ضرورت نہیں، جملہ عقود بیع وشراء ونکاح وغیرہ زبانی طے ہوسکتے ہیں، لیکن حکام اگر کوئی انتظام

[۱] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح [illegible] [۲] ایضاً [illegible] [۳] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح [illegible]

اور تواعد اس کے لئے مصلحت سمجھیں تو وہ بھی خلاف شریعت نہیں ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ارشاد ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ[1] پس یہ لکھنا اگرچہ ضروری نہیں تھا لیکن مصالح کی وجہ سے مفید ہے اس لئے ان امور کی بھی شریعت میں اجازت ہے۔

(۶) ایسا شخص گنہ گار ہوگا۔ فقط۔

ایجاب و قبول ضروری ہے، شش کلمہ وغیرہ ضروری نہیں

**سوال** (۱۹) عند النکاح اگر ہر دو صفت ایمان اور شش کلمہ نہ پڑھائے جائیں اور محض ایجاب و قبول ہی فرض سمجھ کر چھوڑ دئیے جائیں تو کیا حکم ہوگا۔

**الجواب:-** نکاح میں ایجاب و قبول ضروری ہے، بدون ایجاب و قبول کے نکاح منعقد نہ ہوگا[2]۔ اور صفت ایمان اور کلموں کا پڑھانا اس وقت انعقاد نکاح کے لئے شرط نہیں ہے، بدون پڑھائے بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور سنت طریقہ نکاح کا یہ ہے کہ اول خطبہ مسنونہ پڑھا جاوے اور پھر ایجاب و قبول مجلس نکاح میں کرایا جاوے اور کم از کم دو گواہ سننے والے ایجاب و قبول کے موجود ہوں[3]۔ فقط۔

اللہ رسول کی گواہی کافی نہیں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے نکاح ہو جاتا ہے

**سوال** (۲۰) ایک عورت اور ایک مرد نے اول تنہائی میں ایجاب و قبول کر لیا اس جگہ اور کوئی موجود نہ تھا خدا اور رسول کو دونوں نے درمیان میں دیا تھا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد ایک مرد اور دو عورتوں کے

---

[1] سورۃ البقرۃ رکوع ۳۹۔

[2] وینعقد ای النکاح ای یثبت ویحصل انعقادہ بالایجاب والقبول (رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۱ ج ۲) ظفیر

[3] ویستحب ان یکون النکاح ظاہرا ویکون قبلہ خطبۃ وان یکون عقدہ فی یوم الجمعۃ وان یتولی عقدہ ولی رشید وان یکون بشہود عدول (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۸۶ ج ۳) ظفیر



سامنے۔ پھر دونوں نے ایجاب و قبول کیا۔ تو نکاح درست ہوا یا نہیں۔

**الجواب:-** تنہائی میں صرف مرد اور عورت کے ایجاب و قبول کرنے سے نکاح نہیں ہوتا[1]۔ اور اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی پر نکاح کرنے کو بعض فقہائے کفر لکھا ہے۔ بہر حال یہ سخت گناہ ہے[2] اور نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ البتہ اگر پھر دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کے سامنے پھر ایجاب و قبول کیا جاوے تو نکاح صحیح ہو جاوے گا۔

باہم خود دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح ہو جاتا ہے

**سوال** (۲۱) ایک شخص رو برو دو گواہوں کے اپنا نکاح خود ہی ایک عورت بیوہ سے باندھتا ہے اور باہم ایجاب و قبول ہوتا ہے، کیا یہ نکاح جائز ہے

**الجواب:-** یہ نکاح صحیح ہے اور شریعت میں اعلان نکاح دو گواہوں کے ساتھ مسلّم رکھا ہے، گویا ضروری اعلان حاصل ہو گیا[3]۔

عورت نے کہا خود کو تمہارے نکاح میں دیتی ہوں، مرد نے کہا قبول کیا، تو نکاح ہو گیا

**سوال** (۲۲) زید اور ہندہ نے اپنا نکاح دو گواہوں کے سامنے اس طرح پر کر لیا کہ ہندہ نے زید سے کہا کہ میں خود کو تمہارے نکاح میں دیتی ہوں، زید نے کہا میں نے قبول کیا۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** اگر دو گواہوں کے سامنے زید و ہندہ نے بطریق مذکور ایجاب

---

[1] لو تزوج بغیر شہود ثم اخبر الشہود علی وجہ الخبر لا یجوز الا ان یجدد عقداً بحضرتہم (ایضاً ص ۹۴ ج ۳) ظفیر

[2] وفی الخانیۃ والخلاصۃ لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لا ینعقد ویکفر لاعتقادہ ان النبی یعلم الغیب (ایضاً ص ۹۴ ج ۳)

[3] ویشترط الاعلان مع الشہود لما فی التبیین ان النکاح بحضور الشاہدین یخرج عن ان یکون سرا ویحصل بحضورہما الاعلان (ایضاً)

قبول کیا تو نکاح منعقد ہوگیا۔ ہکذا فی الدرالمختار[1]۔ فقط۔

**بلاایجاب وقبول نکاح نہیں ہوتا۔**

**سوال (۲۳)** زید اپنے نابالغ لڑکے کی برات بکر کی دختر نابالغہ سے لے گیا۔ جب ملا صاحب واسطے نکاح کے بیٹھے۔ شاہدان کے لئے جو کلمات برائے شناخت گواہان کہلوائے جاتے ہیں اس نے نہ کہا اور نہ قبولیت کے الفاظ اپنی زبان سے کہہ سکا نہ زید نے قبول کیا۔ اب زوجین بالغ ہوگئے ہیں اور بکر کہتا ہے کہ اس وقت نکاح منعقد نہیں ہوا تھا لہٰذا ہم رخصت نہیں کر سکتے بلکہ دوسری جگہ شادی کا سامان کر رہا ہے، آیا نکاح منعقد ہوا یا نہیں اور دوسری جگہ نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** بدون ایجاب وقبول کے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ پس صورت مذکورہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ درمختار میں ہے: وینعقد ملتبسا بایجاب من احدھما وقبول من الاٰخر وضعا للمضی الخ وفیہ ایضاً وشرط حضور شاہدین حرین مکلفین سامعین قولھما معاً علی الاصح الخ ملخصاً[2] فقط۔

**مذکورہ صورت میں نکاح درست نہیں**

**سوال (۲۴)** الٰہی بخش نے مسماۃ چندو کو منی آرڈر بھیجا اور اس میں لکھا کہ چندو اگر تم نے منی آرڈر لیا تو تم میرے نکاح میں آجاؤ گی اور گواہ نکاح کے وہ لوگ ہوں گے جن کے سامنے منی آرڈر وصول کروگی۔ اس طرح نکاح منعقد ہوگا یا نہیں۔

**الجواب:۔** اس طرح نکاح منعقد نہیں ہوتا[3]۔ فقط۔

[1] وینعقد ای النکاح بایجاب من احدھما وقبول من الاٰخر الخ کزوجت نفسی الخ منک ویقول الاٰخر تزوجت (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲) ظفیر۔
[2] دیکھئے الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ و ص ۳۶۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔
[3] بنیادی بات یہ ہے کہ نہ ایجاب وقبول پایا گیا، اور نہ شرعی گواہ جو ارکان وشرائط ہیں وینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الاٰخر الخ۔ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲) ظفیر۔



**دو شرعی گواہوں کے سامنے بلامہر ایجاب وقبول سے نکاح ہوجاتا ہے یا نہیں**

**سوال (۲۵)** زید وہندہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور اسی مکان میں خالد وصالحہ وحمیدہ بھی موجود ہیں۔ زید نے ہندہ سے تین مرتبہ بلا تذکرہ مہر کہا کہ تمہارے ساتھ نکاح کرتے ہیں تم کو منظور ہے۔ ہندہ نے تینوں مرتبہ یہ کہا کہ مجھے منظور ہے، تو اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہ اور خطبہ نکاح میں ضروری ہے یا نہ۔

**الجواب:۔** اس صورت میں نکاح صحیح ولازم ہوگیا کیونکہ صحت نکاح کی شرط شاہدین اور اس کا رکن ایجاب وقبول ہے اور یہ دونوں اس صورت میں موجود ہیں خطبہ مسنون ہے، نکاح کی صحت اس پر موقوف نہیں[1]۔ فقط کتبہ عتیق الرحمن عثمانی۔ قال فی الدرالمختار لو قال بالمضارع ذی الھمزۃ اتزوجک فقالت زوجت نفسی انعقد[2]۔ فقط عزیز الرحمن مفتی دارالعلوم دیوبند۔

**دو شرعی گواہ کہیں کہ ہمارے سامنے ایجاب وقبول ہوا ہے تو نکاح ہوجائیگا**

**سوال (۲۶)** زید مدعی ہے کہ ہندہ نے میری عدم حاضری میں اپنے نفس کو مجھکو دے دیا تھا اور میں نے بھی اس کی عدم حاضری میں قبول کرلیا تھا، اور عمر وخالد وپدر ہندہ شاہد ہیں تو اس صورت میں نکاح ہوا یا نہ۔

**الجواب:۔** اس صورت میں اگر ہندہ وزید دونوں کے ایجاب وقبول پر شرعی شہادت موجود ہے تو یہ نکاح صحیح ہوگیا صحت نکاح کا اصلی مدار شاہدین پر ہے۔ پس اگر عمر وخالد اس امر کے شاہد ہیں کہ ہم دونوں کے سامنے زید وہندہ نے ایجاب وقبول کرلیا ہے تو نکاح منعقد ہوگیا۔ ہکذا فی کتب الفقہ[3]۔ فقط۔

[1] ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲) ظفیر۔
[2] ردالمحتار کتاب النکاح تحت قول الماتن اذا لم یکن الاستقبال ص ۳۶۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر
[3] وشرط حضور شاہدین (درمختار) ای یشہدان علی العقد (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳) ظفیر

**عورت نے مرد سے کہا نکاح کر لینا اس نے دو گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے فلاں سے نکاح کر لیا کیا حکم ہے**

سوال (۲۷) ایک شخص نے ایک عورت سے اس کی رضا سے نکاح کیا اور عورت و مرد میں باہم یہ گفتگو ہوئی کہ عورت نے مرد سے کہا کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کر لینا، مرد نے جا کر دو مرد دوں کے سامنے یہ کہا کہ میں نے فلاں عورت کا نکاح اپنے نفس سے کر لیا اور قبول کر لیا اور گواہوں کے سامنے صرف عورت کا نام لیا اور قوم و باپ کا نام نہیں لیا اور گواہ اس عورت کو جانتے بھی نہیں ہیں تو یہ نکاح جائز ہوا یا نہ۔

**ذیل کی صورت میں نکاح ہوا یا نہیں**

سوال (۲۸) ایک نکاح خواں نے ایک نکاح اس صورت سے پڑھا کہ اول با کرہ عورت سے اجازت لی وہ خاموش رہی پھر ولی سے اجازت لی اس نے اجازت دیدی، پھر مرد سے کہا کہ فلاں بنت فلاں سے تمہارا نکاح بعوض مہر معین کیا تم نے قبول کیا، اس نے کہا میں نے قبول کیا۔ یہ صورت نکاح موافق شرع ہے۔

الجواب:- (۱) اگر عورت کا نام مع نام باپ کے لیا گیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور صورت مسئولہ میں نکاح نہیں ہوا، اس لئے کہ گواہ اسے نہیں جانتے ہیں اور نہ باپ کا ہی نام لیا گیا ہے کہ وہ متعین ہو سکے[۱]۔ ظفیر)

(۲) اس صورت میں نکاح ہو گیا[۲]۔

**تن بخشی کے لفظ کے ساتھ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں**

سوال (۲۹) اگر کوئی عورت بیوہ دو مرد گواہوں کے روبرو کسی شخص کو بارادہ نکاح اپنا تن بخشدے

---

[۱] ولا المنكوحة مجهولة (درمختار) ظاهره انها لو جرت المقدمات على متعينة وتميزت عند الشهود ايضا يصح العقد لان المقصود نفي الجهالة وذالك يتعين عند العاقدين والشهود الخ ويؤيده ما سياتي من انها لو كانت غائبة وزوجها وكيلها فان عرفها الشهود وعلموا انه اراد ها كفى ذكر اسمها والا لابد من ذكر الاب والجد ايضا (رد المحتار كتاب النكاح ج ۲ ص ۳۶۷)

[۲] وينعقد بايجاب وقبول الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ج ۲ ص ۳۶۱) ظفیر۔



اور مرد اسی مجلس میں قبول کر لے تو نکاح منعقد ہو جاوے گا یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں شرعاً نکاح منعقد ہو گیا۔ درمختار میں ہے: وانما يصح بلفظ تزويج ونكاح وهو كل لفظ وضع لتمليك عين كاملة في الحال كهبة وتمليك وصدقة وعطية الخ بشرط نية او قرينة وفهم الشهود المقصود الخ انتهى[۱] ملخصاً فقط۔

**بلا ایجاب و قبول نکاح درست نہیں**

سوال (۳۰) اگر عورت بالغ ہو اور بوقت نکاح ایجاب و قبول نہ ہو تو نکاح جائز ہو گا یا نہ؟۔

الجواب:- بدون ایجاب و قبول کے نکاح نہ ہو گا[۲]۔ فقط۔

**عورت و مرد باہمی رضامندی سے دو گواہوں کے سامنے نکاح کر لیں تو یہ درست ہے**

سوال (۳۱) زید و ہندہ نے برضائے باہمی دو گواہ عابد و زاہد کے روبرو عقد کر لیا۔ اس عقد کا علم صرف زاہد و عابد کو ہے، آیا ان پر اس کا اظہار ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب:- نکاح اس صورت میں شرعاً صحیح اور منعقد ہو جاتا ہے کیونکہ جو اعلان شرط انعقاد نکاح ہے وہ اس صورت میں حاصل ہو گیا[۳]، البتہ مستحب اور سنت یہ ہے کہ عام اعلان نکاح کا ہو۔ کما ورد اعلنوا هذا النكاح واضربوا عليه بالدف[۴]۔ فقط۔

---

[۱] الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ج ۲ ص ۳۶۸ ۱۲ ظفیر۔ [۲] ينعقد ملتبسا بايجاب من احدهما وقبول من الآخر (درمختار) ينعقد اى النكاح اى يثبت ويحصل انعقاده بالايجاب والقبول (رد المحتار كتاب النكاح ج ۲ ص ۳۶۱) ظفیر۔ [۳] النكاح ينعقد بالايجاب والقبول بلفظين الخ ولا ينعقد نكاح المسلمين الا بحضور شاهدين حرين عاقلين بالغين الخ (هدايه كتاب النكاح ج ۲ ص ۲۸۵) ظفیر۔ [۴] ويندب اعلانه وتقديم خطبة وكونه في مسجد يوم جمعة (درمختار) قوله ويندب اعلانه لحديث الترمذي اعلنوا هذا النكاح واجعلوه في المساجد واضربوا عليه بالدفوف فتح (رد المحتار كتاب النكاح ج ۲ ص ۳۵۹) ظفیر۔

**عورت کا کہنا کہ میں تیری منکوحہ ہوں صرف اس سے نکاح نہیں ہوتا**

**سوال (۳۲)** ہندہ نے عمر سے کہا کہ میں تیری منکوحہ ہوں اور عمر ان الفاظ کے بعد ساکت رہا تو نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔

**الجواب:** ان الفاظ سے نکاح منعقد نہیں ہوا، کیونکہ اس صورت میں ایجاب پایا گیا اور قبول نہیں پایا گیا اور گواہوں کا وجود بھی بوقت عقد نہیں ہے جو کہ شرط نکاح کی ہے[1]۔ فقط۔

**گونگے کا نکاح کیسے ہوگا**

**سوال (۳۳)** ایک لڑکا بہرا اور گونگا ہے اور بالغ ہے اس کا نکاح کس طرح ہو سکتا ہے؟۔

**الجواب:** جو لڑکا بہرہ گونگا اور بالغ ہو تو خود اس کا قبول کرنا جواز نکاح کے لئے شرط ہے، لیکن چونکہ وہ بول نہیں سکتا تو اشارے سے اس سے قبول کرایا جاوے، اور فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہے تو لکھ کر اس کے سامنے کر دیا جائے، اس پر وہ لکھدے کہ مجھے قبول ہے، اور اگر لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو تو صرف اشارہ سے قبول کرایا جاوے۔ اور فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہے تو لکھ کر اس کے سامنے کر دیا جاوے، اس پر وہ لکھدے کہ مجھ کو قبول ہے اور اگر لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو تو صرف اشارہ سے قبول کرا لی۔ کافی الکفی کا فی الحاکم الشہید ما نصہ فان کان الاخرس لا یکتب وکان له اشارة تعرف فی طلاقه ونکاحه وشرائه وبیعه فهو جائز[2] الخ (نقد رتب جواز الاشارة علی عجزه عن الکتابة فیفید انه ان کان یحسن الکتابة لا یجوز اشارته۔ ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۴ ج ۲ ظفیر)

---

[1] وینعقد الخ بایجاب من احدهما وقبول من الآخر وضعا للمضی الخ وحضور شاهدین حرین او حر وحرتین مکلفین سامعین قولهما معا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲) ظفیر۔

[2] دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۴ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔



**عورت نے وکیل بنایا اور اس نے ایجاب وقبول کرایا کیا حکم ہے**

**سوال (۳۴)** عمر کو ہندہ عاقلہ بالغہ نے اپنے نکاح کا وکیل روبرو دو گواہوں کے بنایا تھا۔ چنانچہ عمر نے زید سے کہا کہ تم ہندہ کا نکاح خالد سے پڑھا دو، معاً زید نے خطبۂ مسنونہ پڑھ کر خالد سے ایجاب وقبول کرا دیا۔ بعدہ دعاء تبریک کی گئی اور چھوارے بھی تقسیم ہوئے۔ اس صورت میں نکاح شرعاً صحیح ہوا یا نہیں۔

**الجواب:** اس صورت میں موافق صورت بالا کے نکاح صحیح ہو گیا۔ ہندہ عاقلہ بالغہ کے وکیل نے جب کہ اجازت نکاح خوانی کی زید کو دیدی اور زید نے بعد تحقیق حال بیان شہود روبرو شاہدین کے ایجاب وقبول کیا تو وہ نکاح حسب قواعد شرعیہ وتصریح کتب فقہ صحیح ہو گیا، کچھ خامی اور خلل نہیں رہا۔ نیم ملاؤں کا اعتراض غلط ہے[1]۔ فقط۔

**لڑکی دیا لیا کہنے سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں**

**سوال (۳۵)** دو شخصوں نے غلام محمد سے کہا کہ تم اپنی لڑکی رحم علی کے لڑکے کو دیدو۔ غلام محمد نے کہا، میں نے دیدی۔ مذکوران نے رحم علی کو کہا کہ غلام محمد نے لڑکی دیدی ہے، وہ خوش ہو کر منظور کرتا ہے۔ تو کیا یہ نکاح یا ناطہ صحیح ہوا۔

**الجواب:** اگر روبرو شاہدین کے مجلس نکاح میں یہ ایجاب وقبول ہوا ہے تو اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا ہے۔ درمختار میں ہے وهل اعطیتنیها ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد[2] الخ فقط۔

**انشاء اللہ کے ساتھ انعقاد کا حکم**

**سوال (۳۶)** شخصے در محفل عقد گفت کہ دختر صغیرہ فلاں را

---

[1] وینعقد ملتبسا بایجاب من احدهما وقبول من الآخر وضعا للمضی کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منک ویقول الآخر تزوجت الخ وشرط سماع کل من العاقدین لفظ الآخر لیتحقق رضاهما وشرط حضور شاهدین حرین او حر وحرتین مکلفین سامعین قولهما معا الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ وص ۳۶۳ ج ۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش ردالمحتار، کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

انشاء اللہ تعالیٰ " اعنی بزبان بنگالہ معنی انش اللہ دیلی می گویند" بنکاح فلاں دادم، پس بموجب شرع از اتصال جملہ انشاء اللہ نکاح منعقد خواہد شد یا نہ؟

**الجواب:-** در ایجاب وقبول انشاء اللہ گفتن مفید جواز وصحت نکاح نخواہد شد، کہ با نشاء اللہ تحقق عقد حاصل نیست، وقد قال فی الدر المختار ھو عقد یفید ملك المتعۃ الخ وفی الشامی العقد مجموع ایجاب احد المتکلمین مع قبول الآخر او کلام الواحد القائم مقامھما الخ شامی ص ۳۵۵ وینعقد بایجاب وقبول وضعا للمضی لان الماضی ادل علی التحقیق (در مختار) وقولہ علی التحقیق ای تحقیق وقوع الحدث الخ شامی ص ۳۶۱/ج۲ وظاہر ان لا تحقیق مع الاستثناء[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

جب تک ایجاب وقبول باضابطہ نہیں ہوتا، نکاح منعقد نہیں ہوتا

**سوال (۳۷)** بمقام ہائلی ایک نکاح خوانی کا جلسہ منعقد ہوا، جیسا کہ یہاں کا دستور ہے کہ پہلے سے دفتر میں ناکح منکوحہ وکیل یا ولی اور شاہدین کے نام درج کر لیتے ہیں اور بعد ایجاب وقبول کی ہر فریق اپنے اپنے دستخط ثبت کر دیتا ہے، لہٰذا چونکہ دو قاضی موجود تھے، پہلے نے دفتر میں نام وغیرہ لکھنا چاہا تو وکیل نے جو کہ ہندہ کا چچا تھا، کہا کہ اس قاضی کے لکھنے پر مجھے اعتراض ہے البتہ یہ دوسرا قاضی نکاح پڑھائے تو میں اجازت دوں گا ورنہ نہیں۔ اس پر ہندہ کے والد نے کہا کہ لکھنے دو، نکاح دوسرا ہی پڑھائے گا، قاضی اول نے دفتر میں لکھنے کے بعد سوال کیا کہ آیا نکاح پڑھانے کی اجازت ہے، اس پر وکیل نے کہا تمہیں ہرگز اجازت نہیں، پھر اہل مجلس میں کچھ گفت وشنید کے بعد نوشہ (زید) کے ماموں نے سہرا توڑ ڈالا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیا۔ زید بھی کھڑا ہو گیا اور زید کے بھائی نے چھوہارے وغیرہ کے طشت کو لات ماردی

[1] سوال کا ماحصل یہ ہے کہ ایجاب میں کہا گیا، انشاء اللہ میں نے نکاح میں دیا۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ انشاء اللہ کے ساتھ ایجاب وقبول سے جو نکاح کیا جائے گا درست نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ انشاء اللہ کے لفظ کے ساتھ عقد کا تحقق حاصل نہیں ہوتا ہے ۱۲ ظفیر۔



اور اٹھ کھڑے ہوئے، پھر معاملہ ختم ہو گیا۔ اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں۔

**الجواب:-** اس صورت میں ظاہر ہے کہ ایجاب وقبول نہیں ہوا، لہٰذا یہ نکاح صحیح نہیں ہوا۔ کما فی الدر المختار۔ وینعقد بایجاب وقبول الخ وشرط حضور شاھدین الخ سامعین قولھما معاً[1] الخ فقط۔

ایجاب وقبول میں مہر کا ذکر نہ آئے تو نکاح ہوگا یا نہیں

**سوال (۳۸)** نکاح کے وقت اگر مہر کا ذکر نہیں آیا تو نکاح ہو گیا یا نہیں۔

**الجواب:-** نکاح ہو گیا اور مہر مثل لازم ہو گیا[2]۔

گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح ہو گیا اور وہ عورت اسکے لڑکے کیلئے حرام ہو گئی

**سوال (۳۹)** ایک شخص نے ایک عورت سے مجمع عام میں اپنا نکاح برضا عورت بالغہ کرایا۔ گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ہوا، بعد النکاح وہ شخص یوں کہتا ہے کہ یہ ایجاب وقبول میں نے اپنا نہیں کیا بلکہ میرا لڑکا جو نابالغ ہے اس کے لئے ایجاب وقبول کیا ہے، اور عورت بھی راضی نہیں ہے تو کیا یہ نکاح اس کے لڑکے سے ہو سکتا ہے یا نہ اور اس آدمی سے بھی نکاح باقی رہ سکتا ہے یا نہ؟ -

**الجواب:-** اس صورت میں جبکہ شخص مذکور نے گواہوں کے سامنے عورت کو قبول کر لیا اور شرعی طور پر ایجاب وقبول ہو گیا تو اب یہ نکاح خود اس کا صحیح ہو گیا[3]، یہ اس کا شوہر اور وہ اس کی بیوی ہو گئی، اب صحت نکاح کے بعد اس شخص کا یہ کہنا کہ میں نے خود اپنا نکاح نہیں کیا بلکہ لڑکے کا کیا ہے، معتبر نہیں۔ یہ عورت لڑکے کے لئے ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی۔ اب اس سے

[1] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱/ج۲ ۱۲ ظفیر۔

[2] یصح النکاح وان لم یسم فیہ مہراً الخ وان تزوجھا ولم یسم لھا مہراً فلھا مہر مثلھا (الجوہرۃ النیرۃ ص ۶۹/ج۲ و ص ۷۰/ج۲) ظفیر۔

[3] وینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الآخر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱/ج۲) ظفیر۔

نکاح کی کوئی صورت نہیں۔ قال فی الدر المختار ورحمۃ اصلہ الخ دخل بھا اولا[1] الخ۔ فقط

نابالغ کا نکاح جب ہوا تو قبول ولی نے کیا یہ درست ہے یا نہیں

**سوال (۴۰)** زید کا نکاح اس کے ولی نے بعمر دس سال کر دیا، مگر قبول زید ہی نے کیا۔ نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:** اس صورت میں زید کا نکاح ہو گیا[2]۔ فقط

طریق مذکور سے نکاح ہو گیا

**سوال (۴۱)** ایک خطیب نکاح نے اس طرح ایجاب و قبول کرایا کہ بعد خطبہ نکاح کے اول وکیل منکوحہ کی جانب مخاطب ہو کر اس کا داہنا ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ سے ملا کر کہا کہ آپ نے اپنی وکالت اور فلاں فلاں دو صاحبوں کی شہادت سے بحضور مجلس مسماۃ فلاں عاقلہ بالغہ کو بعوض اکیسو ساڑھے ستائیس روپے کے مسمی فلاں ابن فلاں کے نکاح میں دیا۔ زن کر کے دیا۔ حق حلال کر کے دیا۔ تینوں مرتبہ وکیل منکوحہ نے کہا کہ دیا۔ اس طرح ناکح سے قبول کرایا اور ناکح نے کہا کہ قبول کیا۔ آیا اس طرح ایجاب و قبول سے نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔ ایک شخص کہتا ہے کہ ایجاب کے اندر لفظ دیا اور قبول کے اندر لفظ کیا کہنے سے نکاح نہیں ہوا بلکہ لفظ دی اور کی کہنے سے نکاح صحیح ہوتا ہے۔ یہ صحیح ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ایجاب و قبول بطریق مذکور سے نکاح صحیح ہو گیا۔ کذا فی عامۃ کتب الفقہ من ان النکاح ینعقد بایجاب وقبول بشرط حضور الشاهدين[3] ۔ اور لفظ دیا اور دی اور کیا اور کی میں باعتبار معنی کے کچھ فرق نہیں ہے، یہ محاورات کا فرق ہے اس سے مسئلہ میں کچھ فرق نہیں آتا اور معنی ایجاب و قبول کے حاصل ہو گئے۔ لفظ قبلت کا ترجمہ اگر یہ کیا جاوے کہ

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ ظفیر۔ [2] والولایۃ تنفیذ القول علی الغیر الخ وهو شرط صحۃ نکاح صغیر الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص ۴۰۶ ج ۲) ظفیر۔ [3] النکاح ینعقد بالایجاب والقبول بلفظین یعبر بهما عن الماضی الخ ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاهدين حرين عاقلين بالغين رجلين او رجل وامرأتين (ہدایہ کتاب النکاح ص ۲۸۵ ج ۲ وص ۲۸۶ ج ۲) ظفیر۔



میں نے قبول کیا یا میں نے قبول کی۔ ہر دو صحیح ہیں۔ فقط

اس ایجاب و قبول سے نکاح ہو گیا

**سوال (۴۲)** دختر کے والد نے نکاح خواں سے کہا ہماری لڑکی کا نکاح کر دو۔ نکاح خواں نے اس طرح کر دیا، تم نے اسے عمر زید کی لڑکی بعوض سو روپے مہر کے قبول کی، اس نے کہا ہاں میں نے قبول کی، اس سے نکاح ہو گیا یا نہیں۔ اور نکاح خواں باپ کا وکیل ہے یا عورت کا۔

**الجواب:** اس صورت میں ایجاب و قبول مذکور کے ساتھ جب کہ روبرو شاہدین کے ہوا، نکاح صحیح ہو گیا۔ نکاح خواں عورت کے باپ کا وکیل ہے[1]۔

گواہوں کے سامنے ایجاب کے بعد قبول بھی پایا گیا تو نکاح ہو گیا

**سوال (۴۳)** زید نے اپنے حالت مرض میں جب کہ اس کے ہوش و حواس صحیح تھے روبرو ہم شیخ تصدق حسین و محمد حسین و صفی اللہ کے یوں کہا کہ ہم اپنی لڑکی کلثوم نابالغہ کو بعوض دین مہر مبلغ مالعہ ۱۲۴ کے نکاح میں نور محمد جو پسر نابالغ شیخ پھیدو کا ہے، دے دیا۔ اور شیرینی وغیرہ تقسیم کرنے کو منگائی لیکن قبل تقسیم شیرینی زید قضا کر گیا۔ بعد انقضائے ایام چھ ماہ کے زید موصوف کی ہمشیرہ حقیقی نے جو کلثوم کی پھوپی ہے، ولی نکاح ہو کر دوسرا نکاح کلثوم کا زین الدین نابالغ پسر سراج الحق مرحوم سے کرا دیا ہے۔ اس صورت میں کونسا نکاح صحیح ہے۔

**الجواب:** یہ جو زید کی طرف سے الفاظ مذکور ہیں کہ ہم نے اپنی دختر کلثوم نابالغہ الخ یہ ایجاب ہے، اگر اس کے بعد نور محمد کی طرف سے اس کے باپ شیخ پھیدو نے یہ لفظ کہہ لیا ہے کہ میں نے اپنے پسر نور محمد کے لئے قبول کر لیا تو نکاح منعقد ہو گیا ہے[2]۔ دوسرا نکاح اس لڑکی کا

[1] امر الاب رجلا ان یزوج صغیرتہ فزوجها عند رجل وامرأتین والحال ان الاب حاضر صح (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۰۰ ج ۲) ظفیر۔ [2] وینعقد بایجاب من احدهما وقبول من الآخر الخ کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی عنک ویقول الآخر تزوجت (در مختار) کزوجت نفسی الخ اشار الی عدم الفرق بین ان یکون الموجب اصیلا او ولیا او وکیلا قولہ ویقول الآخر تزوجت ای او قبلت لنفسی او لموکلی او ابنی او موکلتی الخ (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲) ظفیر

صحیح نہ ہوگا۔ کذا فی الدر المختار وغیرہ۔ من کتب الفقہ[1]۔ فقط (لیکن اگر قبول نہیں پایا گیا ہے تو درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر)

عورت مکان میں تنہا تھی اس نے گواہ کے سامنے ایجاب کیا، مرد نے قبول کیا، کیا حکم ہے

**سوال (۴۴)** ایک مرد اور عورت میں جائز نکاح کی رغبت تھی مگر عورت بضرورت ومصلحت خانگی نکاح میں توقف کرتی تھی۔ پس مرد نے دو گواہ باہر دروازے کی طرف کھڑے کرکے عورت سے ایجاب چاہا، جب اس نے ایجاب کیا مرد نے قبول کرلیا۔ اس صورت میں نکاح ان کا شرعاً درست ہے یا نہیں، درانحالیکہ اس مکان کے اندر صرف وہی عورت تھی اور گواہ اس کی آواز کو خوب پہچانتے تھے، کیونکہ ایک جگہ کے رہنے والے ہیں۔

**الجواب:-** شامی میں ہے ولابد من تمییز المنکوحة عند الشاهدین لتنتفی الجهالة فان کانت حاضرة منتقبة کفی الاشارة الیها والاحتیاط کشف وجهها فان لم یروا شخصها وسمعوا کلامها من البیت ان کانت وحدها فیه جاز ولو معها اخری فلا لعدم زوال الجهالة الخ شامی[2]۔ اس سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح منعقد ہوگیا۔ فقط۔

خفیہ نکاح دو گواہوں کے سامنے ہوا، کیا حکم ہے

**سوال (۴۵)** ایک شخص نے ایک عورت سے خفیہ نکاح روبرو شاہدین کے کیا اور ایک عرصہ تک خفیہ ہی رہ کر کئی اسقاط حمل کئے ہوں یہ جائز ہے یا نہ؟ **الجواب:-** اس صورت میں نکاح ہوگیا[3] اور اسقاط حمل قبل از چار ماہ

[1] اما نکاح منکوحة الغیر الخ فلم یقل احد بجوازه (رد المحتار ص ۴۸۲ ج ۲) ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۲ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[3] ولا یشترط الاعلان مع الشهود لما فی التبیین ان النکاح بحضور الشاهدین یخرج عن ان یکون سرا ویحصل بحضورهما الاعلان۔ (البحر الرائق ص ۹۴ ج ۳ کتاب النکاح) ظفیر



درست لکھا ہے[1]۔ اور بخوف فتنہ کی وجہ سے ایسے وقت اسقاط حمل میں کچھ حرج نہیں ہے فقط (مگر یہ طریقہ شریعت کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہے۔ جو ہوا سو ہوا، اب بچنا ضروری ہے۔ ظفیر)

بند کمرے میں شرعی گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح ہوجاتا ہے

**سوال (۴۶)** ایک شخص کسی عورت کو بھگا کر لایا، وہ عورت حمل سے ہے، اس بھگانے والے شخص نے اپنے رشتہ کے چار آدمی بلاکر بند مکان میں اس عورت سے ایام حمل میں عقد کرلیا۔ سوائے چار آدمیوں کے محلہ کے کسی آدمی کو اطلاع نہیں کی۔ یہ عقد شرع کے مطابق ہوا یا نہیں۔ وہ شخص عورت کو چھوڑ کر چلا گیا۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد وہ عورت اپنی مرضی سے دوسرا عقد کرسکتی ہے یا نہیں

**الجواب:-** اگر دو مرد ایجاب وقبول کو سننے والے موجود ہوں تو نکاح ہوجاتا ہے۔ پس صورت مسئولہ میں جب کہ چار آدمی ایجاب وقبول کو سننے والے موجود تھے تو نکاح مذکور صحیح ہوگیا[2] اب تاوقتیکہ وہ شوہر طلاق نہ دے دوسرا نکاح اس کا درست نہیں ہے[3] فقط

صرف ایک مرتبہ ایجاب وقبول سے ہی نکاح درست ہوجاتا ہے

**سوال (۴۷)** ایک مرتبہ ایجاب وقبول کرانے سے نکاح ہوجاتا ہے یا نہیں اور عورت کو اختیار فسخ نکاح رہتا

[1] وقالوا یباح اسقاط الولد قبل اربعة اشهر ولو بلا اذن الزوج (در مختار) قال فی النهر بقی هل یباح الاسقاط بعد الحمل نعم یباح ما لم یتخلق منه شیء ولن یکون ذالک الا بعد مائة وعشرین یوما الخ ثم هنا اذا اسقطت بغیر عذر فاباحة الاسقاط محمولة علی حالة العذر او انها لا تاثم اثم القتل (رد المحتار باب نکاح الرقیق ص ۵۲۲ ج ۲) ظفیر

[2] النکاح ینعقد بالایجاب والقبول الخ ولا ینعقد الا بحضور شاهدین حرین عاقلین بالغین الخ (هدایہ کتاب النکاح ص ۲۸۵ ج ۲) ظفیر

[3] اما نکاح منکوحة الغیر الخ لم یقل احد بجوازه (رد المحتار مطلب فی النکاح الفاسد ص ۴۸۲ ج ۲) ظفیر۔

ہے یا نہیں ؟ ۔

**الجواب :** ۔ نکاح ہو جاتا ہے[۱]۔ فقط ۔

زبردستی عورت سے اقرار لیا تو نکاح ہو گیا

**سوال (۴۸)** ایک لڑکی بالغہ سے اس کے والدین نے زدوکوب کر کے ایجاب کرا لیا ہے اور ایک لڑکے سے نکاح کر دیا ہے یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں ۔

**الجواب :** ۔ زبردستی کر کے اور زدوکوب کر کے لڑکی بالغہ سے ایجاب یا قبول کرا لینے سے بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے ۔ کذا فی کتب الفقہ[۲]۔ فقط ۔

باپ اور تین عورت کی موجودگی میں لڑکا لڑکی کا یہ کہنا کہ اگر تم کو منظور ہے تو میں نے بھی منظور کر لیا، نکاح ہوا یا نہیں

**سوال (۴۹)** ہندہ نے اپنے لڑکے بکر سے بموجودگی خالد و صالحہ و کلیمہ یہ کہا کہ تم اپنا نکاح عائشہ سے کرنا ۔ بکر نے جواب دیا کہ اگر عائشہ کو منظور ہے تو میں نے منظور کر لیا ۔ عائشہ نے جواب میں کہا کہ اگر تم منظور کرتے ہو تو میں بھی منظور کرتی ہوں ۔ ان الفاظ سے نکاح منعقد ہو جاوے گا یا نہیں ؟ ۔

**الجواب :** ۔ اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا[۳] اور مہر مثل لازم ہو گیا ۔ کما فی الدر المختار وکذا یجب مہر المثل فیما اذا لم یسم مہراً[۴] الخ فقط ۔

بلا گواہ نکاح جائز نہیں، بعد میں تذکرے سے کچھ نہیں ہوتا

**سوال (۵۰)** زید نے ہندہ سے نکاح کیا

---

[۱] ینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الآخر الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲) ظفیر

[۲] اذ حقیقۃ الرضا غیر مشروطۃ فی النکاح لصحتہ مع الاکراہ والہزل (الی قولہ) بل عباراتہم مطلقۃ فی ان نکاح المکرہ صحیح الخ ولفظ المکرہ شامل للرجل والمرأۃ (رد المحتار کتاب النکاح فی ضمن "یستحق رضاھا" ص ۳۷۳ ج ۲)

[۳] اس لئے کہ ایجاب و قبول باہم پایا گیا وینعقد ملتبسا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر الخ ۔ (ایضاً کتاب نکاح ص ۳۶۱ ج ۲) ظفیر

[۴] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص ۳۶۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر ۔



اور کوئی گواہ موجود نہ تھا ۔ بعد میں زید نے ایک شخص کے روبرو پھر دوسرے کے سامنے ذکر کیا کہ میں نے ہندہ سے نکاح کیا ہے، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ ۔ پھر زید نے ہندہ سے کہا کہ اگر تو ایسا نہ کرے گی تو تجھ پر تین طلاق ۔ اور ہندہ نے اس کام کو نہ کیا تو یہ طلاق واقع ہو گئی یا نہیں ۔

**الجواب :** ۔ اس صورت میں ہندہ کا نکاح زید سے منعقد نہ ہوا ۔ لہٰذا ہندہ پر طلاق بھی واقع نہیں ہوئی ۔ لان وقوع الطلاق فرع صحۃ النکاح قال فی الدر المختار وشرط حضور شاہدین الخ سامعین قولہما معاً علی الاصح[۱]۔ فقط ۔

صورت ذیل میں نکاح ہوا یا نہیں

**سوال (۵۱)** مسماۃ کریمہ کے والد زید نے بہ نیت منگنی مسماۃ کریمہ نابالغہ ایک مجلس منعقد کی، جس میں عمر نابالغ کا باپ بکر موجود ہے، اس مجلس میں زید و بکر نے اپنی لڑکی و لڑکے کی بابت ایجاب و قبول بہ نیت منگنی خواہ خود یا بذریعہ وکیل کیا وہ ایجاب و قبول نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں ۔

**الجواب :** ۔ اگر بالفاظ نکاح ایجاب و قبول کیا، مثلاً لڑکی کے باپ نے کہا کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح بکر کے پسر سے کیا اور بکر نے اپنے پسر عمر کی طرف سے قبول کیا تو نکاح منعقد ہو گیا اور اگر بلفظ ہبہ و عطا وغیرہ بہ نیت منگنی ایجاب و قبول کیا مثلاً زید نے کہا کہ میں نے اپنی لڑکی تیرے پسر عمر کو دی اور بکر نے قبول کیا تو وہ منگنی ہوئی نکاح نہیں ہوا ۔ کذا فی الدر المختار[۲]

ایجاب و قبول سے نکاح

**سوال (۵۲)** رحمت بیوہ برضائے خود روبرو دو گواہوں کے اپنا تن محمود کے ملک کر دیتی ہے، وہ قبول کر لیتا ہے، لیکن عام طور پر شہرت مانند نکاح معروف شہرت نہیں ہوئی ۔ یہ نکاح درست ہے یا نہیں اور بعد اس نکاح کے اگر وہ عورت دوسرا نکاح حسب عرف مع شہرت کرا لیوے تو وہ نکاح صحیح ہے یا نہیں ۔ زوج اول کا دعویٰ نکاح صحیح ہے

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۲ ج ۲) ۱۲ ظفیر

[۲] وھل اعطیتنیہا ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد (در مختار) قولہ ان المجلس للنکاح ای لانشاء عقدہ لانہ یفہم منہ التحقیق فی الحال فاذا قال الآخر اعطیتکہا او فعلت لزم ولیس للاول ان لا یقبل (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۲ ج ۲) ظفیر

یا نہیں۔

**الجواب:** - جب کہ ایجاب و قبول روبرو دو گواہوں کے ہوگیا، نکاح منعقد ہوگیا اگرچہ شہرت نہ ہو۔ پس اس کے بعد دوسرے شخص سے نکاح باطل اور حرام ہے۔ درمختار میں ہے وانما یصح بلفظ تزویج ونکاح الخ وما وضع لتملیک عین الخ فی الحال الخ کھبة وتملیك الخ بشرط نیة وقرینة وفھم الشھود المقصود[1] الخ پس معلوم ہوا کہ تملیک بہ نیت نکاح وفہم شہود وتقرر مہر سے بعد قبول شوہر بموجودگی شاہدین سامعین قولہما[2] نکاح منعقد ہوجاتا ہے فقط۔

**دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح جائز ہے**

**سوال (۵۳)** زید نے ایک عورت سے عقد کیا اور اہل محلہ سے پوشیدہ رکھا، عقد اس طرح کیا کہ عورت نے دو گواہوں کے سامنے بغیر نام و پتہ والدین کا بتلائے بلا تعیین مہر کے صرف یہ کہدیا کہ میں اس سے رضامند ہوں تو اس طرح سے عقد ہوا یا نہیں، اور اس عقد کے بعد پوشیدہ ہی طریقہ سے طلاق بھی دیدی اور اس عورت نے دوسری جگہ عقد کرلیا۔

**الجواب:** - دو گواہوں کے سامنے جب کہ کسی عورت نے یہ کہدیا کہ میں فلاں شخص سے رضامند ہوں اور نکاح کرتی ہوں، اور شوہر نے قبول کرلیا تو نکاح منعقد ہوگیا[3] اور پھر جو طلاق دی وہ واقع ہوگئی، اور بعد گذرنے عدت کے دوسری جگہ وہ عورت نکاح کرسکتی ہے۔ فقط۔

**مرد و عورت خود دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرلیں تو نکاح درست ہے**

**سوال (۵۴)** زید اور ہندہ نے

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۹ / ج ۲ ۱۲ ظفیر۔ [2] وشرط حضور شاھدین حرین او حر وحرتین مکلفین سامعین قولھما معا علی الاصح فاھمین انه نکاح علی المذھب الخ (ایضاً ص ۳۷۳ / ج ۲)
[3] وینعقد متلبسا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر وضع للماضی الخ کزوجت نفسی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ / ج ۲) ظفیر۔



آپس میں لفظاً ایجاب و قبول بحضور شاہدین کرلیا، یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنا نکاح بغیر اجازت قاضی یا مفتی کے کرلیوے ساتھ ارکان و شرائط نکاح کے تو جائز ہوگیا یا نہ؟

**الجواب:** - اس صورت میں جب کہ مرد و عورت جو کہ دونوں بالغ ہیں اور ہم کفو ہیں بحضور شاہدین خود ایجاب و قبول کرلیویں، بدون وکیل و قاضی کے تو نکاح صحیح ہے اور منعقد ہوجاتا ہے اور نکاح خواں اور وکیل اور وکالت کے گواہوں کی موجودگی کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ کذا فی عامة کتب الفقہ[1]۔ فقط۔

**صرف دو گواہوں کے سامنے نکاح ہوا اور اسے خادمہ کے طور پر رکھا تو جماع جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۵۵)** زید نے ہندہ سے اس کی رضامندی سے بموجودگی دو نفر گواہان ایسی جگہ اور ایسے وقت نکاح کیا جب کہ دونوں میں سے کسی کے رشتہ دار احباب موجود نہ تھے۔ نکاح کے بعد زید ہندہ کو بطور خادمہ اپنے گھر لے گیا اور تاکید کردی کہ وہ نکاح کا ذکر کسی سے نہ کرے اور گھر میں بظاہر بطور خادمہ کے رہے، کیا ایسے تعلقات کی بنا پر دونوں کے درمیان تعلقات زن و شوہر شرعاً جائز ہیں۔

**الجواب:** - اس صورت میں اگر یہ نکاح کفو میں ہوا ہے تو شرعاً صحیح ہوگیا اور ان دونوں میں تمام تعلقات زن و شوئی جائز ہیں۔ درمختار میں ہے فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی[2] الخ فقط۔

**مذاق میں ایجاب و قبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں**

**سوال (۵۶)** زید مع چند کس بروز عید

[1] وینعقد متلبسا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر الخ کزوجت نفسی الخ ویقول الآخر تزوجت (درمختار) اشار الی عدم الفرق بین ان یکون الموجب اصیلا او ولیا او وکیلا (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ / ج ۲) ظفیر
[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص ۴۰۰ / ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

عمر کے گھر مدعو ہو کر دعوت کھانے گیا۔ زید نے عمر سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم اپنی فلانی لڑکی کو میرے فلاں لڑکے سے نکاح کر دو۔ عمر نے کہا میں نے اپنی فلاں لڑکی تیرے فلاں لڑکے سے نکاح کر دی۔ زید نے بطور ولایت لڑکے مذکور کے واسطے قبول کر لی۔ گواہ موجود تھے یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔ بعد از چند سال جب لڑکی بالغ ہوئی تو عمر نے دوسری جگہ نکاح کر دیا اور کہتا ہے کہ میں نے بطور مسخری زید سے ایجاب و قبول کیا تھا اور مسخری سے نکاح نہیں ہوتا۔ قاضی نے حکم دیا کہ نکاح اول منعقد ہے مگر پھر بھی عمر نے فیصلہ شرعی کو نہ مانا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

**الجواب:** - اس صورت میں پہلا نکاح شرعاً منعقد ہو گیا[1]۔ دوسرے شخص سے نکاح اس لڑکی منکوحہ سابقہ کا صحیح نہ ہوگا[2] اور عذر عمر کا شرعاً قابل سماعت نہیں ہے۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدّ ھن جد وھزلھن جدّ وعد صلی اللہ علیہ وسلم منہا النکاح[3]۔ پس دوسرا نکاح کرنے والا اور اس کو جائز سمجھنے والا فاسق ہے اور فیصلہ شرعیہ سے انحراف کرنا بھی فسق اور معصیت ہے[4]۔ فقط۔

| بالغہ خود پردے سے ..... گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرے تو کیا حکم ہے |
|---|

**سوال (۵۷)** ایک کنواری بالغہ ۱۴ سالہ لڑکی جس کو ایک سال سے حیض آ رہا ہے، اپنا نکاح بغیر مشورہ والدین کے کر سکتی ہے۔ گواہوں کے روبرو جب کہ لڑکی اندھیرے میں یا در پردہ یا پس دیوار بیٹھی ہو اور دو گواہ لڑکی اور لڑکے کے ایجاب و قبول کو بخوبی سن سکیں اور بغیر اس لڑکی اور اس کی

[1] وینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الأخر الخ کزوجت نفسی او بنتی او مؤکلتی الخ ویقول الأخر تزوجت او قبلت لنفسی او لموکلی او لابنی او مؤکلتی (دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲) ظفیر

[2] اما نکاح منکوحۃ الغیر فلم یقل احد بجوازہ اصلا (رد المحتار باب المحرمات ص ۴۸۲ ج ۲) ظفیر [3] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴ ۔ ظفیر



والدین کا نام لینے کے جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** - وہ لڑکی بالغہ ہے بدون مشورہ و اجازت والدین کی اپنا نکاح کفو میں کر سکتی ہے[1] اور دولہا دلہن جب کہ خود ایجاب و قبول مواجہۃً کریں تو لڑکی کا نام اور اس کے باپ کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے، پس اگر دو گواہوں کے روبرو دولہا دلہن خود ایجاب و قبول کر لیں تو نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ کذا فی الدر المختار[2]۔ فقط۔

| بلا گواہ نکاح جائز نہیں |
|---|

**سوال (۵۸)** نکاح بلا گواہ ونا کرکے شرعاً جائز ہے یا نہیں اور ایسے نکاح کے لئے بعد نفاذ حقوق زن و شوہر کے طلاق ضروری ہے یا نہیں اور گواہان کے لئے کیا کیا شرائط و قیود شرعی ہیں۔

**الجواب:** - جب تک دو گواہ ایجاب و قبول کے سننے والے بوقت نکاح موجود نہ ہوں گے نکاح منعقد نہ ہوگا۔ کما فی الدر المختار۔ وشرط حضور شاھدین حرین او حر وحرتین مکلفین سامعین قولھما معًا علی الاصح[3] الخ اور ان دو گواہوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ حر اور مسلمان ہوں اور بالغ ہوں، اگرچہ فاسق ہوں۔ کما فی الدر المختار ایضًا ولو فاسقین الخ

| قاضی نے صرف نابالغ لڑکے سے قبول کرایا تو نکاح ہوا یا نہیں |
|---|

**سوال (۵۹)** ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح پڑھنے کے واسطے قاضی کو اجازت دی۔ قاضی نے صرف لڑکے سے جو نابالغ ہے قبول کرایا۔ حالانکہ اس کا باپ بھی مجلس میں موجود تھا، نہ اس سے قاضی نے کچھ کہا اور نہ بولا، اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔

**الجواب:** - جب کہ لڑکے کا باپ اس نکاح سے راضی تھا اور لڑکے کے قبول

[1] فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص ۴۰۴ ج ۲) ظفیر [2] وینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الاخر الخ وشرط حضور شاھدین الخ ایضاً کتاب النکاح ص ۳۶۱ و ص ۳۶۳ ج ۲) ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲ و ص ۳۶۴ ج ۲ ظفیر۔

کرنے کو اس نے جائز رکھا تو نکاح منعقد ہوگیا، کیونکہ نکاح ان تصرفات میں سے ہے کہ صبی (بچہ) ممیز (تمیزدار) اپنے ولی کی اجازت سے ان کو کر سکتا ہے۔ فی الدرالمختار وما تردد من العقود بین نفع وضرر کالبیع والشراء توقف علی الاذن، فان اذن لہما الولی فہما فی شراء وبیع کعبد ماذون الخ[1]۔ فقط

**نکاح ہوا کہ ہبہ نامہ لکھیں گے، ہبہ نامہ نہیں لکھا تو نکاح ہوا یا نہیں**

**سوال (۶۰)** زید نے اپنے بیٹے عمر کا نکاح خالد کی لڑکی زاہدہ سے کیا، وقت انعقاد نکاح مہر میں گفتگو ہوئی۔ غرض یہ کہ لڑکے کے باپ نے یہ کہا کہ ہم اپنی جائداد میں سے کچھ اس کو ہبہ کر دیں گے۔ جائداد ہبہ بھی کر دیا یہ سب کچھ ہو سکتا ہے مگر مہر اس کے سوا سو سے زیادہ نہیں باندھے جاویں گے۔ .... پس نکاح سوا سو پر ہو گیا۔ اب خالد کی طرف سے تقاضا ہوا کہ ایسا ہبہ نامہ لکھو کہ جس کا مضمون جزو مہر یا شرط عقد ہو، ورنہ نکاح تام نہ ہوگا بلکہ معلق رہے گا۔ زید کہتا ہے کہ ہبہ نامہ مطلق لکھیں گے نکاح تام ہوا یا معلق۔

**الجواب:-** اس صورت میں نکاح تام ہوگیا۔ نکاح میں کچھ توقف نہیں رہا۔ زید نے جو کہا، صحیح کہا اور خالد کا قول غلط ہے کیونکہ نکاح تعلیق کو قبول نہیں کرتا۔ اور نکاح معلق صحیح نہیں ہوتا۔ کما فی الدرالمختار والنکاح لا یصح تعلیقہ بالشرط[2]۔ فقط۔

**پیغمبروں کے نکاح کے سلسلہ کے چند سوالات**

**سوال (۶۱)** پیغمبروں کا نکاح بلا گواہوں کے صحیح ہے یا نہیں۔ (۲) پھوپی اور ماموں کی بیٹیاں جو ہجرت کریں وہ نبی کے لئے نکاح سے درست ہیں یا بغیر نکاح کے (۳) جو عورت اپنا نفس نبی کو ہبہ کرے وہ نکاح سے درست ہے یا بے نکاح، یہ حکم صرف نبی کے لئے ہے یا امت کے لئے بھی (۴) نکاح کے احکام اور شرائط پیغمبروں کے لئے بھی تھے یا نہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح کس نے پڑھایا۔

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الماذون ص $\frac{15}{5\text{ج}}$ ۱۲ ظفیر۔

[2] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{405}{2\text{ج}}$ ۱۲ ظفیر



**الجواب:-** لا نکاح الا بشہود[1] حکم عام ہے، پیغمبروں اور غیر پیغمبروں کو شامل ہے، اور جو امر بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جناب باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے مخصوص ہے اس پر قیاس نہیں ہو سکتا۔

(۲) نکاح کے ساتھ درست ہیں۔

(۳) یہ نکاح خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے[2]۔

(۴) نکاح کی جو شرائط ہیں، وہ سب کے لئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نکاح غالباً خود ہی پڑھا ہے۔ واللہ اعلم۔

**نفس کا ہبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے**

**سوال (۶۲)** اگر کوئی عورت اپنا نفس نبی کو ہبہ کرے تو آپ اس سے بے نکاح و بے مہر وطی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ قرآن شریف میں تو صرف مہر کی معافی ہے اور نکاح کی شرط تو رکھی ہے۔ مشرح بیان فرمائیے۔

**الجواب:-** یہ صحیح ہے کہ حنفیہ کے نزدیک اس خصوصیت سے مراد صرف مہر نہ ہونے کی خصوصیت ہے اور ہبہ کا لفظ ان کے نزدیک مجاز ہے۔ نکاح سے بہرحال مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے نفس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کرتی اور آپ منظور فرما لیتے، تو بلا مہر کے نکاح ہو جاتا ہے اور علاوہ لفظ ہبہ کے اور کسی لفظ سے نکاح و ایجاب و قبول کی ضرورت نہیں بلکہ جب کسی عورت نے کہا وھبت نفسی اور آپ نے قبول کیا، نکاح

---

[1] ہدایہ کتاب النکاح ص $\frac{286}{2\text{ج}}$ ۱۲ ظفیر [2] عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امرأۃ فقالت یا رسول اللہ انی وھبت نفسی لک الحدیث (مشکوٰۃ باب الصداق ص ۲۷۷) فی الحدیث ایماء الی قولہ تعالیٰ وامرأۃ مومنۃ ان وھبت نفسہا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحہا قال صاحب المدارک ای احللنا لک الخ خالصۃ لک من دون المومنین الخ قال النووی ھذا من خواص النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یجب مہرھا علیہ ولو بعد الدخول بخلاف غیرہ (مرقاۃ المفاتیح علی مشکوٰۃ المصابیح ص $\frac{225}{3\text{ج}}$) ظفیر صدیقی مفتاحی

ہوگیا۔ اور مہر لازم نہ ہوا۔ یہ مطلب ہے آیۃ وامرأۃ مومنۃ ان وھبت نفسہا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحہا خالصۃ لک من دون المومنین کا۔ اس کی تفسیر میں صاحب جلالین لکھتے ہیں النکاح بلفظ الھبۃ من غیر صداق[1] الخ یہ تفسیر موافق مذہب امام شافعی کے ہے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک ہبہ کے لفظ سے دوسروں کا نکاح بھی منعقد ہو جاتا ہے، ان کے یہاں خصوصیت صرف مہر کے نہ ہونے میں ہے کذا فی الکمالین[2]۔

وکیل نے دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرایا، کیا حکم ہے

**سوال (۶۳)** زید و ہندہ میں برسوں ناجائز مخالطت رہی، جب دل میں ہدایت آئی زید و ہندہ میں مشورہ ہوا کہ ہم دونوں کا نکاح ہو جانا چاہئے۔ چنانچہ زید نے عمر وکیل کو زنانہ مکان میں بلا کر ہندہ کے سامنے عمر وکیل سے کہا کہ ہم دونوں نکاح کرنا چاہتے ہیں، نکاح کر دیجئے۔ عمر وکیل نے زید سے ہندہ کے سامنے پوچھا کہ مہر کس قدر مقرر ہو۔ زید نے کہا کہ دس درہم شرعی۔ ازاں بعد عمر وکیل نے ہندہ سے کہا کہ گواہ کون کون ہیں۔ ہندہ نے کہا کہ شمس الہدیٰ و عثمان، اسکے بعد عمر وکیل اور زید دونوں زنانہ مکان سے باہر نشست کے مکان میں آئے اور وہاں شمس الہدیٰ اور محمد عثمان موجود تھے۔ پھر عمر وکیل نے زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ کر دیا ان دونوں گواہوں کے روبرو، حاصل کلام یہ ہے کہ عورت جب کسی کو وکیل بالنکاح مقرر کرے تو گواہان کا بھی موجود رہنا عورت کے سامنے شرط ہے یا نہیں اور یہ نکاح درست ہوا یا نہیں۔ ہدایہ جلد اول باب النکاح فصل فی الوکالت وغیرہ میں مسطور ہے ولکن الک لو زوج رجل امرأۃ بغیر رضاھا او رجلاً بغیر رضاہ وھذا عندنا فان کل عقد صدر من الفضولی ولہ مجیز انعقد موقوفاً

[1] جلالین مطبوعہ اصح المطابع سورہ احزاب ص ۳۵۶ ۱۲ ظفیر [2] وقال ابوحنیفۃ ینعقد النکاح لغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم فانما خص النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدم وجوب المہر علیہ (حاشیہ جلالین ص ۳۵۲) ظفیر



علی الاجازۃ[1]۔ اس نکاح فضولی میں جو انعقاد عورت کی رضا پر موقوف ہے باوجودیکہ شاہدین کی موجودگی عورت کے نزدیک نہیں اور صورت مذکورہ مسئولہ اس سے اقوی ہے اس لئے کہ عورت خود اجازت دیتی ہے اور شاہدین غائبین کو مقرر کرتی ہے اور یہ بیوہ عورت تھی نکاح ثانی زید سے ہوا

**الجواب**:- جب کہ ہندہ نے عمر کو اپنے نکاح کا وکیل بنا دیا اور عمر نے باہر آکر دو گواہوں کے سامنے ہندہ کا نکاح زید سے کیا اور زید نے قبول کیا تو یہ نکاح منعقد ہوگیا، کیونکہ دو گواہوں کا موجود ہونا بوقت ایجاب و قبول ضروری ہے۔ وکیل ہونے کے لئے دو گواہوں کا ہونا ضروری نہیں ہے، یہ شہادت علی التوکیل ہے یہ اس وقت ضروری ہوتی ہے کہ عورت توکیل سے انکار کرے[2]۔ قال فی الدر المختار وشرط حضور شاہدین حرین مکلفین سامعین قولہما معاً فاہمین انہ نکاح[3] الخ اور واضح ہو کہ یہ نکاح فضولی کا نہیں بلکہ اس میں عورت نے عمر کو وکیل بنایا ہے۔ پس ایجاب عمر کا بمنزلہ ایجاب عورت کے ہے اس کے بعد قبول کرنا شوہر کا مفید عقد نکاح کو ہے جب کہ ایجاب وکیل عورت کا اور قبول کرنا شوہر کا روبرو دو گواہوں کے ہو۔ فقط۔

جھوٹے اقرار سے نکاح نہیں ہوتا

**سوال (۶۴)** میری بیوہ بھاوج کو ناجائز حمل رہ گیا، میرے والد نے مجھ پر زور دیا کہ تو کہہ کہ میرا نکاح اس سے پہلے ہو چکا ہے لہذا اس نے جبراً اقرار کر لیا۔ لیکن میں نے نہ ہمبستری کی نہ نکاح، تو نکاح و حمل مانا جائے گا یا نہیں۔

**الجواب**:- ایسے جھوٹے اقرار سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اور جب کہ درحقیقت نکاح نہیں ہوا تو حمل بھی ثابت نہ ہوگا۔

[1] دیکھئے ہدایہ ص ۳۰۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] وقد منا ان الشہادۃ علی الوکالۃ لا تلزم الا عند الجحود (رد المحتار باب الکفارۃ مطلب فی الوکیل ص ۴۴۸ ج ۲) ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر [4] اس لئے کہ ایجاب و قبول جس سے نکاح منعقد ہوتا ہے، پایا نہیں گیا۔

عورت کسی کو وکیل بنائے اور وہ دو گواہوں کے سامنے اپنا نکاح کرے تو یہ جائز ہے یا نہیں

**سوال (۶۵)** عورت اور مرد جن میں عشقیہ تعلق ہو جاتا ہے اس طرح خفیہ نکاح کرتے ہیں کہ کسی کو ہمارے نکاح کا پتہ نہ چلے صرف دو گواہ مقرر کر لیتے ہیں اور ان کے سامنے اپنا نکاح کرنا بتلا دیتے ہیں، مگر ان سے قسم لیتے ہیں کہ کسی دوسرے سے ہرگز نہ بتلانا مگر عورت ان گواہوں کے سامنے اقرار نکاح نہیں کرتی۔ نکاح کرنے والا مرد گواہوں سے کہدیتا ہے کہ میں نے فلاں عورت سے نکاح کر لیا ہے، تم گواہ رہو۔ ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ عورت کو تمہارے سامنے اقرار کرنے کی ضرورت بھی نہیں، کیونکہ عورت نے مجھے اپنا ولی بنا لیا ہے کہ تم میرے ساتھ نکاح کر لو، کیا یہ صورت نکاح جائز ہے۔ اور اسقاط حمل شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اور عورت کا نان ونفقہ مرد اپنے ذمہ نہیں سمجھتا، کہتا ہے جب عورت میرے گھر آباد نہیں ہوتی تو اس کا نان ونفقہ میرے ذمہ نہیں ہو سکتا۔

**الجواب:** - عورت بالغہ اگر مرد کو اپنا وکیل بنا دیوے کہ تو مجھ سے نکاح کر لے تجھ کو اجازت ہے، اور وہ مرد دو گواہوں کے سامنے اپنا نکاح اس عورت سے کر لیوے تو شرعاً نکاح منعقد ہو جاتا ہے[1]۔ جیسا کہ درمختار میں ہے وشرط حضور شاہدین[2] الخ یعنی نکاح کے صحیح ہونے کی یہ شرط ہے کہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ہو پس نکاح خفیہ جس کی صورت سوال میں بیان کی گئی ہے شرعاً صحیح ہے اور اسقاط حمل کے بارے میں فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ نفخ روح سے پہلے پہلے اسقاط حمل جائز ہے اور اس کی مدت چار ماہ لکھی ہے اس سے پہلے پہلے اسقاط حمل عند البعض جائز ہے

[1] ویتولی طرفی النکاح واحد بایجاب یقوم مقام القبول فی خمس صور کان ولیا او وکیلا من الجانبین او اصیلا من جانب ووکیلا او ولیا من آخر (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الکفاء مطلب فی الوکیل ص۴۲۸ ج۲) ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب النکاح ص۳۷۳ ج۲) ۱۲ ظفیر۔



كذا فى الشامى[1]۔ اور نفقہ کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر باوجود طلب کرنے شوہر کے اس کے گھر نہ آوے تو شوہر کے ذمہ نفقہ واجب نہیں ہے[2]۔ الغرض اگرچہ خفیہ نکاح بطریق مذکورہ منعقد ہو جاتا ہے۔ لیکن جو صورت سوال میں لکھی ہے اس میں تہمت کا موقع ہے اور موقع تہمت سے بچنا مناسب ہے۔ اس لئے مناسب نہیں ہے کہ بطریق مذکور نکاح کرے کہ غرض مشروعیت نکاح کے یہ امر منافی ہے اور اس میں اگرچہ اعلان واجب تو ادا ہو جاتا ہے مگر وہ اعلان واظہار جو مقصود شارع علیہ السلام کو ہے اور مستحب ہے حاصل نہیں ہوتا جیسا کہ درمختار میں ہے (ویندب اعلانہ) ای اظہارہ الخ لحدیث الترمذی اعلنوا هذا النكاح واجعلوه فى المساجد واضربوا عليه بالدفوف[3]۔ فقط۔

دو گواہوں کے سامنے نکاح ہو مگر لڑکی کی پہچان نہ دی جائے تو جائز ہے یا نہیں

**سوال (۶۶)** ہندہ کا عقد ثانی ہندہ کے مکان میں زید سے دو گواہوں کے سامنے ہوا، جو مکان ومالک مکان سے خوب واقف تھے، لیکن وقت نکاح معرفت ہندہ کی شاہدین کو نہ دی گئی، اور زید نے ان سے یہ کہا کہ ایک عورت اس مکان میں بغرض نکاح آئی ہے، میں ان سے نکاح کرنا چاہتا ہوں، تم گواہ رہو، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ؟ پھر زید نے ہندہ کو طلاق بائن دیا اور ورثہ ہندہ نے زید پر جبر کر کے تین طلاق دلائی۔ اس صورت میں طلاق بائن کی عدت میں بعد کی طلاق واقع ہو گی یا نہ؟۔

[1] قالوا یباح اسقاط الولد قبل اربعة اشهر ولو بلا اذن الزوج (درمختار) هل يباح الاسقاط بعد الحمل نعم يباح ما لم يتخلق منه شئ ولن يكون ذلك الا بعد مائة وعشرين يوما الخ وفى كراهة الخانية ولا اقول بالحل اذ المحرم لو كسر بيض الصيد ضمنه لانه اصل الصيد فلما كان يؤاخذ بالجزاء فلا اقل من ان يلحقها اثم هنا اذا اسقطت بغير عذر الخ (رد المحتار باب نكاح الرقيق ص۵۲۲ ج۲) ظفير۔ [2] لا نفقة الخ خارجة من بيته بغير حق وهى الناشزة حتى تعود (الدر المختار على هامش رد المحتار باب النفقة ص۸۸۹ ج۲ وص۸۹۰ ج۲) ظفير [3] ترمذی ص ۱۲۹ ج ۱۔

**الجواب** :- شامی میں ہے فان کانت حاضرۃ منتقبۃ کفی الاشارۃ الیہا الخ[1] اس سے معلوم ہوا کہ اس صورت میں نکاح منعقد ہوگیا اور تین طلاق اس پر واقع ہوگئی کیونکہ جبریہ طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے اور طلاق بائنہ کی مدت میں دوسری اور تیسری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔[2] درمختار میں ہے الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدۃ الخ[3] - فقط

ایک شخص نے لڑکی سے کہا کہ تم نے فلاں کی زوجیت اتنے مہر میں قبول کی پھر یہی لڑکے سے کہا اور دونوں نے قبول کیا، نکاح ہوا یا نہیں

**سوال** (۶۷) زید بالغ وہندہ بالغہ کا عقد ہو رہا ہے، بایں صورت کہ ہندہ مکان خالص میں بیٹھی ہوئی تھی اور زید دہلیز میں، عمرو مکان خاص میں جاکر ہندہ کو کہا کہ تم نے پچاس روپے مہر میں زید کی زوجیت کو قبول کیا؟ ہندہ نے کہا قبول کیا۔ اس وقت مکان خاص میں ہندہ کے پاس علاوہ عمرو کے اور بھی صرف دو عورتیں بالغہ حاضر تھیں۔ پھر عمرو دہلیز پر آکر زید کو کہا کہ تم نے ۵۰ روپے مہر میں ہندہ کو قبول کیا؟ زید نے کہا قبول کیا۔ اس وقت بہت لوگ زید کے پاس قابل شہادت فی النکاح حاضر تھے۔ اب اس صورت میں جواز نکاح کی کیا صورت ہے۔ اگر نکاح صحیح ہو گیا تو یہ اقرار بالنکاح کی صورت ہوگی یا توکیل فی النکاح کی یا غیر ازیں۔ اور اگر اقرار بالنکاح کی صورت ہے تو عمرو مع ان دو اجنبی عورتوں کے جو مکان خاص میں تھیں، ہندہ کے اقرار بالنکاح کے شاہدین بن سکتی ہیں۔ بینوا توجروا! فقط۔

**الجواب** :- اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا، کیونکہ عمرو کا ہندہ سے یہ کہنا کہ تم نے

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ [2] ایضاً [3] کتاب الطلاق باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر



پچاس روپے الخ توکیل پر محمول ہے یعنی میں نے عمرو کو اپنے نکاح کا وکیل بنا دیا اور اجازت زید سے نکاح کرنے کی دیدی۔ پھر جس وقت عمرو نے زید سے ایجاب وقبول نکاح کیا بحضور شہود اس وقت نکاح منعقد ہو گیا۔ پس عمرو کا یہ قول زید سے کہ تم نے ۵۰ روپے میں ہندہ کو قبول کیا؟ ایجاب ہے، اور زید کا یہ کہنا کہ میں نے قبول کیا قبول ہے۔ لہذا اگر ہندہ معروفہ ہے مجہولہ نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لیا گیا ہے تو نکاح منعقد ہو گیا۔ درمختار میں ہے وینعقد ملتبسا بایجاب من احدھما وقبول من الاخر الخ[1] - اور ظاہر ہے کہ وکیل زوجہ کا احدہما میں داخل ہے اور قائم مقام ہے زوجہ کا اس کا نکاح کرنے میں۔ فقط۔

صرف اقرار نامہ لکھنے سے نکاح نہیں ہوتا

**سوال** (۶۸) زید نے اپنی دختر ۱۹ سالہ کی نسبت خالد سے کر رکھی تھی جس کو طے ہوئے تقریباً دس سال ہوئے لیکن ابھی تک نکاح کرنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ زید کو اپنے شہر سے دوسرے شہر میں بغرض روزگار جانا پڑا، وہاں کے لوگوں نے اس سے کسی نہ کسی طرح سے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا لکھا لیا کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح اس دوسرے شخص سے کر دیا اور کر دوں گا اور اگر نہ کروں تو اس قدر ہرجانہ دوں گا۔ زید کہتا ہے کہ یہ اقرار نامہ مجھ سے ایسی حالت میں لکھایا گیا ہے کہ مجھے دوا دیکر بیہوش کر دیا تھا۔ میں اس جگہ نکاح کرنا نہیں چاہتا، پہلے شخص سے کرنا چاہتا ہوں۔ آیا زید کا وہ اقرار نامہ لڑکی کا نکاح سمجھا جائے گا یا محض وعدہ اور انعقاد نکاح سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ لڑکی خود بالغہ ہے، اس کو اس اقرار کی کچھ خبر نہیں نہ ایجاب وقبول ہوا نہ نکاح پڑھا گیا۔ محض زید کو مجبور کر کے اقرار نامہ لکھا لیا۔ اگر زید اپنی لڑکی کا نکاح پہلی جگہ کر دے تو شرعاً نکاح منعقد ہو جائے گا، اور اس میں کوئی شرعی ممانعت تو نہیں۔

**الجواب** :- لڑکی اگرچہ بالغہ ہو اگر اس کا باپ اس کا نکاح کسی شخص سے بلا اطلاع

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲ ظفیر۔

و بلا موجودگی دختر بالغہ کے کر دے اور لڑکی کو جس وقت خبر پہنچے تو وہ خاموش رہے تو وہ نکاح صحیح و منعقد ہو جاتا ہے کذا فی الدر المختار۔ اور لڑکی اس کو فسخ بھی نہیں کر سکتی لیکن انعقاد نکاح کے لئے ایجاب و قبول دو گواہوں کے سامنے ہونا شرط ہے۔ اس طرح کہ وہ دونوں گواہ ایجاب و قبول کو سنیں، اور باپ کا یہ کہنا لوگوں کے دباؤ وغیرہ سے کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا، ایجاب ہے۔ اگر اس ایجاب کو شوہر نے قبول کر لیا اگر وہ وہاں موجود تھا اور دو گواہ سننے والے موجود ہیں تو نکاح منعقد ہو گیا۔ اس طرح اگر شوہر وہاں موجود نہ تھا اور شوہر کی طرف سے کسی دوسرے شخص ولی یا فضولی نے قبول کر لیا شاہدین کے سامنے اور پھر شوہر کو خبر ہونے پر وہ اس نکاح پر راضی رہا اور اس نے اس کو رد نہ کیا بلکہ جائز رکھا اور قبول کیا، تب بھی نکاح منعقد ہو گیا۔ کذا فی الدر المختار۔ اور اگر باپ کے اس کہنے کے بعد کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح فلاں شخص سے کر دیا، کسی نے اس کو قبول نہیں کیا نہ شوہر نے نہ اس کے ولی وغیرہ نے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔ ہکذا فی کتب الفقہ۔ اور فقہ نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ نشہ والے کے تصرفات بیع و شراء و انکاح دختر وغیرہ نافذ و صحیح ہوتے ہیں۔ پس یہ عذر باپ کا کہ میں بیہوش تھا اور نشہ میں تھا لغو اور باطل ہے۔ فقط۔

**لڑکی کے ولی کے وکیل نے ایجاب کیا اور لڑکے کے وکیل نے قبول تو نکاح ہوا یا نہیں**

**سوال (۶۹)** مشرف علی میانجی نے اپنے لڑکے ابوالخیر کو اپنی بنت صغیرہ کلثوم کو مولوی اعظم اللہ کو دینے کے لئے اجازت دی۔ پس ابوالخیر نے کہا کہ میں نے مسماۃ کلثوم کو مولوی اعظم کو دیا۔ امام الدین نے کہا کہ میں نے مولوی اعظم اللہ کی جانب سے قبول کیا اور عام خرچ کے بھی حسب رواج دیئے اور ابوالخیر نے لے لئے۔ صورت مسئولہ میں کلثوم کا نکاح مولوی اعظم اللہ کے ساتھ منعقد ہو گیا یا نہیں۔

**الجواب:** در المختار میں ہے اوھل اعط بتبیتھا ان المجلس للنکاح



وان للوعد فوعد الخ وفی رد المحتار (قولہ ان المجلس للنکاح) ای لانشاء عقد لانہ یفہم منہ التحقیق فی الحال فاذا قال الآخر اعطیتکہا او فعلت لزم[۱] الخ اور نیز در مختار میں ہے کہ الفاظ ھبہ و تملیک و صدقہ و عطیہ یہ سب کنایات ہیں اگر نیت ان الفاظ میں نکاح کی ہے یا قرینہ ہے تو نکاح منعقد ہو جائے گا الخ پس صورت مسئولہ میں اگر وہ مجلس انعقاد نکاح کی تھی اور یہ کلام بطور خطبہ نہ تھا اور شہود کے سامنے ایجاب و قبول واقع ہوا تو نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط

**اس ایجاب و قبول سے نکاح ہوا یا نہیں**

**سوال (۷۰)** ایجاب و قبول میں صراحۃً لفظ نکاح نہیں کہا بلکہ کنایہ بایں طور کہ عورت نے کہا میں نے جان، عزت اور حرمت تیرے سپرد کیا۔ مرد نے کہا میں نے قبول کیا، اس وقت صرف عورت کا باپ اور اس کا بالغ لڑکا موجود تھا اور کوئی نہ تھا۔ نکاح ہوا یا نہیں۔ یہ زنا تو نہیں ہے۔

**الجواب:** اگر یہ الفاظ نکاح کے ارادہ سے کہے گئے تو نکاح منعقد ہو گیا قال فی الدر المختار وما عدا ھما کنایۃ وھو کل لفظ وضع لتملیک العین الخ کھبۃ و تملیک و صدقۃ و عطیۃ الخ بشرط نیۃ او قرینۃ الخ و فیہ ایضاً و شرط حضور شاھدین الخ ولو فاسقین الخ او ابنی الزوجین و فی الشامی ولیس ھذا خاصا بالابنین[۲] الخ نکاح مذکور اگرچہ قاضی کے یہاں ثابت نہیں ہوتا ہے لیکن عند اللہ نکاح صحیح ہے اور مقاربت اور مجامعت درست ہے، اور یہ زنا کے حکم میں نہیں ہے۔

**کوئی صورت بتائی جائے کہ خفیہ شادی ہو جائے**

**سوال (۷۱)** بعض قوموں میں دستور ہے کہ جس کے خاندان میں کوئی ماتم ہو جائے وہ ایک سال سے پہلے شادی نہ کریں گے

[۱] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۸ ج ۲۔ ۱۲ ظفیر۔ [۲] دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۹ ج ۲۔ ۱۲ ظفیر صدیقی۔

بعض اوقات ایسا واقع ہو جاتا ہے تو پھر بعض لوگ اپنی شہوت کو نہیں روک سکتے ۔ مگر وہ ظاہرانہ شادی کر سکتے ہیں اور نہ صحبت کر سکتے ہیں، اس لئے اگر ایسی کوئی صورت جواز کی ہو جس سے شرعی حدود کے اندر رہ کر انسان شہوت پوری کر سکے اور پھر سال گزرنے پر باقاعدہ نکاح اسی لڑکی سے ہو جاوے ۔

**الجواب** :۔ اگر خفیہ دو گواہوں کے روبرو وہ لڑکا اور لڑکی ایجاب و قبول کر لیں تو شرعاً نکاح منعقد ہو جاوے گا پھر باقاعدہ ظاہر میں چاہے بعد میں شادی کی رسوم ادا ہوں[1] ۔

*خواہ کوئی جگہ ہو نکاح کی صحت کے لئے دو مسلمان گواہوں کا ہونا ضروری ہے*

**سوال (۷۲)** ایک مرد اور عورت جنگل ویران میں ایسے مقام پر ہیں کہ وہاں کوئی مسلمان نہیں جو گواہ ہو اور وہ دونوں نکاح پر راضی ہیں ۔ کیا وہ دونوں ایجاب و قبول کر سکتے ہیں اور نکاح صحیح ہوگا یا نہیں ۔

**الجواب** :۔ بدون دو مسلمان گواہوں کی موجودگی کے جو ایجاب و قبول کو سنیں، نکاح صحیح نہیں ہوتا[2] ۔ فقط

*شوہر کے ایجاب کو جب گواہ نہ سنے تو نکاح ہوگا یا نہیں*

**سوال (۷۳)** زید وہندہ میں

---

[1] ویشترط الاعلان مع الشهود لما فی التبیین ان النکاح بحضور الشاهدین یخرج من ان یکون سرا ویحصل بحضورهما الاعلان (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۴ ج ۳) ظفیر مفتاحی

[2] وشرط حضور شاهدین حرین مکلفین سامعین قولهما معا علی الاصح (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲) قوله عند حرین او حر وحرتین عاقلین الخ متعلق بینعقد بیان للشرط الخاص به وهو الاشهاد فلم یصح ای النکاح بغیر شهود لحدیث الترمذی البغایا اللاتی ینکحن انفسهن من غیر بینة ولما رواه محمد بن الحسن مرفوعا لا نکاح الا بشهود (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۴ ج ۳) ظفیر



نکاح کا ایجاب و قبول ہوا لیکن زید کے قبول کو گواہوں نے نہیں سنا، اس کے بعد زید نے ہندہ سے مباشرت کی، اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں ۔ جو فعل زید سے ہوا اس کا کیا حکم ہے ۔

**الجواب** :۔ جب کہ زید کے قبول کو دو گواہوں نے نہیں سنا تو وہ نکاح نہیں ہوا ۔ کذا فی الدر المختار[1] ۔ پس ان دونوں میں پھر ایجاب و قبول دو گواہوں کے سامنے ہونا چاہئے ۔ اور جو فعل زید سے ہوا، اس سے توبہ کرے ۔ فقط ۔

*فرشتوں کی گواہی سے نکاح جائز نہیں*

**سوال (۷۴)** بدون گواہوں کے کس طرح نکاح منعقد ہو سکتا ہے ۔ اگر فرشتوں کو گواہ کر کے نکاح پڑھا جاوے تو منعقد ہوگا یا نہیں

**الجواب** :۔ ایسی کوئی صورت نہیں ہے کہ بدون دو گواہوں کے بوقت ایجاب قبول موجود رہنے کے نکاح منعقد ہو جاوے ایسا نکاح جو بدون موجودگی دو گواہوں کے ہو، باطل و کالعدم ہے، وہ نکاح نہیں ہے، زنا کا مواخذہ اس میں ہوگا[2] ۔ اور فرشتوں کو گواہ بنانے سے بھی نکاح منعقد نہ ہوگا ۔ کراماً کاتبین دو فرشتے تو بدون گواہ کے ویسی ہر ایک شخص انسان کے کاتب و شاہد ہیں مگر نکاح کے لئے یہ کافی نہیں ہے[3] بلکہ دو مسلمان مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں بوقت ایجاب و قبول موجود ہونی چاہئیں ۔ فقط ۔

*نکاح کے لئے تحریر ضروری نہیں ہے*

**سوال (۷۵)** نکاح میں اگر حاکم کی طرف سے تحریر کو ضروری قرار دیا ہے تو تحریر ضروری ہے یا نہ، بغیر تحریر کے نکاح منعقد ہوگا

---

[1] وشرط حضور شاهدین حرین او حر وحرتین مکلفین سامعین قولهما معا علی الاصح (در مختار) فلا ینعقد بحضرة النائمین والاصمین (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲ وص ۳۶۵ ج ۲) ظفیر

[2] وشرط حضور شاهدین مکلفین سامعین قولهما معا علی الاصح (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲) ظفیر

[3] وفی الخانیة والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ینعقد الخ (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۴ ج ۳) ظفیر

یا نہ؟ -

**الجواب:** - بلا تحریر نکاح منعقد ہو جاوے گا، تحریر ضروری نہیں ہے، شرائط نکاح مثل شہود وغیرہ ہونی چاہئے، تحریر ہونا یا نہ ہونا ضروری نہیں ہے[1]. فقط

**لفظ ہبہ کے ساتھ بالغہ نے جو نکاح کیا وہ ہو گیا**

**سوال (۷۶)** زید نے مثلاً پانچ چھ آدمی مسلمان عاقلین، بالغین کی روبرو عقد نکاح مثلاً ہندہ عاقلہ بالغہ سے بلفظ ہبہ کرلیا، مثلاً زوجہ ہندہ نے زید کی روبرو بالمشافہ کہا کہ میں نے اپنی ذات تجھکو بخش دی، زید نے کہا میں نے تجھکو قبول کی، البعدہٗ ہندہ عاقلہ بالغہ کا نکاح ہندہ کے باپ نے زبردستی جبراً دوسرے شخص مثلاً بکر سے کرا دیا۔ بصورت مذکورہ میں نکاح اول جو زید سے ہوا وہ ثابت ہوگا یا نکاح ثانی بکر کا ثابت ہوگا۔

**الجواب:** - لفظ ہبہ کنایات نکاح میں سے ہے، اگر بہ نیت نکاح بہ لفظ روبرو شاہدین، عاقلین، بالغین کے عورت نے کہا اور مرد نے قبول کرلیا تو نکاح منعقد ہو گیا[2] اور جبکہ یہ نکاح کفو سے ہوا تو باپ کو اس نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے اور دوسری جگہ نکاح کرنا صحیح نہیں ہے۔ پس باپ نے جو جبراً نکاح اس بالغہ کا دوسرے شخص سے کر دیا وہ صحیح نہیں ہوا۔ نکاح اول صحیح و نافذ ہے۔ درمختار میں ہے وهو ای الولی شرط صحة نکاح صبی ومجنون الخ لا مکلف الخ فنفذ نکاح حرة بالغة بلا رضا ولی انتهى ملخصاً[3].

**منفرد ایجاب و قبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں**

**سوال (۷۷)** نکاح خواں نے ہندہ کا نکاح اسکی اجازت سے بولایت اس کے ماموں کے عمر کے ساتھ بایں طور پڑھا، اے عمر تم نے مسماۃ

[1] والثانی اعنی الشرط الخاص انعقاد سماع اثنین بوصف خاص للایجاب والقبول الخ ولکنہ الایجاب والقبول حقیقة او حکما (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۸۳ ج ۳) ظفیر
[2] فینعقد النکاح بلفظ الهبة والعطية (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۱ ج ۳) ظفیر.
[3] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الولی ص ۴۰۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر -



بالغہ دختر فلاں کو بعوض سو روپے مہر کے قبول کیا، عمر نے کہا ہاں قبول کیا۔ ایسے ایجاب و قبول سے نکاح صحیح ہو جاتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** - ایجاب و قبول بطریق مذکورہ سے نکاح ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ لڑکی کے باپ کا نام لیا جائے، یا یہ کہ گواہوں کو اس کا حال معلوم ہو اور وہ اس لڑکی کو جانتے ہوں کہ فلاں شخص کی بیٹی ہے[1]۔ فقط۔

**ایجاب ہوا قبول نہ پایا گیا تو نکاح نہ ہوا**

**سوال (۷۸)** طائفہ اہل اسلام کی ایک مجلس بغرض نکاح منعقد ہوئی۔ مجلس حاضرہ میں لڑکی کے والد نے نکاح خواں کے اشارہ پر ایجاب کیا، پھر لڑکے کو جو عاقل بالغ اور مجلس میں موجود تھا، قبول کے لئے کہا گیا تو اس نے اور اس کے والد نے قبول سے سکوت کیا تو نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔

**الجواب:** - درمختار میں ہے وینعقد ملتبسا بایجاب من احدهما وقبول من الآخر الخ فلا ینعقد بقبول بالفعل کقبض مهر الخ قوله فلا ینعقد تفریع علی ما تقدم من انعقاد بلفظین[2] الخ پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ فقط

**تاریک رات میں دو گواہوں کے سامنے مرد و عورت نے ایجاب و قبول کیا، کیا حکم ہے**

**سوال (۷۹)** ایک شخص نے اپنی ہم کفو بالغہ لڑکی سے بدون اجازت اس کے والدین کے اس طریقہ پر نکاح کیا کہ دو گواہوں کو جو مسافر اور رہ گذر تھے ایک مقام پر ٹھیر اکر اس بالغہ لڑکی کو بھی

[1] وینعقد ملتبسا بایجاب من احدهما وقبول من الآخر وضعا للمضی لان الماضی ادل علی التحقیق کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منک ویقول الآخر تزوجت (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۳۶۱ ج ۲) لو کانت غائبة ... زوجها ... فان عرفها الشهود وعلموا انها ارادها کفی ذکر اسمها والا لا بد من ذکر الاب والجد ایضا (رد المحتار ص ۳۶۷ ج ۲) ظفیر
[2] دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر -

وہاں لے گیا۔ بسبب تاریکیٔ شب اور برقع ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے نہ پہچان سکے وہ شخص لڑکی سے مخاطب ہو کر کہنے لگا تم نے مجھے حق نکاح میں قبول کیا یا تم نے مجھے اپنے نفس کا اختیار بخشا ہے، وہ لڑکی بجواب کہتی ہے، ہاں میں نے قبول کیا ہے۔ اختیار دیا ہے وغیرہ یہ نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** شامی جلد ثانی میں بحر سے منقول ہے فان کانت حاضرۃ متنقبۃ کفی الاشارۃ الیہا والاحتیاط کشف وجہہا فان لم یروا شخصہا وسمعوا کلامہا من البیت ان کانت وحدہا فیہ جاز[1] الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط۔

**لفظ کنایہ سے ایجاب کیا تو نکاح ہوا یا نہیں**

**سوال (۸۰)** زید اپنے مکان میں چند اشخاص کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس اثناء میں ہندہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے نفس کو زید کے لئے بخش دیا زید کے گواہ نے دریافت کیا کہ مہر کیا ہے۔ ہندہ نے کہا ایک سو ساڑھے ستائیس روپے زید نے قبول کر لیا۔ بعد ازاں ہندہ نے اپنا عقد عمر سے کر لیا۔ یہ عقد ثانی صحیح ہوا یا نہیں

**الجواب:۔** یہ لفظ کہ میں نے اپنے نفس کو زید کے لئے بخش دیا، کنایات نکاح میں سے ہے اس میں نیت نکاح یا قرینہ کی ضرورت ہے اور صرف ذکر مہر قرینہ نہیں ہے کما حققہ الکمال۔ شامی[2]۔ اور یہ کہ گواہان کو معلوم ہو کہ یہ نکاح ہے۔ پس اگر یہ امور پائے گئے

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص $\frac{۳۷۴}{۲ج}$ ۱۲ ظفیر۔

[2] وانما یصح بلفظ تزویج ونکاح لانہما صریح وما عداہما کنایۃ وھو کل لفظ وضع لتملیک عین کاملۃ فی الحال کہبۃ وتملیک وصدقۃ وعطیۃ الخ وکل ما تملک بہ الرقاب بشرط نیۃ او قرینۃ وفہم الشہود المقصود (درمختار) قال اما حققہ الفتح ردا علی ما قدمناہ عن الزیلعی حیث لم یجعل النیۃ شرطا عند ذکر المہر الخ حاصل الرد ان المختار انہ لابد من فہم الشہود المراد (ردالمحتار کتاب النکاح ص $\frac{۳۶۸}{۲ج}$ و ص $\frac{۳۶۹}{۲ج}$ و ص $\frac{۳۷۰}{۲ج}$) ظفیر



تو نکاح منعقد ہو گیا۔ اس صورت میں دوبارہ نکاح ہندہ کا عمر کے ساتھ صحیح نہیں ہوا۔ اور اگر بہ نیت نکاح یہ لفظ نہیں تھا اور قرینہ بھی کوئی علاوہ ذکر مہر کے موجود نہیں ہے تو زید سے اس کا نکاح نہیں ہوا۔ اس صورت میں عمر کے ساتھ نکاح صحیح ہو گیا۔ فقط

**ایک شبہ کا جواب**

**سوال (۸۱)** اس شبہ کا کیا جواب ہے ولو زوج ابنتہ البالغۃ العاقلۃ بحضرۃ شاہد واحد جاز ان کانت ابنتہ حاضرۃ لانہا تجعل عاقدۃ والا فلا[1]۔ یہ دال ہے جواز نکاح پر بایں وجہ کہ مامور جو کہ بظاہر عاقد معلوم ہوتا ہے، سفیر محض ٹھیر کر شاہد ہو جاتا ہے اور خود عاقلہ بالغہ عاقد ٹھیرائی جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ مامور کا بکنا پھرنا آنا عاقد فی الشہادت لغو ہے اور آئندہ عبارت سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ لغو نہیں ہے، وہ یہ ہے ثم انما تقبل[2] الخ دریافت طلب یہ ہے کہ ترجیح کس کو ہے۔

**الجواب:۔** ان دونوں عبارتوں میں جو آپ نے لکھی ہیں کچھ تناقض اور تدافع نہیں ہے۔ اول عبارت سے انعقاد نکاح کا حکم بیان کیا ہے اور دوسری عبارت میں قبول وعدم قبول شہادت کا ذکر ہے۔ یہ ایسا ہے جیسا کہ فقہاء لکھتے ہیں کہ شاہدین، فاسقین سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے لیکن اگر نزاع ہو اور شہادت کی ضرورت ہو گی تو فاسقین کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہو گا[3]۔ فقط

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۷ ج ۲۔ ۱۲ ظفیر۔

[2] دیکھئے الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۷ ج ۲ — ۱۲ ظفیر۔

[3] ولو فاسقین (درمختار) اعلم ان النکاح لہ حکمان حکم الانعقاد وحکم الاظہار فالاول ما ذکرہ والثانی انما یکون عند التجاحد فی الاظہار الخ فلذا انعقد بحضور الفاسقین والاعمیین الخ وان لم یقبل اداءہم عند القاضی الخ (ردالمحتار کتاب النکاح ص $\frac{۳۷۶}{۲ج}$) ظفیر۔

**یہ درست ہے کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا**

**سوال (۸۲)** زید کہتا ہے کہ بلا حضور شاہدین عقد نکاح منعقد نہیں ہو سکتا۔

**الجواب:-** بلا حضور شاہدین نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ التفصیل[1] فی کتب الفقہ

**عورت کی موجودگی میں بھی گواہوں کا ہونا ضروری ہے**

**سوال (۸۳)** ایک مرد اور ایک عورت ایک شخص کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ تم ہم دونوں کا نکاح پڑھا دو۔ اس شخص نے کہا کہ نکاح کے واسطے ایک وکیل اور دو گواہ کی ضرورت ہے۔ عورت نے جواب دیا کہ اگر میں موجود نہ ہوتی تب وکیل اور گواہ کی ضرورت تھی۔ اس شخص نے دونوں کا نکاح پڑھا دیا۔ وہ دونوں مثل زوجین کے رہتے ہیں اور اولاد بھی ہوگئی ہے، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ۔ آیا دو گواہوں کا ہونا نکاح کے واسطے ضروری ہے اور جو اولاد ہوئی اس کا کیا حکم ہے۔ نکاح کے وقت گو دو گواہ موجود نہ تھے۔ لیکن شہادت نکاح کے واسطے ایک گواہ نکاح پڑھانے والا موجود ہے اور بعد نکاح جن مرد اور عورتوں سے زوجین نے اپنے نکاح کے تذکرے کئے ہیں، وہ بھی نکاح ہونے کے گواہ ہو سکتے ہیں یا نہیں؟۔

**الجواب:-** بدون دو گواہوں کے موجود ہونے کے جو کہ ایجاب و قبول کو سنیں نکاح منعقد نہیں ہوتا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے لا نکاح الا بشھود[2] ہدایہ۔ اور درمختار میں ہے وشرط حضور شاھدین حرین مکلفین سامعین قولھما معاً[3] الخ انتہی

---

[1] ومنھا الشھادۃ قال عامۃ العلماء انھا شرط جواز النکاح ھکذا فی البدائع (عالمگیری مصری کتاب النکاح ص $\frac{۲۵}{ج۱}$) وشرط حضور شاھدین حرین الخ مکلفین سامعین قولھما معاً علی الاصح (الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب النکاح ص $\frac{۲۷۳}{ج۲}$) ظفیر [2] ہدایہ کتاب النکاح ص ۲۸۶ ج ۲ - ۱۲ ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب النکاح ص $\frac{۲۷۳}{ج۲}$ ۱۲ ظفیر۔



پس صورت مذکورہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا اور صحیح نہیں ہوا کیونکہ دو گواہوں کا موجود ہونا اور ایجاب و قبول کو سننا فرض ہے اور شرط ہے۔ اور جب کہ شرط نہ پائی گئی تو مشروط بھی نہ پایا گیا۔ جیسا کہ قاعدہ ہے اذا فات الشرط فات المشروط اور ہدایہ میں ہے ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاھدین[1] الخ اور ایک شخص کی شہادت صحت نکاح کے لئے کافی نہیں ہے اور بعد میں مشہور ہو جانا اس نکاح کا اور تذکرہ کرنا زوجین کا دوسرے لوگوں کے سامنے سے بھی انعقاد نکاح نہیں ہوتا[2] اور نکاح مذکور سے جو اولاد ہوئی وہ ولد الحرام ہے اگرچہ احتیاطاً نسب ان کا اس شوہر سے عند البعض ثابت ہے جیسا کہ شامی میں ہے ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ وثبوت النسب ومثل لہ فی البحر ھناک بالتزوج بلا شھود[3] الخ۔ فقط۔

**صرف مرد و عورت سے ایجاب و قبول جب کہ گواہ نہ ہوں نکاح جائز نہیں**

**سوال (۸۴)** ایک بیوہ عورت اگر اپنے میکے والوں کے خوف سے جو کہ جاہل ہیں اور نکاح ثانی کو معیوب جانتے ہیں۔ کسی نیک مرد سے آپس میں کلمہ کلام اور حسب شرع مہر مقرر کر کے مرد و عورت دونوں ایجاب و قبول کر لیں اور تیسرے شخص کو خبر نہ ہو تو کیا نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ اگر نکاح درست نہیں تو مجامعت کرنے پر کیا کفارہ ہوگا۔

**الجواب:-** بدون اس کے کہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہو، نکاح صحیح نہ ہوگا۔ پس یہ جائز ہے کہ بیوی بالغہ خود اپنی رضا سے اپنا نکاح کفو میں کرے اور میکہ والوں کو خبر نہ کرے لیکن بوقت ایجاب و قبول دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے بدون اس کے نکاح نہ ہوگا البتہ یہ جائز ہے کہ سوائے ان دو گواہوں کے

---

[1] ہدایہ کتاب النکاح ص $\frac{۲۸۶}{ج۲}$ ۱۲ ظفیر [2] لو تزوج بغیر شھود ثم اخبر الشھود علی وجہ الخبر لا یجوز الا ان یجدد عقداً بحضرتھم (البحر الرائق کتاب النکاح ص $\frac{۹۴}{ج۳}$) ظفیر [3] رد المحتار باب العدۃ مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ص $\frac{۸۳۵}{ج۲}$ ۱۲ ظفیر۔

اور کسی کو بوجہ مصلحت کے اطلاع نہ کی جاوے[۱]۔ پس اگر ایسا کیا کہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہوا تو نکاح صحیح ہے اور شوہر کو مجامعت وغیرہ درست ہے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو نکاح نہیں ہوا اور مجامعت حرام ہے اور جو کچھ ہوا وہ زنا ہوا، اس سے دونوں توبہ کریں اور تجدید نکاح روبرو شاہدین کے کریں۔

**نکاح میں شہادت کا مطلب کیا ہے**

سوال (۸۵) نکاح میں جو شہادت جزو نکاح ہے اس کا کیا مطلب ہے، کیا وہ نکاح صرف عندالناس معتبر نہ ہوگا یا عنداللہ بھی معتبر نہ ہوگا۔ اگر عورت مرد میں ایجاب و قبول ہو جاوے اور شہادت نہ ہو تو کیا ان دونوں کا یہ فعل اور باہمی اختلاط عنداللہ بھی زنا میں شمار ہوگا اور وہ دونوں گنہ گار ہوں گے یا صرف عندالناس ہی یہ زنا میں شمار ہوگا۔

**ایجاب و قبول بغیر گواہ ہوا اور بعد میں شہرت ہو تو کیا حکم ہے**

سوال (۸۶/۲) اگر بوقت ایجاب و قبول شہادت نہ ہو اور بعد خلوت صحیحہ یا قبل خلوت صحیحہ کے وہ دونوں یا ایک اگر مشہور کر دے کہ میرا نکاح ہو گیا ہے اور لوگ اس کو یقین بھی کر لیں تو کیا یہ شہرت شہادت کے قائم مقام ہوگی یا نہیں، اگر نہ ہوگی تو کیوں اور اگر ہوگی تو نکاح کا تحقق وجود شہرت کے وقت سے سمجھا جائے گا یا اس کے پہلے سے کیا عنداللہ عندالناس کی بھی کوئی توجیہ اس میں نکل سکتی ہے یا نہیں۔

**شہادت کا مفہوم ایجاب و قبول کے بعد شہرت سے ادا ہو سکتا ہے یا نہیں**

سوال (۸۷/۲) نکاح میں شہادت کا اصلی راز کیا ہے اور جو راز ہے وہ راز و فلسفہ بعد ایجاب و قبول

[۱] عند حرین او حر وحرتین عاقلین بالغین مسلمین ولو فاسقین (کنز) بیان للشرط الخاص به وهو الاشهاد فلم یصح النکاح بغیر شهود الخ ولا یشترط الاعلان مع الشهود لما فی التبیین ان النکاح بحضور الشاهدین یخرج عن ان یکون سرا ویحصل بحضورهما الاعلان (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۴/۳) ظفیر



شہرت عامہ کے وقت حاصل ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**عدم شہادت پر انما الاعمال بالنیات کا اثر کیوں نہیں ہوتا**

سوال (۸۸/۲) اگر عدم شہادت والا ایجاب و قبول عنداللہ بھی معتبر نہیں ہے تو پھر انما الاعمال بالنیات کے کلیہ سے یہ جزئیہ کیوں خارج ہے اور اس کا حقیقی فلسفہ کیا ہے۔

الجواب :- (۱) عنداللہ و عندالناس دونوں اعتبار سے بدون دو گواہوں کے ایجاب و قبول سننے کے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور وطی جو اس حالت میں ہوگی وہ زنا شمار ہوگا[۱]۔

(۲) دو گواہوں کا بوقت ایجاب و قبول موجود ہونا اور ایجاب و قبول کو سننا ضروری ہے اور شرط انعقاد نکاح کی ہے۔ بدون دو گواہوں کے موجود ہونے کے بوقت ایجاب و قبول کے نکاح منعقد نہ ہوگا نہ عنداللہ اور نہ عندالناس اور دلیل اس کی یہ عبارت درمختار کی ہے وشرط حضور شاہدین[۲] الخ

(۳) حکم و ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہونے کے بعد کسی راز کے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حکم شریعت بلا چون و چرا و بلا کشف حقیقت و دریافت راز مان لینا چاہئے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا[۳] (گواہ کا منشا یہ ہے کہ زنا کی تہمت دور ہو جائے اور یہ تہمت عاید نہ ہو سکے

[۱] فلم یصح النکاح بغیر شهود لحدیث الترمذی البغایا اللاتی ینکحن انفسهن من غیر بینة ولما رواه محمد بن الحسن مرفوعا لا نکاح الا بشهود فکان شرطا ولذا قال فی مال الغنادی لو تزوج بغیر شهود ثم اخبر الشهود علی وجه الخبر لا یجوز (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۴/۳) ظفیر

[۲] دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۰۳/۲ ۱۲ ظفیر

[۳] سورۃ الحشر - ۱

بعد میں شہرت سے یہ بات حاصل نہیں ہوسکتی۔[1] ظفیر)

(۴) اس کے متعلق بھی وہی جواب ہے جو نمبر ۳ میں گذرا کیونکہ حکم شریعت حقیقی فلسفہ دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ابطال احکام شرعیہ حقیقی فلسفہ کی بنا پر صحیح نہیں ہے (یہاں صرف اس کا تعلق خود اس کی اپنی ذات سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق سماج شہر اور خاندان سے ہے، اس لئے صرف نیت پر اعتماد کافی نہ ہوگا۔ گواہ کے ذریعہ نیت کا مظاہرہ بھی ضروری ہوگا۔ ظفیر)

عالم نے بلا گواہ جو نکاح پڑھایا وہ درست نہیں ہوا

**سوال (۸۹)** اگر خالد مع ہندہ کے زید عالم کے پاس گیا کہ ہندہ کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ زید نے ہندہ سے دریافت کیا، اس نے بھی رضامندی ظاہر کر دی۔ زید نے خطبہ نکاح پڑھ کر ایجاب و قبول کرا دیا۔ یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو اب کیا کرنا چاہئے۔

**الجواب:** - یہ نکاح نہیں ہوا۔ نکاح بدون دو گواہ یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت کے موجود ہونے کے جو کہ ایجاب و قبول کو سنیں منعقد نہیں ہوتا، اس صورت میں دوبارہ باقاعدہ بحضور شاہدین نکاح ہونا چاہئے اور ما مضیٰ سے توبہ و استغفار کرنا چاہئے[2]۔ فقط

---

[1] وفی البحر ثم ان الاشهاد فی النکاح ولدفع تهمة الزنا لا لصیانة العقد عند الجحود والانکار، والتهمة تندفع بالحضور من غیر قبول على ان معنى الصیانة تحصل بسبب حضورهما وان کان لا تقبل شهادتهما لان النکاح یظهر ویشتهر بحضورهما (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۶ ج ۳) ظفیر

[2] ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاهدین حرین عاقلین بالغین مسلمین الخ اعلم ان الشهادة شرط فی باب النکاح لقوله علیه السلام لا نکاح الا بشهود (ہدایہ کتاب النکاح ص ۲۸۹ ج ۲) ظفیر۔



بلا گواہ کے نکاح میں مجامعت زنا کے حکم میں ہے

**سوال (۹۰)** زید ہندہ سے بلا شہود نکاح کرتا ہے، اگرچہ یہ نکاح بلا شہود نا جائز ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ اگرچہ یہ نکاح بغرض تسلیم بین الناس منعقد نہیں ہوا، لیکن کیا عند اللہ بھی نہیں ہوا۔ یعنی ایسے نکاح بلا شہود میں اگر ناکح منکوحہ سے مجامعت کرے تو کیا ناکح و منکوحہ عند اللہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔

**الجواب:** - وہ نکاح جس میں دو گواہ نہ ہوں، عند اللہ بھی نکاح نہیں ہے[1] اور وطی کرنا اس میں زنا ہے کما جاء عن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البغایا اللاتی ینکحن انفسهن بغیر بینة والاصح انه موقوف علی ابن عباسؓ رواه الترمذی[2]۔ اقول والموقوف فی مثل هذا له حکم المرفوع کما تقرر فی الاصول قال فی اللمعات وفیه ان النکاح بلا شهود فاسد وهو المذهب عند جمهور الائمة الخ وفی الدر المختار تزوج بشهادة الله ورسوله[3] لم یجز بل قیل یکفر[4]۔ فقط۔

شیعہ گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول ہوا کیا حکم ہے

**سوال (۹۱)** زید نے اپنی لڑکی کی شادی اس طرح کی کہ مجلس ایجاب و قبول میں صرف دو چار شیعہ تھے۔ وہی گواہ کی حیثیت بھی رکھتے ہیں جو غالی ہوتے ہیں تھے۔ یہ نکاح ہوا یا نہیں۔

**الجواب:** - نکاح کے گواہوں میں فقہاء نے مسلمان گواہوں کی شرط لگائی ہے شیعہ کے بعض فرقے کافر کے حکم میں ہیں، جو غالی نہیں ہوتے وہ گو فاسق ہیں مگر مسلمان ہیں احتیاط اس میں ہے کہ یہ نکاح پھر مسلمان سنی گواہوں کی موجودگی میں دوبارہ کیا جائے[5]۔ فقط

---

[1] ومنها الشهادة قال عامة العلماء انها شرط جواز النکاح هکذا فی البدائع (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب اول ص ۲۵ ج ۱) ظفیر

[2] ترمذی مع حاشیہ ص ۱۳۰ ج ۱ و ص ۱۳۱ ج ۱ ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۹ ج ۲ و ص ۳۸۰ ج ۲ ظفیر

[4] وشرط حضور شاهدین حرین مکلفین سامعین قولهما معا الخ (بقیہ حاشیہ بر ص ۹۶)

دوگواہوں میں ایک نکاح ہونا بیان کرے اور دوسرا منگنی، تو کیا حکم ہے

**سوال (۹۲)** مدعی اور مدعا علیہ ایک عالم کے پاس نکاح کا معاملہ لے کر گئے۔ عالم نے مدعی سے پوچھا کہ دعویدار نکاح کا کون ہے۔ مدعی نے کہا میں خود ناکح نہیں ہوں، ناکح سفر میں ہے۔ میں اس کا برادر ہوں۔ ایک شخص نکاح ہونا بیان کرتا ہے اور دوسرا منگنی کا ہونا بیان کرتا ہے کہ خطبہ ہوا ہے نکاح نہیں ہوا ہے۔ اور مدعا علیہ بھی یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنی دختر کا خطبہ کیا ہے۔ مدعا علیہ سے عالم نے کہا کہ نکاح صحیح نہیں ہوا، تم اپنی دختر کا نکاح دوسری جگہ کر سکتے ہو، اس صورت میں کیا حکم ہے

**الجواب:** - جب کہ نکاح کے دوگواہوں میں اختلاف ہو جاوے۔ ایک نکاح کا ہونا اور ایک صرف خطبہ اور منگنی کا ہونا بیان کرے تو ظاہر ہے کہ بصورت انکار مدعا علیہ (از نکاح)...... نکاح ثابت نہ ہوگا۔ فتویٰ اس عالم کا جس نے بسبب نہ متفق ہونے دوگواہوں کے نکاح پر فتویٰ عدم صحت نکاح کا دیا ہے صحیح ہے جیسا کہ درمختار میں ہے وشرط حضور شاھدین حرین مکلفین سامعین قولهما معًا علی الاصح[1] الخ فقط

خود نکاح کیا مگر کہتا ہے کہ نشہ میں تھا تو کیا حکم ہے

**سوال (۹۳)** بکر نے ہندہ سے اپنی رضامندی سے نکاح کیا، بکر کی عمر ۲۰ سال اور ہندہ ۱۲ سال کی ہے۔ تین روز بعد بہن بہنوئی کے بہکانے سے نکاح کا یکدم انکار کر کے کہتا ہے کہ ہم نشہ میں تھے، لوگوں نے ہم کو بہکا کر نشہ میں اقرار

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ) مسلمین لنکاح مسلمة ولو فاسقین (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳/۲ و ص ۳۶۴/۲) ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوهية فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فهو کافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدین بالضرورة بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر (رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۶/۲) ظفیر

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳/۲ ظفیر



کرالیا ہوگا جس کی ہمیں خبر نہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ اب نہ وہ ہندہ کو گھر لیجاتا ہے نہ طلاق دیتا ہے۔ نہ نفقہ دیتا ہے۔ لہذا اس صورت میں کیا حکم ہے۔

**الجواب:** - نابالغہ کے ولی کی وساطت سے اگر بحالت صحت وعقل وہوش شوہر دوگواہوں کے سامنے جنھوں نے ایجاب وقبول کو سنا ہو، نکاح ہوا ہے، تو نکاح صحیح ہو گیا[1]۔ انکار شوہر کا معتبر نہیں ہے اور بدون طلاق یا وفات شوہر کے اور کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے۔ نفقہ عورت کا شوہر کے ذمہ واجب ہے۔ فقط

بلاگواہ نکاح کیا جائز ہوا یا نہیں اور اولاد کا کیا حکم ہے، اور اولاد کی امامت جائز ہے یا نہیں

**سوال (۹۴)** ایک شخص نے بیوہ بھاوج سے نکاح ہونا ظاہر کیا اور دو غیر قوم شخصوں کو دیوار کی آڑ میں مسماۃ سے یہ بیان کرا دیا کہ میرا نکاح فلاں سے ہو گیا ہے۔ نہ کوئی نکاح پڑھنے والا ہے نہ گواہ ہیں، تو نکاح جائز ہے یا ناجائز؟ اور اس ناکح سے جو اولاد ہو وہ صحیح سمجھی جاوے گی یا ولد الزنا۔ اور اولاد مذکورین سے کسی کو امام بنانا درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:** - دو گواہ بوقت ایجاب وقبول ہونا ضروری ہے جو کہ ایجاب وقبول کو سنیں، اگر ایسا نہیں ہوا تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوا[2]۔ اور بلا گواہ کے نکاح سے جو اولاد ہوئی وہ ولد الزنا ہے[3]۔ باقی ولد الزنا اگر صالح ہو تو امامت اس کی درست ہے۔

[1] ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاهدین الخ (ہدایہ کتاب النکاح ص ۲۰۶/۲) ظفیر [2] وشرط حضور شاهدین مکلفین الخ سامعین قولهما معًا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳/۲) ظفیر [3] والمراد بالنکاح الفاسد النکاح الذی لم یجتمع شرائطه کتزوج الاختین معًا والنکاح بغیر شهود الخ یجب علی القاضی التفریق بینهما الخ وظاهره انهما لا یحدان وان النسب یثبت فیه (البحر الرائق باب المهر ص ۱۸۱/۳) ظفیر
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایجاب وقبول بغیر گواہ ہوا ہے تو گویہ باطل وفاسد ہے مگر نسب ثابت ہوگا۔ ظفیر

**صرف ایک مرد اور ایک عورت کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح درست نہیں ہوا**

**سوال (۹۵)** ایک بالغہ لڑکی نے ایک مرد اور ایک عورت کے سامنے ایک بالغ لڑکے کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ بالعوض پانچہزار روپے کے آپ مجھکو اپنی زوجیت میں قبول کر لو۔ لڑکے نے قبول کر لیا، علاوہ ازیں اور کوئی احکام عقد کے ادا نہ ہو سکے مثلاً خطبہ و گواہ وغیرہ کا ہونا۔ یہ نکاح درست ہوا یا نہیں۔

**الجواب:۔** درمختار میں ہے وشرط حضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معاً[1] الخ پس معلوم ہوا کہ بدون حاضر ہونے دو مرد آزاد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے جو کہ ایجاب و قبول کو سنیں نکاح منعقد نہ ہوگا پس صورت مسئولہ میں کہ صرف ایک مرد اور ایک عورت موجود تھی نکاح منعقد نہ ہوگا۔ فقط۔

**عورت کی وکالت سے نکاح درست ہے**

**سوال (۹۶)** اگر زنے۔ زنے وا دکردن نکاح خود یا شخصی وکیل کند۔ وآں وکیل بعد ثبوت وکالت نفس موکلہ مذکورہ بہ شخص مذکور نکاح کرد، نکاح درست شود یا نہ۔

**الجواب:۔** اگر بحضور شاہدین ایجاب و قبول نکاح شود نکاح صحیح است۔ الحاصل وکالت زن معتبر است۔ فقط

**بذریعہ خط ایجاب و قبول سے نکاح کب درست ہوگا**

**سوال (۹۷)** فاطمہ ایک عاقلہ بالغہ نوجوان خواندہ لڑکی ہے۔ مسائل شرعی سے بھی واقفیت رکھتی ہے راجپوت قوم سے ہے جس کے یہاں اب تک یہ رسم ہندوانہ چلی آتی ہے کہ وہ ایک گوت میں رشتہ ناتہ نہیں کرتے۔ لڑکی خود ایک لڑکے سے جو انھیں کے گوت میں ہے اپنا نکاح کرنا چاہتی ہے گویا برادری کی رو سے نکاح نہیں کر سکتی باقی دینی لحاظ سے لڑکا

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر



اس کا بالکل کفو ہے۔ اب یہ لڑکی چاہتی ہے کہ میں پہلے اس کے ساتھ خفیہ نکاح کر لوں اور بعد میں اس کا اظہار کر دوں، بعد میں والدین مجبور ہو کر نکاح کو مان لیں گے اب یہ لڑکی گاؤں کے گواہاں تو برائے نکاح نہیں کر سکتی کیونکہ پہلے ہی راز افشا ہونے کا خوف ہے اس لئے لڑکی خود اپنے ہاتھ سے اپنا مکمل حال اور ایجاب لکھ کر دیتی ہے کہ لڑکا کہیں دوسری جگہ جا کر گواہوں کے روبرو ایجاب پڑھ کر سنا دے اور وہ قبول کرے اور اسی کاغذ پر لکھدے۔ آیا اس طور سے نکاح منعقد ہو جاوے گا یا نہیں۔

**الجواب:۔** اس صورت میں اگر مرد اس ایجاب مکتوب از جانب عورت کو دو گواہوں کے سامنے پڑھ کر سنا دیوے اور انھیں گواہوں کے سامنے قبول کرے تو نکاح منعقد ہو جاوے گا[1]۔ اور ایک صورت جواز کی یہ ہے کہ وہ عورت اس مرد کو وکیل اپنے نکاح کا بنا دیوے یعنی یہ کہدے یا لکھدے کہ میں نے تجھکو اختیار دیا کہ اپنا نکاح مجھ سے کرے اور مرد روبرو دو گواہوں کے اس کو ظاہر کر کے انھیں گواہوں کے سامنے قبول کرے یا یہ کہدے کہ میں نے اس عورت سے اپنا نکاح کر لیا تب بھی نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ کذا فی الشامی[2] وغیرہ۔ اور چونکہ یہ نکاح کفو میں ہے لہذا اس کی صحت کے لئے اجازت اولیاء کی ضرورت نہیں ہے کذا فی الدر المختار[3]

[1] وافاد المصنف ان انعقاد النكاح بكتاب احدهما يشترط فيه سماع الشاهدين قراءة الكتاب مع قبول الآخر (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۵ ج ۳) ظفیر

[2] واذا اذنت المرأة للرجل ان يزوجها من نفسه فعقد بحضرة شاهدين جاز (ہدایہ فصل فی الوکالۃ ص ۳۰۳ ج ۲) ظفیر۔

[3] فنفذ نكاح حرة مكلفة بلا رضا ولي الخ وله الاعتراض في غير الكفوء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص ۴۰۷ ج ۲) ظفیر۔

**دو تین آدمیوں کے سامنے عورت نے ایجاب لکھ کر بھیجا اور مرد نے خط پڑھ کر قبول کیا کیا حکم ہے**

**سوال (۹۸)** ایک عورت نے دو تین آدمیوں کے سامنے ایک شخص کو لکھ کر بھیجا کہ میں اپنی راضی سے بالعوض مہر شرعی تمہارے نکاح میں آچکی، اس نے قبول کر لیا تو یہ نکاح ہوگیا یا نہیں۔

**الجواب:** اس میں جواز نکاح کی صورت یہ لکھی ہے کہ جس مرد کو عورت نے ایسا لکھا ہے وہ دو گواہوں کے سامنے عورت کی تحریر کو سنا کر یہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔ غرض دو گواہوں کا ہونا اور اعادہ تحریر عورت کا کرنا اور اس کے بعد... روبرو دو گواہ کے قبول کرنا شرط جواز ہے[1]۔ فقط۔

**دھوکہ سے تحریر کے ذریعہ نکاح ہوتا ہے یا نہیں**

**سوال (۹۹)** اگر کوئی شخص فریب سے عورت کے سامنے یہ لفظ لکھ کر پیش کرے اور کہے کہ یہ تحریر پڑھو: زوجنی معک پھر اس کے جواب میں خود کہے زوّجتُ معکِ۔ یہ نکاح ہوا یا نہیں۔

**الجواب:** ایسی صورت میں انعقاد نکاح میں اختلاف ہے[2]۔ علاوہ بریں حضور

[1] قال ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب وصورته ان یکتب الیها یخطبها فاذا بلغها الکتاب احضرت الشهود وقرأته علیهم وقالت زوجت نفسی منه او تقول ان فلانا کتب الیّ یخطبنی فاشهدوا انی زوجت نفسی منه اما لولم تقل بحضرتهم سوی زوجت نفسی من فلان لا ینعقد لان سماع الشطرین شرط صحة النکاح وباسماعهم الکتاب او التعبیر عنه منها قد سمعوا الشطرین (رد المحتار کتاب النکاح مطلب التزوج بارسال کتاب ص ۳۶۴ ج ۲) ظفیر

[2] قال فی الفتح لو لقنت المرأة زوجت نفسی بالعربیة ولا تعلم معناه وقبل والشهود یعلمون ذالک او لا یعلمون صح کالطلاق وقیل لا کالبیع کذا فی الخلاصة ومثله اذا فی جانب الرجل اذا لقنه ولا یعلم معناه (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۷ ج ۲) ظفیر



شاہدین فاہمین شرط جواز ہے[1]۔ فقط۔

**جب دعا کے بہلانے ایجاب کرایا اس طرح کہ گواہ نہ تھے تو نکاح درست نہیں ہوا**

**سوال (۱۰۰)** زید پڑھا لکھا اور درویش آدمی بکر کے مکان پر جایا آیا کرتا تھا۔ اتفاق سے اس کا قصد حج بیت اللہ کا ہوا۔ اس کی معیت میں خالد اور ولید تھے۔ وہ بکر کے مکان پر گیا دروازہ میں سے بکر کی زوجہ کو بلایا اور کہا کہ میرا قصور معاف کر دو میں حج کو جاتا ہوں، بکر کی زوجہ نے کہا تم نے ہمارا کیا قصور کیا ہے، اس پر زید نے بہت اصرار کیا کہ ہمارا قصور معاف کر دو، زیادہ اصرار کی وجہ سے زوجہ بکر نے کہا کہ معاف کیا۔ اس کے بعد دختر بیوہ بکر کو آواز دی اور کہا کہ تم کچھ وظیفہ پڑھتی ہو، اس نے کہا کہ نماز پڑھتی ہوں اور جو دعا آپ نے بتائی تھی وہ پڑھتی ہوں، وہ کیا دعا ہے، اس نے کہا کہ یہ ہے نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اس کے بعد زید نے کہا یہ اور پڑھا کرو مقولہ یعنی دختر مذکور رب زدنی مولٰنا یا رب زدنی مولٰنا جس وقت یہ الفاظ تعلیم کر دیئے تب بیرونی دروازے سے علاوہ خالد و ولید کے ایک عربی خواں کو بھی بلایا، اس کا بیان ہے کہ یہ الفاظ تھے زوجنی للہ یا مولانا۔ اس دختر سے یہ الفاظ صحیح ادا نہ ہوئے تو زید نے پھر بتلائے تب اس دختر نے زوجنی للہ یا مولانا کہا اور زید نے قبلت کہا، ایسی حالت میں کہ دختر مذکورہ اور موجودین میں سوائے عربی خواں کے یہ جانتے ہیں کہ یہ درویش دعا تعلیم کر رہے ہیں، ان کو ہرگز خیال نہیں ہے کہ ایجاب وقبول ہو رہا ہے اور نہ ہم لوگ گواہ ہیں بلکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ دعا تعلیم ہو رہی ہے اور وہ دختر بھی یہی جان کر کلمات کہہ رہی ہے کہ میں دعا سیکھ رہی ہوں۔ اس صورت میں کہ نہ عورت جانتی ہے کہ میں اپنا نکاح کر رہی ہوں اور نہ گواہ جانتے ہیں کہ اس عورت کا نکاح ہو رہا ہے سوائے عربی خواں کے۔ ایسی حالت میں زوجنی للہ یا مولانا کہنے سے ایجاب ہو جائے گا یا نہ اور نکاح زید کا دختر مذکورہ سے صحیح ہوگا یا نہیں، نہ اس وقت مہر کا ذکر ہوا نہ اس کے بعد۔

[1] وشرط سماع کل من العاقدین لفظ الآخر لیتحقق رضاهما وشرط حضور شاهدین حرین او حر وحرتین الخ (ایضاً ص ۳۶۳) ظفیر

**الجواب:**۔ اس صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوا، کیونکہ اس قدر جاننا عورت کا اور دو گواہوں کا ضروری ہے کہ ان الفاظ سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور یہ نکاح کے الفاظ ہیں اور یہ مجلس نکاح ہے اگرچہ حقیقت معنی نہ جانتے ہوں چنانچہ شامی نے صاحب درمختار کے اس قول کی تشریح میں لکھا ہے ولا یشترط العلم بمعنی الایجاب والقبول الخ۔ لکن قید فی الدر بعدم الاشتراط بما اذا علما ان هذا اللفظ ینعقد به النکاح ای وان لم یعلما حقیقة معناه الخ[1]

**سوال (۱۰۱)** | خط کے ذریعہ نکاح

زید نے اپنی لڑکی کو بکر کو دیا اور اس سے یہ کہا کہ میں نے اپنی لڑکی تم کو دی، اس کے زید نے بکر کو خط لکھا اور تین آدمیوں کے دستخط کرائے، تو خط پر نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

**الجواب:**۔ اگر زید نے بکر کو خط اس مضمون کا بھیجا کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح تم سے کیا اور مکتوب الیہ نے اس کے مضمون کو حاضرین کو سنایا اور قبول کیا تو نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط۔

**سوال (۱۰۲)** | نکاح خط و کتابت کے ذریعہ

مثلاً ایک عورت نے ایک شخص کو خط لکھا کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتی ہوں اتنے مہر پر، آپ منظور کریں۔ اور ادھر سے اس شخص نے اس کے جواب میں لکھا کہ مجھے منظور ہے۔ اور وہ شخص دو شخصوں کے سامنے پڑھ کیا اور اس کا جواب بھی ان کو سنا کر لکھ دیا تو کیا یہ نکاح ہو گیا۔ مگر اس عورت نے خفیہ بلا دو شرعی گواہ کے خط لکھا ہو۔ تو کیا یہ نکاح ہو جاوے گا یا ادھر سے بھی دو گواہ شرعی ہونے کی ضرورت ہوگی، اور ان دونوں خطوں پر دونوں فریق کے گواہان کے دستخط بھی ہونے چاہئیں یا نہیں۔

**الجواب:**۔ شامی میں خط پر جواز نکاح کی یہ صورت لکھی ہے کہ مثلاً مرد عورت کو

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۲۶۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر



خط لکھے کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اور عورت دو گواہوں کو بلا کر ان کے سامنے اس خط کو پڑھے اور کہہ دے کہ میں نے اپنا نکاح اس سے کیا الخ اس صورت کے موافق یہ بھی جائز ہے کہ عورت مرد کو خط لکھے اور مرد دو گواہوں کے سامنے اس کا خط پڑھے اور یہ کہہ دے کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا۔ غرض یہ کہ اگر دو گواہوں کے سامنے شوہر نے اس خط کو پڑھ دیا اور قبول کر لیا تو نکاح ہو گیا[1]۔ فقط

**سوال (۱۰۳)** | مذکورہ تحریر سے نکاح نہیں ہوا

ایک دختر ۱۸ سالہ نے اپنا عقد خلاف مرضی والدین اس طریقہ سے کیا ہے کہ جس سے وہ نکاح کرنا چاہتی تھی اس کو یہ تحریر لکھی کہ میں بہ صحت و ثبات عقل بلا اکراہ و اجبار برضائے خود اپنے نفس کو بالعوض پانچسو روپے دین مہر مؤجل کے تمہاری زوجیت میں دیتی ہوں اور چھ گواہوں کے نام بھی یہ تحریر بھیجدی اس صورت میں نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:**۔ صورت جواز نکاح بذریعہ تحریر شامی میں فتح القدیر سے یہ نقل کی ہے کہ اگر کسی مرد نے عورت کو لکھا کہ مجھ سے نکاح کر لو اور اس عورت نے گواہوں کو بلا کر ان سے کہا کہ فلاں شخص مجھ سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو تم گواہ رہو کہ میں نے اس سے اپنا نکاح کر لیا ہے تو اس صورت میں نکاح منعقد ہو جاوے گا اور اگر عورت نے گواہوں کے سامنے مرد کی طرف سے کچھ کلام نقل نہ کی اور صرف یہ لکھا اور کہا کہ میں نے اپنا نکاح فلاں شخص سے کیا تو نکاح منعقد نہ ہوگا، البتہ اگر عورت مرد کو یہ لکھے کہ تم مجھ سے اپنا نکاح کر لو اس پر مرد نے

[1] ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب۔ وصورته ان یکتب الیها یخطبها فاذا بلغها الکتاب احضرت الشهود وقرأته علیهم وقالت زوجت نفسی منه، او تقول ان فلانا کتب الیّ یخطبنی فاشهدوا انی زوجت نفسی منه، اما لو لم تقل بحضرتهم سوی زوجت نفسی من فلان لا ینعقد۔ لان سماع الشطرین شرط صحة النکاح وباسماعهم الکتاب او التعبیر عنه منها (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲) ظفیر مفتاحی۔

دو گواہوں کے سامنے عورت کے اس پیام کو نقل کرکے کہا کہ تم گواہ رہو میں نے اس عورت سے اپنا نکاح کرلیا تو نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ الغرض جواز نکاح کے لئے اس صورت میں ضروری ہے کہ مرد روبرو دو گواہوں کے یہ نقل کرے کہ فلاں نے مجھ کو لکھا ہے اور وہ مجھ سے نکاح کرنا چاہتی ہے پس تم گواہ رہو کہ میں نے اس عورت سے نکاح کرلیا اور قبول کرلیا۔ اس طرح اگر کیا جاوے گا تو نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ شامی[1]۔ فقط (صورت مسئولہ میں نکاح درست نہیں ہوا۔ ظفیر)

**جب گواہوں کا ایجاب و قبول کو سننا محتمل ہے تو دوبارہ نکاح کیا جاوے**

**سوال (۱۰۴)** عمرو کہتا ہے کہ میری مناکحت اس طرح ہوئی تھی کہ میری منکوحہ کا چچا ولی مع دو شاہدوں کے ان کے پاس جاکر اجازت لے آیا۔ مجلس نکاح میں آکر میرے کان میں آہستہ سے ایجاب کیا۔ میں نے بھی آہستہ سے قبول کیا اور مجھے یقین ہے کہ یہ الفاظ ایجاب و قبول کے ہم عاقدین کے سوا کسی نے بھی نہیں سنے ہوں گے۔ اس صورت میں نکاح فسخ کرکے تجدید نکاح کی جاوے یا کیا کرنا چاہئے۔ اگر وجوب فسخ دیانۃً ہے تو جو حقوق عباد عدم توریث اور مہر مثل وغیرہ فسخ پر قضاءً امر مرتب ہوتے ہیں، اس پر بھی مرتب ہوں گے یا نہیں۔

**الجواب:-** یہ ظاہر ہے کہ سننا اور نہ سننا شاہدین کا ایجاب و قبول کو محتمل ہو گیا۔ پس تجدید نکاح بلا فسخ نکاح کرلیا جاوے تجدید نکاح احتیاط کے لئے پہلے نکاح کو فسخ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ کفر محتمل میں فقہاء نے تصریح کی ہے کہ تجدید نکاح

[1] قوله فتح فانه قال ينعقد النكاح بالكتاب كما ينعقد بالخطاب وصورته ان يكتب اليها يخطبها فاذا بلغها الكتاب احضرت الشهود وقرأته عليهم وقالت زوجت نفسي منه او تقول ان فلانا كتب الي يخطبني فاشهدوا اني زوجت نفسي منه اما لو لم تقل بحضرتهم سوى زوجت نفسي من فلان لا ينعقد لان سماع الشطرين شرط صحة النكاح (رد المحتار كتاب النكاح مطلب لتزوج بارسال كتاب ص $\frac{۳۶۴}{۲ ج}$) ظفیر



بمہر جدید کرلی جاوے اور عدم توریث وغیرہ امور اس پر مرتب نہ ہوں گے اور مہر پہلا بھی لازم ہوگا اور دوسرا بھی[1]۔ فقط

**صرف ایک گواہ کی موجودگی میں نکاح درست نہیں ہے**

**سوال (۱۰۵)** اگر پدر بنفس دختر نابالغہ خود بہ پسر شخص بہ نکاح بدہد آں شخص برائے پسر قبول کند گواہ صرف ملا صاحب دارد آں نکاح را چہ حکم است۔

**الجواب:-** اگر آں پسر ہم نابالغ است نکاح منعقد نہ شد کہ صرف یک گواہ ملا صاحب باقی ماند۔ البتہ اگر پسر بالغ باشد تعبیر پدرش باو راجع شود و پدر ہم گواہ متصور شود پس نکاح منعقد شود۔ کما صرح بہ الفقہاء[2]۔

**بیوہ کا نکاح ایک مولوی صاحب نے دو عورتوں کی موجودگی میں ایک مرد سے کردیا کیا حکم ہے**

**سوال (۱۰۶)** ایک مولوی صاحب نے ایک بیوہ بالغہ سے اذن لے کر روبرو دو گواہوں کے، یعنی دو عورتوں کے اس کا نکاح ایک مرد سے کردیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ۔

**الجواب:-** اگر وہ بیوہ عورت اس مجلس نکاح میں موجود تھی تو وہ مولوی صاحب نکاح خواں گواہ سمجھے جاویں گے اور دو عورتیں مل کر ایک مرد اور یہ مولوی گواہ نکاح کے ہو جاویں گے

[1] وشرط حضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معا على الاصح (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص $\frac{۳۶۳}{۲ ج}$) ظفیر۔

[2] ولو زوج بنته البالغة العاقلة بمحضر شاهد واحد جاز ان كانت ابنته حاضرة (درمختار) تقيد بالبالغة لانها لو كانت صغيرة لا يكون الولي شاهدا لان العقد لا يمكن نقله اليها بحر (رد المحتار كتاب النكاح ص $\frac{۳۷۷}{۲ ج}$) ظفیر۔ سوال کا ماحصل یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح ایک دوسرے شخص کے لڑکے سے کیا مگر اس طرح کہ اس مجلس میں لڑکے لڑکی کے والد کے سوا صرف ایک قاضی صاحب تھے اور کوئی نہ تھا۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں ہوا اس لئے کہ صرف ایک گواہ تھا۔ البتہ اگر لڑکا بالغ ہوتا تو نکاح اس صورت میں صحیح سمجھا جاتا۔ ظفیر

اوران کا نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ کما فی الدرالمختار ولو زوج بنته البالغة العاقلة بحضرة شاهد جاز ان کانت ابنته حاضرة لانها تجعل عاقدة والا لا۔ الاصل ان الآمر متی حضر جعل مباشراً الخ۔ درمختار۔[1] فقط

ولی کی اجازت لینے وقت گواہ بنانا ضروری نہیں۔ لہٰذا نکاح ہوگیا

**سوال** (۱۰۷) زید نے اپنی لڑکی باکرہ بالغہ سے تنہا کہا کہ میں تیرا نکاح محمود سے کرتا ہوں، زید کی لڑکی سنکر چپ رہی۔ بعد میں زید نے مجمع عام میں آکر بکر سے کہا کہ میری لڑکی کا نکاح محمود سے پڑھ دے اور اس قدر مہر مقرر کردے۔ بکر نے خطبہ پڑھ کر محمود سے کہا کہ زید نے اپنی لڑکی کا بمعاوضہ ڈیڑھ سو روپے کے تجھ سے نکاح کیا۔ محمود نے کہا قبول کیا میں نے اور بکر نے عقد کے وقت زید کی لڑکی کا نام اس وجہ سے نہیں لیا کہ زید کے صرف ایک ہی لڑکی ہے تو صورت مسئولہ میں زید کی لڑکی کا نکاح محمود سے صحیح ہے یا نہیں۔ اور اجازت لینے کے وقت اپنی لڑکی سے زید کا شہادت کو ترک کرنا یعنی دو گواہوں کو اپنی ہمراہ نہ لیجانا، یا عقد کے وقت بکر کا ایجاب میں زید کی لڑکی کا نام نہ لینا نکاح میں فساد ڈالتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** نکاح محمود کا اس صورت میں زید کی دختر سے صحیح ہوگیا کیونکہ ولی کی لڑکی سے اجازت لینے کے وقت اشہاد ضروری نہیں ہے[2]۔ صرف ایجاب و قبول کا سننا

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمختار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[2] ولا یشترط الاشهاد علی التوکیل (البحرالرائق کتاب النکاح ص ۹۵ ج ۳) فان استاذنها هو ای الولی هو السنة او وکیله او رسوله او زوجها ولیها الخ فسکتت عن رده مختارة او ضحکت غیر مستهزئة او تبسمت او بکت بلا صوت الخ فهو اذن ای توکیل فی الاول (درمختار) ای فیما استاذنها قبل العقد حتی لو قالت بعد ذالك لا ارضی ولم یعلم به الولی فزوجها صح (ردالمختار باب الولی ص ۴۱۱ ج ۲) ظفیر۔



دو گواہوں کا شرط ہے۔ کما فی الدرالمختار وشرط حضور شاهدین الخ سامعین قولهما معاً فاهمین انه نکاح[1]۔ اور جب کہ زید کے صرف ایک دختر ہے تو جہالت مرتفع ہے اور یہ امر جواز نکاح کے لئے کافی ہے جیسا کہ ردالمختار شامی میں بر شرح قول ماتن ولا المنکوحة مجهولة مذکور ہے فلو زوج بنته منه وله بنتان لا یصح الا اذا کانت احداهما متزوجة فینصرف الی الفارغة[2] الخ فقط

بالغہ عورت موجود تھی اور اس کا نکاح صرف اسکے باپ کی موجودگی میں قاضی نے پڑھا دیا تو نکاح ہوگیا

**سوال** (۱۰۸) مسماۃ بگو کا نکاح علی زماں سے کیا گیا ہے جس میں مندرجہ ذیل امور ہیں فریقین کے رہائشی مکانوں کے درمیان دس قدم کا فاصلہ ہے۔ بوقت نکاح علی زماں کی والدہ اور مسمی دینارہ گواہ تھے اور ایک قاضی صاحب۔ مہر کا نام تک نہیں لیا گیا۔ قاضی کو نکاح خوانی بھی نہیں دی وکیل کوئی نہ تھا۔ فریقین بالغ تھے۔ نکاح کو عرصہ چھ سال ہوا آجتک آباد نہیں ہوئے نہ مسماۃ کو روٹی کپڑا دیا۔ یہاں کے علماء اس نکاح کو فاسد کہتے ہیں آیا نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

**الجواب:** اگر مسماۃ بگو بالغہ بھی مجلس نکاح میں موجود تھی تو قاضی صاحب پہلے گواہ شمار ہو کر نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ اصل یہ ہے کہ نکاح کے وقت دو گواہوں کا ہونا شرط ہے جو کہ ایجاب و قبول کو سنیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہوں تب بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے[3]۔ اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ اگر لڑکی بالغہ ہو اور اس نے نکاح خواں کو اجازت نکاح کی دی اور اس نے روبرو ایک مرد یا دو عورتوں کے نکاح پڑھ دیا تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے کیونکہ وہ نکاح خواں بھی گواہ شمار ہو جاتا ہے جیسا کہ درمختار

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمختار، کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] ردالمختار کتاب النکاح ص ۳۶۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر [3] وشرط حضور شاهدین حرین او حر وحرتین مکلفین سامعین قولهما معاً (الدرالمختار علی ہامش ردالمختار کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲) ۱۲ ظفیر۔

میں ہے ولو زوج بنتہ البالغۃ العاقلۃ بحضر شاھد واحد جاز ان کانت ابنتہ حاضرۃ لانھا تجعل عاقدۃ الخ[1] اور مہر کا ذکر نہ ہو تو نکاح منعقد ہوجاتا ہے اور مہر مثل لازم آتا ہے[2] اور نکاح خواں کو نکاح خوانی نہ دینا یا وکیل نہ ہونا کچھ خلل انداز انعقاد نکاح میں نہیں ہے اور ایک جگہ زوجین کا نہ رہنا یا نان ونفقہ نہ دینا موجب فسخ نکاح نہیں ہے، لیکن شوہر اگر حقوق زوجہ ادا نہ کرے یا نفقہ نہ دیوے تو عاصی ہے اور نفقہ اس کے ذمہ لازم ہے[3]. فقط

عورت مرد کو وکیل بنا دے کہ اپنے ساتھ نکاح کر لو تو اس کے کرنے سے نکاح ہوا یا نہیں

**سوال (۱۰۹)** مسماۃ زینب چاہتی ہے کہ میرا نکاح عمر کے ساتھ ہو جائے۔ مگر خوف کی وجہ سے عمر کو بلا کر گھر پر نہیں کر سکتی، لہٰذا عمر ہی کو اپنا وکیل مقرر کر دے، وہ اپنا نکاح زینب سے کر لیوے، درست ہے یا نہ؟

**الجواب:** اس طریق سے نکاح کرنا جائز اور صحیح ہے۔ زینب وعمر کا نکاح اس طور سے منعقد ہو جاوے گا۔ درمختار میں ہے ویتولی طرفی النکاح واحد بایجاب یقوم مقام القبول فی خمس صور کان کان ولیا او وکیلا من الجانبین او اصیلا من جانب ووکیلا او ولیا من اٰخر او ولیا من جانب ووکیلا من اٰخر الخ[4] فقط

مشروط نکاح درست ہے اگرچہ شرط پوری نہ کرے

**سوال (۱۱۰)** کیا فرماتے ہیں علمائے دین

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔ [2] وان لم یسمہ او نفاہ فلہا مہر مثلہا ان وطئ او مات عنہا لما روی فی السنن والجامع الترمذی عن عبد اللّٰہ بن مسعود فی رجل تزوج امرأۃ فمات عنہا ولم یدخل بہا ولم یفرض لہا الصداق فقال لہا الصداق کاملا الخ والبحر الرائق باب المہر ص ۱۵۶ ج ۳ ظفیر۔ [3] فتجب النفقۃ للزوجۃ بنکاح صحیح علی زوجہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النفقۃ ص ۹۹۶ ج ۲) ظفیر۔ [4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی الوکیل والفضولی فی النکاح ص ۴۳۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔



اس مسئلہ میں کہ عمر نے زید سے درخواست کی کہ تو اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دے میں ہمیشہ تیری خدمت میں رہوں گا اور کسی امر میں نافرمانی نہ کروں گا۔ زید نے اس کے جواب میں کہا کہ میری شرطیں یہ ہیں کہ تو اپنی جائے قیام کو چھوڑ کر میرے پاس رہے میرے خلاف نہ ہو۔ اور راستے میرے گھر کے آدمی وہاں رہیں ان کے خرچ کا متکفل ہو اور نکاح کے معاملہ کو فاش نہ کرے تو میں اس وقت تیرا نکاح کئے دیتا ہوں اور پھر جب میرے گھر کے آدمی آجائیں ان کی رضامندی سے کہ تیرا دستور کے موافق پھر نکاح پڑھا کر رخصت کر دوں گا، یہ کہہ کر محض اس کے اطمینان کے لئے دو آدمیوں کے سامنے ایجاب وقبول کرایا۔ یعنی نابالغ کی طرف سے زید نے خود ولی کی صورت نکاح کر دیا، اس کے بعد جب گھر کے آدمی زید کے آگئے تو نہ تو دختر کی ماں یعنی زید کی بیوی رضامند ہوئی نہ عمر نے شرائط مذکورہ میں سے کوئی شرط پوری کی، یعنی نکاح کا راز بھی فاش کر دیا اور اپنی جائے مسکونہ چھوڑ کر زید کے پاس بھی نہ رہا اور اس کے خرچ کا متکفل بھی نہ ہوا اور باوجود اس کے اب مصر ہے کہ میری بیوی کو رخصت کر دو اس صورت میں شرائط مذکورہ کا لحاظ ہو کر نکاح ناجائز قرار دیا جاوے گا یا یہ نکاح جائز قرار دیکر شرائط کا بالکل لحاظ نہ کیا جاوے گا۔

**الجواب:** اس صورت میں نکاح ہو گیا، شرائط کے پورا نہ کرنے سے نکاح میں فرق نہیں آیا، اگرچہ شوہر کو دیانتاً پورا کرنا شرائط کا ضروری تھا مگر پورا نہ کرنے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا[1]۔ فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ مفتی مدرسہ ہذا۔

[1] وللولی نکاح الصغیر والصغیرۃ جبرا ولو ثیبا ..... ولزم النکاح (الدر المختار ص ۴۳۲ ج ۲ باب الولی) ولا یثبت فی النکاح خیار الرؤیۃ والعیب والشرط الی قولہ حتی انہ اذا ..... الخ فالنکاح جائز والشرط باطل الخ (عالمگیری مصری ص ۲۵۵ ج ۱) ظفیر

**ایک مرد اور دو عورت کی موجودگی میں نکاح ہو جاتا ہے**

**سوال** (۱۱۱) ایک شخص کا ایک طوائف سے ایک سال تک ناجائز تعلق رہا بعد میں ایک مرد معمر پرہیزگار نے ان دونوں کا نکاح بلا موجودگی وکیل و گواہ کے کر دیا، عورت مکان کے اندر موجود تھی، اس کے پاس اسکی ماں اور بہن اور ان معمر شخص کی عورت اور وہ مرد معمر موجود تھے۔ تو یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔؟

**الجواب** :- نکاح میں شرط ہے کہ دو گواہ ایجاب و قبول کے سننے والے یا ایک مرد اور دو عورتیں ایجاب و قبول کی سننے والی موجود ہوں[1]۔ پس اس صورت میں ایک مرد معمر او ان کی زوجہ اور دو عورتیں اور بھی موجود تھیں۔ لہذا اگر طوائف مذکور نے اس مرد معمر کو وکیل اپنے نکاح کا بنا دیا تھا اور اس نے شوہر سے قبول کرایا اور ایک مرد معمر اور دو عورتوں نے سن لیا تو نکاح شرعاً صحیح و منعقد ہو گیا۔ در مختار وغیرہ[2]۔

**لڑکی کی موجودگی میں ایجاب و قبول ہوا اور باپ کا نام نہیں لیا گیا تو کیا حکم ہے**

**سوال** (۱۱۲) دولہا دلہن کی طرف سے لوگوں نے حاضر ہو کر دلہن سے کہا کہ بعوض دو سو روپے مہر زید کو قبول کیا، ہندہ نے کہا میں نے قبول کیا۔ حالانکہ وکیل نے دولہا کے باپ کا نام نہیں لیا، اس صورت میں نکاح درست ہو گا یا نہیں۔

**الجواب** :- دولہا اگر حاضر مجلس نکاح ہے اور اس نے خود قبول کیا ہے تو اس کے باپ کا نام معلوم ہونے کی ضرورت نہیں ہے[3] اور اگر مجلس نکاح میں موجود

---

[1] وشرط حضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين معاً (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص۲۶۳ ج۲) ظفیر [2] والوكيل شاهد ان حضر موكله كالولی ان حضرت موليته بالغة ولانه لا فرق بين ان يكون المامور رجلا او امرأة فان كان رجلا اشترط ان يكون معه رجل آخر او امرأتان وان كان امرأة اشترط ان يكون معها رجلان او رجل وامرأة (البحر الرائق كتاب النكاح ص۹۸ ج۳) ظفیر (بقیہ حاشیہ بر ص۱۱۱)



نہ ہو لیکن گواہ وغیرہ اور دلہن اس کو جانتی ہو تب بھی نکاح صحیح ہو گیا[1]۔ فقط۔

**عبدالرحمٰن کی جگہ رحمان کی لڑکی کہا تو نکاح ہوا یا نہیں**

**سوال** (۱۱۳) عبدالرحیم کسی کا نام ہے، یا عبدالرحمٰن اور عبداللہ۔ اگر تنہا رحمان یا رحیم کہا جائے اور نکاح کے وقت یہ لفظ کہے جاویں کہ رحمان کا لڑکا، رحیم کی لڑکی اتنے مہر کے بالعوض، اس میں نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں۔

**الجواب** :- اس صورت میں نکاح ہو جاتا ہے[2] اور بہتر یہ ہے کہ نام پورا لے، اگرچہ بوجہ عرف کے گناہ اس کو نہیں ہوا۔

**ولدالزنا لڑکی کے نکاح کی کیا صورت ہے**

**سوال** (۱۱۴) ایک ہندو نے ایک مسلمان عورت کو رکھا اس سے اولاد ہوئی بعد بلوغ اس نے ایک لڑکی کی شادی کسی ایک مسلمان سے کی، نکاح کے وقت لڑکی سے اجازت لینے کے بعد ایجاب و قبول کے وقت یہ کہا گیا کہ شیو پرشاد کی لڑکی مسماۃ فلاں۔ اس سے نکاح میں کچھ خرابی تو نہیں ہوتی عاجز کا یہ خیال ہے کہ ایسی صورت میں اگر نام لیا جائے تو ماں کا۔ بعد نکاح لوگوں کو کھانے کی دعوت دی گئی، اس پر یہ اعتراض ہوا کہ اجرت زانیہ حرام ہے اس لئے دعوت کھانا درست نہیں۔ اس پر ہندو مذکور نے یہ کہا کہ میں دعوت دیتا ہوں اس کی ماں سے کوئی مطلب نہیں۔ تب شرکاء جلسہ نے یہ خیال کر کے کہ ہندو کی دعوت درست ہے قبول کر لیا۔ یہ کھانا شرعاً درست ہے یا نہیں۔

**الجواب** :- یہ صحیح ہے کہ ولدالزنا کا نسب ماں سے ثابت ہوتا ہے اور نہ

---

(بقیہ حاشیہ از ص۱۱۰) [3] ينعقد بايجاب من احدهما وقبول من الآخر كزوجت نفسي الخ ويقول الآخر تزوجت (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص۳۶۱ ج۲) ظفیر

[1] ان كانت غائبة ولم يسمعوا كلامها بان عقد وكيلها فان كان الشهود يعرفونها كفى ذكر اسمها اذا علموا انه ارادها (رد المحتار كتاب النكاح ص۳۶۳ ج۲) ظفیر [2] لان المقصود من التسمية التعريف وقد حصل (رد المحتار كتاب النكاح ص۳۶۴ ج۲) ظفیر۔

اولاد ماں کی طرف منسوب ہوتی ہے لہذا ایسی صورت میں ماں کا نام لینا چاہئے۔ لیکن اگر گواہان نکاح اس کو جانتے ہیں کہ فلاں لڑکی مراد ہے تو اس کا نکاح بصورت مذکورہ صحیح ہو جاوے گا لما فی الشامی وظاهره انها لو جرت المقدمات ای مقدمات الخطبة علی معنية وتميزت عند الشهود ايضاً يصح العقد وهی واقعة الفتوىٰ لان المقصود نفی الجهالة وذلك حاصل بتعيينها عند العاقدين والشهود وان لم يصرح باسمها كما اذا كانت احداهما متزوجة ويؤيده[1] ما ياتی من انها لو كانت غائبة وزوجها وكيلها فان عرفها الشهود وعلموا انه اراده كفى ذكر اسمها الا فلا بد من ذكر الاب والجد ايضاً[2] اور کھانا کھانا ہندو کی دعوت کا جائز ہے لہذا کھانا صورت مسئولہ میں جائز ہے[3]۔ اگرچہ مقتداؤں کے لئے شرکت ایسی مجالس میں مناسب نہیں ہے۔

| |
|---|
| جس کا نکاح کر رہا تھا نام اس کی بہن کا لیا تو نکاح ہوا یا نہیں |

**سوال (۱۱۵)** مسماۃ حکیمن بیوہ بالغہ نے اپنے نکاح کا اذن اپنی زبان سے دو گواہوں کے روبرو دیدیا لیکن قاضی صاحب نے سہواً حکیمن کے بجائے اس کی چھوٹی بہن سلیمن کا نام لے کر ایجاب و قبول کرا دیا۔ نکاح صحیح ہوا یا نہ؟

**الجواب:** اس صورت میں حکیمن کا نکاح صحیح نہیں ہوا[3]۔ اور سلیمن اگر بالغہ ہے تو اس کا نکاح اس کی اجازت پر موقوف ہے اور جو نابالغہ ہے تو اس کی ولی کی اجازت پر موقوف رہا[4]۔ فقط۔

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح، تحت قول الماتن ولا المنكوحة مجهولة ص ۳۶۲/۲) ظفیر

[2] ولا باس بالذهاب الى ضيافة اهل الذمة (عالمگیری کتاب الکراہۃ الباب الرابع عشر ص ۳۴۷/۵) ظفیر [3] غلط وكيلها بالنكاح فی اسم ابيها بغير حضورها لم يصح للجهالة وكذا لو غلط فی اسم بنته الا وله بنتان اراد تزويج الكبرى فغلط فسماها باسم الصغرى صح للصغرى (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸/۲) ظفیر [4] كل عقد صدر من الفضولی وله قابل يقبل سواء كان القابل فضولياً آخر او وكيلا او اصيلا انعقد موقوفاً (عالمگیری کتاب النکاح باب سادس ص ۲۹۹/۱) ظفیر۔



| |
|---|
| جب ولدیت اور عرفی نام درست ہے تو نکاح جائز ہے خواہ اصلی نام میں غلطی ہو جائے |

**سوال (۱۱۶)** خالد کا نکاح مسماۃ حیاۃ النساء عرف رضیہ بیگم بنت زید پردہ نشین سے قرار پایا۔ حسب قاعدہ گواہان واسطے حصول اجازت و اذن پاس مسماۃ مذکورہ کے گئے اور بعد حصول اجازت گواہان نے روبروئے قاضی بجلسہ عام شہادت اس صورت سے ادا کی کہ سعادت النساء بیگم عرف رضیہ بیگم بنت زید نے اپنے نکاح کا اختیار عمر وکیل کو دیا چنانچہ قاضی نے باجازت عمر وکیل بتعدادی مہر مثل خالد کے ساتھ نکاح پڑھا دیا۔ آیا نکاح مسماۃ مذکورہ خالد مذکور کے ساتھ صحیح ہوا یا باطل، کیونکہ گواہان نے حیاۃ النساء بیگم عرف رضیہ بیگم بنت زید کی غلطی سے سعادۃ النساء بیگم عرف رضیہ بیگم بنت زید شہادت میں ادا کیا۔ اول یہ کہ سعادۃ النساء بیگم کی ولدیت زید نہیں ہے۔ دوم سعادۃ النساء کا عرف رضیہ بیگم نہیں ہے۔ ایسی غلطی سے نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔

**الجواب:** نام معروف جو کہ رضیہ بیگم ہے چونکہ وہ صحیح لیا گیا اور نیز رضیہ بیگم کا دختر زید ہونا بھی صحیح ہے۔ اس لئے اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا۔ کیونکہ غلطی نام غیر معروف میں ہوئی ہے اور نام معروف میں غلطی نہیں ہوئی اور جب کہ عرف اس کا رضیہ بیگم ہے تو گویا نام معروف یہی ہے اور اس کی ولدیت بھی صحیح بیان کی گئی ہے لہذا یہ نکاح صحیح ہے، کیونکہ مقصود رفع جہالت ہے اور وہ حاصل ہے[1]۔ فقط

---

[1] ولو ذكر اسمها واسم ابيها وجدها وكان الشهود يعرفونها وهی غائبة فذكر الزوج اسمها لا غير وعرف الشهود انه اراد به المرأة التی يعرفونها جاز النكاح (عالمگیری کشوری کتاب النکاح ص ۲۴۴/۲)

قال فی البحر وان كانت غائبة ولم يسمعوا كلامها بان عقد لها وكيلها فان كان الشهود يعرفونها كفى ذكر اسمها اذا علموا انه ارادها (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۲/۲) ظفیر۔

**رفیقن کے بجائے رفاقن نام سے نکاح ہوا، کیا حکم ہے**

**سوال (۱۱۷)** ایک لڑکی کا نکاح اس کے باپ کے گھر ہوا۔ نکاح خواں نے لڑکی کا نام رفیقن کے بجائے رفاقن لیا اور رفاقن نام کی کوئی عورت اس مکان میں موجود نہیں۔ اس وجہ سے نام قاضی کے رجسٹر میں غلط درج ہوگیا۔ اس صورت میں رفیقن کا نکاح ہوگیا یا نہیں

**الجواب :-** رجسٹر میں نام لکھے جانے کا اعتبار نہیں، رجسٹر میں نام غلط درج ہونے سے نکاح میں کوئی فرق نہیں ہوتا، شرعاً اس امر کا اعتبار ہے کہ نکاح خواں نے بوقت عقد کیا نام لیا۔ اگر اس وقت صحیح نام لیا تھا تو نکاح منعقد ہوگیا ورنہ نہیں۔ کما فی الدر المختار غلط وکیلھا بالنکاح فی اسم ابیھا بغیر حضورھا لم یصح للجہالة وکذا لو غلط فی اسم بنتہ الا اذا کانت حاضرة او اشار الیھا فیصح وفی الشامی وکذا یقال فیما لو غلط فی اسمھا[1] الخ ان عبارات سے واضح ہوا کہ غلط نام لینے سے نکاح مذکور نہیں ہوا، یعنی رفیقن کا نکاح نہیں۔ البتہ اگر سامنے ہوتی اور اشارہ بوقت نکاح اس کی طرف ہوتا مثلاً اس طرح کہ اس عورت کے ساتھ جو سامنے بیٹھی ہے تیرا نکاح کیا گیا تو نکاح ہو جاتا ہے لیکن اگر منکوحہ سامنے نہ ہو بلکہ اندر گھر کے ہو اور نام غلط لیا گیا تو نکاح نہیں ہوا۔ فقط (دوبارہ نکاح پڑھایا جاوے۔ ظفیر)

**صورت مسئولہ میں نکاح باپ سے ہوا یا بیٹے سے**

**سوال (۱۱۸)** زید کا نکاح بعمر ساڑھے تین سال

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۲ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔ خاکسار مرتب کے خیال میں نکاح ہوگیا، اس لئے کہ حسب قاعدہ باپ کا نام لیا ہی گیا ہوگا اور رفاقن نام کی دوسری لڑکی تھی نہیں۔ اس لئے رفیقن کو رفاقن کہدینے سے کوئی خاص فرق نہ ہوا۔ بالخصوص جب کہ عوام میں نام کی یہ معمولی تبدیلی عموماً ہوتی رہتی ہے پھر گواہوں اور اہل مجلس میں یہ مسلم تھا کہ رفاقن سے رفیقن ہی مراد ہے۔ وہ اچھی طرح جان رہے ہوں گے لان المقصود نفی الجہالة وذالک حاصل بتعینھا عند العاقدین والشھود (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۲، ظفیر۔



مسماۃ ہندہ سے جس کی عمر گیارہ سال کی تھی ہوا، جس کو تخمیناً عرصہ آٹھ سال کا ہوا، چونکہ زید بچہ تھا جب نکاح کے وقت جلسہ میں لایا گیا تو وہ رونے لگا۔ قاضی صاحب نے اسکے باپ بکر سے کہا کہ تم الفاظ ایجاب وقبول اپنی زبان سے ادا کردو۔ یہ تو صرف ضابطہ پری ہے۔ جب یہ دونوں زید وہندہ بالغ ہوں گے تو ان کا نکاح اس وقت ہوگا پس قاضی صاحب نے حسب قاعدہ خطبہ پڑھنے کے بعد بکر سے کہا کہ مسماۃ فلاں بیٹی فلاں کو اس قدر زر مہر پر میں نے تیرے عقد نکاح میں دیا، تم نے اس کو قبول کیا؟ بکر نے اس کے جواب میں صرف یہ لفظ کہ میں نے قبول کیا، تین بار ادا کئے اس صورت میں مسماۃ ہندہ کا نکاح کس کے ساتھ ہوا۔

**الجواب :-** اس صورت میں حسب تصریحات فقہاء نکاح ہندہ کا بکر کے ساتھ منعقد ہوگیا۔ زید کے ساتھ منعقد نہیں ہوا۔ قاضی نکاح خواں اگر یہ کہتا کہ میں نے ولی ہندہ کی طرف سے وکیل ہو کر ہندہ کا نکاح تیرے بیٹے زید سے کیا اس پر بکر یہ کہتا کہ میں نے اپنے بیٹے زید کے لئے قبول کیا تو نکاح زید سے ہو جاتا، برخلاف اس صورت کے جو واقع ہے اس میں نکاح ہندہ کا بکر کے ساتھ ہوگیا۔ قال فی الشامی ونظیر ھذا ما فی البحر عن الظہیریة لو قال ابو الصغیرة لابی الصغیر زوجت ابنتی ولم یزد علیہ شیئاً فقال ابو الصغیر قبلت یقع النکاح للاب ھو الصحیح ویجب ان یحتاط فیہ فیقول قبلت لابنی اھ وقال فی الفتح بعد ان ذکر المسئلة بالفارسیة یجوز النکاح علی الاب ان جری بینھما مقدمات النکاح للابن ھو المختار لان الاب اضافہ الی نفسہ[1] الخ۔ فقط۔

**فاسد شرط کے ساتھ بھی نکاح ہوجاتا ہے**

**سوال (۱۱۹)** کسی شرط پر اگر نکاح کیا جائے تو ہو جاتا ہے یا نہیں؟۔

[1] رد المحتار للشامی کتاب النکاح ص ۳۷۲ ج ۲ تحت قولہ ولو لہ بنتان ۱۲ ظفیر۔

**الجواب:** ۔ کسی شرط کے ساتھ نکاح کرنے سے نکاح ہوجاتا ہے اور شرط لغو ہوجاتی ہے[1]۔

**جان بوجھ کر باپ کا نام غلط بتایا جائے تو نکاح ہوگا یا نہیں**

**سوال (۱۲۰)** بوقت نکاح عمرو نے بوجہ عار حبیبہ کے والد کا نام بجائے بکر کے زید بتلایا۔ حبیبہ مجلس نکاح میں حاضر نہ تھی۔ گواہوں میں سے اکثر کو علم تھا کہ منکوحہ زید کی بیٹی نہیں بکر کی ہے اور ناکح کو مطلقاً علم نہ تھا کیا حکم ہے نکاح جائز ہوا یا نہیں

**الجواب:** ۔ چونکہ شہود کے نزدیک حبیبہ مجہولہ نہیں ہے اور عمر کا باوجود علم کے حبیبہ کو بنت زید بتلانا قرینہ مجاز کا ہے اس لئے نکاح صحیح ہوگیا جیسا کہ شامی میں ہے ولا المنکوحۃ کی شرح میں لکھا ہے فلو زوج بنتہ منہ ولہ بنتان لا یصح الا اذا کانت احدہما متزوجۃ فینصرف الی الفارغۃ الخ وفی معناہ ما اذا کانت احدہما محرمۃ علیہ قلت وظاہرہ انہا لو جرت مقدمات الخطبۃ علی معینۃ وتمیزت عند الشہود ایضا یصح العقد وہی واقعۃ الفتویٰ لان المقصود نفی الجہالۃ وذالک حاصل بتعینہا عند العاقدین والشہود الخ[2]

**نکاح میں لڑکی کے باپ کا نام غلط لیا گیا، کیا حکم ہے**

**سوال (۱۲۱)** ہندہ کی ولدیت نکاح میں اس کے سوتیلے باپ کی طرف نسبت کی گئی ہے اور حاضرین مجلس اور نکاح خواں اور ناکح بھی مطلقاً اس کے تشخصات سے ناواقف تھے۔ بعد نکاح یہ امر ظاہر ہوا کہ اس کا حقیقی والد وہ نہ تھا، دوسرا تھا۔ تو اس صورت میں یہ نکاح ہوا یا نہ ہوا

**الجواب:** ۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر بدون حاضر ہونے لڑکی کے اس کے باپ کا نام غلط لیا جاوے تو نکاح اس کا درست نہیں ہوتا۔ جیسا کہ درمختار میں ہے غلط وکیلہا

[1] ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۴۳۰ ج ۲) ۱۲ ظفیر مفتاحی [2] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر



بالنکاح فی اسم ابیہا بغیر حضورہا لم یصح[1]. الخ پس چاہئے کہ دوبارہ تصحیح نام پدر کے ساتھ نکاح کیا جاوے۔ فقط

**نکاح میں ولدیت غلط بتائی تو نکاح ہوا یا نہیں**

**سوال (۱۲۲)** ہندہ بالغہ کی طرف سے اس کی موجودگی میں (یعنی ہندہ مجلس نکاح سے علیحدہ مکان میں تھی۔ ایک شخص کو وکیل بالنکاح کیا گیا۔ جس کو اس کے حقیقی والد کی مطلقاً خبر نہیں تھی۔ نیز اہل مجلس سے بھی اس امر سے کوئی واقف نہ تھا کہ اس کا حقیقی والد کون ہے۔ ہاں اس کے سوتیلے والد کو سب جانتے ہیں، اسی واسطے وکیل بالنکاح نے نسبت بنتیت اس کے سوتیلے والد کی طرف کردی۔ چھماہ تک شوہر کے گھر آباد رہنے کے بعد یہ راز فاش ہوا کہ وکیل بالنکاح نے نسبت بنتیت میں غلطی کی ہے اس صورت میں ہندہ کا نکاح درست ہوا یا نہ۔ بصورت عدم جواز نکاح زنا کا گناہ کس کے ذمہ ہوا۔

**الجواب:** ۔ عبارت درمختار اس بارے میں یہ ہے غلط وکیلہا بالنکاح فی اسم ابیہا بغیر حضورہا لم یصح للجہالۃ[2] الخ وہکذا حققہ فی الشامی[3]۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر لڑکی حاضر ہو اور اس کی طرف اشارہ کیا جائے تو ایسی غلطی سے نکاح ہوجاتا ہے۔ اور اگر حاضر نہ ہو نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ اور شامی میں یہ بھی تحقیق فرمائی ہے کہ اگر گواہ منکوحہ کو جانتے ہوں تو بدون باپ کے نام نکاح ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر باپ کی جگہ دوسرے شخص کا نام لیا جاوے اور بنت فلاں کہا جاوے تو اس صورت میں اگرچہ گواہ اس منکوحہ کو جانتے بھی ہوں تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوتا[4]۔ البتہ حاضر ہونے کی صورت میں جب کہ

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۸ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۸ ج ۲ ۱۲ ظفیر [3] دیکھئے شامی الموسوم برد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۸ ج ۲ ۱۲ [4] لان الغائبۃ یشترط ذکر اسمہا واسم ابیہا وجدہا وتقدم انہ اذا عرفہا الشہود یکفی ذکر اسمہا فقط الخ بخلاف ذکرہ لاسم منسوبا الی اب اخر فان فاطمۃ بنت احمد لا تصدق (بقیہ حاشیہ بر ص ۱۱۸)

اس کی طرف اشارہ کیا جائے کہ اس عورت کا نکاح کیا جو کہ فلاں بنت فلاں ہے تو غلطی کی صورت میں بھی نکاح صحیح ہے[1]۔ خواہ اس منکوحہ کا نام غلط لیا گیا ہو یا اس کے باپ کا فانها لو کانت مشارًا الیها وغلط فی اسم ابیها واسمها لا یضر الخ شامی (مجتبائی ص ۲۵۷ ج ۲) فقط۔ (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۹ ج ۳۔ ظفیر)

تعارف کے لئے لڑکی کا نام مع ولدیت کافی ہے

**سوال** (۱۲۳) نکاح پڑھاتے وقت گواہوں اور حاضرین مجلس کے سامنے زوجہ کا تعارف کرنے کے لئے نکاح خواں اس کے باپ دادا کا نام لیتا ہے، اگر ان کا نام لینے سے بھی تعارف نہ ہو تو کونسی صورت تعارف کی ہے، عدم تعارف سے نکاح صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- باپ کا نام لینا کافی ہے، تعارف ہو یا نہ ہو لڑکی کا نام مع ولدیت کے لینا قائم مقام تعارف کے ہے۔ فقط (والحاصل ان الغائبة لا بد من ذکر اسمها واسم ابیها وجدها وان کانت معروفة عند الشهود علی قول ابن الفضل وعلی قول غیره یکفی ذکر اسمها ان کانت معروفة عندهم والا فلا وبه جزم صاحب الهداية الخ لان المقصود من التسمية التعريف وقد حصل۔ رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۴ ج ۲ ۱۲ ظفیر)

لڑکی کی بات چیت جس کی تھی نکاح کے وقت اس کو بدل دیا، کیا حکم ہے

**سوال** (۱۲۴) ایک شخص نے شادی کا پیام دیا اور اس نے یہ اظہار کیا کہ لڑکا نہر پور کا ہے۔ بعد نکاح ہو جانے کے وہ ہرگام کا نکلا۔ مزید برآں نوشہ کے تعین میں بھی اختلاف رہا۔ لڑکی تو کہتی ہے کہ میرا نکاح عبدالرحمن ابن کلو کے ساتھ پڑھا گیا اور قاضی کا بھی یہی قول ہے۔ مگر گواہ لال محمد ابن منو بتلاتے ہیں اور وکیل لال محمد ابن کلو کا مدعی ہے اور وہ لڑکا جو نوشہ بنکر آیا تھا وہ اصل

(بقیہ حاشیہ از ص ۱۱۷) علی فاطمة بنت محمد تامل (ایضاً) ۱؎ ولکن لو غلط فی اسم ابیها الا اذا کانت حاضرة او مشارًا الیها فیصح (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۰۸ ج ۲ ظفیر۔)



قصبہ ہرگام کا تھا اور اس کا نام لال محمد ابن منو تھا۔ اس صورت میں نکاح کس کے ساتھ ہوا۔ اور لڑکی کے وارث اور اولیاء عبدالرحمن ابن کلو کے ساتھ نکاح کرنا چاہتے تھے اور اسی کے ساتھ پیام بھی تھا، مگر لڑکے والوں نے فریب سے بجائے عبدالرحمن کے لال محمد ابن منو کے ساتھ نکاح پڑھوایا۔ صبح کو معلوم ہوا کہ یہ عبدالرحمن نہیں ہے، یہ نکاح ہوا یا نہیں، اگر ہوا تو لڑکی لال محمد کو قبول نہیں کرتی، اب تفریق کرادی جاوے تو کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- اگر لال محمد ابن منو کا نام زوجہ کے سامنے نہیں لیا گیا اور ایجاب و قبول اس نام پر نہیں ہوا تو یہ نکاح لال محمد کے ساتھ منعقد نہیں ہوا۔ غرض یہ ہے کہ جس کے نام پر ایجاب و قبول ہوا اس کا نکاح منعقد ہوا[1]۔ فقط

نکاح شرطی باطل ہے

**سوال** (۱۲۵) ایک شخص نے نکاح شرطی ایجاد کیا ہے، جس کی شرطیں یہ ہیں۔ ایک شخص ایک سال میں بارہ عقد کر سکتا ہے اور مہر دس بیس درم کر سکتا ہے، عورت نکاح شرطیہ کو بھی اختیار رہے کہ بلا اجازت مرد کے نکاح سے علیحدہ ہو سکتی ہے۔ نکاح شرطی طوائفوں کے ساتھ جائز ہے۔ موجد اس کا ثبوت در مختار اور عالمگیری وغیرہ سے دیتا ہے یہ صحیح ہے یا غلط۔

**الجواب**:- در مختار کی عبارت یہ ہے والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط کتزوجتك ان رضی ابی لم ینعقد الخ شامی ص ۲۹۲[1] ترجمہ یہ ہے:- "اور نکاح کو معلق کرنا شرط پر صحیح نہیں ہے، جیسا کہ یہ کہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا، اگر میرا باپ راضی ہو، اس سے نکاح منعقد نہ ہوگا" پس معلوم نہیں کہ مجوز کا کیا منشا ہے اور کس دلیل سے وہ کہتا ہے۔ اس کے قول کا بطلان عبارت در مختار مذکورہ سے ظاہر ہے۔ اور نکاح متعہ اور موقت بھی باطل ہے

۱؎ وکله ان یزوجه من قبیلته فزوجه من قبیلة اخری لم یجز کذا فی الخلاصه (عالمگیری کتاب النکاح باب سادس ص ۲۳۲ ج ۱) ۲؎ الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۵ ج ۲ ظفیر

کما فی الدر المختار، و بطل نکاح متعۃ و موقت[۱] الخ اور باطل ہے نکاح متعہ اور موقت۔ فقط

**صرف پانی پلانے سے نابالغ کا نکاح نہیں ہوتا**

**سوال (۱۲۶)** کیا نابالغان کا نکاح بلا ایجاب و قبول ان کے اولیاء کے صرف ان کو پانی پلا دینے سے ہو جاتا ہے۔

**الجواب:-** صرف پانی پلانے سے نکاح نہیں ہو سکتا، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ نابالغان کی طرف سے ان کے والی ایجاب و قبول کریں۔

**قبول میں وکیل نے لڑکی کا نام بدل دیا کیا حکم ہے**

**سوال (۱۲۷)** زید کی نسبت ساتھ ہندہ کے ہوئی اور ہندہ کی بہن مریم کے ساتھ بکر کی نسبت ہوئی۔ بوقت نکاح موافق نسبت کے ایجاب کرایا گیا۔ بعد ایجاب کے جب قاضی کے روبرو قبول کروایا۔ وکیل نے بھول کر زید کے ساتھ ہندہ کی بہن مریم کا نام لیا اور بکر کے ساتھ ہندہ کا نام لیا۔ اسی وقت ایک شخص بولا یہ خلاف نسبت نام لیتے ہو۔ چنانچہ دوسری مرتبہ قاضی نے موافق نسبت کے قبول صحیح کرایا۔ اس صورت میں پہلا ایجاب و قبول صحیح ہوا یا دوسرا۔

**الجواب:-** درمختار کتاب النکاح میں ہے و لو له بنتان اراد تزویج الکبریٰ فغلط فسماها باسم الصغریٰ صح للصغریٰ خانیه شامی میں اس کی شرح میں ہے ای بان کان اسم الکبریٰ مثلاً عائشه، و الصغریٰ فاطمه، فقال زوجتك بنتی فاطمه وقیل صح العقد علیهما[۱] الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں پہلا نکاح صحیح ہوا، دوسرا نکاح درست نہیں ہوا[۲]۔ فقط۔

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۳ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر۔ [۲] ایضاً۔ ایضاً کتاب النکاح ص ۳۴۸ ج ۲

۱۲ ظفیر۔ [۳] جواب میں تسامح ہے، اگر باپ نے ایسا کیا ہوتا تو بلاشبہ پہلا ہی نکاح صحیح ہوتا، مگر یہاں وکیل نے یہ ایجاب و قبول کرایا ہے اور وکیل کو خلاف وکالت نکاح کر دینے کا قطعاً اختیار نہیں ہے۔ لہذا پہلا ایجاب اس نے جو کرایا وہ اس کے لئے جائز ہی نہیں تھا، اس لئے دوسرا نکاح درست ہوا، پہلا درست نہیں ہوا، خود مفتی علام کا جواب بھی اس سلسلہ کا آگے اسی طرح کا آ رہا ہے و من امر (بقیہ حاشیہ بر ص ۱۲۱)



**صرف لڑکی کا نام لے کر نکاح کیا کیا حکم ہے**

**سوال (۱۲۸)** ایک شخص نے ایک بالغہ غائبہ لڑکی کے نکاح کا ایجاب و قبول بذریعہ وکیل بالنکاح بدون ذکر نام پدر منکوحہ غائبہ کرا دیا۔ یہ نکاح شرعاً منعقد ہوا یا نہیں اور خطبہ نکاح میں اس طور سے درود شریف پڑھا اللّٰهم صل علیٰ سیدنا و نبینا و حبیبنا و شفیعنا و مصطفانا و مجتبٰنا سید عبد القادر جیلانی، اس کا کیا حکم ہے۔

**الجواب:-** اقول و باللّٰه التوفیق۔ بے شک اس صورت میں بقول جمہور فقہاء سوائے قول خصاف نکاح غائبہ کا صحیح نہیں ہوا، کیونکہ صرف نام غائبہ کا لینا اور باپ کا نام نہ لینا صحت نکاح کے لئے کافی نہیں ہے جب کہ وہ معروف و معلوم عند الشہود نہ ہو قال فی رد المحتار، لان الغائبة یشترط ذکر اسمها و اسم ابیها و جدها و تقدم انه اذا عرفها الشهود یکفی ذکر اسمها فقط خلافاً لابن الفضل و عند الخصاف یکفی مطلقاً[۱] اور غیر نبی پر بالاستقلال درود شریف پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار و لا یصلی علیٰ غیر الانبیاء و لا علی الملائکة الا بطریق التبع[۲] الخ فقط۔

**لڑکی کا نکاح غلط ولدیت کے ساتھ کیا، درست ہے یا نہیں**

**سوال (۱۲۹)** ایک عورت نے بلا اجازت شوہر کے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا اور بوقت نکاح لڑکی کے باپ کا نام غلط بتلایا، ایسی صورت میں نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

**الجواب:-** ولدیت غلط بتلانے سے نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ البتہ اگر لڑکی کے سامنے ہو اور اشارہ اس کی طرف کیا جاوے تو نکاح صحیح ہے۔ درمختار میں ہے غلط وکیلها بالنکاح فی اسم ابیها بغیر حضورها لم یصح للجهالة وکذا لو غلط فی اسم بنته الا اذا کانت

---

(بقیہ حاشیہ از ص ۱۲۰) رجلان یزوجه امرأة فزوجه اثنتین فی عقدة لم تلزمه واحدة منهما لانه لا وجه الی تنفیذهما للمخالفة (ہدایہ فصل فی الوکالة ص ۳۰۳ ج ۲) ظفیر غفا عنہ۔

[۱] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۴۸ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر۔ [۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار مسائل شتی ص ۶۵۰ ج ۵ ۔ ظفیر

حاضر ۃ فاشارہ الیہا الخ درمختار[1] ۔ فقط۔

**قاضی وکیل نے بھول سے ایجاب میں لڑکی کا نام بدل لیا، نکاح کس کا ہوا**

**سوال (۱۳۰)** دو لڑکے بالغ زید و عمر دو لڑکیاں عائشہ و فاطمہ سے بایں تشریح منسوب ہوئیں کہ زید کا نکاح عائشہ سے اور عمر کا نکاح فاطمہ سے ہو، چنانچہ وقت نکاح جو ایک ہی وقت میں ہوا، عائشہ کے ایجاب و قبول میں زید آیا، لیکن قاضی صاحب نے غلطی سے زید کا نکاح فاطمہ سے عام مجمع میں معہ خطبہ کے پڑھا دیا اور یہ غلطی عمر کے عائشہ سے نکاح پڑھانے کے وقت معلوم ہوئی۔ زید کے ایجاب و قبول میں فاطمہ آئی۔ شرعاً نکاح مکرر ہونا چاہئے یا زید اور فاطمہ کا عقد مستقل ہو گیا۔

**الجواب**:- اگرچہ ظاہر عبارات کتب فقہ سے اس صورت میں واضح ہوتا ہے کہ نکاح زید کا فاطمہ کے ساتھ جس کا نام وقت ایجاب و قبول لیا گیا ہے منعقد ہو جاوے گا مگر اس میں بحث یہ ہے کہ جب کہ قاضی سے پہلے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ نکاح زید کا عائشہ سے کرے، اور نکاح عمر کا فاطمہ سے کرے تو قاضی چونکہ وکیل ہوتا ہے اور وکیل کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ خلاف وکالت کرے، لہذا اس صورت میں زید کا نکاح فاطمہ سے نہیں ہوا کیونکہ فاطمہ کا نکاح زید سے کرنے میں وکیل ہی نہیں ہے۔ پس نکاح زید کا پھر عائشہ سے ہونا چاہئے اور نکاح عمر کا فاطمہ سے ہونا چاہئے۔ البتہ اگر قاضی نے جو نکاح زید کا فاطمہ سے کر دیا اور فاطمہ نے یا اس کے ولی نے اس کو سنکر جائز رکھا تو نکاح زید کا فاطمہ سے منعقد ہو گیا۔ عبارت درمختار یہ ہے ولکن الو غلط فی اسم بنتہ الخ ولو لہ بنتان غلط فسماها باسم الصغری صح للصغری[2] الخ اور شامی میں ہے قولہ ولو لہ بنتان اراد تزویج الکبری یا نکاح اسم الکبری مثلاً عائشہ والصغری فاطمہ فقال زوجتک بنتی

[1] ردالمحتار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔



فاطمہ، وقیل صح العقد علیہا و انکانت عائشۃ ھی المرادۃ[1] اھ۔ یہ عبارت مقتضی اس کو ہے کہ صورت مسئولہ میں نکاح زید کا فاطمہ کے ساتھ ہو جاوے لیکن اس میں بحث یہی ہے کہ درمختار کی صورت میں خود باپ نے عقد نکاح کیا ہے اور صورت مسئولہ میں قاضی نے نکاح پڑھایا ہے جو کہ وکیل ہے، اور وکیل اگر خلاف کرے تو وہ معتبر نہیں ہے۔ کما ہو تفصیلہ۔

**جانی پہچانی عورتوں کے باپ کا نام بدل بھی جائے تو نکاح ہو جاتا ہے**

**سوال (۱۳۱)** ایک لڑکی کا باپ مر گیا، اس کی ماں نے اپنے شوہر کے حقیقی بھائی سے نکاح کر لیا، اس لڑکی کا نکاح اس کے چچا یعنی سوتیلے باپ کی اجازت سے ہوا اور بوقت نکاح بجائے نام اصل باپ کے سوتیلے باپ کا لیا گیا۔ پس اس صورت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟۔

**الجواب**:- ظاہر یہ ہے کہ یہ نکاح صحیح ہو گیا، اگرچہ درمختار کی ایک عبارت سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ ایسی غلطی میں نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ وہ عبارت یہ ہے غلط وکیلہا بالنکاح فی اسم ابیہا بغیر حضورہا لم یصح للجہالۃ[2] الخ اس پر علامہ شامی نے یہ کہا ہے قولہ لم یصح لان الغائبۃ یشترط ذکر اسمہا و اسم ابیہا وجدہا وتقدم انہ اذا عرفہا الشہود یکفی ذکر اسمہا فقط خلافاً لابن الفضل وعند الخصاف یکفی مطلقاً والظاہر انہ فی مسئلتنا لا یصح عند الکل لان ذکر الاسم وحدہ لا یصرفہا عن المراد الی غیرہ بخلاف ذکر الاسم منسوباً الی اب اخر فان فاطمۃ بنت احمد لا تصدق علی فاطمۃ بنت محمد تأمل وکذا یقال فیما لو غلط فی اسمہا[3] الخ۔ شامی۔

لیکن جواب اس کا یہ ہے کہ اول تو درمختار کے اس قول للجہالۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ علت عدم جواز نکاح کی غلطی مذکور میں جہالت ہے جو صورت مسئولہ میں مفقود ہے۔ دوسرے درمختار کا مسئلہ بصورت غلطی کے فرض کیا گیا ہے کہ وکیل نے غلطی سے نام بدل دیا، اور

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۰ ج ۲۔ [2] ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر

صورت مسئولہ میں غلطی سے ایسا نہیں کیا گیا بلکہ بربناء علی المعروف والشهرة ایسا کیا گیا، کیونکہ
عرف میں والدہ کے شوہر ثانی کو باپ کہا جاتا ہے غرض جو رفع جہالت ہے، وہ اس صورت
میں حاصل ہے، کیونکہ مطلب اس نسبت کا یہ ہے کہ فلاں لڑکی جو فلاں شخص کی تربیت
میں ہے اور فلاں لڑکا جو فلاں شخص کی تربیت میں ہے ان کا عقد ہوا ہے بلکہ عجب
نہیں کہ اصل باپ کی طرف نسبت کرنے میں وہ تعرف نہ ہو جو اس نسبت میں حاصل ہے
اور مقصود اصلی رفع جہالت ہی ہے جیسا کہ شامی میں درمختار کے اس قول ولا المنکوحة
مجهولة کے تحت میں ہے قلت وظاهره انها لو جرت المقدمات على معينة
وتميزت عند الشهود ايضا يصح العقد وهي واقعة الفتوى لان المقصود
نفي الجهالة وذلك حاصل بتعينها عند العاقدين والشهود وان لم يصرح
باسمها كما اذا كانت احداهما متزوجة ويؤيده ما سيأتي من انها
لو كانت غائبة وزوجها وكيلها فان عرفها الشهود وعلموا انه ارادها
كفى ذكر اسمها والا لابد من ذكر الاب والجد ايضا الخ شامی[1] ۔ الحاصل
صورت مسئولہ میں نکاح منعقد ہو گیا ۔ فقط ۔

**صورت مسئولہ میں نکاح درست ہو گیا**

**سوال (۱۳۲)** زید نے اپنی ہمشیرہ کی منگنی بکر کے
بڑے لڑکے عمرو سے کر دی ۔ بعد ازاں بکر نے اپنے بڑے لڑکے عمرو کی شادی دوسری
جگہ کر دی اور زید کو اس کا مطلق علم نہ ہوا، پھر بکر اپنے دوسرے لڑکے خالد کو لے کر جو کہ
عمرو سے چھوٹا ہے زید کے یہاں نکاح کے لئے آیا، لیکن زید کو مطلق اس کا علم نہ ہوا
کہ آیا لڑکا وہی عمرو ہے یا دوسرا لڑکا ہے اور زید کی لاعلمی میں رات کو نکاح ہو گیا
بعد میں زید کو اس کا علم ہوا ۔ اب زید ناراض ہے ۔ آیا اس صورت میں یہ نکاح صحیح اور
درست ہوا یا نہیں ۔

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر ۔



**الجواب :-** اس صورت میں نکاح بکر کے چھوٹے لڑکے خالد سے منعقد ہو گیا
ہے ۔ چونکہ جب وہ لڑکا خالد سامنے موجود تھا اور زید نے اس سے اپنی بہن کے نکاح کی
اجازت دی اور ایجاب و قبول ہو گیا تو اس کا نکاح ہو گیا ۔ اگرچہ زید اس کو بڑا لڑکا بکر
سمجھتا رہا اور در حقیقت وہ چھوٹا لڑکا تھا[1] ۔ فقط ۔

**وعدہ سے نکاح نہیں ہوتا**

**سوال (۱۳۳)** ایک شخص اپنے لڑکے کی شادی کرنے ایک
شخص کے پاس آیا اس کی دختر چھ ماہ کی تھی اس کے والد نے کہا کہ اگر یہ لڑکی زندہ رہی تو
میں تم کو دیدوں گا اور انھوں نے منظور کر لیا ۔ جب لڑکی ۸ ۹ برس کی ہو گئی تو اس نے
اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ میں اس کے گھر ہرگز نہ رہوں گی لیکن والدین نے زبردستی اس کے
خاوند کے پاس بھیجدیا ۔ اب لڑکی بالغ ہے، کہتی ہے کہ میں ہرگز نہ رہوں گی اور ہمبستری
سے انکار کر دیا ۔ پھر وہ لڑکی ایک مسلمان کے پاس چلی گئی لیکن نکاح نہیں کیا، پھر ایک پنڈت
کے پاس جا کر ہندو ہو گئی تاکہ نکاح ٹوٹ جاوے ۔ پھر ایک مولوی صاحب سے جا کر کہا کہ
مجھے مسلمان کر کے فلاں شخص سے نکاح کر دو ۔ مولوی صاحب نے نکاح کر دیا اور ایک
مولوی صاحب منع کرتے ہیں ۔ کیا لڑکی کے انکار کرنے سے وہ نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں ۔

**الجواب :-** سوال سے نکاح کا ہونا کسی عبارت سے معلوم نہیں ہوا ۔ کیونکہ سوال
میں یہ ہے کہ لڑکی کے باپ نے یہ کہا کہ اگر یہ لڑکی زندہ رہی تو میں تم کو دیدوں گا اور لڑکے کے
والد نے منظور کر لیا تو اس سے نکاح منعقد نہیں ہوتا ۔ البتہ اگر اس کے بعد پھر ایجاب و قبول

[1] ولكن لو غلط في اسم بنته الا اذا كانت حاضرة او اشار اليها فيصح (الدر المختار على
هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۵ ج ۲) اس جزئیہ سے معلوم ہوا کہ جب لڑکا موجود تھا اور ایجاب و قبول
پایا گیا تو نکاح درست ہے ۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر ۔ [2] هل اعطيتنيها ان المجلس للنكاح وان للوعد
فوعد الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲) پھر یہاں صیغہ مستقبل کا ہے ،
یہ بھی دلیل ہے مجلس وعدہ کی تھی نہ کہ نکاح کی ۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر ۔

موافق قاعدہ نکاح کے ہوا ہو تو نکاح منعقد ہو گیا اور نکاح ہونے کے بعد مسئلہ یہ ہے کہ باپ کے نکاح کئے ہوئے کو لڑکی بعد بالغہ ہونے کے فسخ نہیں کر سکتی[1]۔ اور کتب فقہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی مسلمان عورت اس وجہ سے مرتدہ ہو جاوے کہ نکاح ٹوٹ جاوے اور وہ اپنے شوہر سے علیحدہ ہو جاوے تو اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو زبردستی مسلمان کر کے شوہر اول کے نکاح میں دی جاوے۔ تھوڑے سے مہر کے ساتھ نکاح جدید شوہر اول سے کر دیا جاوے اور دوسرے شخص سے اس کا نکاح درست نہ ہوگا[2]۔ فقط۔

(یہ اس وقت ہے جب پہلا شوہر نکاح کا مطالبہ کرے، لیکن اگر وہ نکاح نہ کرے یا خاموشی اختیار کرے تو پھر وہ اس کے ساتھ نکاح پر مجبور نہ کی جائے گی بلکہ دوسرے سے شادی کر سکے گی اما لو سکت او ترکہ صریحا فانہا لا تجبر وتتزوج من غیرہ لانہ ترک حقہ بحر و نہر (رد المحتار باب النکاح الکافر ص ۵۴۲ ج ۲ ظفیر مفتاحی)

نکاح کے وقت لڑکی کے رد و بدل کی صورت میں کیا حکم ہے

**سوال** (۱۳۴) ایک موضع میں ایک شخص کے یہاں دو لڑکیوں کی بارات آئی۔ بوقت عقد ایک ہی قاضی دونوں کے وکیل بالنکاح مقرر ہوئے۔ انہوں نے بڑی لڑکی کا عقد چھوٹے لڑکے سے اور چھوٹی لڑکی کا عقد بڑے لڑکے سے کر دیا۔ رخصت نہیں ہوئی۔ ایک گھنٹہ کے بعد پھر دوبارہ نکاح خواں آکر کہنے لگے پہلا عقد غلطی سے سہواً خلاف ترتیب ہو گیا، اب پھر عقد کیا جاوے۔ چنانچہ دوبارہ رد و بدل کر کے عقد کر دیا۔ اب چھوٹی لڑکی کا شوہر رخصت کر کے نہیں لایا

[1] لو فعل الاب او الجد عند عدم الاب لا یکون للصغیر والصغیرۃ حق الفسخ بعد البلوغ وان فعل غیرہما فلہما ان یفسخا بعد البلوغ (رد المحتار باب الولی ص ۴۲۲ ج ۲) ظفیر۔

[2] ولو ارتدت لمجیئ الفرقۃ او تجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا لہا بمہر یسیر کدینار وعلیہ الفتویٰ (در مختار) وفیہ ایضا وتمنع من التزوج بغیرہ بعد اسلامہا ولا یخفی ان محلہ ما اذا طلب الزوج ذالک (رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۴۰ ج ۲) ظفیر



کہ آخر کا عقد غیر صحیح ہے اور بڑی لڑکی کا شوہر کہ وہ بھی جاہل مطلق ہے، رخصت کرا کے لے گیا۔ ایک لڑکا بھی پیدا ہوا۔ وہ لڑکا ولد الحلال ہے یا نہ۔ آئندہ کے لئے کیا ہونا چاہئے۔

**الجواب**:- اس صورت میں جس طرح پہلے نکاح ہو گیا۔ یعنی بڑی لڑکی کا چھوٹے دولہا سے اور چھوٹی لڑکی کا بڑے دولہا سے وہی صحیح ہو گیا[1]۔ پھر اگر رد و بدل کرنا ہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ جب دونوں دولہا بالغ ہوں اور خلوت و وطی نہ ہو اس وقت ہر ایک شوہر اپنی منکوحہ کو طلاق دے اور دوسری سے عقد کرے۔ ورنہ اسی طرح رہنے دیں جس طرح نکاح ہو گیا ہے اور نکاح خواں نے جو بعد ایک گھنٹہ کے رد و بدل کر دیا، یہ صحیح نہیں ہوا اور بڑی لڑکی کا شوہر جو اس کو رخصت کرا لایا یہ درست نہیں ہوا اور وہ مرتکب زنا ہے اور

[1] ولہ بنتان اراد تزویج الکبری فسماہا باسم الصغری صح للصغری (در مختار) ای بان کان اسم الکبری مثلا عائشۃ والصغری فاطمۃ فقال زوجتک بنتی فاطمۃ وقیل صح العقد علیہا وان کانت عائشۃ ہی المرادۃ وہذا اذا لم یصفہا بالکبری (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲) اس عبارت میں صراحت ہے کہ خود لڑکی کے باپ نے اگر ایسا کیا ہو تو کرنے کے مطابق ہو جائیگا لیکن یہاں سوال میں ہے کہ لڑکی والے نے رد و بدل قاضی نے کیا جو وکیل ہے، اور وکیل اس کو بنایا گیا تھا کہ بڑی کا بڑے لڑکے سے کرے اور چھوٹی کا چھوٹے سے، اور یہی وجہ ہے کہ جوں ہی اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو آکر کہا اور موافق ترتیب دوبارہ کیا اور یہ معلوم ہے کہ وکیل کو رد و بدل کا قطعا اختیار نہیں ہے اگر اس نے ایسا کیا تو وہ نافذ نہیں ہوا۔ اس لئے خاکسار کے خیال میں دوسرا نکاح موافق ترتیب صحیح ہے پہلا صحیح نہیں ہوا فقہاء کی صراحت ہے وکلہ بان یزوجہ فلانۃ بکذا فزاد الوکیل فی المہر لم ینفذ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۲۹ ج ۲) معلوم ہوا کہ خلاف وکالت اگر وکیل مہر میں اضافہ کرے گا تو وہ نافذ نہیں ہوگا اسی طرح یہاں اس کا پہلا ایجاب و قبول چونکہ وکالت کے خلاف تھا اس لئے وہ نافذ ہی نہیں ہوا۔ دوبارہ جو نکاح اس نے موافق اختیار وکالت کیا اور جس کو سب نے تسلیم کیا وہی نافذ ہوا۔ واللہ اعلم ظفیر مفتاحی۔

نسب کے ثابت ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف ہے۔ پس اس کو چاہئے کہ اپنی منکوحہ کو علیحدہ کر دے، یا پہلی منکوحہ کو طلاق دے کر اس عورت سے پھر نکاح کرے فقط (تفصیل ص ۱۱۹ کے حاشیہ میں دیکھئے۔ ظفیر)

اعتبار مجلس

**سوال** (۱۳۵) فتاویٰ مولانا عبدالحی جلد اول کتاب النکاح ص ۳۰۷ و ص ۳۰۸ مطبوعہ یوسفی پریس فرنگی محل کانپور کی عبارت استفتاء سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلس کی وجہ سے نکاح اور منگنی میں فرق نہ ہوگا۔ اور درمختار کی عبارت جو آپ نے تحریر فرمائی ہے اس کی توجیہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر الفاظ وعدہ کے بولے جاویں تو وعدہ پر محمول ہوں گے اور اگر الفاظ صریح نکاح کے بولے جاویں تو ان سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

**الجواب**:۔ اس آپکی تاویل کو عبارت ردالمختار شامی صاف رد کرتی ہے، چنانچہ عبارت شامی یہ ہے قولہ ان المجلس للنکاح الخ ای لا نشاء عقدہ لانہ یفهم منہ التحقق فی الحال فاذا قال الآخر اعطیتکہا او فعلت لزم ولیس للاول ان لا یقبل الخ [1] — دیکھئے اس عبارت میں صاف صیغہ ماضی موجود ہے، صیغہ استقبال نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ کنایات میں مجلس کا اعتبار ہوتا ہے کیونکہ اعطیت دادم وغیرہ صریح نکاح کے الفاظ نہیں ہیں، ان میں نکاح پر حمل کرنے کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے۔ اور مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے مجلس کا ذکر جواب میں نفیاً و اثباتاً کچھ نہیں فرمایا بلکہ دو کے اختلافات کو نقل فرمایا اور چونکہ قصداً مجلس نکاح و عدم کے فرق کا سوال بھی نہ تھا، اس لئے اس سے کچھ تعرض نہ فرمایا۔ اور صاحب درمختار نے صراحتاً اس فرق کو ثابت کیا اور علامہ شامی نے اس کو محقق رکھا تو حسب قاعدہ معروفہ الصریح یفوق الدلالۃ۔ عبارت درمختار و شامی کی تحقیق اس بارہ میں لائق قبول ہوگی اور عرف بھی ایسا ہی ہے۔

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲ ۱۲ ظفیر



مجمع میں ایجاب و قبول بہ لفظ "ناطہ" ہوا، تو نکاح ہوا یا نہیں

**سوال** (۱۳۶) لوگوں کا مجمع ہوا اور اس میں ایجاب و قبول بلفظ ناطہ ہوا۔ نکاح ہوا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ درمختار میں ہے هل اعطیتنیها ان کان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد الخ قولہ ان المجلس للنکاح ای لا نشاء عقده لانہ یفهم منہ التحقق فی الحال فاذا قال الآخر اعطیتکها او فعلت لزم ولیس للاول ان لا یقبل [1] الخ حاصل یہ ہے کہ ایسی صورت میں دلالت حال کا اور مجلس کا اعتبار ہوتا ہے۔ اگر اس وقت اجتماع لوگوں کا بغرض خطبہ و پختگی منگنی کے تھا تو الفاظ مذکورہ سے منگنی ہوتی ہے نکاح نہیں ہوتا اور چونکہ لفظ ناطہ کے ساتھ ایجاب و قبول ہوا ہے یہ قرینہ ہے کہ خطبہ کے لئے اجتماع ہوا تھا، اس لئے اس صورت میں خطبہ (منگنی) ہوا ہے، نکاح نہیں ہوا ہے۔

ولی نے نکاح خواں سے کہا اجازت دی اس نے لڑکے سے قبول کرایا تو کیا حکم ہے

**سوال** (۱۳۷) ایک شخص نے میانجی کو کہا کہ میں نے تجھکو اجازت دی ہے، پھر میانجی نے مرد کو کہا کہ فلانی عورت تم نے قبول کی، اس نے کہا میں نے قبول کی، اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔ یہاں ایجاب و قبول میں سے صرف ایک جزو موجود ہے۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں نکاح منعقد ہوگیا، کیونکہ میانجی وکیل ولی دختر کی طرف سے۔ پس میانجی نے جو کلام شوہر سے کیا کہ فلانی عورت کو تم نے قبول کیا۔ یہ ایجاب ہے۔ اور جب شوہر نے کہا میں نے قبول کیا تو یہ قبول ہوا۔ پس دونوں رکن یعنی ایجاب و قبول پائے گئے اور مطلب میانجی کے کلام کا یہ ہے کہ میں نے فلانی عورت دختر فلاں شخص کی تمہارے نکاح میں دی، تم نے اس کو قبول کی، اس پر شوہر نے کہا کہ میں نے قبول کی، پس ایجاب و قبول پورا ہوا۔ درمختار میں ہے وینعقد

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

ملتبسًا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر وضعا للماضی لان الماضی ادل علی التحقیق کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منک ویقول الآخر تزوجت الخ درمختار ای او قبلت شامی[1]۔ فقط (مگر یہ اس وقت صحیح ہوگا کہ اس وقت دو گواہ موجود رہے ہوں، ورنہ نہیں۔ ظفیر)

**نکاح کی مجلس اور منگنی کی مجلس میں ایجاب وقبول اور اس کا فرق**

**سوال (۱۳۸)** ایک مجلس میں زید کے کفو میں سے کسی شخص نے عمر کو کہا کہ تم اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ زید کو دیتے ہو یا نہیں۔ عمر نے اس کے جواب میں کہا کہ میں اپنی لڑکی زید کو دے چکا ہوں۔ یا یہ کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کو بکر جو زید کا باپ ہے اس کی بہو بنادی ہے۔ پھر زید کے دلیوں میں سے کسی نے کہا اچھا، یا کہا، ہاں۔ آیا جانبین کی اس گفتگو سے نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ۔ قال فی الدر المختار وھل اعطیتنیھا ان المجلس للنکاح ای فنکاح وان للوعد فوعد[2] الخ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر وہ مجلس انعقاد نکاح کے لئے منعقد ہوئی ہے اور دو شاہد ایجاب وقبول کو سننے والے موجود ہیں تو نکاح منعقد ہو جاوے گا اور اگر وہ مجلس خطبہ (منگنی) اور وعدہ کی ہے تو الفاظ مذکورہ سے نکاح منعقد نہ ہوگا بلکہ یہ وعدہ اور خطبہ (منگنی) ہے۔ فقط

**منگنی میں لڑکی لڑکا دینے لینے کہنے سے نکاح نہیں ہوتا**

**سوال (۱۳۹)** ہماری قوم میں یہ رواج ہے کہ بوقت منگنی لڑکی والا لڑکے والے سے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ میں نے اپنی فلاں لڑکی تمہارے فلاں لڑکے کو دی۔ لڑکے والا کہتا ہے کہ میں نے اپنے لڑکے کے واسطے قبول کی۔ اس صورت میں نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں۔ بعض لوگ اس طرح منگنی کر کے لڑکی کو دوسری جگہ بیاہ دیتے ہیں۔

[1] دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص $\frac{۳۶۱}{۲ج}$ ۱۲ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص $\frac{۳۶۲}{۲ج}$ ۱۲ ظفیر



**الجواب:** ۔ منگنی کے وقت الفاظ مذکورہ کہنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا بلکہ یہ وعدۂ نکاح ہے اور اس سے منگنی ہوتی ہے جیسا کہ درمختار میں ہے وان للوعد فوعد[1]۔ فقط

**ناطہ دے دیا کہنے سے نکاح نہیں ہوتا ہے**

**سوال (۱۴۰)** گل زمان کی والدہ نے مسمیٰ سمندر سے کہا کہ اپنی دختر کا ناطہ میرے فرزند گل زمان سے دیدو، سمندر نے روبرو گواہان اسی مجلس میں جواب دیا کہ میں نے اپنی دختر مذکورہ کا ناطہ گل زمان کے لئے دیدیا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد سمندر فوت ہوگیا۔ دختر مذکورہ کا برادر دوسری جگہ نکاح دختر کا کر سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ۔ اقول وباللہ التوفیق۔ سوال کے مختلف پہلوؤں اور لفظوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سمندر کا کہنا محض وعدۂ نکاح ہے عقد نہیں، ناطہ کا لفظ ہندوستان (اس وقت ہندوستان پورے ملک کو بولا جاتا تھا) اور پنجاب میں رشتے کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ چنانچہ پنجاب میں ناطہ دار بمعنی رشتہ دار کے مستعمل ہوتا ہے، بلکہ گل زمان خود بھی اپنے سوال میں قریب اسی معنی میں ناطہ کے لفظ کو استعمال کرتا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے "میری والدہ میرے ناطہ کے لئے مسمی سمندر۔ کے پاس جاتی تھی۔ ظاہر ہے کہ اس عبارت میں ناطہ کو بمعنی نکاح کے سمجھنا کسی طرح چسپاں نہیں۔ نیز یہ بھی واضح ہے کہ عقد نکاح یعنی ایجاب وقبول کے لئے مجلس منعقد نہ کی گئی تھی بلکہ گل زمان کی والدہ اپنی عادت مستمرہ کے طور پر درخواست اور خطبہ کے لئے آئی جس کو سمندر نے منظور کیا جو کہ محض وعدہ ہی چنانچہ گل زمان کی والدہ کا کوئی جواب بھی سمندر کے اس جملہ کے مقابلہ میں مذکور نہیں۔ پھر اگر عقد بھی اس کو قرار دیا جاوے تو اس کے لئے تاویلات بعیدہ کے ارتکاب کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً اگر گل زمان اس وقت بالغ تھا تو اس کی والدہ وکیل یا فضولی ہوگی اور اگر نابالغ تھا تو وکیل ولی یا فضولی اس کی ہوگی حالانکہ توکیل کا کوئی تذکرہ نہیں۔ پس یہ ایسا ہے جیسے کہ کسی نے

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص $\frac{۳۶۲}{۲ج}$ ۱۲ ظفیر۔

صاحب دختر سے یہ کہا کہ میرے بیٹے کو اپنی بیٹی دیدو، اور اس نے کہا دیدی، تو یہ نکاح نہ ہوا۔ کما فی الظہیریۃ لو قال ھب ابنتک لابنی فقال وھبت لم یصح ما لم یقل ابو الصبی قبلت[1] اھ۔ وفی الخلاصۃ لو قال الوکیل بالنکاح ھب ابنتک لفلان فقال الاب وھبت لا ینعقد النکاح ما لم یقل الوکیل بعدہ قبلت[2]۔ علاوہ اسکے شامی میں ہے نقلاً عن شرح الطحاوی لو قال ھل اعطیتنیھا فقال اعطیت ان کان المجلس للوعد فوعد وان کان للعقد فنکاح[3] اھ یہاں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گفتگو کی کیفیت کی رعایت ضروری ہے۔ پس اگر مجلس وعدہ نکاح کی ہوگی تو الفاظ محتملہ کو وعدہ پر حمل کیا جائے گا اور اگر مجلس نکاح کی ہے تو نکاح ہوگا۔ چنانچہ اسی عبارت کے تحت میں شامی میں نقل کیا ہے قال الرحمتی فعلمنا ان العبرۃ لما یظھر من کلامھما لا لنیتھما[4] اھ اور اذا قال احد ھما و قال الآخر دادم او داد یکون نکاحاً وان لم یقل الآخر پذیرفتم اعتبار وعدہ کی نفی نہیں کرتا بلکہ فقہاء کی مراد اس قول سے یہ ہے کہ امر توکیل ہے یا ایجاب ہے چونکہ اس میں بہت بڑا اختلاف ہے جس کا ثمرہ یہ ہے کہ مجیب کے جواب کے بعد آمر کے قبول کی ضرورت ہے یا نہیں اور چونکہ فقہاء کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ آمر کے قبول کی بغیر نکاح صحیح نہیں۔ کما مر عن الخلاصۃ والظہیریۃ۔ اور بعضوں کے یہاں پھر آمر کو پذیرفتم کے کہنے کی ضرورت نہیں، اسی کو عمدۃ الرعایۃ میں اختیار بھی کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے عمدہ میں یہ کہا ہے وان لم یقل پذیرفتم[5] اھ وتصرعرفت ما فیہ اور اس سے یہ مراد نہیں کہ یہ عبارت وعدہ نہ ہو سکتی ہے۔ پس جب کہ اس عبارت میں احتمال وعدہ کا بھی ہے اور مجلس کے لئے دو امر بھی یقینی ہیں۔ ایک یہ کہ مجلس خطبہ اور وعدہ کی ہے۔ دوم یہ کہ مجلس خطبۂ نکاح اور

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۲ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] ایضاً ص ۳۶۲ ج ۲ ۱۲ ظفیر [3] ایضاً ص ۳۶۳ ج ۲ ظفیر [4] ایضاً [5] عمدۃ الرعایۃ حاشیہ شرح الوقایہ کتاب النکاح ص ۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔ [6] ایضاً۔



ایجاب وقبول کی نہیں ہے۔ پس ان الفاظ کو وعدہ پر حمل کرنا اقرب ہے کما فی الدر المختار ھل اعطیتنیھا ان المجلس للنکاح (ای لانشاء عقدہ لانہ یفھم منہ التحقیق فی الحال فاذا قال الآخر اعطیتک او فعلت لزم الخ وان للوعد فوعد[1] انتھی۔ فقط۔

**صرف وعدہ سے نکاح نہیں ہوتا**

**سوال** (۱۴۱) والدین نے اپنی لڑکی کے متعلق یہ الفاظ کہے تھے کہ اگر زندہ رہی تو فلاں کو دیدیں گے۔ ایک شخص اس بالغہ لڑکی کو بھگا کر لے گیا۔ دوسری جگہ لے گیا اور نکاح پڑھالیا، تو نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ لڑکی کے والدین نے جو الفاظ کہے تھے ان سے نکاح منعقد ہوا تھا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ والدین نے جو کہا تھا کہ اگر زندہ رہے تو فلاں کو دیدیں گے یہ ایک وعدہ تھا، اس کہنے سے نکاح منعقد نہیں ہوا۔ اور یہ ایجاب وقبول نکاح کا نہیں ہے[2] لہذا جو نکاح امام صاحب نے لڑکی بالغہ کے رضاء واجازت سے کفو میں کیا وہ صحیح ہو گیا امام صاحب اس میں گنہ گار نہیں ہوئے اور ان پر کچھ کفارہ لازم نہیں ہے۔ فقط

**ایک نے کہا لڑکی دیدی اور دوسرے نے کہا لے لی، کیا حکم ہے**

**سوال** ([۱]/۱۴۲) زید نے بکر سے کہا کہ میں نے دختر صغیرہ تمہیں دیدی۔ بکر نے کہا اچھا لے لی۔ اس وقت نہ محفل شادی کی تھی نہ تزویج کی، بلکہ غرض آخر کی محفل تھی۔ نکاح منعقد ہوا یا نہ۔

**لے لیا کے بجائے قبضہ کر لیا کہنا**

**سوال** ([۲]/۱۴۳) اور اگر بکر نے بجائے لے لیا کے قبضہ کر لیا، یا قبول کر لیا کہا تو کس صورت میں نکاح منعقد ہوگا۔ دختر بالغہ ہے والد فوت ہو گیا دادا زندہ ہے، تو دادا اس کا نکاح دوسری جگہ کر سکتا ہے یا نہ۔

**الجواب**:۔ (۱) اس صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ کما فی الدر المختار

---

[1] دیکھئے ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲) ظفیر۔

ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد[1]۔

(۲) جب کہ مجلس نکاح نہیں ہے تو ان الفاظ مذکورہ سے بھی نکاح منعقد نہیں ہوا اور دادا کو اختیار ہے کہ وہ دوسرے شخص سے اس کا نکاح کر دے اور اگر لڑکی بالغہ ہو گئی ہے تو نکاح ثانی کے جواز کے لئے اس کی رضا کی بھی ضرورت ہے اور سکوت اس کا دادا کے اذن لینے پر بحکم رضا ہے۔ کما فی الدر المختار[2]۔ فقط۔

**مندرجہ ذیل ایجاب و قبول سے نکاح ہوا یا نہیں**

**سوال (۱۴۴)** ایک عورت مسماۃ شریفاً بیوہ، عمر تخمیناً ۱۲-۱۳ سال جس کی بابت دو عورتوں نے شہادت دی کہ ایک حیض ہمارے سامنے آچکا ہے۔ شریفن مذکورہ کے مکان پر عبد الرحیم بمعہ عبد الرحمٰن اور دو مرد اور دو عورت کے پہنچا اور دریافت کیا کہ شریفن تیرے نکاح کے لئے کئی شخص خواہشمند ہیں تو کہاں رضامند ہے۔ جواب دیا کہ میں اپنے سابق بہنوئی عبد الرحمٰن سے رضامند ہوں اور مہر سو روپے کے باندھنا۔ تب عبد الرحمٰن سے دریافت کیا کہ کیا تجھکو نکاح منظور ہے اور مہر یک صد روپیہ کا منظور ہے۔ جواب دیا کہ مجھکو نکاح بھی منظور ہے اور مہر بھی خطبہ وغیرہ کچھ نہیں پڑھا گیا۔ اس کے بعد عبد الرحیم نے شہرت کر دی کہ نکاح ہو گیا۔ آیا شرعاً یہ نکاح ہوا یا نہیں۔ شریفن کے تایا وغیرہ بھی موجود ہیں ان سے اجازت نہیں لی تو شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب:-** حسب تصریح فقہاء اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا اور چونکہ شریفن بالغہ ہو چکی ہے تو خود اس کی رضا و اجازت کافی ہے، تایا وغیرہ کی اجازت

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص $\frac{۳۶۴}{۲ج}$ ۱۲ ظفیر۔ [2] فان استاذنہا ھو ای الولی وھو السنۃ (رد المحتار) ای بان یقول لہا قبل النکاح فلان یخطبك او یذکرك فسکتت وان زوجہا بغیر استئمار فقد اخطأ السنۃ وتوقف علی رضاھا (رد المحتار باب الولی ص $\frac{۴۱۲}{۲ج}$) ظفیر۔



کی ضرورت نہیں ہے[1]۔ فقط

**پہلا نکاح صحیح ہے یا دوسرا**

**سوال (۱۴۵)** دعوی مدعی کا یہ ہے کہ میرے دادا نے میرا ناطہ کرمان کی دختر مسماۃ فضل نور کے ساتھ کیا۔ میری عمر اس وقت ۱۲ یا ۱۳ سال کی تھی، اور میری منکوحہ کی عمر ۱۰-۱۱ سال کی تھی۔ اس کے والد نے اپنی دختر کا حق نکاح روبرو اہل جرگہ میرے ساتھ کیا اور میرے دادا نے میرے واسطے قبول کیا۔ اس ایجاب و قبول کے بعد میں پانچ سال اپنی سسرال میں رہا، پھر میں نوکری پر چلا گیا۔ چھ سال کے بعد آیا تو معلوم ہوا کہ میری منکوحہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا۔ آیا پہلا نکاح جو میرے ساتھ ہوا تھا، وہ صحیح ہے یا دوسرا نکاح صحیح ہوا۔

**الجواب:-** پہلے اگر محض وعدہ نکاح کا تھا اور ایجاب و قبول بطریق نکاح مجلس نکاح میں روبرو شاہدین کے نہ ہوا تھا تو دوسری جگہ اس کا نکاح صحیح ہو گیا[2]۔ اور اگر پہلے باقاعدہ نکاح ہوا تھا اور ایجاب و قبول بطریق نکاح شاہدین کے سامنے مجلس نکاح منعقد کر کے ہوا تھا تو دوسرا نکاح بدون طلاق دینے شوہر اول کے صحیح نہیں ہوا، عورت مذکورہ بدستور شوہر اول کی منکوحہ ہے[3]۔ فقط۔

**منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح کر سکتا ہے**

**سوال (۱۴۶)** ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کی نسبت زید کے ساتھ پختہ طور پر کر دی تھی، لیکن باقاعدہ نکاح کی نوبت نہیں آئی تھی کہ زید کو حبس دوام کی سزا ہو گئی۔ اب وہ شخص اپنی دختر کا نکاح دوسری جگہ کر سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** جب کہ نکاح زید کے ساتھ باقاعدہ نہ ہوا تھا، صرف نسبت اور

[1] فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی (در مختار) المراد بالنفاذ الصحۃ وترتب الاحکام من طلاق وتوارث وغیرھما (رد المحتار باب الولی ص $\frac{۴۰۴}{۲ج}$) ظفیر۔ [2] ھل اعطیتنیہا ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص $\frac{۳۶۴}{۲ج}$) ظفیر۔ [3] اما نکاح منکوحۃ الغیر لم یقل احد بجوازہ اصلاً (رد المحتار باب المحرمات $\frac{۴۰۲}{۲ج}$) ظفیر

ہوئی تھی تو وہ شخص اپنی دختر کا نکاح دوسرے شخص سے کر سکتا ہے۔ فقط (اگو وعدہ خلافی کوئی اچھی چیز نہیں ہے، لیکن اگر لڑکی کا فائدہ اسی میں ہے تو ایسا کرنا اس کے لئے جائز ہے۔ ظفیر)

منگنی کے بعد دوسرے لڑکے سے نکاح کر دے تو درست ہے

**سوال (۱۴۷)** اگر کسی شخص نے اپنی دختر نابالغہ کی منگنی دوسرے شخص کے نابالغ لڑکے سے کر دی۔ لیکن کچھ مدت کے بعد والد دختر نے اسی دختر کا نکاح دوسرے لڑکے سے کر دیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

**الجواب:۔** منگنی ہماری اصطلاح میں وعدہ نکاح کو کہتے ہیں۔ پس نکاح اس سے منعقد نہیں ہوتا۔ لہذا دوسری جگہ جو والد دختر نے نکاح اس کا کیا صحیح کیا۔ کما فی الدر المختار وھل اعطیتنیہا ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد[۱] الخ۔ درمختار کتاب النکاح۔ فقط۔

منگنی کے بعد دوسری جگہ شادی جائز ہے یا نہیں

**سوال (۱۴۸)** ایک شخص کی دو لڑکیاں تھیں بڑی لڑکی کی شادی ایک ڈاکٹر سے ہوئی اور چھوٹی لڑکی کا خطبہ (منگنی) عرصہ چار سال ہوئے معزز اشخاص کے روبرو ہوا۔ مجلس خطبہ کے رسوم پورے کئے گئے۔ اب اس شخص کی بڑی لڑکی فوت ہوگئی ہے۔ والدین کا خیال ہوا کہ اس ڈاکٹر سے اس چھوٹی لڑکی کا نکاح کر دیا جائے اکارڈ کا مضمون منگنی کے وقت برائے شرع شریف ایجاب و قبول ہو چکا ہے جس کو لڑکی عرصہ تک قبول و تسلیم کرتی رہی۔ سسرال کے گھر کے کپڑے وغیرہ پہنتی رہی، آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** خطبہ و منگنی وعدہ نکاح ہے، اس سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اگرچہ مجلس خطبہ کی رسوم پوری ہوگئی ہوں، البتہ وعدہ خلافی کرنا بدون کسی عذر کے مذموم ہے لیکن اگر مصلحت لڑکی کی دوسری جگہ نکاح کرنے میں ہے تو دوسری جگہ نکاح لڑکی مذکورہ کا

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴/۲ ۱۲ ظفیر



جائز ہے، اس صورت میں نکاح چھوٹی لڑکی کا ڈاکٹر کے ساتھ کرنا جائز ہے۔ اور کارڈ میں جو ایجاب و قبول کا ہونا مذکور ہے اس میں یہ نہیں لکھا ہے کہ ایجاب و قبول منگنی کا ہو چکا ہے یا ایجاب و قبول نکاح کا ہو چکا ہے، اگر اس ایجاب و قبول سے مراد منگنی ہے .....

- - - - - - - - - - - - - - - - - - . . . . .

- - - - - - - - . تو اس صورت میں نکاح چھوٹی لڑکی کا اس لڑکے سے منعقد نہیں ہوا۔ اب ڈاکٹر سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔ اور اگر ایجاب و قبول سے مراد نکاح کا ایجاب و قبول ہے تو نکاح لڑکی کا اس لڑکے کے ساتھ منعقد ہو گیا۔ اب ڈاکٹر سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے[۱]۔ فقط۔

وکیل مؤکل کا نکاح کر سکتا ہے

**سوال (۱۴۹)** کسی شخص سے عمر نے کہا کہ میں جاتا ہوں تم میرا نکاح فلاں عورت سے فلاں مہینہ میں کر دینا، دو گواہ بھی موجود تھے، تو وکیل میعاد مقررہ پر شخص مذکور کا نکاح عورت مذکورہ سے کر سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** کر سکتا ہے[۲]۔ فقط۔

فضولی کا نکاح اجازت پر موقوف رہے گا

**سوال (۱۵۰)** ایک شخص نے زید کی لڑکی کا نکاح بلا اجازت ایک غیر شخص سے کر دیا، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

**الجواب:۔** غیر کے ساتھ نکاح کرنا موقوف ہے باپ کی اجازت پر، یا اگر لڑکی بالغہ ہے تو خود اس کی اجازت پر، اگر انھوں نے اجازت نہیں دی اور اس نکاح سے رضامندی ظاہر نہیں کی تو نکاح باطل ہوا[۳]۔ فقط۔

---

[۱] ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴/۲) ظفیر

[۲] یصح التوکیل بالنکاح وان لم یحضرہ الشہود (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سادس ص ۲۳۱/۱) ظفیر

[۳] کل عقد صدر من الفضولی ولہ قابل الخ انعقد موقوفا (ایضا ص ۲۳۴ ج ۱)

**ایک شخص اپنی طرف سے اصیل اور عورت کی طرف سے وکیل بنکر نکاح کر سکتا ہے یا نہیں**

**سوال (۱۵۱)** زید اپنی طرف سے اصیل اور عورت کی طرف سے وکیل ہو کر نکاح اپنا اپنی موکلہ سے کر سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** زید ایک طرف سے اصیل اور ایک طرف سے وکیل ہو کر نکاح اپنا اپنی موکلہ سے کر سکتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ وکیل یعنی زید دو گواہوں کے روبرو یہ کہے کہ مساۃ فلانہ نے مجھکو اختیار اپنے نکاح کا دیا ہے اور وکیل بنایا ہے۔ پس تم گواہ رہو کہ میں نے اپنا نکاح فلاں بنت فلاں سے کیا۔ پس نکاح صحیح ہو جائے گا۔ فی الشامی ولو صرح الوکیل وقال وکلتک بان تزوجی نفسک منی فقالت زوجت صح النکاح[1] وایضاً فیہ وصورتہ ان یکتب الیہا یخطبہا فاذا بلغہا الکتاب احضرت الشہود وقرأتہ علیہم وقالت زوجت نفسی منہ[2] الخ۔

**سوال (۱۵۲)** دو شخص ایک ہی مرشد کے معتقد ہیں، ان دونوں میں ایک نے اپنی لڑکی کا عقد دوسرے کے لڑکے سے کر دیا ہے، اور تاریخ نکاح مرشد کے سامنے طے ہو گئی۔ ایک فریق وقت مقررہ پر نہ آسکا، اس نے بذریعہ تار مرشد کو اطلاع دی کہ میری عدم موجودگی میں نکاح پڑھ دیا جائے۔ اس صورت میں مرشد نکاح پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** مرشد اس حالت میں نکاح پڑھا سکتا ہے اور ایجاب و قبول اس فریق کی طرف سے کر سکتا ہے جس نے بذریعہ خط یا تار کے اجازت دی ہے[3]۔

**ایجاب میں کہا گیا فلاں صغیر کو دی، اس کے جواب میں ولی نے کہا میں نے قبول کیا تو کیا حکم ہے**

**سوال (۱۵۳)** ولی صغیرہ نے پہلے کہا کہ میں نے اپنی صغیرہ کو فلاں صغیر سے نکاح کر دیا، ولی صغیر نے

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۹۳ ج ۲، ۱۲ ظفیر۔ [2] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۹۴ ج ۲۔ [3] یصح التوکیل بالنکاح وان لم یحضر الشہود کذا فی التتارخانیہ (عالمگیری کشوری ص ۳۰۳ ج ۲) ۱۲ ظفیر۔



جو کہ اپنے واسطے قبول کرنا چاہتا تھا، کلمہ قبول بدیں طور کہا "میں نے قبول کیا" اس کلمۂ قبول کو اس کلمۂ قبول پر حمل کیا جاوے گا، جس میں صریحاً کہتا ہے کہ میں نے اپنے واسطے قبول کیا یا اس کلمۂ قبول پر حمل کیا جاوے گا جس میں اس لڑکی کے واسطے قبول کیا مگر صریحاً نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ قبول کیا۔ اس صورت میں نکاح صغیر کا منعقد ہوا یا نہیں۔

**الجواب:-** ولی صغیر کا قبول اسی ایجاب کے ساتھ مقید ہوگا جو ولی صغیرہ نے کیا ہے۔ پس صورت مسئولہ میں نکاح صغیر کا منعقد ہو گیا، کیونکہ ولی صغیرہ کی طرف سے ایجاب صغیر کے لئے ہوا ہے۔ اس کے جواب میں ولی صغیر کا یہ کہنا کہ "میں نے قبول کیا" اسی ایجاب مذکور کے ساتھ متعلق ہے اور یہ کہنا ولی صغیر کا کہ میں نے اپنے لئے قبول کیا ہے، لغو ہے کیونکہ وہ اپنے لئے قبول نہیں کر سکتا۔ قال فی الشامی۔ بخلاف ما لو قال ابو الصغیرۃ زوجت بنتی من ابنک فقال ابو الابن قبلت ولم یقل لابنی یجوز للابن لاضافۃ المزوج النکاح الی الابن بیقین وقول القابل قبلت جواب لہ والجواب یتقید بالاول فصار کما لو قال قبلت لابنی[1]۔ (اور الاشباہ والنظائر میں ہے السوال معاد فی الجواب[2] - ظفیر)

**مفقود کی طرف سے فضولی نے قبول کیا تو نکاح ہوا یا نہیں**

**سوال (۱۵۴)** ایک شخص نے اپنے مفقود الخبر لڑکے کے واسطے ایک نکاح کی قبولیت کی اور لڑکے کے مفقود ہونے کی وجہ سے لڑکے کی اجازت کی نوبت نہیں آئی تو یہ عقد منعقد ہو گیا یا مفقود کی اجازت پر موقوف رہا؟ یا انعقاد نکاح پر مفقودیت پسر کے باعث عدم قدرت کی وجہ سے یہ عقد باطل ہو گیا؟ اگر منعقد ہو گیا تو کیا دلیل ہے؟ اور اگر موقوف ہے تو کب تک موقوف رہے گا، اس کی مدت شریعت میں کیا مقرر ہے؟ آیا مفقود کے ہم عمروں کے معدوم

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۸۴ ج ۲، ۱۲ ظفیر مفتاحی۔ [2] دیکھئے الاشباہ والنظائر القاعدۃ الثانیہ عشر ص ۱۷۰، ۱۲ ظفیر۔

ہوجانے تک یہ نکاح موقوف رہے گا یا اس سے پہلے ہی توقف جاتا رہے گا؟ اور اگر نکاح باطل ہوا تو اس کی وجہ کیا ہے۔ نیز اس نکاح میں والد مفقود فضولی ہے یا ولی ہے؟۔

**الجواب**:۔ شرعاً مفقود وہ غائب ہے جس کی موت وحیات کچھ معلوم نہ ہو پس جب کہ اس کی حیات معلوم ومحقق نہیں ہے جیسا کہ مفقود کی تعریف سے ظاہر ہوا تو اس کی طرف سے قبول نکاح موقوف نہ رہے گا بلکہ باطل ہوگا کیونکہ فقہاء نے نکاح کے موقوف رہنے کی شرائط میں سے یہ لکھا ہے کہ حالت عقد میں اجازت دینے والے کا وجود معلوم اور محقق ہو۔ اور جب مفقود کے وجود کا علم نہیں، ورنہ تو وہ مفقود نہیں تو عقد مذکور باطل ہوگا۔ قال فی الدر المختار کنکاح الفضولی الخ ان لها مجیز حالة العقد والا یبطل[1] فقط۔ واللہ اعلم۔

**سوال (۱۵۵)** تار سے خبر دی کہ میرا نکاح فلاں سے کر دیجئے — ایک شخص نے بذریعۂ تار اپنے مرشد کو اطلاع دی کہ میرا نکاح فلاں عورت کے ساتھ پڑھا دیا جائے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے؟۔

**الجواب**:۔ مرشد اس حالت میں نکاح پڑھا سکتا ہے اور ایجاب وقبول اس فریق کی طرف سے کر سکتا ہے جس نے بذریعہ خط یا تار کے اجازت دی ہے۔ فقط۔

**سوال (۱۵۶)** بلا گواہ کسی مجبوری کی وجہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں — ہندہ بیوہ ہے اور نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے لیکن اہل قرابت کے فساد کی وجہ سے کہ وہ لوگ جاہل ہیں علی الاعلان

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکفاءة مطلب فی الوکیل والفضولی فی النکاح ص ۲۴۹ ج ۲

قال فی الفتح وهذا یوجب ان یفسر المجیز هنا بمن یقدر علی امضاء العقد لا بالمقابل مطلقاً (رد المحتار ایضاً) ظفیر۔



نہیں کہہ سکتی فی نفسہا اجازت دیتی ہے۔ ایسی صورت میں ہندہ کا نکاح بغیر وکیل اور گواہوں کے صرف اس کے اذن پر ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ بغیر گواہوں کے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ البتہ اگر ہندہ خود زبانی اجازت دے تو دو گواہوں کے سامنے بغیر وکیل کے بھی نکاح منعقد ہو سکتا ہے اور اگر ہندہ کا نکاح دو گواہوں کے سامنے ہندہ کی عدم موجودگی میں کیا جائے اور ہندہ نکاح کا علم ہونے کے بعد اس کی اجازت دیدے تو نکاح منعقد اور تام ہو جائے گا اور اگر اس نکاح کو ناپسند کرے تو باطل ہو جائے گا۔ پس اگر ہندہ کسی شخص کو وکیل کر دے اور وہ وکیل دو گواہوں کے سامنے اس کا نکاح کر دے تو نکاح ہو جائے گا اور اگر بالغہ عورت کا بغیر وکالت یا اجازت کے نکاح کر دیا تو یہ نکاح فضولی ہوگا اور نکاح فضولی اجازت پر موقوف منعقد ہوتا ہے۔ کما فی الدر المختار ونکاح عبد وامة بغیر اذن السید موقوف علی الاجازة کنکاح الفضولی[1] الخ قال الشامی وانما ینبغی ان یشهد علی الوکالة اذا خیف جحد الموکل ایاها فتح شامی[2]۔ الغرض بغیر دو گواہوں کی موجودگی کے ایجاب وقبول کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا لیکن بغیر وکیل کے ہو سکتا ہے، اس طرح کہ عورت سے خود اجازت لے لی جائے اور دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کر لیا جائے۔ پس اگر وہ عورت اور مرد جو نکاح کرتے ہیں موجود ہوں اور دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ہو جائے تو نکاح صحیح ہو جائے گا[3]۔ فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی الوکیل والفضولی ص ۲۴۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[2] رد المحتار باب الکفاءة مطلب فی الوکیل ص ۲۴۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[3] ینعقد بایجاب من احدهما وقبول من الآخر الخ وشرط حضور شاهدین الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ و ص ۳۷۳ جلد ۲) ظفیر صدیقی۔

**بلا گواہ ایجاب وقبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں**

**سوال (۱۵۷)** اگر کوئی شخص کسی رانڈ عورت سے بغیر حضور شواہد کے ایجاب وقبول کر کے اس کو اپنے گھر میں رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں اور حلال ہے یا حرام؟ اور اگر دو شاہد کے روبرو ایجاب وقبول کر کے بغیر حضور ملا و نکاح کے خطبہ کے گھر میں رکھ لے تو ان صورتوں میں جماع اس عورت سے حلال ہے یا حرام؟

**الجواب:** دو شاہدوں کا موجود ہونا اور ایجاب وقبول کو سننا جواز نکاح کے لئے ضروری ہے ملا اور خطیب نہ ہوں تو مضائقہ نہیں۔ اگر کوئی گواہ نہ تھا تو نکاح ناجائز ہوا، اور وطی حرام ہے۔ اور اگر دو گواہ سننے والے ایجاب وقبول کے موجود تھے تو نکاح صحیح ہوا، وطی حلال ہے۔ فقط

(قال فی الدر المختار وشرط حضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معا على الاصح فاهمين انه نكاح على المذهب بحر مسلمين لنكاح مسلمة الخ درمختار شامی ص ۳۷۳ ج ۲ ظفیر)

**مذکورہ ذیل صورت میں نکاح ہوا یا نہیں**

**سوال (۱۵۸)** صغریٰ نے ایک پرچہ لکھ کر زید کو دیا اس بات کا کہ میں اس بات کا اقرار کئے دیتی ہوں کہ میرا نکاح زید کے ساتھ ہوگیا آپ اس کو منظور وقبول کریں گے یا نہیں۔ زید نے کہا کہ بسم اللہ میں ضرور منظور کرلوں گا جانبین سے مکرر سہ کرر اس بات کا اقرار ہوگیا۔ اس کے بعد صغریٰ کے بھائی نے صغریٰ کے ایک چھڑی ماری، صغریٰ کے چلانے سے مجمع زیادہ ہوگیا۔ اسی مجمع میں صغریٰ نے اقرار کرلیا کہ میرا نکاح زید کے ساتھ ہوگیا ہے۔ اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟ -

**الجواب:** صورت مسئولہ میں جو پرچہ لکھ کر صغریٰ نے زید کو دیا اور زید نے اس کو منظور کیا۔ اس سے منعقد نہیں ہوا کیونکہ شہود کے سامنے نہ وہ رقعہ پڑھا گیا



نہ زید نے قبول کیا۔ پس وہ لغو ہوا۔ اب رہا صغریٰ کا اقرار نکاح پچیس تیس آدمیوں کے مواجہ میں کہ میرا نکاح زید سے ہوگیا اور زید نے اس سے کہا بسم اللہ مجھے منظور ہے، اس میں روایت درمختار یہ ہے کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر گواہوں کے سامنے اقرار ہوا تو وہ اقرار انشاء نکاح ہوجاوے گا اور نکاح صحیح ہوجاوے گا۔ عبارت درمختار یہ ہے ولا بالاقرار على المختار الخ لان الاقرار اظهار لما هو ثابت وليس بانشاء وقيل ان كان بمحضر من الشهود صح كما يصح بلفظ الجعل وجعل الاقرار انشاء وهو الاصح ذخيرة[1]۔ شامی نے ذخیرہ کی عبارت نقل فرما کر صاحب فتح القدیر علامہ ابن الہمام کا یہ فیصلہ قاضی خاں کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ اگر اقرار روبرو دو گواہوں کے اس صیغہ سے ہو کہ عورت کہے یہ میرا شوہر ہے اور مرد کہے یہ میری بیوی ہے تو نکاح منعقد ہوجاوے گا اور اگر اقرار اس طریق سے ہو کہ عورت کہے میرا نکاح اس مرد سے ہوگیا ہے اور مرد بھی ایسا کہے تو نکاح منعقد نہ ہوگا کیونکہ یہ خبر کاذب ہے۔ عبارت ذخیرہ وقول فتح القدیر یہ ہے وهذا الاقرار بمنزلة انشاء النكاح لانه مقرون بالعوض فهو عبارة عن تمليك مبتدء في الحال فان كان بمحضر من الشهود صح النكاح والا فلا في الاصح[2] انتهى ملخصا وقال في الفتح قال قاضيخان ينبغي ان يكون الجواب على التفصيل ان اقر بعقد ماض ولم يكن بينهما عقد لا يكون نكاحا وان اقر الرجل انه زوجها وهي انها زوجته يكون نكاحا ويتضمن اقرارهما الانشاء بخلاف اقرارهما بماض لانه كذب وهو كما قال ابو حنيفة رضي الله تعالى عنه اذا قال لامرأته لست لي امرأة ونوى به الطلاق يقع كانه قال لاني طلقتك ولو قال لم اكن تزوجتها ونوى الطلاق لا يقع لانه كذب محض[3] الخ پس اس فیصلہ محقق

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔ [2] ایضاً۔ [3] ایضاً۔

کے موافق صورت مسئولہ میں نکاح نہیں ہوا کیونکہ یہاں اقرار بصیغہ ماضی مذکور ہے۔ دونوں جگہ صغریٰ کا یہ لفظ مذکور ہے کہ میرا زید سے نکاح ہوگیا۔ فقط۔

**میاں بیوی میں دوری ہو تو کتابت کے ذریعہ نکاح ہو سکتا ہے**

**سوال (۱۵۹)** ایک شخص لاہور میں ہے اور عورت مثلاً پشاور میں ہے تو کیا بذریعہ خط و کتابت نکاح ان کا منعقد ہو سکتا ہے یا نہیں؟ خط بذریعہ رجسٹری یا دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر یا آدمی کے ہاتھ بھیجا جاوے؟۔

**الجواب:۔** بذریعہ کتابت نکاح ہو سکتا ہے، ایک صورت اس کی یہ بھی ہے کہ عورت مرد کو یا مرد عورت کو اپنے نکاح کا وکیل بذریعہ خط وغیرہ بنادیوے۔ پس اگر مکتوب الیہ روبرو دو گواہوں کے اس مضمون کو ادا کر کے نکاح اپنے سے کر لے تو نکاح ہوجاویگا فی الشامی۔ قوله لو حاضرين احترز به عن كتابة الغائب لما في البحر عن المحيط الفرق بين الكتاب والخطاب ان في الخطاب لو قال قبلت في مجلس آخر لم يجز وفي الكتاب يجوز[1] وفيه ايضاً قال في الفتح ومن اشتراط السماع ما قدمناه في التزوج بالكتاب من انه لا بد من سماع الشهود ما في الكتاب المشتمل على الخطبة بان تقرء المرأة عليهم او سماعهم العبارة عنه بان يقول ان فلانا كتب الى يخطبني ثم تشهدهم انها زوجته نفسها الخ لكن اذا كان الكتاب بلفظ الامر بان كتب زوجي نفسك مني لا يشترط سماع الشاهدين لما فيه بناء على ان صيغة الامر توكيل وانه لا يشترط الاشهاد على التوكيل[2]۔ پس جب کہ معلوم ہوا کہ بذریعہ خط و کتابت بھی نکاح ہو سکتا ہے تو خط جس طریق سے بھی بھیجا جاوے سب برابر ہے، مگر یہ ضروری ہے کہ خط اسی کا ہو دھوکہ نہ ہو۔ فقط۔

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص $\frac{۳۶۶}{۲ج}$ ۱۲ [2] رد المحتار کتاب النکاح ص $\frac{۳۷۵}{۲ج}$ ۱۲



**نکاح میں فاسق کی گواہی معتبر ہے یا نہیں**

**سوال (۱۶۰)** جو شخص تارک الصلوٰۃ ہو اور افعال قبیحہ کا اعلانیہ مرتکب ہو جیسے شرب خمر و تاڑی و زنا کا اور جھوٹی گواہی دینا ہو ایسے شخص کی گواہی نکاح و طلاق کے معاملہ میں معتبر ہے یا نہیں؟

**الجواب:۔** ایسے شخص کی گواہی سے نکاح تو منعقد ہوجاتا ہے لیکن بصورت انکار ایسے لوگوں کی گواہی سے نکاح ثابت نہ ہوگا اور طلاق کا ثبوت بھی ایسے لوگوں کی گواہی سے نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم، کتبہ عزیز الرحمٰن (وشرط حضور شاهدين حرين الى قوله ولو فاسقين او محدودين الخ وان لم يثبت (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص $\frac{۳۷۳}{۲ج}$)

**گواہوں کے سننے سے نکاح ہوجاتا ہے**

**سوال (۱۶۱)** ایک لڑکی کا نکاح اس کے ولی نے کیا اور گواہ موقع پر موجود تھے اور تقریباً پچاس آدمیوں کا مجمع تھا مگر گواہوں سے اجازت نہیں لی۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

**الجواب:۔** اگر دو آدمیوں نے اس مجمع میں سے ایجاب و قبول کو سنا ہے تو نکاح صحیح اور منعقد ہوگیا اور گواہوں سے اجازت لینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے[1]۔ فقط

**ہنسی سے نکاح ہوجاتا ہے**

**سوال (۱۶۲)** اگر کوئی شخص ہنسی میں اپنی لڑکی کا نکاح پڑھ دے تو منعقد ہوجاتا ہے یا نہیں؟۔

**الجواب:۔** اس صورت میں نکاح ہوگیا۔ حدیث شریف میں ہے ثلث جدهن جد وهزلهن جد[2] یعنی تین چیزیں ہیں جو ہنسی کرنے سے بھی ہوجاتی ہیں

[1] وشرط حضور شاهدين حرين مكلفين سامعين قولهما معا فاهمين مختصرا (الدر المختار على هامش رد المحتار ص $\frac{۳۷۵}{۲ج}$) [2] عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلث جدهن جد وهزلهن جد النكاح والطلاق والرجعة رواه الترمذي وابوداؤد (مشكوٰة كتاب الطلاق ص ۲۸۴) ظفير۔

ان میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو بھی فرمایا ہے۔ درمختار کتاب النکاح میں ہے ولا یشترط العلم بمعنی الایجاب والقبول فیما یستوی فیه الجد والھزل اذلم یحتج لنیة به یفتی[1]۔ فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ مجتبائی ص ۱۸۶ ج ۱ - ۱۲ ظفیر مفتاحی۔



# دوسرا باب

## مسائل متعلقاتِ نکاح

**جو ایمان مجمل و مفصل نہ جانے اس سے نکاح**

**سوال** (۱۶۳) ہندہ صفت ایمان واسلام سے ناواقف ہے، حتیٰ کہ کلمہ بھی نہیں جانتی اور ایمان مجمل اور مفصل بھی نہیں جانتی، اس سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** ایسے ناواقف لوگوں کو صرف یہ تعلیم کیا دی جائے کہ کہو اللہ ایک ہے، محمد اللہ کے سچے رسول ہیں، اور اس کو دل سے سچا جانو۔ پس اس سے آدمی مومن اور مسلمان ہو جاتا ہے۔ اس اقرار لینے کے بعد اس سے نکاح درست ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بدون تصدیق قلبی کے ایمان حاصل نہیں ہوتا لیکن جاہلوں اور ناواقفوں سے صرف یہ کہلا لیا جاوے جو اوپر مذکور ہے۔ ان سے یہ نہ پوچھا جاوے کہ ایمان کیا ہے اور تصدیق کیا ہے اور ایمان مفصل کونسا ہے اور ایمان مجمل کونسا۔ غرض یہ ہے کہ ایسی بات کی جاوے جس سے اس کو مسلمان بنایا جاوے، نہ یہ کہ اس سے تحقیقات کر کے اس کو کافر بنایا جاوے فقط

(بہرحال جب ہندہ اپنے کو مسلمان کہتی ہے اور درحقیقت ہے بھی مسلمان تو اس سے نکاح درست ہے، تعلیم کی کمی ہے، لہذا کلمہ وغیرہ احتیاطاً پڑھا دیا جائے۔ ظفیر)

**فاسق کا پڑھایا ہوا نکاح ہو جاتا ہے**

**سوال** (۱۶۴) جو شخص چرس گانجہ پیے، تعزیہ داری کرے، شیخ سدو کو مانے، اس کی نذر کھاوے، صدقہ کھاوے، مردہ نہلاوے

خالی جھوٹ سچ بول کر پیسہ ٹھگے۔ غیبت کرے۔ عورتوں کو بہکا کر دوسروں کی کرادے اس کا پڑھا ہوا نکاح معتبر ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** نکاح پڑھا ہوا اس کا صحیح ہے اور نکاح منعقد ہو جاتا ہے اگرچہ وہ شخص بوجہ ارتکاب افعال محرمہ کے فاسق و عاصی ہے[1]۔

ایک مجلس میں چند لڑکوں لڑکیوں کے ایجاب قبول کے لئے ایک خطبہ کافی ہے

**سوال (۱۶۵)** اگر ایک ہی مجلس میں دو چار نوشاہ مجتمع ہوں تو صرف ایک مرتبہ خطبہ نکاح پڑھ کر سب سے ایجاب و قبول کرانا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** درست ہے[2]۔

بے نمازی کا پڑھا ہوا نکاح درست ہے

**سوال (۱۶۶)** تارک الصلوٰۃ اگر نکاح پڑھائے تو نکاح صحیح ہے یا نہیں اور اولاد کا کیا حکم ہے۔

**الجواب:۔** وہ نکاح صحیح ہے اور اولاد جو اس نکاح کے بعد پیدا ہو وہ ولد الحلال ہے اور ثابت النسب ہے[3]۔ فقط۔

جو نکاح فاسق نے پڑھایا درست ہے

**سوال (۱۶۷)** ایک موجودہ قاضی شراب خوار اور زناکار اور ہر قسم کی بے احتیاطی اور جھوٹی گواہی، تغلب بے جا ستانی کا مرتکب ہے

[1] جس طرح نماز ہر فاسق و فاجر کے پیچھے درست ہے صلوا خلف کل بر و فاجر الحدیث اسی طرح اس کا پڑھا ہوا نکاح بھی درست ہے گو بہتر یہ ہے کہ کسی عالم صالح سے یہ کام لیا جائے تاکہ سنت کے مطابق سارے کام انجام پائیں اور باعث برکت ہو۔ واللہ اعلم۔ ظفیر مفتاحی۔

[2] ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم جمعۃ بعاقد رشید وشہود عدول (درمختار) واطلق الخطبۃ فافاد انہا لا تتعین بالفاظ مخصوصۃ وان خطب بما ورد فھو احسن (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲) جب پہلے ایک دفعہ خطبہ پڑھ دیا تو وہ سب کے لئے کافی ہوگا۔ ظفیر

[3] اس لئے اس کا پڑھایا ہوا نکاح درست ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہوا۔ جب نکاح درست ہے تو اولاد ثابت النسب اور حلال ہوگی۔ ظفیر



اس نے جھوٹے نکاح پڑھنے اور دوسرے معاملات میں سزائیں بھی پائی ہیں اور ڈگریوں میں گرفتار بھی ہوا ہے اس کے اظہار بھی بار بار عدالت میں غلط ثابت ہوئے ہیں۔ اس کا پڑھا ہوا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** قال فی الدر المختار کتاب النکاح ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم جمعۃ بعاقد رشید وشہود عدول الخ وفی الشامی فلا ینبغی ان یعقد مع المرأۃ بلا احد من عصابتھا ولا مع عصبۃ فاسق ولا عند شہود غیر عدول الخ[1] اس عبارت سے واضح ہے کہ فاسق کا نکاح پڑھا ہوا اگرچہ منعقد ہو جاتا ہے لیکن فاسق سے نکاح پڑھانا اچھا نہیں ہے۔ فقط۔

عصر بعد نکاح پڑھنا غیر اولیٰ نہیں ہے

**سوال (۱۶۸)** عصر اور مغرب کے درمیان عقد نکاح کرنا خلاف اولیٰ ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** عصر اور مغرب کے درمیان نکاح غیر اولیٰ یا مکروہ نہیں ہے لعدم دلیل الکراہۃ فی الدر المختار ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم جمعۃ الخ[2] یوم جمعہ اپنے اطلاق کی وجہ سے تمام یوم کو شامل ہے بعد عصر کا وقت بھی اس میں داخل ہے۔ فقط

نکاح کا اعلان کرنا کیسا ہے

**سوال (۱۶۹)** ما قولکم دام فضلکم ورحمکم ربکم درصورتیکہ در عدم اعلان بدیں اگر نکاح کردہ می شود نکاح چنداں مشتہر نمی گردد وعدم تشہیر آں باعث چند فسادات می گردد خویشاں واقارب منکوحہ کہ عدم رضائے اوشاں در نکاح است در سرکار دعویٰ باطلہ برائے نکاح خود میکنند وایں چنیں

[1] دیکھئے ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ و ص ۳۶۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

فسادات دریں دیار خیلے سرزد می شود، آیا درصورت اعلان بطبل کہ آں باعث اجتماع ناس است، ہم چنیں فسادات کمتر می شود، لہذا امر ایں چنیں حالت اگر در وقت نکاح اعلان بطبل بوجہی کردہ شود کہ اجتماع ناس ازاں حاصل آید شرعاً ممنوع است یا نہ۔

**الجواب:-** اعلان نکاح مسنون و مستحب است کما فی الدر المختار ویندب اعلانہ ای اظہارہ والضمیر راجع الی النکاح بمعنی العقد لحدیث الترمذی اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف الخ[1] شامی۔ پس معلوم شد کہ اعلان بالدف در نکاح جائز است[2]۔ فقط

**دف بجا کر اعلان نکاح کا منشا کیا ہے اور کتنی دیر بجایا جائے**

**سوال (۱۷۰)** حدیث اعلنوا النکاح واضربوا علیہ بالدفوف ضمیر راجع بہ نکاح بمعنی عقد است آیا چند بار زدن دفوف جائز و از کدام زمان تا بکدام حین واگر اعلان یعنی اظہار عقد بزدن دف چند بار یا بدیگر چیز شدہ بود پس دوم بار بزدن دف اعلان بعد اعلان نمودن جائز باشد یا نہ۔

**الجواب:-** ہرگاہ در صریح حدیث ضرب دفوف علی الاطلاق وارد است پس بقید اعداد و ازمان و احیان نخواہد شد بہر قدر کہ اعلان حاصل شود و بہر قدر کہ مروج است جائز است واگر اعلان باشیاء دیگر شود کافی است حاجت ضرب دفوف نیست، لیکن اگر باوجود حصول اعلان باشیاء دیگہ ضرب دفوف کردہ شود ممنوع نخواہد شد لاطلاق الحدیث۔ (ماحصل یہ ہے کہ جتنے سے اعلان ہو جائے، اتنی دیر دف بجانے میں مضائقہ نہیں)

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲۔ ۱۲ ظفیر [2] سوال، جواب کا ماحصل یہ ہے کہ بذریعہ دف نکاح کا اعلان جائز ہے بلکہ اعلان کرنا چاہئے جیسا کہ حدیث میں صراحت ہے مگر اس اعلان کو باجہ اور ڈھول ڈپاکا بہانہ ہرگز نہ بنانا چاہئے وفی الذخیرۃ ضرب الدف فی العرس مختلف فیہ ومحلہ مالا جلاجل اما لہ جلاجل نمکروہ (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۳۶ ج ۲) ظفیر۔



**سہرہ کنگنا باندھ کر نکاح کیا، کیا حکم ہے**

**سوال (۱۷۱)** نوشاہ نے نکاح کرتے وقت سہرہ یا لنگنا باندھا یا جلوہ کھیلا تو نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** یہ افعال درست نہیں ہیں مگر نکاح ہو جاتا ہے (یہ افعال بدعت ہیں، ان سے بچنا ضروری ہے۔ ظفیر)

**دور ہوتے ہوئے عقد نکاح کی کیا صورت ہے**

**سوال (۱۷۲)** میرے ایک عزیز نے جو کہ ولایت بغرض تعلیم گئے ہوئے ہیں، میرے ایک عزیزہ کی نسبت پیغام شادی دیا ہے لیکن عزیزہ کے رشتہ دار بغرض اطمینان یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ رشتہ عقد کے ذریعہ سے مستحکم ہو جاوے، ولایت سے یہاں آنے میں تعلیم کا سخت نقصان ہے۔ زیر باری کا خیال ہے، لڑکا و لڑکی دونوں بالغ ہیں۔ کیا کسی صورت سے عقد ہو سکتا ہے۔

**الجواب:-** اس کی صورت جواز کی یہ ہے کہ لڑکے کا ولی یا کوئی رشتہ دار یا غیر رشتہ دار ولایت ان کو لکھیں کہ ہم تمہاری شادی فلاں شخص کی دختر سے اس قدر مہر پر کرنا چاہتے ہیں، تم اپنی اجازت لکھ بھیجو۔ پس ان کی اجازت آنے پر جس کو وہ اجازت دیویں یہاں شاہدین کے سامنے ایجاب و قبول باضابطہ ان کی طرف سے کر لیا جاوے، نکاح منعقد ہو جاوے گا[1]۔ فقط۔

**جنیہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں**

**سوال (۱۷۳)** انسان کا نکاح عورت جنیہ سے درست ہے یا نہیں، امام شافعیؒ کا اس صورت میں کیا مسلک ہے۔

**الجواب:-** انسان کی مناکحت جنات کے ساتھ درست نہیں ہے۔ اشباہ میں سراجیہ سے منقول ہے لا تجوز المناکحۃ بین بنی آدم والجن لاختلاف الجنس[2]۔

---

[1] یصح التوکیل بالنکاح وان لم یحضر الشہود (عالمگیری مصری ص ۲۳۱ ج ۱) ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲) ظفیر۔

[2] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۶ ج ۲۔ ۱۲ ظفیر

اور زواہر الجواہر میں ہے الاصح انہ لا یصح نکاح آدمی جنیۃ کعکسہ لاختلاف الجنس فکانوا کبقیۃ الحیوانات ۔ شامی[1]، اور اس میں ائمۂ اربعہ میں سے کسی کا اختلاف نقل نہیں کیا، صرف حضرت حسن بصریؒ سے اس کا جواز درمختار میں نقل کیا ہے[2]۔

**جس کی بیوی جنیہ ہو اس سے صحبت جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۱۷۴)** ہندہ پر ایک جنیہ آتی ہے اور شوہر ہندہ سے محبت کمال رکھتی ہے، کیا ایسی حالت میں جب کہ ہندہ پر جنیہ موجود ہو اور شوہر ہندہ، ہندہ سے صحبت کرے تو یہ صحبت جنیہ کے ساتھ زنا ہوگا یا نہیں اور اگر شوہر ہندہ بحالت مذکورہ جنیہ سے نکاح کرے تو نکاح ہو جاوے گا یا نہ۔

**الجواب :-** حالت مذکورہ میں شوہر ہندہ، ہندہ سے صحبت کر سکتا ہے اور یہ صحبت جنیہ کے ساتھ زنا نہ ہوگا اور نکاح انسان کا جنیہ کے ساتھ صحیح نہیں ہے[4]۔ فقط۔

**ایسی عورت سے جس کی پستان ابھری ہوئی نہ ہوں، نکاح درست ہے**

**سوال (۱۷۵)** عورت خنثیٰ[1] کی جو کلی اعضاء قائم ہوں مگر پستان ابھری ہوئی نہیں، آیا اس کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب :-** خنثیٰ[1] اگر مشکل ہو تو اس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور اگر خنثیٰ[1] غیر مشکل ہے

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] تخرج الذی کرد الخنثی المشکل الخ والجنیۃ وانسان الماء لاختلاف الجنس واجاز الحسن نکاح الجنیۃ بشهود (درمختار) لاختلاف الجنس لان قولہ تعالیٰ واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجا بین المراد من قولہ تعالیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء وهو الانثیٰ من بنات آدم فلا یثبت حل غیرها بلا دلیل ولان الجن یتشکلون بصور شتی فقد یکون ذکرا تشکل بشکل انثی الخ قولہ اجاز الحسن ای البصری رضی اللہ عنہ کما فی البحر (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۶ ج ۲) ظفیر مفتاحی [3] الاصح انہ لا یصح نکاح آدمی جنیۃ کعکسہ لاختلاف الجنس کبقیۃ الحیوانات (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۷ ج ۲) ظفیر۔



تو اگر وہ مرد ہے تو عورت سے اور اگر عورت ہے تو مرد سے اس کا نکاح صحیح ہے، درمختار میں ہے تخرج الذی کرد الخنثی المشکل[1] ۔ کتاب النکاح

**جس عورت کی شرمگاہ میں دخول نہ ہو سکے اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۱۷۶)** جس عورت کے رحم میں ہڈی ہو اور دخول نہ ہو سکتا ہو، اس سے مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب :-** نکاح جائز ہے[2]۔

**جو عورت مرد کے قابل نہیں اس سے نکاح درست ہے**

**سوال (۱۷۷)** اگر لڑکی کے والدین نے ایک کن عورت جو مرد کے قابل نہیں ہے کا نکاح کسی شخص سے دانستہ یا نادانستہ کر دیا تو وہ نکاح جائز ہو گیا یا نہیں۔

**الجواب :-** اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا[3]۔ کذا فی الدر المختار۔ فقط۔

**خنثیٰ[1] مرد سے شادی جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۱۷۸)** ایک عورت جس کی شادی کو پندرہ سال ہو گئے، وہ پانچ برس خاوند کے گھر رہ کر اپنے والدین کے گھر آ گئی، پھر خاوند کے گھر نہیں گئی۔ عورت اپنے شوہر کو خنثیٰ[1] بتلاتی ہے، ایک غیر مرد سے تعلق کر لیا ہے، اس سے دو بچے بھی ہو گئے، خاوند طلاق نہیں دیتا۔ اگر وہ واقعی خنثیٰ ہے تو عورت کا نکاح اس سے صحیح ہو گیا یا نہیں

[1] الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۶ ج ۲ ای ان ایراد العقد علیهما لا یفید ملک استمتاع الرجل بهما لعدم محلیتهما لہ ولکن الخنثی لامرأۃ او لمثلہ الخ (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۶ ج ۲) ظفیر [2] لا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن (درمختار) قولہ رتق بالتحریک انسداد مدخل الذکر قولہ قرن کفلس لحم ینبت فی مدخل الذکر کالغدۃ وقد یکون عظما (ردالمحتار باب العنین وغیرہ ص ۸۳۲ ج ۲) معلوم ہوا یہ عورت ہے اور اس سے نکاح درست ہے۔ ظفیر [3] ای النکاح عند الفقہاء عقد یفید ملک المتعۃ ای حل استمتاع الرجل من امرأۃ لم یمنع من نکاحها مانع شرعی (درمختار) قولہ من امرأۃ الخ المراد بها المحققۃ انوثتها، ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ ج ۲ وص ۳۵۶ ج ۲ ظفیر

اور اس سے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- شوہر اگر عنین ہو تو نکاح ہو جاتا ہے اور پھر حسب قاعدہ تاجیل و تفریق قاضی کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور عورت کے دعویٰ پر شوہر کو مہلت ایک سال کی بغرض علاج دی جاتی ہے، پھر اگر کچھ نفع نہ ہوا تو عورت کے دوبارہ دعویٰ کرنے پر قاضی تفریق کرا دیتا ہے اور بدون تفریق قاضی کے نکاح فسخ نہیں ہوتا[1]۔ اور اگر شوہر خنثیٰ مشکل ہو تو وہ نکاح موقوف رہتا ہے اس وقت تک کہ اس کا حال ظاہر ہو، پھر اگر ظاہر ہوا کہ وہ مرد ہے تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے یعنی جب کہ عورت اس سے نکاح کرے جیسا کہ اس صورت میں ہے، اور اگر ظاہر ہوا کہ عورت ہے تو نکاح باطل ہو جاتا ہے اور تاوقتیکہ اس کا حال ظاہر نہ ہو نکاح موقوف رہتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے فخرج الذکر والخنثی المشکل الخ اور شامی میں ہے وکذا علی الخنثی لامرءۃ اولمثلہ ففی البحر عن الزیلعی لو زوجہ ابوہ او مولاہ امرأۃ او رجلا لایحکم بصحتہ حتی یتبین حالہ انہ رجل او امرأۃ[2] - الخ وفی باب المہر منہ اما المشکل فنکاحہ موقوف الی ان یتبین حالہ الخ شامی[3]۔ فقط۔

**خنثیٰ مشکل سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال** (۱۷۹) ایک عورت مسماۃ عزت بی کے ایک جوان لڑکی ہے جو فتور عقل اور عارضہ جنون میں مبتلا ہے ہمیشہ بہکی بہکی باتیں کرتی ہے اور ماسوائے ازیں وہ مثل دیگر عورتوں کے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس کی پیشاب کی ضرورت پوری ہونے کے واسطے صرف مقام پیشاب گاہ میں ایک راستہ مثل سوراخ کے پیدا کر دیا ہے آدمی کے تعلق اور واسطہ دنیاداری کے لئے بالکل علامات عورات سے کوئی علامت اس دختر کے نہیں ہے۔ مسماۃ عزت بی والدہ دختر نے اس راز اور بھید کو پوشیدہ رکھ کر ایک شخص

---

[1] واذا کان الزوج عنینا اجلہ الحاکم سنۃ فان وصل الیہا فبہا والا فرق بینہما اذا طلبت المرأۃ ذالک (ہدایہ باب العنین وغیرہ ص ۴۰۶ ج ۲) ظفیر۔ [2] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔ [3] رد المحتار باب المہر ص ۴۷۸ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔



محمد صالح سے ایک سو پچاس روپے لیکر اس دختر کا عقد نکاح کر دیا۔ ایسی عورت کا نکاح شرعاً ہو سکتا ہے یا نہیں، اور جس قدر فرائض مہر وغیرہ کے عمل میں لائے گئے ہیں وہ کہاں تک مضبوط اور مان لینے کے قابل ہیں۔

**الجواب**:- اگر وہ خنثیٰ مشکل ہے کہ مرد ہونا اور عورت ہونا اس کا کچھ بھی محقق نہیں ہے اور علامات باہم متعارض ہیں یا کوئی بھی علامت مرد یا عورت کی نہیں ہے تو نکاح اس کا باطل ہے منعقد نہیں ہوا اور مہر وغیرہ واپس کیا جاوے گا، کما فی الدر المختار کتاب النکاح ہو عقد یفید ملک المتعۃ الخ من امرأۃ لم یمنع من نکاحہا مانع شرعی فخرج الذکر والخنثی المشکل[1] الخ اور اگر درحقیقت وہ عورت ہے اور علامت عورت کی اس میں موجود ہے لیکن بوجہ تنگی سوراخ مجامعت اس سے نہیں ہو سکتی تو نکاح منعقد ہو گیا[2]، لیکن مرد کو اختیار ہے کہ بوجہ وطی نہ ہو سکنے کے اس کو طلاق دیدیوے اور طلاق قبل دخول و خلوت صحیحہ نصف مہر شوہر کے ذمہ لازم ہوتا ہے کذا فی الدر المختار[3]۔

**مخنث کی قسمیں اور اس کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں**

**سوال** (۱۸۰) مخنث کی کئے قسمیں ہیں اور اسکی شادی کسی سے ہو سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب**:- خنثیٰ کی دو شکل ہیں (۱) مشکل اور غیر مشکل، غیر مشکل کا حکم ظاہر ہے کہ جب متعین ہو گیا کہ وہ مرد ہے یا عورت اور اشکال و اشتباہ جاتا رہا تو اس کے موافق حکم

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔ [2] ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق (درمختار) قولہ ورتق انسداد مدخل الذکر وقولہ قرن لحم ینبت فی مدخل الذکر کالغدۃ وقد یکون عظما (رد المحتار باب العنین وغیرہ ص ۸۳۲ ج ۲) والخلوۃ بلا مانع حسی وطبعی وشرطی ومن الحسی رتق التلاحم وقرن بالسکون عظم وعقل بفتحتین غدۃ قولہ عظم فی البحر عن المغرب القرن فی الفرج مانع یمنع من سالک الذکر فیہ اما غدۃ غلیظۃ او لحم او عظم (بقیہ حاشیہ بر ص ۱۵۶)

کیا جاوے گا، یعنی اگر مرد ہے تو مردوں کا حکم دیا جاوے گا اور اگر عورت ہے تو عورتوں کا حکم دیا جاوے گا اور خنثیٰ مشکل (جو کہ نہ مرد ہو اور نہ عورت ہو) کا حکم یہ ہے کہ وہ کسی سے نکاح نہیں کر سکتا، نہ مرد سے نہ عورت سے۔ درمختار کتاب النکاح میں فخرج الذی کرد الخنثی المشکل لجواز ذکورتہ[۱] - الخ

**باجا وغیرہ سے نکاح میں فساد آتا ہے یا نہیں**

سوال (۱۸۱) جس نکاح میں باجا وغیرہ ہو، وہ نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- نکاح ہو جاتا ہے۔ فقط (مگر باجا وغیرہ بجانا ناجائز اور گناہ ہے اور غیر مسلموں کی رسم ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ ظفیر)

**جو کلمہ سے ناواقف ہو اس کا نکاح رہتا ہے یا فاسد ہو جاتا ہے**

سوال (۱۸۲) جس شخص کو صفت ایمان و کلمہ معلوم نہ ہو اور اپنی منکوحہ کو غیر آباد رکھے اور خلاف شریعت کام کرے ایسے شخص کا نکاح ثابت رہتا ہے یا نہ؟ اگر فاسد ہوتا ہے تو اس کی عورت پر کیا عدت ہے۔

الجواب :- نکاح اس کا شرعاً ثابت و قائم ہے، فاسد نہیں ہوا، بدون طلاق دینے شوہر کے اور بدون گذرنے عدت کے اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی (جبتک حکماً مسلمان ہے نکاح باقی ہے۔ لیکن بیوی کے حقوق نہ ادا کرنا یا خلاف شریعت کام کرنا گناہ ہے، اس سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ بیوی کو آباد کرنا فرض ہے۔ اس کے ساتھ کلمہ وغیرہ

(بقیہ حاشیہ از ص ۱۵۵) وامرأتہ تعاہداً لک وقولہ عدۃ فی خارج الفرج الخ (ردالمحتار باب المہر ص ۴۶۵ ج ۲) اس سب بحث سے معلوم ہوا کہ ایسی عورت سے نکاح جائز ہے اور حکماً یہ عورت ہے واللہ اعلم ۱۲ ظفیر مفتاحی [۳] ویجب نصفہ بطلاق قبل وطء او خلوۃ (درمختار) قولہ نصفہ ای نصف المہر المذکور (ردالمحتار باب المہر ص ۴۵۱ ج ۲) ظفیر

[۱] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۶ ج ۲ ) ۱۲ ظفیر



سیکھنا بھی۔ ظفیر)

**ذیقعدہ میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں**

سوال (۱۸۳) زید اپنی دختر کا نکاح بکر سے ذیقعدہ میں کرنا چاہتا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ دو عیدوں کے درمیان نکاح حرام ہے۔

الجواب :- ماہ ذیقعدہ میں نکاح کرنا درست ہے۔ مانعین کا قول بے اصل ہے شرعاً اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

**سوائے قاضی شہر دوسرا نکاح پڑھادے تو وہ بھی جائز ہے**

سوال (۱۸۴) سوائے قاضی شہر کے اور کوئی دوسرا شخص نکاح پڑھ دے اور وہ نکاح رجسٹر قاضی میں درج نہ ہو تو نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- سوائے قاضی شہر کے اگر دوسرا شخص برضا طرفین نکاح پڑھ دے تو یہ صحیح ہے، نکاح ہو جاتا ہے۔

**نکاح دن میں بہتر ہے یا رات میں**

سوال (۱۸۵) نکاح دن میں بہتر ہے یا شب میں۔

الجواب :- درمختار میں ہے ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم جمعۃ الخ[۱] پس معلوم ہوا کہ جمعہ میں ہونا نکاح کا مستحب ہے (اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دن میں مستحب ہے۔ ظفیر)

**بغیر ختنہ ہوئے نکاح جائز ہے یا نہیں**

سوال (۱۸۶) سنا ہے کہ بدون ختنہ کے اگر لڑکے کا نکاح کر دیا جاوے تو نکاح صحیح نہیں ہوتا، یہ بات صحیح ہے یا غلط؟۔

الجواب :- یہ غلط ہے کہ بدون ختنہ کے نکاح درست نہیں ہے۔ یہ جاہلوں کی باتیں ہیں۔ بدون ختنہ کے نکاح صحیح ہے کما ھو مقتضی اطلاق النصوص۔ قال فی الدر المختار وللولی الآتی بیانہ نکاح الصغیر والصغیرۃ جبراً ولو ثیباً[۲] الخ۔

[۱] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر [۲] ایضاً۔ باب الولی ص ۴۱۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر مفتاحی۔

بدعتی سے نکاح کرنا درست ہے مگر مناسب نہیں

**سوال (۱۸۷)** احمد رضا خاں بریلوی کے معتقد سے کسی اہل سنت حنفی کو اپنی لڑکی کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب:** نکاح تو ہو جاوے گا کہ آخر وہ بھی مسلمان ہے، اگرچہ مبتدع ہے، اگر ایسے لوگوں سے رشتہ موانست ومناکحت درست نہیں (یعنی مناسب نہیں ہے۔ ظفیر) حدیث شریف میں آیا ہے لا تجالسوھم ولا تناکحوھم[1]۔ الحدیث۔ ترجمہ: نہ ان کے ساتھ بیٹھو اور نہ ان سے نکاح کرو۔ فقط۔

نکاح میں اعلان کے لئے باجہ بجانا کیسا ہے

**سوال (۱۸۸)** اعلان کے لئے نکاح میں باجے حلال ہیں یا نہیں۔

**الجواب:** اعلان نکاح کے لئے دف بجانا حلال ہے، اور باقی باجے سب حرام ہیں[2]۔

دف کتنی دیر تک بجانا درست ہے

**سوال (۱۸۹)** نکاح میں دف بجانا کتنی دیر تک جائز ہے۔

**الجواب:** دف بجانا بقصد اعلان نکاح جائز رکھا ہے۔ پس جس قدر ضرورت اعلان میں ہے وہاں تک مباح ہے (باقی اس کو بہانہ بنا کر ڈھول صبح سے شام تک پٹوانا درست نہیں۔ یہ پھر اعلان کے بجائے باجا کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ ظفیر)

دف کی اجازت ہے مگر یہ کہنا کہ بغیر باجا نکاح حرام ہے بد دینی ہے اور کفر کا خوف ہے

**سوال (۱۹۰)** تقویۃ الایمان کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ تبوک کی لڑائی کے بعد دف کو منع فرمادیا تھا اور جو شخص یہ کہے کہ جس نکاح میں باجہ نہ ہو وہ نکاح حرام ہے۔ اس شخص کے لئے کیا حکم ہے

[1] ویندب اعلانہ ای اظہارہ والضمیر راجع الی النکاح بمعنی العقد لحدیث الترمذی اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹/۲) ہذا اذا لم یکن لہ جلاجل ولم یضرب علی ھیئۃ التطرب (ایضاً کتاب الحظر ص ۳۰۴/۵ ظفیر)۔



**الجواب:** فقہائے احناف نے دف کی اجازت نکاح میں دی ہے۔ شامی میں ہے ویندب اعلانہ ای اظہارہ والضمیر راجع الی النکاح بمعنی العقد[1]۔ لحدیث الترمذی اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ الدف[2]۔ جو شخص یہ کہے کہ جس بیاہ میں باجا وغیرہ نہ ہو وہ حرام ہے الخ وہ شخص فاسق ہے بلکہ اس کے کفر کا خوف ہے، توبہ کرے۔

بغیر خطبہ نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں

**سوال (۱۹۱)** بغیر خطبہ نکاح درست است یا نہ؟

**الجواب:** خطبہ اگر نباشد نکاح منعقد می شود۔ ارکان نکاح ایجاب وقبول است خطبہ شرط نیست، بلکہ سنت است[3]۔ فقط (یعنی بغیر خطبہ نکاح جائز ہے)

منگنی کے بعد جو دیا تھا، نکاح نہ ہونے کی صورت میں واپس لے سکتا ہے یا نہیں

**سوال (۱۹۲)** جہاں منگنی ہوئی تھی وہاں نکاح نہیں ہوا، تو منسوبہ کو جو کچھ دیا گیا تھا، اسے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** قال فی الدر المختار خطب بنت رجل وبعث الیھا اشیاء ولم یزوجھا ابوھا الخ یسترد عینہ قائما الخ وکذا یسترد ما بعث ھدیۃ۔ قائم دون الھالک والمستھلک[4] الخ معلوم ہوا کہ جب نکاح نہ ہوا تو جو کچھ اس نے اس وجہ سے دیا ہے اور وہ موجود ہے، اس کو واپس لے سکتا ہے۔

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹/۲ ۱۲ ظفیر مفتاحی
[2] دیکھئے مشکوٰۃ باب اعلان النکاح ص ۲۷۲ ۱۲ ظفیر
[3] ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹/۲) اس سوال وجواب کا ماحصل یہ ہے کہ اگر کوئی خطبہ نہ پڑھے اور ایجاب وقبول گواہوں کے سامنے ہو جائے تو بھی نکاح ہو جائے گا۔ خطبہ رکن یا شرط نکاح نہیں ہے کہ اس پر نکاح موقوف ہو۔ ظفیر۔
[4] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب المہر ص ۵۰۱/۲ ۱۲ ظفیر۔

**جو دور دراز سے مجبوری کی وجہ سے نہ آسکتا ہو اس کی شادی کس طرح انجام دی جائے**

سوال (۱۹۳) ایک شخص دور دراز اپنے وطن سے رہتا ہے، اگورمنٹی ملازمت ہے، اس کی شادی کے دن قریب آگئے ہیں، رخصت منظور نہیں ہوتی تو بذریعہ خط اس کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- دور سے بذریعہ خط و کتابت بھی نکاح ہو سکتا ہے[1]۔ اسکی صورت یہ ہے کہ وہ شخص جو نکاح کا ارادہ رکھتا ہے اپنی طرف سے کسی کو وکیل بنادے کہ میرا نکاح فلاں لڑکی سے کردو، وہ شخص وکیل عورت کے سامنے یا اس کے وکیل کے سامنے جاکر دو یا دو گواہوں کے یہ کہے کہ میں نے فلاں مرد کا نکاح فلاں عورت سے بقدر اس قدر مہر کے کیا، اور عورت یا اس کا وکیل قبول کرلے یا عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کا وکیل قبول کرے۔ بہرحال یہ صورت بھی جواز نکاح کی ہے[2]۔ فقط

**باندی کسے کہتے ہیں اور اس کے ساتھ وطی بلا نکاح جائز ہے یا نہیں.....**

سوال (۱۹۴) باندی کس کو کہتے ہیں، باندی کے ساتھ بدون نکاح کے وطی درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- باندی مملوکہ کو کہتے ہیں، یہاں (ہندوستان میں) وہ نہیں ہے۔ فقط۔ (جہاں شرعی باندی ہو اس کے ساتھ وطی بلا نکاح جائز ہے۔ ظفیر)[3]

**بیوی پر اطاعت ضروری ہے**

سوال (۱۹۵) منکوحہ زید، زید کے پاس رہنا نہیں چاہتی اور زید ہندہ کو چھوڑنا نہیں چاہتا، اس صورت کا کیا حکم ہے۔

[1] قال ينعقد النكاح بالكتاب كما ينعقد بالخطاب وصورته ان يكتب اليها يخطبها فاذا بلغها الكتاب احضرت الشهود وقرأته عليهم الخ (رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۶۴ ج ۲) ظفير [2] واذا اذنت المرأة للرجل ان يزوجها من نفسه فعقد بحضرة شاهدين جاز الخ لنا ان الوكيل في النكاح معبر وسفير فالتمانع في الحقوق دون التعبير ولا ترجع الحقوق اليه (هدايه فصل في الوكالة بالنكاح ص ۳۰۲ ج ۲) ظفير [3] وله التسري بماشاء من الاماء (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المحرمات ص ۴۰۰ ج ۲) ظفير۔



الجواب:- ہندہ کو ضرور ہے کہ زید کے پاس رہے اور اس کی اطاعت کرے[1] بدون طلاق دیئے زید کے یا خلع کرنے کے کوئی صورت زید سے علیحدگی کی نہیں ہے[2]۔ فقط

**منگنی کے بعد لڑکے کی صحت خراب ہو گئی دوسری جگہ لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں**

سوال (۱۹۶) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ایسی صورت میں کہ زید نے اپنی بیٹی کا خطبہ (منگنی) عمر کے بیٹے سے صغر سنی میں کیا تھا اور موافق رسم و رواج کے لڑکے والوں کی جانب سے کچھ زیور اور کپڑے دیئے گئے تھے، آخر قضاء الٰہی سے دو تین سال یا زیادہ کے بعد اس لڑکے کی ٹانگ میں مرض گنبیر ہو گیا، اس کی وجہ سے وہ لڑکا لنگڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ اب وہ لڑکا بغیر لاٹھی کے سہارے کے چلنے سے محتاج ہے، تب لڑکی کے والد نے خیال کیا کہ اس حالت میں یہ لڑکا نفقہ وغیرہ دینے سے بالکل معذور و لاچار ہے اور بغیر خرچ وغیرہ کے ربط و ملاوٹ مشکل ہے۔ لہٰذا زید نے وہ زیور وغیرہ جو خطبہ کی وجہ سے لڑکی کے لئے ملے تھے واپس کر دیئے اور انکار کر دیا کہ اس لڑکے سے اپنی بیٹی کا نکاح نہ کروں گا اور وہ لڑکی بھی راضی نہیں ہے تو اب اس خطبہ اور زیور اور کپڑوں کے متعلق شریعت کیا حکم دیتی ہے؟ اور اگر زید لڑکے موصوف سے اپنی لڑکی کا نکاح نہ کرے اور دوسری جگہ اپنی لڑکی کا خطبہ اور نکاح کرنا چاہے تو اس کو شریعت اجازت دے گی یا نہیں؟۔

الجواب:- شرعاً ولی کو ضروری ہے کہ اپنی دختر کے نکاح میں اسکی مصلحت.... کو پیش نظر رکھے۔ ایسے شخص سے نکاح کرے جو ہر طرح دختر کا کفو ہو اور ناموافقت کا اندیشہ نہ ہو۔ پس صورت مسئولہ میں جب کہ وہ شخص جس سے خطبہ ہوا تھا معذور ہو گیا اور قادر الکسب والنفقہ نہ رہا تو نکاح اس دختر کا اس سے نہ کرنا چاہئے، دوسرے شخص سے

[1] ارشاد باری تعالیٰ ہے الرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ (سورۃ النساء) [2] اما نكاح منكوحة الغير ومعتدته الخ فلم يقل احد بجوازه (رد المحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج ۲) ظفير

کرنا چاہیے جو ہر طرح لڑکی کا کفو ہو۔ شامی میں ہے ولا یزوج بنتہ الشابۃ شیخاً کبیراً ولا رجلاً دمیماً ویزوجہا کفواً[1]

پس زید اس حالت میں اس معذور جس سے خطبہ ہوا تھا نکاح نہ کرے اور دوسرے عمدہ موقعہ کا خیال کرے، اس میں گنہ گار نہ ہوگا بلکہ اس معذور سے نکاح کرنے میں گنہگار ہوگا اور خطادار ہوگا۔ فقط واللہ اعلم کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ (شیخ الہند وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند) الجواب صحیح احقر گل محمد عفی عنہ۔

زناعورت سے نکاح درست ہے

سوال (۱۹۷) ایک عورت کا ایک شخص سے نکاح ہوا اس نے چند یوم کے بعد اس کو طلاق دیدی۔ دوسرے شخص سے پھر نکاح ہوا تو اس وقت یہ بات معلوم ہوئی کہ مدخل ذکر بند ہے اور وطی اس سے کرنا بالکل محال ہے اور وہ یہ کہتی ہے کہ مجھکو مرد کی خواہش ہی نہیں ہوتی ہے، صرف یہ جی چاہتا ہے کہ مرد سامنے بیٹھا رہے۔ غرض یہ عورت بمنزلہ مردے کے ہے۔ اب یہ دوسرا شخص بھی اس کو علیحدہ کرنا چاہتا ہے تو اس میں یہ دریافت کرنا ہے کہ ایسی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں، وہ بعد چھوڑ دینے کے مہر کی مستحق ہے کہ نہیں۔ نکاح کے وقت مہر کی کچھ تفصیل نہیں کی گئی کہ معجل کس قدر ہے اور موجل کس قدر ہے۔ صرف مقدار معین کر دی تھی۔ ایسی صورت میں وہ مہر کا دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں

**الجواب:** - اس صورت میں نکاح منعقد ہوگیا اور بعد دخول مہر پورا واجب ہے اور مہر اگرچہ معجل نہ ہو طلاق سے معجل ہو جاتا ہے۔ یعنی بعد طلاق کے فوراً مطالبہ مہر کا زوجہ کی طرف سے ہو سکتا ہے ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن (درمختار)[2] قولہ ورتق بالتحریک انسداد مدخل الذکر[3]

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ / ۲ ۱۲ ظفیر [2] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب العنین وغیرہ ص ۸۲۲ / ۲ ۱۲ ظفیر
[3] ردالمحتار کتاب العنین وغیرہ ص ۸۲۲ / ۲ ۱۲ ظفیر۔



شامی۔ ویتاکد عند وطی او خلوۃ صحت من الزوج۔ درمختار[1] وفی الخلاصۃ و بالطلاق یتعجل المؤجل۔ شامی ص ۳۵۹ / ۲، باب المہر[2]۔ فقط

نکاح سب پڑھا سکتے ہیں

سوال (۱۹۸/۱) مجسٹریٹ کا یہ فرمانا کہ نکاح پڑھنا ہر خاص و عام کا کام ہے، قاضی کی کوئی ضرورت نہیں، صحیح ہے یا نہیں۔

قاضی شہر کے ہوتے ہوئے فقیر نکاح پڑھا سکتا ہے

سوال (۱۹۹/۲) بموجودگی قاضی شہر بلا اجازت قاضی۔ فقیر جو وکالت کرتا ہے نکاح پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔

نکاح خوانی کسی خاندان سے مخصوص نہیں ہوتی

سوال (۲۰۰/۳) جو قاضی عرصہ سے نکاح خوانی پر قابض ہے اور اس کے پاس سند بایں مضمون ہو کہ قضاء پر انھیں کا خاندان رہے، یا پشتہا پشت سے قبضہ چلا آتا ہو تو قابل لحاظ ہے یا نہیں۔

**الجواب:** - (۱) صحیح ہے۔ فقط

(۲) پڑھ سکتا ہے۔ فقط۔

(۳) نکاح خوانی کسی خاص خاندان یا کسی خاص شخص کا حق شرعاً نہیں ہے جس سے نکاح پڑھوالیا جائے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ انتظامی قضیہ جداگانہ ہے، جیسا حکام مصلحت سمجھیں انتظام کریں۔ فقط۔

نکاح خوانی کسی شخص واحد کی جاگیر نہیں ہے

سوال (۲۰۱) نکاح خوانی کے متعلق کیا حکم ہے اور یہ کام حکماً کسی خاص شخص یا اشخاص کے لئے مخصوص کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر کوئی شخص جو سرکار سے اس کام کے لئے مقرر نہ کیا گیا ہو نکاح پڑھا دے تو وہ جائز ہوگا یا نہ؟ یا منا کحین کو کسی ایسے حکم کی پابندی پر مجبور کیا جانا شرعاً درست ہے یا نہ؟ اس زمانہ میں کوئی باقاعدہ نکاح کا رجسٹر رکھا جانا بہت خرابیوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے، اور حقوق زن وشوہر کی حفاظت کے لئے ایک نہایت مستحکم اور مضبوط ذریعہ ہے، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ تاوقتیکہ نکاح خوانی کی خدمت کی غرض سے خاص شخص یا اشخاص کو حکماً مقرر نہ کیا جاوے۔ کسی رجسٹر یا کتاب نکاح کا باقاعدہ

رکھنا ناممکن ہے۔ قاضیوں کی درخواست میں جو نذرانہ سرکاری نسبت لکھا گیا ہے، یہ درحقیقت ایک فضول امر ہے۔ کسی سرکاری نذرانہ یا محصول کا مقرر کیا جانا کس قدر نامناسب ہے۔ اور گویا ریاست ہذا میں یہ پرانا قانون نکاح ثانی کی نسبت کسی زمانہ سابق سے جب کہ قانون کا رواج یہاں ایسا نہ تھا جیسا آجکل ہے چلا جاتا ہے مگر عدالتہائے سرکار نے سرکاری نذرانہ کو عمداً نکاح ثانی کے لئے لازمی و ضروری خیال نہیں کیا۔

**الجواب:** - شرعاً نکاح ثانی کے لئے کوئی قید اور پابندی نہیں ہے خود زوجین بالغین روبرو دو گواہوں کے اپنا عقد کر سکتے ہیں اور ایجاب و قبول کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں اگر وہ خود نہ کریں تو ہر ایک ان میں سے جس کو وکیل نکاح بنا دیوے صحیح ہے اور وکیل کا نکاح کیا ہوا معتبر ہے اور ولی شرع میں اسی لئے مقرر ہے کہ وہ اس کام کو کرے۔ پس مخصوص کرنا عقد نکاح کا ساتھ خاص اشخاص کے کہ وہی عقد نکاح کریں تو معتبر ہو ورنہ نہیں۔ مقید کرنا امر مطلق شارع کا ہے جو ناجائز ہے، پس ایسا حکم کرنا کہ سوائے خاص لوگوں کے اور کوئی نکاح خوانی نہ کر سکے اور کرے تو وہ معتبر نہ ہو اور گویا وہ نکاح نہ سمجھا جاوے۔ بہت سے مفاسد پر مشتمل ہے اور احکام شرعیہ کا مبطل ہے مناسب بلکہ بقاعدہ شرعیہ لازم ہے کہ اس حکم کو عام ہی رکھا جاوے اور کسی کی رعایت سے مخلوق کو اپنے حوائج ضروریہ کے پورا کرنے میں مجبور نہ کیا جاوے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ عزیز الرحمن۔

**سرکار کے مقرر کردہ آدمی کے واسطہ سے نکاح نہ ہو تو بھی جائز ہے**

**سوال (۲۰۲)** یہاں کی سرکار نے ایک قانون یہ بھی جاری کیا ہے کہ جو شخص نکاح کرنا چاہے وہ ایک خاص شخص کی معرفت جو اس کام کے لئے مقرر ہے کر سکتا ہے؛ وہی عورت جائز سمجھی جاتی ہے۔

**الجواب:** - جب کہ سرکار نے یہ قانون مقرر کر رکھا ہے تو مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کوئی نکاح بدون وساطت اس شخص کے جس کو اس کام کے لئے سرکار نے مقرر کیا ہے



کوئی نکاح نہ کریں، تاکہ ایسا نہ ہو کہ منکوحہ غیر منکوحہ اور اولاد صحیح النسب غیر صحیح النسب سمجھی جاوے فقط (لیکن یہ بغرض سہولت مشورہ دیا گیا ہے، اس قانون کا ماننا لازم نہیں ہے اور اب یہ قانون کہیں لازمی درجہ کا نافذ بھی نہیں ہے اور جیسا کہ پہلے گذرا اس پر پابندی عاید کرنا مفاسد کا پیش خیمہ ہے۔ واللہ اعلم۔ ظفیر)

**اجرت نکاح جبراً لینا کیسا ہے**

**سوال (۲۰۳)** نکاح خوانی کی اجرت جبراً لینا جائز ہے یا نہیں۔

**نکاح خوانی کے لئے ایک آدمی کو مقرر کرنا درست ہے یا نہیں**

**سوال (۲۰۴)** نکاح خوانی کے لئے شرعاً ایک شخص کو مخصوص کرنا ضروری ہے یا نہیں۔

**الجواب:** - (۱) جائز ہے اور جس قدر اجرت معروف ہے وہ موافق قاعدہ المعروف کالمشروط جبراً بھی لے سکتا ہے۔

(۲) ضروری نہیں ہے۔ انتظاماً اگر ایسا کیا جائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط۔

**بہن کی شادی کی خاطر اپنی شادی کرلی تو درست ہے**

**سوال (۲۰۵)** میں غریب یتیم ہوں اور میری ہمشیرہ یتیمہ قریب البلوغ بلکہ بالغہ ہے، اگر میں اپنی ہمشیرہ کے عقد نکاح کے عوض اپنا نکاح کرلوں تو جائز ہے یا نہ۔

**الجواب:** - شریعت اس میں کسی کو مجبور نہیں کرتی۔ جہاں موقعہ ہو اور مناسب ہو اپنا عقد اور اپنی ہمشیرہ کا عقد کر دیا جاوے۔ فقط۔

**نکاح شہرت سے بہتر ہے یا خفیہ طور پر**

**سوال (۲۰۶)** نکاح شرعاً شہرت کے ساتھ ہونا چاہئے یا خفیہ طور پر۔

**الجواب:** - بہتر یہ ہے کہ شہرت کے ساتھ ہونا چاہئے اور دو گواہوں کے روبرو اگر خفیۃً بھی ایجاب و قبول ہو جاوے تو نکاح صحیح ہے۔

رافضی نکاح پڑھائے تو کیا حکم ہے

**سوال (۲۰۷)** رافضی نے اہل سنت کا نکاح پڑھا صحیح ہوا یا نہ ؟ ۔

**الجواب** :۔ نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ ناکح ومنکوحہ دونوں سنی ہیں رافضی نے صرف ایجاب وقبول کرایا ہے تو اس سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا البتہ مناسب یہ ہے کہ رافضی کو قاضی نکاح خواں سنیوں کا نہ بنایا جاوے ۔ فقط ۔

مسجد میں نکاح پڑھنا درست ہے یا نہیں

**سوال (۲۰۸)** نکاح مسجد میں پڑھانا بالاتفاق درست ہے یا نہیں ۔

**الجواب** :۔ درست ہے ۔ فقط

نکاح مسجد میں مستحب ہے

**سوال (۲۰۹)** زید کہتا ہے کہ مسلمانوں کا نکاح مسجد میں ہونا چاہئے کیونکہ قرون ثلاثہ میں نکاح مسجد ہی میں ہوتا تھا ۔ عمرو کہتا ہے کہ مسجد میں نکاح ہونا پہلے تو مشابہت بہ نصاریٰ ہے اس لئے کہ ان کے مذہب میں گرجا ہی میں نکاح ہوتا ہے اسکے علاوہ مسجد میں خاص اسی نکاح کے لئے روشنی بیحد ہمیشہ سے زیادہ کرنا اور فرش وغیرہ ہمیشہ سے زیادہ بچھانا اور ہزار ڈیڑھ ہزار آدمیوں کا مسجد میں گھس پڑنا جن میں بہت سے بے وضو اور بہت سے بے نمازی بھی ہوتے ہیں اور بعد نکاح کے اسی مسجد کے اندر لڑکے کا مبارکبادی گانا ، پھر صحن مسجد میں شربت پلانا ، شور وغل ہونا جس کے سبب سے کتنے ایک نمازیوں کی نماز میں خلل ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ ، یہ سب خلاف آداب مساجد ہیں ۔ اس لئے مسجدوں میں نکاح نہیں ہونا چاہئے ۔ سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں کون حق پر ہے ۔

**الجواب** :۔ درمختار میں ہے ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم جمعۃ[1] الخ اس کا حاصل یہ ہے کہ نکاح میں یہ امور مستحب ہیں : اعلان کرنا اور خطبہ پڑھنا اور مسجد میں ہونا ، اور جمعہ کے دن ہونا وغیرہ ۔ پس حتی الوسع اگر ان امور کی رعایت

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر ۔



رہے تو بہت اچھا ہے اور مبارک ہے اور شامی میں مسجد میں نکاح کے مستحب ہونے کی یہ وجہ لکھی ہے للامر بہ فی الحدیث یعنی حدیث شریف میں اس کا حکم وارد ہوا ہے کہ مسجد میں نکاح پڑھو ۔ الفاظ اس حدیث کے جس میں یہ حکم وارد ہوا ہے یہ ہیں : عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف ۔ رواہ الترمذی[1] ۔ حاصل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس نکاح کو اعلان کرو اور مسجد میں کرو اور دف سے اعلان کرو ۔ مرقات میں لکھا ہے قولہ بالدفوف لکن خارج المسجد[2] ۔ یعنی اگر دف ہو تو خارج مسجد ہونا چاہئے ۔ پس معلوم ہوا کہ قول زید کا صحیح ہے ، البتہ مسجد کے آداب کا بھی خیال رکھنا چاہئے جیسا کہ مرقاۃ کی عبارت سے واضح ہوا کہ دف خارج عن المسجد ہونا چاہئے ۔ اس طرح مسجد میں دیگر امور خلاف شرع بھی نہ ہونے چاہئیں ۔ فقط ۔

ولیمہ کا کھانا کب مسنون ہے

**سوال (۲۱۰)** ولیمہ کا کھانا کب مسنون ہے ۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ نکاح کی صبح کو اور ایک گروہ کہتا ہے کہ رخصت کے بعد صبح کو ۔

**الجواب** :۔ ولیمہ کا کھانا نکاح کے بعد ہر وقت جائز ہے اور ہر طرح سنت ادا ہو جاتی ہے ، خواہ نکاح سے اگلے دن کرے ۔ زفاف ہو یا نہ ہو اور خواہ بعد زفاف کے کرے اور بعض علماء نے یہ بھی فرمایا ہے کہ نکاح کے بعد بھی کرے اور زفاف کے بعد بھی یعنی جب کہ زفاف کچھ بعد میں ہو ۔ مرقات میں ہے قیل انہا یکون بعد الدخول وقیل عند العقد وقیل عندھما[3] ۔ فقط ۔

نکاح پہلے ہو اور رخصتی کئی ماہ بعد تو ولیمہ کب کیا جائے

**سوال (۲۱۱)** بعض نکاح ایسے ہوتے ہیں کہ چھ ماہ پہلے ہو جاتا ہے اور رخصت ۶ ماہ بعد ہوتی ہے ، آیا دعوت ولیمہ

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر [2] مرقاۃ شرح مشکوۃ باب اعلان النکاح ص ۲۲۵ ج ۳ ۔ ۱۲

[3] مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح باب الولیمہ ص ۲۴۵ ج ۳

بعد نکاح ہونی چاہئے یا بعد شب زفاف۔

الجواب :۔ شرح شرعۃ الاسلام میں ہے وکذا الولیمۃ سنۃ الخ واختلفوا ایضاً فی وقت الولیمۃ قال بعضہم بعد الدخول بہا وقال بعضہم عند العقد وقال بعضہم عندہما جمیعاً الخ[1] اس کا حاصل یہ ہے کہ بعض نے فرمایا کہ نکاح کے وقت ہے اور بعض نے فرمایا کہ دونوں وقتوں میں سے جس وقت چاہے کر دے۔ الغرض خواہ نکاح کے بعد ولیمہ کرے یا رخصت کے بعد کرے، سنت ولیمہ حاصل ہو جاوے گی۔ فقط۔

نکاح متعہ و موقت باطل ہے

سوال (۲۱۲) قاضی حسن الدین نے ایک مرد کا ایک عورت سے چھ ماہ کے لئے نکاح متعہ پڑھا دیا اور قاضی صاحب موصوف کو سرکار نظام سے دو نمبر معافی صرف حق الخدمت میں دیئے ہوئے ہیں اور قاضی موصوف ایک بالکل بے علم اور ناخواندہ آدمی ہیں، ایسے شخص کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہماری سرکار نظام کے صدر الصدور امور مذہبی اس اراضی کو ضبط فرما کر کسی ایسے شخص کو دیدیں کہ جو مسجد کو آباد کر کے اشاعت اسلام کریں ایسا کرنا کہاں تک جائز ہے؟

الجواب :۔ درمختار میں ہے وابطل نکاح متعۃ و موقت[2]۔ پس معلوم ہوا کہ نکاح متعہ و موقت باطل ہے۔ جس قاضی نے ایسا کیا وہ جاہل ہے و فاسق ہے، امامت اس کی مکروہ ہے، اس کو امام نہ بنایا جاوے اور اس کو اس عہدے سے معزول کرنا چاہئے اور جب کہ وہ اس عہدہ پر نہ رہا تو صدر الصدور امور مذہبی کو اختیار ہے کہ اس حق الخدمت کو دوسرے صاحب کو دیویں جو اس خدمت کو انجام دیویں۔ فقط۔

نکاح متعہ درست نہیں ہے، شیعوں کا دعویٰ غلط ہے

سوال (۲۱۳) یہاں پر چند حضرات شیعہ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حلت متعہ آیات اور احادیث اور کتب اہل سنت سے ثابت ہے۔ آیت یہ پیش کرتے ہیں فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ الآیہ۔ اور کتب اہل سنت یہ پیش کرتے ہیں۔ تفسیر درمنثور

[1] شرح شرعۃ الاسلام ص ۴۴۷۔ ۱۲ ظفیر۔ [2] الدر المختار باب المحرمات ص ۱۹۰ ج ۲۔ ۱۲ ظفیر۔



تفسیر کبیر، تفسیر طبری، صحیح مسلم، صحیح بخاری، عینی شرح بخاری۔ یہ سب حوالجات صحیح ہیں یا نہیں اور قول حضرت عمرؓ کا پیش کرتے ہیں۔ متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا احرمہما اس کا کیا مطلب ہے۔

الجواب :۔ معنی صحیح آیت فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ کے یہ ہیں کہ جس عورت سے تم فائدہ اٹھاؤ نکاح کے ساتھ تو اس کو اس کا مہر دو۔ کما فی الجلالین۔ فما استمتعتم، تمتعتم بہ منہن، ممن تزوجتم بالوطی الخ ص ۷۰[1] وفی المدارک فما استمتعتم بہ منہن فما نکحتموہ منہن الخ[2] وفی الخازن واما الآیۃ فانہا لم تتضمن جواز المتعۃ لانہ تعالیٰ قال فیہا ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فدل ذلک علی النکاح الصحیح[3] وفیہ ایضاً بروایۃ مسلم عن سبرۃ بن معبد الجہنی انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایہا الناس انی کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیامۃ فمن کان عندہ منہن شیئاً فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما اتیتموہن شیئاً والی ہذا ذہب جمہور العلماء من الصحابۃ فمن بعدہم ای ان نکاح المتعۃ حرام الخ ص ۴۰۰ خازن۔ پس معلوم ہوا کہ حوالجات اس شیعی کے محض غلط اور افتراء ہیں۔

وروی سالم بن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطابؓ صعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام ینکحون ہذہ المتعۃ وقد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہا لا اجد رجلاً نکحہا الا رجمتہ بالحجارۃ ص ۴۰۹ خازن

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ان کا یہ فرمانا احرمہما بتصریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جیسا کہ روایت سالم میں موجود ہے وقد نہی

[1] تفسیر مدارک ص ۱۷۰۔ ۱۲ [2] [3] تفسیر خازن الموسوم لباب التاویل ص ۴۰۳ ج ۱ ) ۱۲ ظفیر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہا الحدیث وفی متعۃ الخ تفصیل لایلیق بہذا المقام۔ فقط۔

# تیسرا باب

## وہ عورتیں جن سے نکاح درست ہے

**بیوی کے رہتے ہوئے بیوی کی غیر حقیقی بھتیجی سے نکاح درست ہے**

**سوال (۲۱۴)** عبدالکریم کی چچازاد ہمشیرہ کی شادی احمد حسن سے ہوئی، اب ہمشیرہ مذکورہ وجوہات چند اور دائم المریض رہنے کے اپنے شوہر کو اجازت نکاح ثانی کی دیتی ہے تو عبدالکریم کی لڑکی سے احمد حسن کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** نکاح احمد حسن مذکور کا اس صورت میں عبدالکریم کی دختر سے صحیح ہے۔ کذا فی کتب الفقہ[1]۔ فقط

**عورت جب کہے کہ شوہر نے مجھے طلاق دیدی ہے تو اس سے نکاح درست ہے**

**سوال (۲۱۵)** کسی عورت کے شوہر کا پتہ نہ ہو اور وہ یہ ظاہر کرتی ہو کہ میرا شوہر مجھے طلاق دے چکا ہے اس سے نکاح جائز ہے یا نہ۔

**الجواب:-** درمختار میں ہے لو قالت امرأة لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لاباس ان ینکحها[2] الخ یعنی اگر کسی عورت نے یہ بیان

---

[1] وحرم الجمع وطأ بملك يمين بين امرأتين ايتهما فرضت ذكرا لم تحل للاخرى ابدا الخ فجاز الجمع بين امرأة وبنت زوجها الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲) ظفیر۔ [2] الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الحظر والاباحة فصل في البيع ص ۳۴۷ ج ۵ ۱۲ ظفیر۔



کیا کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دیدی ہے اور میری عدت بھی گزر گئی ہے تو اس سے نکاح کرنے میں، کچھ حرج نہیں ہے اور شامی نے خانیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ اس شخص کو یہ گمان ہو کہ یہ عورت سچ کہتی ہے اور وہ عورت معتبر معلوم ہوتی ہو[1]۔

**مطلقہ کا بعد عدت نکاح کرنا درست ہے**

**سوال (۲۱۶)** وزیر خاں نے اپنی زوجہ کو عرصہ تقریباً ۱۲ سال کا ہوا کہ گھر سے نکال دیا، قاضی صاحب نے وزیر خاں کو ہدایت کی کہ تم اپنی عورت کو لیجاؤ، وزیر خاں نے جواب دیا کہ میری طرف سے طلاق ہی ہے عورت نے محب اللہ سے نکاح کر لیا ہے، آیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** جس وقت وزیر خاں نے یہ لفظ کہا کہ میری طرف سے طلاق ہی ہے، اس وقت اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، پس اگر نکاح اس کا محب اللہ سے بعد گزرنے عدت کے ہوا ہے جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں تو یہ نکاح صحیح ہے کما قال اللہ تعالیٰ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ[2]۔ فقط۔

**نکاح میں شرط لگانا باطل ہے مگر نکاح ہو جاتا ہے**

**سوال (۲۱۷)** فی زماننا بعض اہل دختر معروف شرط قرار دیکر صاحب فرزند سے رشتہ یعنی سانٹا لیتا ہے شرعاً درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** نکاح دونوں صحیح ہو جاتے ہیں اور شرط باطل ہے اور مہر ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ واجب ہوتا ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] حاصله انه متى اخبرت بامر محتمل فان ثقة او وقع فی قلبه صدقها لاباس بتزوجها (ایضاً) ظفیر۔ [2] سورة البقرة ع ۲۸۔

[3] ووجب مهر المثل فی نكاح الشغار هو ان يزوجه بنته على ان يزوجه الآخر بنته او اخته مثلاً معاوضة بالعقدين وهو منهى عنه لخلوه عن المهر فاوجبنا فيه مهر المثل فلم يبق شغاراً (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر مطلب نكاح الشغار ص ۳۸۴ ج ۲) ۱۲ ظفیر۔

چچازاد ہمشیرہ کے شوہر سے اپنی لڑکی کا نکاح درست ہے جب کہ ہمشیرہ فوت ہو چکی ہو

سوال (۲۱۸) ہندہ کی چچازاد ہمشیرہ زبیدہ نے وفات پائی اب ہندہ اپنی لڑکی کا نکاح زبیدہ مرحوم کے خاوند سے کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ کر سکتی ہے[1]۔

بھانجہ کی بیوہ سے جو سالی بھی ہے بیوی کے مرنے کے بعد شادی درست ہے

سوال (۲۱۹) زید عمر کا حقیقی بھانجہ تھا اور دونوں کی زوجہ آپس میں حقیقی بہنیں تھیں، عمر کی زوجہ کا انتقال ہو گیا اور تھوڑے عرصہ بعد زید کا بھی انتقال ہو گیا، کیا ایسی صورت میں زید کی بیوہ سے عمر کا نکاح بعد عدت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ عمر کا نکاح اس صورت میں زید کی بیوہ سے جو کہ عمر کی سالی بھی ہے اور بھانجہ متوفی کی زوجہ بھی تھی صحیح ہے[2]۔ فقط۔

ہر ایک دوسرے کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرے تو یہ درست ہے

سوال (۲۲۰) زید نے اپنی لڑکی عمر کے لڑکے سے اور عمر نے اپنی لڑکی زید کے لڑکے سے نکاح کر دیا اور مہر دونوں لڑکیوں کا شرعی طور پر مقرر و معین ہو گیا تو یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ دونوں نکاح شرعاً صحیح ہو گئے[3]۔ فقط

شوہر کے انتقال کے بعد شوہر کے داماد سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۲۱) شوہر کا انتقال ہو گیا، اس کے داماد سے یہ بیوہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ شوہر کا داماد مذکور پہلی بیوی سے جو لڑکی ہے اس سے نکاح ہو چکا تھا یہ سوتیلی ساس ہے۔

---

[1] کوئی وجہ حرمت نہیں وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ (النساء ۴) میں داخل ہے۔ ظفیر [2] قال اللہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ (النساء ۔ ۴)۔ [3] ایضاً۔



بیوی کا لڑکا مر جائے تو اس کی بیوہ سے شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۲۲) بیوی کی بہو جب کہ لڑکا بیوی کا جو سابق شوہر سے ہے مر جاوے، بہو مذکور سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ (۱ و ۲) ان دونوں صورتوں میں نکاح صحیح ہے۔ کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط

مطلقہ کا نکاح شوہر کے چچازاد چچا سے درست ہے

سوال (۲۲۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، اس عورت مطلقہ کا نکاح پہلے شوہر کے چچازاد چچا یعنی شوہر کے باپ کے چچازاد بھائی سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور عورت مطلقہ غیر مدخولہ ہے تو اس پر عدت لازم ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس عورت مطلقہ کا نکاح پہلے شوہر کے چچازاد چچا یعنی شوہر کے باپ کے چچازاد بھائی سے درست ہے۔ بلکہ اگر شوہر کے حقیقی چچا سے بھی نکاح کیا جاتا تو درست ہوتا[2]۔ اور چونکہ مطلقہ غیر مدخولہ ہے اس لئے اس پر عدت لازم نہیں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا[3] الآیہ۔ فقط۔

ایک بہن کا لڑکا ہو اور دوسری بہن کی پوتی تو نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۲۲۴) بشیرا و مسکن دونوں حقیقی بہنیں ہیں، بشیرا کے دو لڑکے عبدالغفور و عبدالشکور ہیں اور مسکن کے تین لڑکے بدلے، سعد اللہ، نصر اللہ اور ایک لڑکی ہے۔ عبدالغفور کی شادی مسکن کی لڑکی سے ہوئی ہے، تو عبدالشکور کی شادی مسکن کی پوتی یعنی بدلے کی لڑکی کے ساتھ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ مسماۃ بشیرا کے پسر عبدالشکور کا نکاح مسکن کی پوتی یعنی بدلے کی دختر سے شرعاً درست ہے کہ وہ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ الآیہ[4] میں داخل ہے۔ فقط۔

---

[1] فجاز الجمع بین امرأة وبنت زوجها او امرأة ابنها (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲) ظفیر [2] وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ (النساء ۔ ۴) [3] سورۃ الاحزاب ع ۶) ظفیر [4] النساء ۔ ۴ ۔ ظفیر۔

**سالی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

سوال (۲۲۵) بکر اپنی حقیقی سالی کی لڑکی سے عقد کرنا چاہتا ہے شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر زوجہ بکر کی بکر کے نکاح میں نہ ہو تو اس کی بھانجی سے نکاح صحیح ہے اور اکٹھا کرنا خالہ بھانجی کو نکاح میں صحیح نہیں [۱] ہے۔ فقط۔

**طوائف سے نکاح درست ہے**

سوال (۲۲۶) ایک شخص نے طوائف سے نکاح کیا اور وہ طوائف علاوہ زنا کے اپنے پیشے رقص وسرود، گانا بجانا کرتی رہے تو نکاح باقی رہا یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح باقی [۲] ہے۔

**بھتیجہ کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں**

سوال (۲۲۷) حقیقی بھتیجہ کی بیوی سے چچا نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ بھتیجہ کے مرنے کے بعد اور اس کی زوجہ کی عدت گذرنے کے بعد نکاح مذکور جائز ہے اور یہی حکم طلاق دینے کی صورت میں [۳] ہے۔ فقط۔

**طوائف نے اس شرط پر نکاح کیا کہ رقص کا پیشہ باقی رکھے گی کیا حکم ہے**

سوال (۲۲۸) ایک طوائف نے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ اپنے پیشہ رقص وسرود کو جاری رکھے گی شرعاً وہ نکاح جائز ہوا یا نہیں، اور اگر وہ گانا بجانا کرتی رہے تو نکاح رہے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح صحیح ہوگیا اور بعد میں بھی باقی رہا اگرچہ وہ دونوں عاصی وفاسق [۴،۵] ہیں۔

---

[۱] ولا یجمع بین المرأۃ وعمتہا او خالتہا او ابنۃ اخیہا او ابنۃ اختہا (ہدایہ مجیدی فصل فی المحرمات ص ۲۷۴ ج ۲) ظفیر۔ [۲] وصح نکاح حبلی من زنا الخ وان حرم وطؤھا ودواعیہ حتی تضع الخ ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲ وص ۴۰۲ ج ۲) ظفیر [۳] واحل لکم ما وراء ذٰلکم (النساء - ۴) [۴] لکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۵ ج ۲) ظفیر



جب تک کہ تائب نہ ہوں۔ فقط۔

**تایا، چچا اور بھتیجے کی بیوہ سے نکاح درست ہے**

سوال (۲۲۹) حقیقی تایا، چچا و بھتیجہ متوفی کی زوجات سے نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ تایا، چچا و بھتیجہ کے انتقال کے بعد مثلاً ان کی زوجہ بیوہ سے عدت کے بعد نکاح شرعاً جائز [۱] ہے۔ فقط

**بیوی کی پہلی لڑکی سے بھائی کا نکاح کرنا کیسا ہے**

سوال (۲۳۰) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ایک لڑکی پہلے خاوند سے اس کی ہمراہ آئی تو اب یہ شخص اس لڑکی کا نکاح اپنے حقیقی بھائی خورد سے کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس لڑکی کا نکاح برادر خورد سے جائز [۲] ہے۔ فقط

**غیر مقلد کی اولاد سے نکاح درست ہے**

سوال (۲۳۱) جو فرقہ غیر مقلد اپنے آپ کو اہل حدیث بتلاتے ہیں، ان سے بیٹا بیٹی کا بیاہ کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر نکاح کیا جاوے گا نکاح منعقد ہوجاوے گا [۳] لیکن ایسے فرقوں اور ایسے متعصب لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناکحت ومواکلت ومشاربت وغیرہ کو منع فرمایا ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ ان لوگوں سے اس قسم کے تعلقات بیاہ شادی کے قائم نہ کئے جائیں۔ فقط (موجودہ دور میں پہلا سا تعصب بھی باقی نہ رہا۔ ظفیر)

**بھائی کی مطلقہ متہمہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

سوال (۲۳۲) ایک شخص نے اپنی منکوحہ عورت کو اپنے والد کے ساتھ زنا کی نسبت دیکر طلاق دیدی اور اس کا والد اور عورت ہر دو زنا سے منکر ہیں۔ ایک گواہ بھی موجود نہیں۔ اب عورت مذکورہ کا نکاح خاوند اول

---

[۱] اس لئے کہ کوئی وجہ حرمت نہیں پائی جاتی، ارشاد ہے واحل لکم ما وراء ذٰلکم (النساء ۴)

[۲] ایضاً [۳] وفی النہر تجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لانکفر احداً من اہل القبلۃ وان وقع الزاماً فی المباحث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲) ظفیر

کے بھائی سے جائز ہے یا نہیں

**الجواب:** — اس صورت میں عدت گزرنے کے بعد شوہر اول کے بھائی سے نکاح درست ہے[1]۔

دو حقیقی بہنوں میں سے ایک کا نکاح باپ سے ہوا اور دوسری کا اسکے بیٹے سے کیا حکم ہے

**سوال (۲۳۳)** دو حقیقی بہنیں ہیں، ان میں سے اگر ایک باپ کے نکاح میں ہو، اور دوسری بیٹے کے نکاح میں تو یہ جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** — دو بہنیں حقیقی ان میں سے ایک باپ کے نکاح میں ہو اور دوسری بیٹے کے نکاح میں، یہ درست ہے شرعاً اس میں کچھ حرج نہیں، وَاُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[2] میں داخل ہے۔ اصل یہ ہے کہ دو بہنوں کا ایک شخص کے نکاح میں اکٹھا ہونا منع ہے۔ باپ بیٹے کے نکاح میں ہونا ممنوع نہیں ہے۔ فقط

یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح درست ہے

**سوال (۲۳۴)** یہودی یا نصرانی عورت سے مسلمان کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:** — عورت یہودیہ یا نصرانیہ سے مسلمان مرد کا نکاح درست ہے درمختار میں ہے وصح نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیہا الخ[3]۔ فقط

بالغ شوہر اگر نابالغہ بیوی کو طلاق دیدے اور پھر شادی کرنا چاہے تو دوبارہ نکاح کرے

**سوال (۲۳۵)** اگر والدین جبراً نابالغہ کو شوہر سے طلاق لے کر علیحدہ کر دیں اور بعد بلوغ لڑکی اس شوہر سے نکاح کرنا چاہے تو از سر نو خطبہ و ایجاب و قبول و مہر و گواہ چاہئے یا بغیر ان امور کے لڑکی کو شوہر کی تحویل میں کر دیں۔

---

[1] کوئی وجہ حرمت نہیں و احل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے [2] النساء ۴۔ ۱۲

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۷/۲ ۱۲ ظفیر۔



**الجواب:** — شوہر اگر بالغ ہے، زوجہ اگرچہ نابالغہ ہو، طلاق واقع ہو جاتی ہے[1] پھر اگر شوہر اول سے نکاح کرنا چاہیں تو مہر جدید و گواہ وغیرہ جملہ امور متعلق نکاح ہونے چاہئیں۔ فقط

صورت مذکورہ میں کیا حکم ہے

**سوال (۲۳۶)** زید و بکر حقیقی بھائی ہیں، زید گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا اور دس سال تک کچھ پتہ نہیں چلا، لاپتہ ہو گیا۔ اس کی زوجہ سے بکر نے نکاح کر لیا، جب دس بارہ سال کے بعد زید واپس آیا تو بکر نے اس کو طلاق دیدی اور نکاح زید کے ساتھ کرا دیا۔ زید کے ایک دختر ہے اور بکر کے پہلی زوجہ سے ایک لڑکا ہے۔ زید کی دختر سے بکر کے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔ نکاح زید کا بعد گزرنے عدت کے ہوا۔ یہ دختر بعد نکاح کے پیدا ہوئی۔ اب اس کا نکاح اس لڑکے سے جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** — اگر زید کے نکاح کے بعد لڑکی چھ ماہ یا اس سے زیادہ میں پیدا ہوئی تو بکر کے پسر از زوجہ سابقہ سے اس کا نکاح درست ہے[2]

عورت کا یہ قول کہ میرے شوہر نے طلاق دیدی ہے ماننا درست ہے

**سوال (۲۳۷)** ایک درزی ایک عورت لایا ہے اس عورت نے بیان کیا کہ مجھکو میرے پہلے خاوند نے طلاق دیدی ہے اور عدت بھی گزر گئی ہے۔ اس کے بعد امام مسجد نے اس عورت کا نکاح اس درزی سے پڑھا دیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

**الجواب:** — درمختار میں ہے ولو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی ومضت عدتی لا باس ان ینکحھا[3] یعنی اگر کسی عورت نے بیان کیا کہ میرے شوہر سابق نے

---

[1] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹/۲) ظفیر [2] کوئی وجہ حرمت نہیں ہے اور یہ واحل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے ۱۲ ظفیر [3] دیکھئے شامی باب العدۃ ص ۸۴۲/۲ ۱۲ ظفیر

بھکو طلاق دیدی ہے اور عدت گذر گئی تو وہ شخص اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ موافق بیان اس عورت کے اس کا دوسرا نکاح صحیح ہو گیا۔ فقط۔

بے عیب کہہ کر لڑکے کا نکاح کیا بعد میں عیب ظاہر ہوا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۳۸) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا رشتہ چار آدمیوں کے سامنے اس شرط پر مقرر کیا کہ لڑکا بے عیب ہو، چنانچہ لڑکے کو جس کی عمر گیارہ بارہ برس کی ہے حکمت عملی سے نکاح کر کے لیگئے اور لڑکے میں جو عیب تھے وہ ظاہر نہ ہونے دیئے۔ نکاح کے دو ماہ بعد لڑکی والے کو معلوم ہوا کہ لڑکے کی ایک بازو اور ایک ٹانگ اصلی حالت پر نہیں ہے۔ بازو تیلی سلائی سی بے ماری ہوئی ہے اور ٹانگ میں تین ناسور ہیں اور پیشہ اس کا بڑھئی لوہار کا ہے اور نکاح رجسٹر میں درج نہیں ہے۔ یہ نکاح جائز رہا یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ نکاح صحیح ہو گیا[1] اب سوائے اس کے کوئی صورت نہیں ہے کہ شوہر جس وقت بالغ ہو اور بعد بلوغ کے وہ طلاق دیدے اس وقت طلاق واقع ہو سکتی ہے[2]۔ فقط۔

پہلی غیر مدخولہ بہن کی طلاق کے بعد دوسری بہن سے فوراً شادی جائز ہے

سوال (۲۳۹) صغیرن اور کبیرن دونوں حقیقی بہنیں ہیں۔ زید کی شادی صغیرن سے مقرر ہوئی، مگر نکاح غلطی سے کبیرن سے ہو گیا، بعدہ دوسرے دن صغیرن سے نکاح ہوا۔ صغیرن کو شوہر اپنے گھر لایا۔ ایک ماہ کے بعد کبیرن کو طلاق دیدی یا صغیرن اپنے گھر ہے۔ ایسی صورت میں صغیرن کا نکاح درست ہوا یا نہیں، اگر صغیرن کا نکاح ناجائز ہوا تو جائز ہونیکی کیا صورت ہے

[1] لڑکی کا نسب کیا ہے یہ سوال میں مصرح نہیں، اگر کفارت میں بھی دھوکہ دیا گیا ہے تو لڑکی کو اختیار ہے افاد ابمعنسی انہ لو تزوجتہ علی انہ حر او سنی او قادر علی النفقۃ فبان بخلافہ او علی انہ فلان بن فلان فاذا ھو لقیط او ابن زنا کان لہا الخیار (الدر المختار علی ہامش رد المحتار قبیل باب العدۃ ص ۸۲۲ ج ۲) ظفیر

[2] ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلاً بالغاً (ہدایہ کتاب الطلاق ص ۳۲۹ ج ۲) ظفیر



الجواب:۔ قال فی الشامی فلو علم فھو الصحیح والثانی باطل[1] الخ اس سے معلوم ہوا کہ صغیرن کا نکاح باطل ہوا، بعد طلاق دینے کبیرن کے پھر صغیرن سے نکاح کرے اور چونکہ کبیرن سے خلوت و وطی نہیں ہوئی تو عدت لازم نہیں ہے بعد طلاق دینے کبیرن کے فوراً صغیرن سے نکاح کر سکتا ہے۔ فقط ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا (الاحزاب-۶)

بھانجہ کی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح درست ہے

سوال (۲۴۰) بھانجہ کی بیوی سے ماموں نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ کر سکتا ہے[2] (یعنی بھانجہ کے طلاق دیدینے یا مرجانیکے بعد جب عدت گذر جائے۔ ظفیر)

پہلے شوہر سے جو لڑکی ہے اسکی شادی دوسرے شوہر کے لڑکے سے جائز ہے جبکہ اسکی دوسری بیوی سے ہو

سوال (۲۴۱) جبکہ ایک مساۃ نے پہلا خاوند کیا اور اس سے دختر یا فرزند تولد ہوئے اور اتفاق سے پہلا خاوند گذر گیا اور مساۃ بیوہ نے دوسرا خاوند کر لیا۔ اس صورت میں پہلے خاوند کی دختر سے دوسرے خاوند کے فرزند کا نکاح شرعاً جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ دوسرے شوہر کا فرزند اگر اس کی دوسری زوجہ سے ہو یعنی اس بیوہ سے نہ ہو جس نے اب اس سے نکاح کیا ہے تو اس بیوہ منکوحہ کی دختر از شوہر سابق کا نکاح شوہر ثانی کے فرزند از زوجہ سابقہ سے صحیح ہے[3]۔ فقط واللہ

[1] رد المحتار للشامی فصل فی المحرمات ص ۳۷۸ ج ۲ تحت قول الماتن وان تزوجہما معاً ای الاختین الخ ۱۲ ظفیر

[2] یہ بھی داخل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے ۱۲ ظفیر

[3] دونوں لڑکا لڑکی کے ماں باپ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ کوئی وجہ حرمت نہیں ہے اُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَالِكُمْ میں داخل ہے ۱۲ ظفیر۔

اگر ایسا نہیں ہے بلکہ دونوں اسی ایک عورت سے ہیں، ایک اس شوہر سے اور دوسرا دوسرے شوہر سے تو اس صورت میں نکاح درست نہیں ہے، بلکہ باطل و حرام ہے۔ ظفیر)

**سالے کی لڑکی سے نکاح درست ہے اور اس کی دوسری لڑکی سے اس کے اس لڑکے کا نکاح بھی درست ہے جو دوسری بیوی سے ہے**

**سوال (۲۴۲)** زید کے نکاح میں خالد کی بہن تھی جس کا انتقال ہوگیا۔ اب زید کے سالے یعنی خالد کی دو لڑکیاں ہیں، زید ایک لڑکی سے اپنا اور دوسری سے اپنے لڑکے کا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ زید کا لڑکا خالد کی ہمشیرہ سے نہیں ہے بلکہ دوسری عورت سے ہے، کیا صورت مسئولہ میں دونوں کے نکاح جائز ہیں؟

**الجواب:-** زید کا نکاح خالد کی دختر سے اور زید کے پسر کا نکاح خالد کی دوسری لڑکی سے شرعاً درست ہے[1]۔ فقط۔

**پہلی بیوی کو طلاق دیدی اور عدت گذر گئی پھر سالی سے شادی کی تو کیا حکم ہے**

**سوال (۲۴۳)** ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیکر عدت طلاق گذر جانے کے بعد اپنی سالی حقیقی سے نکاح کر لیا ہے۔ مگر چونکہ جملہ برادری اس فعل سے سخت خلاف اور معترض ہے کہ یہ فعل شرعاً ناجائز ہے اور مجبور کرتی ہے کہ زوجہ ثانی کو چھوڑ کر زوجہ اولیٰ مطلقہ کو پھر نکاح میں لے لیا جاوے۔ آیا جو نکاح کیا گیا ہے، جائز ہے یا نہیں۔ اور کیا زوجہ مطلقہ سے بغیر حلالہ کے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** نکاح جو زوجہ مطلقہ کی بہن سے بعد عدت کے ہوا شرعاً صحیح ہے[2]

---

[1] ایضاً ۱۲ ظفیر۔ [2] وحرم الجمع بين المحارم نكاحا اى عقدا صحيحا وعدة ولو من طلاق بائن (درمختار) شمل العدة من الرجعي الخ واشار الى ان من طلق الاربع لا يجوز له ان يتزوج امرأة قبل انقضاء عدتهن فان انقضت عدة الكل معا جاز له تزوج اربع وان واحدة فواحدة بعدها (رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲) ظفیر۔



اب اگر زوجہ سابقہ سے نکاح کرنا چاہے تو دوسری زوجہ کو طلاق دیکر جب اس کی عدت گذر جائے (اگر وہ مدخولہ ہے) پہلی زوجہ سے نکاح کرے اور اگر اس کو تین طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے اس سے نکاح صحیح نہیں ہے[1]۔ فقط

**ایک بھائی سے صرف منگنی ہوئی اب دوسرے بھائی سے شادی درست ہے یا نہیں**

**سوال (۲۴۴)** ایک شخص کی نسبت ایک عورت سے ہوئی اور صرف رسم منگنی ہوئی عقد نہیں ہوا، بعد کو کسی وجہ سے رسم منگنی منقطع ہوگئی تو اس صورت میں اس عورت کا عقد اس شخص کے بڑے بھائی سے جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** اس صورت میں نکاح اس عورت کا منگنی والے کے بھائی سے درست ہے، کیونکہ منگنی عقد نکاح نہیں ہے بلکہ وعدہ ہے پس جب کہ کسی وجہ سے اس وعدہ کا ایفاء نہ کیا گیا اور عقد نکاح دوسرے سے کر دیا تو نکاح درست ہے، اگرچہ بے وجہ خلاف وعدہ کرنا اور پہلی منگنی کو منقطع کرنا اچھا نہیں ہے[2]۔ فقط

**حاملہ سے نکاح درست ہے خواہ حمل دوسرے کا ہو**

**سوال (۲۴۵)** ایک عورت کو حمل ہے اس کا نکاح جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔ نکاح کس طرح سے جائز ہے۔ حمل دوسرے آدمی کا ہے اور نکاح دوسرے کے ساتھ ہے۔

**الجواب:-** حاملہ عن الزنا کا نکاح درست ہے خواہ اس سے ہو جس کا حمل ہے یا دوسرے شخص سے، لیکن اگر دوسرے شخص سے نکاح ہو تو نکاح تو صحیح ہوگا لیکن جب تک وضع حمل نہ ہو صحبت و جماع کرنا درست نہیں ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] وان كان الطلاق ثلاثا فى الحرة الخ فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره (ہدایہ باب الرجعة ص ۳۷۹ ج ۲) ظفیر۔ [2] هل اعطيتنيها ان المجلس للنكاح وان للوعد فوعد (الدر المختار على ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۲ ج ۲) ظفیر۔ [3] وصح نكاح حبلى من زنا لا حبلى من غيره اى الزنا الخ وان حرم وطؤها ودواعيه حتى تضع وصح نكاح الموطوءة بملك او الموطوءة بزنا الخ (الدر المختار على ہامش رد المحتار باب المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲) ظفیر

**باپ کے چچازاد بھائی سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۲۴۶)** ہندہ کو شرعاً اپنے باپ کے چچازاد بھائی سے پردہ کرنا واجب ہے یا نہیں، اور ہندہ کا نکاح اس سے درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** ہندہ کو بکر سے اس صورت میں پردہ کرنا لازم ہے اور ہندہ کا نکاح بکر سے موافق شجرۂ نسب کے درست ہے[۱]۔ فقط۔

**ایک بیوی سے پوتا ہے تو کیا اس کی شادی دوسری بیوی سے جو پوتا ہے اس کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۲۴۷)** زید کے دو بیویوں سے دو لڑکے ہیں، عمرو۔ بکر اور عمرو کا لڑکا خالد ہے، اور بکر کا لڑکا محمود ہے۔ محمود کی لڑکی ہندہ ہے تو کیا خالد ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

**الجواب:-** خالد کا نکاح ہندہ سے اس صورت میں صحیح و جائز ہے[۲]۔ فقط

**رشتہ کے سوتیلے ماموں سے نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال (۲۴۸)** زید کی پہلی زوجہ متوفیہ سے ایک لڑکی ہے تو دوسری زوجہ کے بھائی سے اس لڑکی کا عقد ہو سکتا ہے یا نہیں کیونکہ وہ اس لڑکی کا سوتیلا ماموں ہے۔

**الجواب:-** ہو سکتا ہے کہ درحقیقت زوجہ ثانیہ کا بھائی پہلی زوجہ کی دختر کا ماموں نہیں ہے[۳]۔ فقط

**گویا نکاح کا وعدہ ہوا، ایک ہوا ایک نہ ہوا تو کیا حکم ہے**

**سوال (۲۴۹)** دو شخص باہم عہد ساختند کہ دختر ہر یک با فرزند دیگر نکاح کردہ شود از نکاحان مذکور یک نکاح نمودہ شد

---

۱؎ اس لئے کہ کوئی وجہ حرمت نہیں ہے اور یہ داخل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے ۱۲ ظفیر۔

۲؎ چچا کی لڑکی سے جس طرح نکاح جائز ہے اس کی پوتی سے بھی نکاح درست ہے۔ یہ محرمات میں نہیں ہے ۱۲ ظفیر۔

۳؎ وجہ حرمت کوئی نہیں ہے۔ یہ بھی داخل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے ۱۲ ظفیر۔



و یک نکاح باقی ماند، ہر دو شخص فوت شدند، اولیاء دختر دیگر از نکاح دختر انکار می کنند۔ پس نکاح اول منعقد شد یا نہ۔ والیان پسر میگویند کہ نکاح اول باقی ماند و صحیح شدہ چہ حکم شریعت است۔

**الجواب:-** ایں صحیح است کہ یک نکاح منعقد شدہ و نکاح دیگر باختیار والیان دختر است اگر مصلحت بہ بینند نکاح دیگر ہم کنند والا لا[۱]۔ فقط۔

**صورت مسئولہ میں نکاح درست ہے**

**سوال (۲۵۰)** حبیب پسر ڈدایہ، و بادھو پسر ذوبت۔ مادر حبیب و بادھو کی ایک ہے اور ڈٹہ کہ بدھو کا پدری برادر ہے، حبیب کی دختر کو نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** اگر ڈٹہ کی ماں دوسری ہے یعنی وہ نہیں جو حبیب اور بادھو کی ہے تو نکاح ڈٹہ کا دختر حبیب سے درست ہے کما فی الدر المختار وتحل اخت اخیہ رضاعاً الخ ولکن انسباً بان یکون لاخیہ لابیہ اخت لام[۲] پس نقشہ نسب صورت مسئولہ میں یہ ہوگا۔

اب ڈدایہ　　والدہ　　اب ذوبت　　والدہ

حبیب　　برادر اخیافی　　بادھو　　ڈٹہ

اس نقشہ کے موافق نکاح ڈٹہ کا دختر حبیب سے صحیح ہے۔ فقط۔

**تبرائی شیعہ عورت اگر مسلمان ہو جائے تو وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے**

**سوال (۲۵۱)** ایک عورت خاندانی شیعہ مذہب ہے اور شوہر بھی شیعہ ہے لیکن اسکے شوہر نے عرصہ دراز سے چھوڑ رکھا ہے اور وہ عورت اپنے باپ کے گھر رہتی ہے اور عورت نے

---

۱؎ سوال و جواب کا ماحصل یہ ہے، دو شخصوں میں یہ بات طے تھی ہم دونوں ایک دوسرے کی لڑکی سے اپنے لڑکے کی شادی کریں گے۔ ایک نے کی تھی کہ دونوں مر گئے دوسرے کے ولی اب تیار نہیں تو پہلا نکاح رہا یا نہیں۔ جواب یہ ہے کہ پہلا درست رہا، دوسرا ولی کے اختیار میں ہے کرے تو جائز نہ کرے تو مجبور نہیں کیا جائیگا۔ ظفیر۔

۲؎ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

مہروں کی نالش کر کے ڈگری بھی حاصل کر لی ہے اور اس کے شوہر نے نکاح ثانی کر لیا ہے
اب وہ عورت اپنا نکاح اہل تسنن سے کرنا چاہتی ہے اور خود بھی اہل سنت ہونا چاہتی ہے
اس صورت میں اس عورت سے اہل تسنن کو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں

**الجواب:** ۔ اگر شوہر اس کا شیعہ تبرائی ہے جو سب شیخین کرتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگاتا ہے اور افک کا قائل ہے تو وہ کافر ہے[1] ۔ عورت اگر سُنّی ہو جاوے تو عدت کے بعد دوسرا نکاح کرنا اس کو جائز ہے[2] ۔ فقط

**آزاد عورت کی خرید و فروخت درست نہیں، نکاح کر سکتا ہے**

**سوال (۲۵۲)** ایک شخص مسمی عیسیٰ نے ایک عورت مسمی عالم سے بہ نیت تزویج مبلغ عـــہ ۲۰ کو خریدی، اس عورت کی والدہ بھی ساتھ تھی، وہ کہتی ہے کہ میری لڑکی کا خاوند ایک سال ہوا مر چکا ہے بائع عالم نے بھی خاوند کے مرنے کی شہادت دی ۔ عالم کا چھوٹا بھائی کہتا ہے کہ زندہ ہے ۔ کیا اب عیسیٰ کا نکاح درست ہے یا نہ ۔ اگر پہلا خاوند موجود ہو تو عالم پر کیا تعزیر ہونی چاہئے ۔

**الجواب:** ۔ خریدنا آزاد عورت کا باطل ہے[3] ۔ اور عیسیٰ کو اگر گمان غالب مسماۃ

---

[1] وبهذا ظهر ان الرافضي ان كان ممن يعتقد الالوهية في علي او ان جبرئيل غلط في الوحي او كان ينكر صحبة الصديق او يقذف السيدة الصديقة فهو كافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدين بالضرورة (رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۹۹ ج ۲) ظفير

[2] ولو اسلم احدهما اي احد المجوسيين او امرأة الكتابي ثم ... في دار الحرب الخ لم تبن حتى تحيض ثلاثا او تمضي ثلاثة اشهر (در مختار) اي ان كانت لا تحيض لصغر او كبر كما في البحر وان كانت حاملا فحتى تضع حملها (رد المحتار باب نكاح الكافر ص ۵۳۶ ج ۲ و ص ۵۳۷ ج ۲) ظفير

[3] اذا كان احد العوضين او كلاهما محرما فالبيع فاسد كالبيع بالميتة والدم الخ ولكن اذا كان غير مملوك كالحر (هدايه باب البيع الفاسد ص ۴۹ ج ۳) ظفير ۔



کی والدہ اور مسمی عالم کی صدق کا ہو تو ان کے قول اور بیان کے موافق نکاح اس عورت سے کر سکتا ہے اور موقع شبہ میں احتراز بہتر ہے لیکن از راہ فتویٰ نکاح کرنا درست ہے[1] پھر اگر بعد نکاح کے معلوم ہو کہ شوہر نہیں مرا اور نہ طلاق دی تو نکاح باطل ہے اور عالم وغیرہ نے عمداً جھوٹ بولا تو وہ گنہگار اور فاسق ہوا، توبہ کرے اور روپیہ عیسیٰ کا ہر حال میں واپس کرے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا ۔

**بیوی کے رہتے ہوئے بیوی کے فوت شدہ لڑکے کی بیوی سے نکاح کرنا کیسا ہے**

**سوال (۲۵۳)** زید فوت ہوا، زوجہ ہندہ اور پسر عمر چھوڑ کر ہندہ نے نکاح ثانی بکر سے کیا اور عمر مذکور کا نکاح مسماۃ حلیمہ سے کر دیا گیا، عمر فوت ہوا تو اس کی زوجہ حلیمہ سے بکر نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، جب کہ عمر کی والدہ بھی بکر کے نکاح میں موجود ہے ۔

**الجواب:** ۔ اپنی زوجہ کے پسر از شوہر ثانی کی زوجہ سے نکاح کرنا باوجود نکاح میں ہونے اس زوجہ کے درست ہے یعنی جمع کرنا درمیان ایک عورت کے اور اس کے پسر کی زوجہ کے شرعاً درست ہے بعموم قولہ تعالیٰ واحل لكم ما وراء ذالكم الآیہ ۔ اور در مختار میں ہے نجاز الجمع بين امرأة وبنت زوجها او امرأة ابنها الخ[2] فقط ۔

**بیوی کے مرنے کے بعد شوہر اس بیوی کی بھانجی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں**

**سوال (۲۵۴)** زینب و ہندہ دو حقیقی بہنیں ہیں بعد وفات ہندہ کے زینب کی بیٹی سے ہندہ کے

---

[1] وفيه عن الجوهرة اخبرها ثقة ان زوجها الغائب مات او طلقها ثلاثا او اتاها منه كتاب على يد ثقة بالطلاق ان اكبر رأيها انه حق فلا بأس ان تعتد وتتزوج ولو قالت امرأة لرجل طلقني زوجي وانقضت عدتي لا بأس ان ينكحها (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۴۷ ج ۲) ظفير

[2] الدر المختار على هامش رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ۱۲ ظفير

شوہر کی شادی ہوسکتی ہے یا نہیں، کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت علیؓ نے بعد وفات حضرت فاطمہ کے حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی سے نکاح کیا تھا۔

الجواب:- ہندہ کے مرنے کے بعد اس کا شوہر ہندہ کی بھانجی سے یعنی زینب کی دختر سے نکاح کرسکتا ہے کما قال تعالیٰ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ الآیۃ[1] اور حضرت علیؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی سے ہونا کہیں نظر سے نہیں گذرا۔ فقط

**عیسائی عورت سے نکاح درست ہے خواہ وہ آنحضرتؐ کو نہ مانتی ہو**

سوال (۲۵۵) زید کہتا ہے کہ ایک مسلمان مرد عیسائی عورت سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق نہیں مانتی ہو نکاح کرسکتا ہے اور عمر کہتا ہے کہ جب تک عیسائی عورت آنحضرتؐ کو رسول نہ مانے نکاح کرنا حرام ہے۔ آیا زید حق پر ہے یا عمر حق پر ہے۔

الجواب:- درمختار میں ہے وصح نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیہا مؤمنۃ بنبی مرسل مقرۃ بکتاب منزل وان اعتقدت المسیح الٰہا الخ وفی الشامی قال فی البحر وحاصلہ ان المذہب الاطلاق لما ذکرہ شمس الائمۃ فی المبسوط من ان ذبیحۃ النصرانی حلال مطلقا سواء قال بثالث ثلاثۃ اولا، لاطلاق الکتاب[2] الخ پس قول زید اس بارہ میں صحیح ہے۔ فقط۔

**صورت مذکورہ میں نورالدین کا نکاح درست ہے اور مرزا کا درست نہیں**

سوال (۲۵۶) بکر نے اپنی بیٹی نوراں کا نکاح زید سے کردیا، کچھ دنوں کے بعد زید مرتد ہوگیا پھر مسلمان ہوا، اور بکر نے زید اور نوراں میں اتفاق کرادیا لیکن تجدید نکاح نہیں ہوئی۔ نور دین نے دو سو روپے زید کو دیکر طلاق نامہ حاصل کیا اور سو روپے بکر کو دیکر نوراں کو اپنے نکاح میں اس طرح لے لیا کہ جس روز طلاق نامہ لکھا گیا دوسرے دن نکاح یعنی شادی کرلی اس وجہ سے کہ زید کے مرتد ہونے اور پھر مسلمان ہوکر بھی تجدید نکاح نہ کرنے کے

[1] سورۃ النساء-۴ [2] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲ و ص ۳۹۸ ج ۲ ظفیر۔



چار پانچ ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا تھا آیا نور دین کا نکاح نوراں سے ہوا یا نہ اور اس حالت میں کہ نور دین کا یہ نکاح نوراں سے قائم تھا۔ زید کے طلاق نامہ کے ساڑھے چار ماہ بعد خالد اور مرزا نے اس بہانے کو اپنا ذریعہ بنایا کہ نوراں کے فسخ نکاح زید کی میعاد اب گذری ہے، مرزا نے نوراں کو اپنے نکاح میں لے لیا۔ مرزا سے نکاح نوراں کا بکر اور خالد اور مرزا اور خالد کے فرزند دیگر کی امداد سے ہوا ہے تو ان لوگوں پر کوئی حکم شرعی واقع ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں نورالدین کا نکاح نوراں سے صحیح ہوگیا کیونکہ زید کا نکاح نوراں سے جس وقت سے زید مرتد ہوا تھا فسخ ہوگیا تھا[1]۔ اگرچہ طلاق نامہ بعد میں لکھا گیا اس کا اعتبار نہیں ہے، پس مرزا کا نکاح نوراں سے منعقد نہیں ہوا اور نکاح کرنے والا اور معین و مشیر کار آثم و عاصی ہوئے توبہ کریں اور مرزا سے نوراں کو علیحدہ کرادیں۔ فقط۔

**مسلمان لڑکی کی شادی جائز ہے اور اس کی ماں غیر مسلم کے پاس رہنے سے کافر نہیں ہوئی، توبہ کرے**

سوال (۲۵۷) ایک عورت جولاہن نے ایک شخص ڈھاری پنج قوم سے ناجائز تعلق پیدا کرکے گھر بٹھائی ہے جس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ بڑی لڑکی سے ایک مسلمان نے نکاح کرلیا ہے۔ لڑکی کی آمد و رفت ماں کے یہاں رہنے سے جملہ مسلمانان قرب وجوار کے ناخوش ہوگئے ہیں اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج کیا ہے۔ آیا وہ شخص معہ عورت و خوش دامن کے کسی طرح مسلمان ہوسکتے ہیں، اور نکاح دوبارہ پڑھا جاوے گا یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ وہ لڑکی مسلمان تھی تو مسلمان کا نکاح اس سے صحیح ہوگیا اس کی آمد و رفت اس کی ماں کے پاس ہونے سے وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوئی اور وہ عورت جولاہن بھی ناجائز تعلق کرنے سے کافر نہیں ہوئی بلکہ گنہ گار فاسق ہوئی، اس

[1] وارتداد احدہما ای الزوجین فسخ، الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲ ظفیر

اس گناہ سے توبہ کرلیوے، پس دوبارہ نکاح پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے اور احتیاطاً تجدید اسلام وتجدید نکاح کرلیا جاوے تو اچھا ہے۔ فقط۔

نکاح کے بعد شوہر کے انکار سے نکاح میں خرابی نہیں آتی

**سوال** (۲۵۸) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح اس کی اجازت سے بکر کے ساتھ کیا، روبرو گواہوں کے ہندا اور بکر نے قبول کیا، بعد کو جو خبر مشہور ہوئی تو جس نے دریافت کیا کہ مبارکباد نکاح ہوگیا، معاً جواب میں بکر نے کہا کہ قسم خدا اور رسول کی اور قرآن کی کس کا نکاح ہوا یا کس سور کا ہوا اس صورت میں شرعاً نکاح میں کوئی خرابی تو نہیں آئی۔

**الجواب:** ۔ کچھ خلل اس نکاح میں نہیں آیا۔

زانی وغیرہ کے فروع کی شادی مزنیہ وغیرہا کے فروع سے درست ہے

**سوال** (۲۵۹) تنکح فروع زانی ولامس وناظر وغیرہا با فروع مزنیۃ وملموسۃ ومنظورۃ وغیرہا، شرعاً جائز است یا ممنوع وبمصاہرۃ بالزنا ودواعیہ بجز حرمات اربعہ کہ متحققہ فقہ فروعیہ واصولیہ اند حرمتے دیگر مانند صورت مستطلبہ ہذا ثابت است یا نہ۔

**الجواب:** ۔ قال فی الشامی قال فی البحر(۱) اراد بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع حرمة المرأة على اصول الزانی وفروعه نسبا ورضاعا وحرمة اصولها وفروعها على الزانی نسبا ورضاعا كما فی الوطی الحلال ويحل لاصول الزانی وفروعه اصول المزنی بها وفروعها الخ ازیں عبارت اخیرہ حلت صورت مذکورہ فی السوال ظاہر شد۔ وقائل بحرمت لاریب محرم ما احل اللہ ہست اگرچہ تکفیرش مکروہ(۲) شبہ وجہ اکہ تحریم حلال یا تحلیل حرام مطلقاً کفر نیست کما حققہ الشامی۔ فقط۔

(۱) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۸۴ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر۔

(۲) الحاصل انهم يصدق عليهم اسم الزنديق والمنافق والملحد ولا يخفى ان اقرارهم بالشهادتين مع هذا الاعتقاد الخبيث لا يجعلهم فى حكم المرتد (رد المحتار باب المرتد ص ۳۲۰ ج ۳ ظفیر)



پیر سے پردہ فرض ہے اور غیر حقیقی داماد سے نکاح درست ہے

**سوال** (۲۶۰) ایک بیوہ جوان عورت غیر شرعی پیر کے گھر جاتی ہے، اس کے وارث چاہتے ہیں کہ کفو میں اس کا نکاح کردیں تاکہ اس بات سے باز آوے، اب اگر وہ عورت خواہ نخواہ نکاح سے انکار کرے تو کیا حکم ہے غیر حقیقی داماد سے نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ۔ پیر سے پردہ کرنا فرض ہے اور اگر کوئی شخص فاسق وفاجر ہو تو اس سے بیعت کرنا بھی درست نہیں ہے اور نکاح ثانی کرنا بیوہ کو سنت ہے اور ثواب ہے نکاح ثانی کو برا اور معیوب سمجھنا گناہ ہے اور خلاف شرع ہے۔ پس عورت کو نکاح ثانی کرلینا چاہئے اور غیر حقیقی داماد سے نکاح درست ہے(۱)۔ فقط۔

مطلقہ کی شادی بعد عدت دوسرے سے درست ہے خواہ دوسرے نے پہلے زنا کیا ہو

**سوال** (۲۶۱) زید خالد کا تقریباً ماموں زاد بھائی اور رشتہ دار ہے (ج) خالد کی منکوحہ ہے ج۔ کی خالد سے خانگی معاملات میں کچھ ان بن رہی ہے۔ ج خالد سے آزردہ خاطر اور کبیدہ دل رہتی تھی۔ زید اس سے اختلاط کی باتیں کرتے کرتے مرتکب فعل قبیحہ ہوگیا اب خالد ج سے اگر کسی صورت میں قطع تعلق کرے یا ج ہی زید کے لئے علیحدگی اختیار کیائے تو دریں صورت زید اس سے نکاح کا مجاز ہوگا۔ زید شرعاً کس سزا کا مستوجب ہے۔ قبل از عقد جن غلطیوں کا وہ مرتکب ہوا بعد از عقد وہ معاف ہو جائیں گی یا ان کا عذاب ہوگا۔ چونکہ بظاہر زید خانہ ویرانی خالد کا موجب بنا ہے۔ گو ج خالد سے بیزار رہی رہتی تھی۔ حقوق العباد کی رو سے وہ کس طرح خالد کو راضی کرسکتا ہے۔

**الجواب:** ۔ عورت ج اگر اپنے شوہر خالد کے نکاح سے علیحدہ ہو جائے یعنی خالد اس کو طلاق دیدے خواہ کسی طریق سے اور کسی وجہ سے ہو تو زید کو ج کی

(۱) اس سے نکاح حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے، بعد ایہ واحل لکم ما وراء ذلکم (النساء) امین الحق ہو ظفیر

عدت کے بعد ج سے نکاح کرنا درست ہے اور جو امور زید سے قبل نکاح خلاف شرع اور معصیت کے ہوئے ہوں ان سے توبہ کرے، توبہ سے معافی ہونے کی امید ہے اور چونکہ ج اور خالد میں پہلے سے ہی ناموافقت تھی۔ پھر ج کا تعلق زید سے ہوگیا اور رغبت اس طرف ہوئی تو اس حالت میں ج اور خالد میں مفارقت ہی بہتر تھی اور زید سے کچھ زیادتی اس بارہ میں ہوئی ہو یا ج کو خالد سے علیحدہ ہونے پر آمادہ کیا ہو یہ سخت گناہ ہے اس سے توبہ کرے اور اللہ سے معافی چاہے اور استغفار کرے اور خالد سے معاف کرانے کی صورت یہی ہے کہ بالاجمال اس سے معاف کرائے کہ مجھ سے جو کچھ تمہاری حق تلفی ہوئی ہو اس کو معاف کردو۔ فقط

| عورت کہے کہ میرا نکاح کسی سے نہیں ہوا ہے فلاں سے نکاح کردو تو یہ کرنا درست ہے |

سوال (۲۶۲) ایک مسلمان کسی غیر ملک سے جوان عورت لایا، قاضی نے بلا تحقیق نکاح سابقہ ایک دوسرے شخص سے نکاح کردیا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر عورت نے یہ بیان کیا ہو کہ میں کسی کی منکوحہ نہیں تھی۔ یا بیوہ ہوگئی تھی، تو اس کے قول کے موافق اس کا نکاح کردینا کتب فقہ میں درست لکھا ہے۔ فقط

| حاملہ عن الغیر سے نکاح اور وطی کا کیا حکم ہے |

سوال (۲۶۳) نکاح کے بعد اگر یہ ثابت ہو کہ عورت بدچلن ہے اور نکاح بقاعدہ شرعیہ ہوا تو ایسی حالت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔ عورت کو حمل حرام چھ ماہ کا بوقت نکاح ہے۔ تا وضع حمل شوہر کو عورت سے ہم صحبت ہونا جائز ہے یا نہیں، اور جو اس سے اولاد ہوگی وہ ولد الحرام ہوگی یا نہیں۔

لہ وحل نکاح من قالت طلقنی زوجی وانقضت عدتی الخ ان وقع فی قلبه صدقها (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۷۱ ج ۵) ظفیر



الجواب:۔ اس حالت میں نکاح صحیح ہوگیا دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے، البتہ تا وضع حمل اس عورت حاملہ سے صحبت نہ کرنی چاہئے، اور جو بچہ نکاح کے وقت سے چھ ماہ سے کم میں پیدا ہوا وہ اس شوہر کا نہ ہوگا، ولد الحرام ہوگا اور جو بعد چھ ماہ کے ہو وہ اس شوہر کا ہوگا اور صحیح النسب ہوگا[1]۔ فقط

| زانیہ منکوحہ کی لڑکی سے زانی کے لڑکے کی شادی درست ہے |

سوال (۲۶۴) زید نے ہندہ منکوحہ عمر سے زنا کیا اس سے لڑکی پیدا ہوئی۔ اب زید کا لڑکا ہندہ کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں، حرمت مصاہرہ میں داخل ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ منکوحہ عمر کے دختر کا نسب شرعاً عمر سے ثابت ہے اور وہ لڑکی عمر کی ہے، پس پسر زید کا نکاح دختر عمر سے درست ہے۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام، الولد للفراش وللعاهر الحجر[2]۔ فقط۔

| بھائی کی بیوہ سے نکاح درست ہے اور اسکی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرسکتا ہے دونوں میں سے جس کو چاہے پہلے کرے |

سوال (۲۶۵) عبداللہ فوت ہوا، اس کی زوجہ بیوہ اور ایک دختر موجود ہے۔ نیز عبداللہ متوفی کا ایک بھائی حقیقی حبیب اللہ اور ایک اس کا لڑکا موجود ہے۔ عبداللہ کی بیوہ اپنا عقد ثانی حبیب اللہ سے بعد ایام عدت کے کرنا چاہتی ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ اول عبداللہ کی دختر کا عقد حبیب اللہ کے فرزند سے ہونا چاہئے یا کہ اول عقد ثانی عبداللہ کی بیوہ کا حبیب اللہ

لہ وصح نکاح حبلیٰ من زنا لا حبلیٰ من غیرہ ای الزنا لثبوت نسبه الخ وان حرم وطؤها ودواعیه حتی تضع لئلا یسقی ماءہ زرع غیرہ الخ لو نکحها الزانی حل له وطؤها اتفاقا والولد له (درمختار) ای ان جاءت بعد النکاح به لستة اشهر فلو لاقل من ستة اشهر من وقت النکاح لا یثبت النسب (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲) ظفیر ۲ے مشکوٰۃ باب اللعان فصل اول ص ۲۸۷ ۱۲ ظفیر۔

سے ہونا چاہئے۔

**الجواب:** عبداللہ متوفی کی زوجہ کا نکاح اس کے بھائی حبیب اللہ سے اور عبداللہ کی دختر کا نکاح حبیب اللہ کے پسر سے درست ہے خواہ پہلے اس عورت کا نکاح ہو اور خواہ دختر کا ہر طرح درست ہے[1]۔ فقط

زانی کا نکاح زانیہ سے درست ہے

**سوال (۲۶۶)** زانی مرد یا زانیہ عورت کا نکاح زانی یا زانیہ سے یا محصن ومحصنہ سے بغیر حد لگائے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** جائز ہے۔ کما فی الدر المختار او الموطوئة بزنا ای جاز نکاح من رآها تزنی الخ واما قوله تعالی الزانية لا ينكحها الا زان او مشرك فمنسوخ بآية فانكحوا ما طاب لكم من النساء[2]۔ فقط

کافر کی منکوحہ مسلمان ہو جائے اور چھ مہینے گذر جائیں تو شادی کر سکتی ہے یا نہیں

**سوال (۲۶۷)** منکوحہ کافر اسلام قبول کرے اور شوہر کفر سے تائب نہ ہو اور وہ منکوحہ عرصہ چھ ماہ سے علیحدہ ہو تو وہ عورت فی الحال دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا بعد انقطاع عدت۔

**الجواب:** کسی کافر کی منکوحہ کو اسلام لانے کے بعد جس وقت تین حیض پورے ہو جاویں تو وہ عورت اپنے شوہر کافر کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے اور پھر اس کا نکاح کسی مسلمان سے امام صاحب کے قول کے موافق اس کی رضامندی سے صحیح ہے۔ در مختار میں ہے ولو اسلم احدهما الخ ثمه الخ لم تبن حتى تحيض

[1] یہ دونوں محرمات میں نہیں ہیں لہذا وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ (النساء-۴) کے تحت آئیں گی۔ ولا بأس ان یتزوج الرجل امرأة ویتزوج ابنه امها او بنتها لانه لا مانع (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۵/۳) ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲/۲ ۱۲ ظفیر۔



ثلثا او مضی ثلثة اشهر الخ ولیست بعدة الخ[1] لیکن شامی میں ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ بعد اس مدت کے عدة اس پر لازم ہے یا نہیں، صاحبین وجوب عدة کے قائل ہیں۔ کذا فی الشامی وجزم به الطحاوی انتہی۔ ان کے موافق پھر تین حیض گذارنے کے بعد نکاح ثانی کر سکتی ہے اور یہی احوط ہے[2]۔ پس دیکھا جاوے کہ چھ ماہ میں اس کو کتنے حیض آتے ہیں اگر حیض پورے ہو گئے ہوں فبہا ورنہ باقیماندہ حیض پورے کرے اور یہ بصورت حیض آنے کے ہے۔ اور اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو پھر چھ ماہ دونوں عدتوں کے لئے کافی ہے۔ فقط۔

ایک یا دو طلاق کے بعد بلا حلالہ نکاح درست ہے۔ تین کے بعد حلالہ ضروری ہے

**سوال (۲۶۸)** زید نے ہندہ قوم ہنود کو مسلمان کر کے اپنے ساتھ عقد کیا اور تین سال تک نکاح میں رکھ کر طلاق قطعی دیدی، ہندہ نے اپنا پیشہ طوائفوں کا اختیار کر کے سات آٹھ برس تک بازار میں بیٹھی رہی، اب ہندہ عقد مکرر اپنا زید سے کرنا چاہتی ہے آیا زید سے ہندہ کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:** اگر تین طلاق دیدی تھی تو بلا حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر ایک یا دو طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے[3]۔ فقط

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۶/۲ ۱۲ ظفیر [2] هل تجب العدة بعد مضی هذه المدة فان كانت المرأة حربية فلا، لانه لا عدة على الحربية وان كانت هي المسلمة فخرجت الينا فتمت الحيض هنا فكذلك عند ابي حنيفة خلافا لهما الخ وجزم الطحاوي بوجوبها (رد المحتار باب نكاح الكافر ص ۵۳۶/۲) ظفير [3] وينكح مبانته بما دون الثلاث في العدة وبعدها بالاجماع الخ ولا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذ بها اي بالثلاث حرة الخ حتى يطأها غيره ولو الغير مراهقا بنكاح نافذ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة مطلب في العقد على المبانة ص ۷۳۸/۲) ظفیر۔

نامرد سے نکاح درست ہے یا نہیں اور بلا طلاق عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں

**سوال (۲۶۹)** نامرد شخص کا ایک عورت سے نکاح کر دیا گیا، جائز ہے یا نہیں، اور عورت بلا طلاق اس سے علیحدہ ہوسکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** نکاح صحیح ہے[1] اور بلا طلاق شوہر کے دوسرا نکاح نہیں کرسکتی ہے کذافی الدرالمختار[2] فقط

ایک بھائی کی پوتی سے دوسرے بھائی کے لڑکے کی شادی جائز ہے

**سوال (۲۷۰)** الٰہی بخش و شبراتی حقیقی بھائی ہیں۔ الٰہی بخش کی حقیقی پوتی کا نکاح شبراتی کے لڑکے سے صحیح ہے یا نہ؟

**الجواب:۔** یہ نکاح جائز ہے کما قال اللہ تعالیٰ بعد ذکر المحرمات واحل لکم ما وراء ذٰلکم الآیۃ[3]

نابالغی میں لڑکی نکاح ہونا بتاتی تھی، بالغ ہونے کے بعد انکار کرتی ہے، اس کا نکاح درست ہے یا نہیں

**سوال (۲۷۱)** ایک لڑکی نابالغہ آٹھ سال ایک شخص کو کہیں سے مل گئی اس کا کوئی رشتہ دار اور وطن معلوم نہیں، جب وہ شخص لڑکی کو اپنے مکان میں لایا تھا وہ اپنی ہم سن لڑکیوں سے کہتی تھی کہ میری ایک شخص سے شادی ہوئی تھی مگر یہ نہیں بتلا سکتی تھی کہ کس سے ہوئی اور وہ کہاں ہے۔ اب اس کی عمر پندرہ سولہ سال کی ہے اور پہلی شادی سے انکار کرتی ہے، اب وہ نکاح کی خواہش کرتی ہے۔ آیا اس کا نکاح کسی شخص سے کرنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** جب کہ وہ لڑکی اس وقت بالغہ ہے اور پندرہ برس کی پوری

[1] هو ای العنین من لا یقدر علی جماع فرج زوجته الخ اذا وجدت المرأة زوجها مجبوبا او مقطوع الذکر فقط او صغیرة جدا الخ فلیس لها الفرقة۔ الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین ص ۸۱۵ ج ۲) ظفیر

[2] واما منکوحة الغیر ومعتدته الخ فلم یقل احد بجوازه (رد المحتار ص ۴۸۲ ج ۲) ظفیر

[3] سورة النساء – ۴۔



ہوگئی ہے اور کسی کی منکوحہ ہونے کا اس وقت بعد بلوغ کے انکار کرتی ہے تو اس کی رضامندی جس شخص سے ہو اس کے ساتھ اس کا نکاح درست ہے[1]۔ فقط

مرنے والی بیوی کی خالہ سے نکاح درست ہے

**سوال (۲۷۲)** خوش دامن کی ہمشیرہ حقیقی سے نکاح جائز ہے یا نہیں جب کہ زوجہ کا انتقال ہوگیا ہے۔

**الجواب:۔** اس حالت میں کہ پہلی زوجہ کا انتقال ہوگیا ہے، اس کی خالہ سے یعنی خوشدامن حقیقی سابقہ کی بہن سے نکاح درست ہے[2]۔ فقط

بیوی کے انتقال کے بعد سالی سے نکاح درست ہے اگرچہ اس کے لڑکے نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہو

**سوال (۲۷۳)** ایک شخص کی زوجہ کا انتقال ہوگیا۔ ایک لڑکا شیر خوار چھوڑا جو اپنی نانی کے دودھ سے پرورش ہوا، پھر شیر خوار کے والد نے اپنی حقیقی سالی سے جو اس شیر خوار کی حقیقی خالہ ہوتی ہے، اپنا عقد کیا، یہ عقد جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** اپنی زوجہ کے مرنے کے بعد اس کی حقیقی بہن سے نکاح درست ہے، اور اس کے پسر نے اگر اپنی نانی کا دودھ پیا تو اس کا نکاح سالی سے حرام نہیں ہوا کیونکہ وہ سالی اس کے پسر کی بہن رضاعی ہوئی، اور بہن رضاعی اپنے پسر کی حرام نہیں ہے کما مر عن العالمگیریہ ویجوز فی الرضاع الخ وفی الدرالمختار الا ام اخیه واخته الخ واخت ابنه وبنته الخ باب الرضاع[3]۔ فقط

[1] نفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۴۰۴ ج ۲)

[2] ولا یجمع بین المرأة وعمتها او خالتها الخ ہدایہ فصل فی المحرمات ص ۲۹۶ ج ۲) بیوی کے مرجانے کے بعد جماع کی صورت باقی نہیں رہتی ماتت امرأة له التزوج باختها بعد یوم من موتها ۔۔۔۔ (کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۲۹۰ جلد ۲) ظفیر

[3] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۸ ج ۲ و ص ۵۵۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

دوسری بیوی کے بھائی کا نکاح پہلی بیوی کی لڑکی سے درست ہے

**سوال (۲۷۴)** ایک شخص کی دو زوجہ ہیں اور زوجہ اول سے تین لڑکیاں ہیں۔ اور زوجہ ثانی لاولد ہے اب زوجہ ثانی کے ایک حقیقی بھائی سے زوجہ اول کی کسی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب :-** زوجہ ثانیہ کے بھائی کا نکاح زوجہ اولیٰ کی کسی دختر سے درست ہے، اس میں کوئی وجہ حرمت نکاح کی نہیں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ بعد ذکر المحرمات وَاُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ۔ الآیۃ[1]۔ فقط

بلا نکاح والی عورت دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے

**سوال (۲۷۵)** ایک شخص نے اپنے بڑے بھائی کے فوت ہونے پر اس کی منکوحہ کو اپنے گھر میں بطور رواج ڈال لیا۔ نکاح کا ہونا نہ ہونا مشکوک ہے، کچھ عرصہ بعد شخص مذکور نے اس عورت کو نکال دیا اور چار پانچ ماہ سے اس کے نان نفقہ کو جواب دے چکا ہے اور اب اس کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے، وہ لڑکی اپنے والدین کے گھر میں سخت مصیبت میں ہے اور اسی شخص سے اس کے چار ماہ کی لڑکی ہے۔ نہ وہ شخص اس عورت کو روٹی کپڑا دیتا ہے اور نہ بلاتا ہے اور خود مفقود الخبر ہے۔ آیا وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب :-** اگر اس شخص کا اس عورت سے نکاح نہیں ہوا تب تو اس کو جس سے چاہے نکاح کر لینا ضروری ہے اور بغیر نکاح نہ اس عورت کا اس مرد پر نان نفقہ ہے اور نہ وہ نکاح سے روک سکتا ہے۔ اور اگر نکاح ہو چکا ہے تو پھر شوہر جب تک طلاق نہ دے اور اس کے بعد عدت تین حیض نہ گذر جاویں دوسرا نکاح درست نہیں ہے[2]

[1] سورۃ النساء ۔ ۴ ع ۲ [2] اما نکاح منکوحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (ردالمحتار باب المهر ص ۳۸۲ ج ۲) ظفیر



اور نفقہ نہ دینے سے تفریق نہیں ہوگی۔ اور اگر شوہر مفقود الخبر ہو گیا ہے تو چار سال کے بعد عدت وفات گذار کر دوسرا نکاح ہو سکتا ہے، موافق مذہب امام مالکؒ کے جس پر حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے[1]۔ کذا فی الشامی۔ فقط

دادا کے چچا کی نواسی سے نکاح درست ہے، اور خلیری بہن سے بھی

**سوال (۲۷۶)** عبدالرزاق کے دادا کے چچا کی نواسی مسماۃ رحیم النساء سے عبدالرزاق کا نکاح درست ہے یا نہیں اور عبدالرزاق و رحیم النساء میں خلیرے بھائی بہن کا رشتہ بھی بتلاتے ہیں۔ آیا ان دونوں صورتوں میں نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب :-** نکاح عبدالرزاق کا مسماۃ رحیم النساء کے ساتھ جائز اور صحیح ہے۔ دونوں رشتوں سے نکاح درست ہے، کیونکہ رحیم النساء عبدالرزاق کے محرمات میں سے کسی رشتہ سے نہیں ہے، لہٰذا وَاُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[2] میں داخل ہے۔ فقط

مرنے والی بیوی کی بہن سے نکاح درست ہے مگر مطلقہ کی بہن سے عدت کے بعد درست ہوگا

**سوال (۲۷۷)** زید کی زوجہ ہندہ کا انتقال ہو گیا یا طلاق دیدی، دونوں صورتوں میں زید ہندہ کی حقیقی بہن سے بلا ایام عدت گذارے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب :-** اپنی زوجہ کے انتقال ہو جانے پر اس کی بہن سے فوراً نکاح کر سکتا ہے کیونکہ مرد پر عدت نہیں ہوتی اور اس کو طلاق دینے کی صورت میں جب تک

[1] فلا ینکح عرسہ ای المفقود غیرہ الخ ولا یفرق بینہ وبینہا ولو بعد مضی اربع سنین خلافاً للمالک (درمختار) فان عندہ تعتد زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضی اربع سنین الخ لو افتی بہ فی موضع الضرورۃ لا باس بہ علی ما اظن الخ وقد قال فی البزازیۃ الفتوی فی زماننا علی قول مالک الخ (ردالمحتار کتاب المفقود ص ۴۵۶ ج ۳) ظفیر [2] سورۃ النساء ۔ ۴۔

اس کی عدت نہ گزر جاوے اس وقت تک اس کی بہن سے نکاح درست نہیں ہے چنانچہ یہ دونوں صورتیں کتب فقہ میں مصرح ہیں، در مختار میں ہے وحرم الجمع بین المحارم نکاحا وعدۃ ولو من طلاق بائن[1] الخ۔ اور شامی میں ہے ماتت امرأۃ له التزوج اختها بعد یوم من موتها[2] الخ۔ فقط

**نصرانی جو مسلمان ہوگیا اس کا نصرانی بیوی سے نکاح قائم ہے**

**سوال (۲۷۸)** ایک نصرانی نے اسلام قبول کیا، اس کی نصرانیہ بیوی انگلستان میں موجود ہے، وہ اس نومسلم کو کافر سمجھتی ہے، اس کے ساتھ بیوی کی طرح زندگی بسر کرنا نہیں چاہتی۔ اس نصرانیہ کا نکاح اس نومسلم سے قائم ہے یا نہیں اور نومسلم پر شرعاً اس نصرانیہ بیوی کا نفقہ واجب ہے یا نہیں۔

**پہلی نصرانی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری عورت سے نکاح درست ہے**

**سوال (۲۷۹/۲)** ایک دوسری نصرانیہ نے اسی وقت اسلام قبول کیا جس وقت اس نصرانی نے اسلام قبول کیا دونوں کا نکاح ہوگیا۔ یہ نکاح اس نومسلم کا نصرانیہ بیوی کی حیات میں جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** (۱ و ۲) نصرانیہ کے ساتھ مسلمان کا نکاح صحیح ہے۔ پس اگر شوہر نصرانیہ کا مسلمان ہوگیا تو نکاح باقی ہے، در مختار میں ہے ولو اسلم زوج الکتابیۃ ولو مآلا فھی له[3] الخ اور جب کہ نکاح باقی ہے نفقہ بھی لازم ہے۔ زوجہ کتابیہ کے اوپر کسی نومسلمہ نصرانیہ سے نکاح کرنا درست ہے بشرطیکہ شرائط جواز نکاح موجود ہوں مثلاً یہ کہ وہ نصرانیہ نومسلمہ کسی نصرانی کی زوجہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر وہ کسی کی زوجہ تھی تو اگرچہ بعد اسلام لانے کے وہ شوہر اول نصرانی کے نکاح میں نہیں رہی۔ لیکن تین حیض

[1] ایضاً فصل فی المحرمات ص ۳۹۰/۲ ج ۱۲ ظفیر [2] رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۹۰/۲ ج ۱۲ ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۷/۲ ج ۱۲ ظفیر



یا تین ماہ کا گزارنا دوسرے نکاح کے جواز کے لئے شرط ہے اور پوری بینونت شوہر اول سے بعد تین حیض کے ہوتی ہے۔ کما فی الدر المختار ولو اسلم احدهما ای المجوسیین او امرأۃ الکتابی ثمه الخ لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثۃ اشهر[1] الخ فقط۔

**شوہر اول کی خبر موت کے بعد نکاح درست ہے مگر جب وہ پھر آجائے تو بیوی اسی کی ہوگی**

**سوال (۲۸۰)** مسماۃ کنیز فاطمہ بنت کریم الدین متوفی کا نکاح اس کے چچا امام الدین نے بحالت نابالغی عبد الرزاق سے کر دیا تھا لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی، وہ نکاح کر کے کہیں نوکری کے لئے چلا گیا تھا، جانے کے ایک ماہ بعد تک اس کا خط آتا رہا بعد کو خط و کتابت بند کر دی چار سال تک کوئی خبر اس کے مرنے جینے کی نہیں آئی۔ اس کے بعد عبد الرزاق کے مرنے کا خط آیا۔ خط آنے کے ایک سال بعد مسماۃ کنیز فاطمہ نے نکاح کر لیا۔ اب دو تین ماہ بعد عبد الرزاق آگیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ مسماۃ مذکورہ مجھ کو مل جاوے۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے اور کونسا نکاح جائز ہے۔

**الجواب:-** موت شوہر اول کی خبر پر جو نکاح کیا گیا تھا وہ صحیح ہوگیا تھا، اسی لئے جو اولاد اس سے ہو وہ صحیح النسب ہوگی اور شوہر ثانی کی ہوگی۔ لیکن جب کہ شوہر اول واپس آگیا اور موت کی خبر غلط نکلی تو وہ اپنی زوجہ کو لے سکتا ہے، اس کا نکاح قائم ہے اور اس کے آنے پر نکاح ثانی کو فسخ کا حکم ہو جاوے گا۔ کما فی الشامی لکن لو عاد حیا بعد الحکم بموت اقرانه قال ط الظاهر انه کالمیت اذا احی والمرتد اذا اسلم الخ ثم قال بعد رقمه رأیت المرحوم ابا السعود نقله عن الشیخ شاهین ونقل ان زوجته له والاولاد للثانی[2] الخ فقط

**بیوی کے رہتے ہوئے اس کے باپ کی دوسری بیوہ سے شادی کرنا کیسا ہے ......**

**سوال (۲۸۱)** زید کے دو بیویاں ہیں فاطمہ اور زینب۔ فاطمہ سے زید کے ایک

[1] ایضاً ص ۵۳۶/۲ وص ۵۳۷/۲ ج ۱۲ ظفیر [2] رد المحتار کتاب المفقود ص ۴۵۵/۳ ج ۱۲ ظفیر۔

لڑکی ہے، وہ لڑکی خالد کو بیاہ کر کے دینا ہے۔ کچھ عرصہ بعد زید مر گیا اس صورت میں خالد زینب کے ساتھ جو اس کی ماموں زاد بہن بھی ہے۔ نکاح کر سکتا ہے یا نہ۔

**الجواب:-** خالد کا نکاح اس صورت میں زینب سے درست ہے۔ کما فی الدر المختار وجاز الجمع بین امرأة وبنت زوجها [1] فقط

بیوہ سے نکاح کیا چھ ماہ بعد بچہ ہوا، نکاح جائز رہا یا نہیں

**سوال (۲۸۲)** ایک عورت عرصہ دراز سے بیوہ تھی، زید نے اس سے نکاح کیا اور وہ عورت حاملہ تھی۔ بعد چھ ماہ کے بچہ پیدا ہوا۔ زید کی برادری نے اس عورت سے زید کو علیحدہ کر دیا۔ جس کو عرصہ ایک سال کا ہوا۔ اب وہ عورت زید کے گھر میں رہنا چاہتی ہے اور زید بھی رکھنا چاہتا ہے، وہ پہلا نکاح جائز رہا یا دوبارہ نکاح کرنا چاہئے۔

**الجواب:-** پہلا نکاح صحیح ہے۔ دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے [2]۔ فقط

مطلقہ بیوی بعد طلاق سے بلا حلالہ نکاح جائز ہے

**سوال (۲۸۳)** ایک شخص نے اول اپنی زوجہ کو طلاق رجعی دی۔ پانچ چھ مہینہ بعد اس سے نکاح کر لیا، کچھ مدت کے بعد پھر بوجہ عدم موافقت زوجہ کو یہ کہدیا کہ تجھکو میں نے اول طلاق رجعی دی تھی اس وقت ایک طلاق اور دیتا ہوں۔ دو طلاق بائنہ ہوئی تم چلی جاؤ۔ اب بعد نو دس ماہ کے پھر اس کو نکاح میں لانا چاہتا ہے۔ آیا وہ زوجہ شوہر اول کے لئے بدون تحلیل حلال ہے یا کیا۔

**الجواب:-** بدون حلالہ کے شوہر اول اس مطلقہ سے نکاح کر سکتا ہے کذا فی الدر المختار وغیرہ [3]۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] وصح نکاح حبلی من زنا الخ وان حرم وطؤها ودواعیه حتی تضع (الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲) ظفیر [3] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (ہدایہ باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر



لڑکی کا نکاح بیوی کے لڑکے سے کرنا کیسا ہے

**سوال (۲۸۴)** زید عقد نکاح دختر خود را کہ از بطن زوجہ اولی است بہ پسر یکہ از بطن زوجہ ثانیہ است از زوج اول کہ قبل زید تحت او بود بستن میخواہد شرعاً روا است یا نہ۔

**الجواب:-** جائز است، بقولہ تعالیٰ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ الآیة [1]۔ فقط

بیوی کی بھانجی سے بیوی کی موت کے بعد نکاح کرنا جائز ہے

**سوال (۲۸۵)** کیا حضرت علیؓ کا حضرت فاطمہؓ کی بھانجی کو عقد میں لانا بعد انتقال حضرت فاطمہؓ کے ایک تاریخی واقعہ ہے، شرعاً جائز ہے یا نہیں، کیا زوجہ کی بھانجی محرمات ابدیہ میں سے ہے یا نہ۔

**الجواب:-** اپنی زوجہ کے انتقال کے بعد زوجہ کی بھانجی سے نکاح کرنا شرعاً درست ہے اور وہ محرمات ابدیہ میں سے نہیں ہے۔ صرف جمع کرنا خالہ بھانجی کو نکاح میں ناجائز ہے [2]۔ اور ایک ان میں سے باقی نہ رہے تو دوسری سے نکاح صحیح ہے، پس اگر حضرت علیؓ نے ایسا کیا ہو تو شرعاً کچھ حرج نہیں ہے اور وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ میں [3] داخل ہے۔ فقط۔

عورت کہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا ہے تو اس سے نکاح درست ہے

**سوال (۲۸۶)** اگر عورت بیان کرے کہ میرا آجتک کسی سے نکاح نہیں ہوا مگر یہ عورت پردیس سے آئی ہے جس کی وجہ سے قاضی کو کوئی حال معلوم نہیں ہو سکتا تو اب اس عورت کا کسی سے نکاح کر دینا جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] سورۃ النساء - ۴ - ولا باس ان یتزوج الرجل امرأة وابنه امها او بنتها لانه لا مانع (البحر الرائق کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۱۰۵ ج ۳) ظفیر [2] ولا یجمع بین المرأة وعمتها او خالتها الخ (ہدایہ فصل فی المحرمات ص ۲۸۸ ج ۲) ظفیر [3] سورۃ النساء رکوع ۴ - ۱۲ ظفیر

**الجواب** :- جائز ہے[1]۔ فقط

**شوہر کی موت ثابت ہوجانے کے بعد عورت دوسری شادی کرسکتی ہے**

**سوال** (۲۸۷) مسماۃ کریما بنت علی محمد جس کی شادی ننھے سے ہوئی تھی، عرصہ سات سال سے وہ گم ہے اور وہ میرا حقیقی ہمشیر زادہ ہے، اب لڑکی کی عمر اٹھارہ سال ہے، آیا عقد ثانی ہوسکتا ہے یا نہیں۔ الٰہی بخش ہمشیر زادہ حقیقی سالی سے دنیز اہل محلہ ہندو مسلمان کی زبانی و تحریر سے واضح ہے کہ ننھا مذکورہ دریا میں ڈوب کر بقضائے الٰہی فوت ہوگیا اور مدعی محمد الٰہی بخش مذکور کو اپنی تحریر سے اجازت عقد دینا ہے!۔

**الجواب** :- اگر ننھے مذکور کی موت ثابت ہوگئی ہے تو مرنے کے بعد اسکی زوجہ عدت وفات یعنی دس دن چار ماہ پورے کرکے دوسرا نکاح کرسکتی ہے[2]۔

**زانیہ کی لڑکی کا فلاں سے پیدا ہونا ثابت نہیں ہے تو اسکے پوتے سے زانیہ کی لڑکی کی شادی درست ہے**

**سوال** (۲۸۸) ادھار سنگھ ٹھاکر کا ناجائز تعلق ایک طوائف سے تھا اور اس طوائف کے کئی لڑکیاں ہیں لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ ادھار سنگھ سے ہیں یا کسی دوسرے سے۔ بعد مرنے ادھار سنگھ کے ادھار سنگھ کے پوتے اور طوائف مذکور کی لڑکی کا ناجائز تعلق ہوگیا۔ اب دونوں راہ راست پر ہیں، طوائف کی لڑکی نے توبہ کرلی ہے اور ادھار سنگھ کا پوتہ بھی مسلمان ہونے کو کہتا ہے، ان دونوں کا نکاح باہم

---

[1] قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا بأس ان ینکحہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص۸۴۲ ج۲) لہٰذا جب شادی نہ ہونے کی خبر دے تو بدرجہ اولیٰ اس کی بات مانی جائے گی۔ ظفیر۔

[2] اخبرہا ثقۃ ان زوجہا الغائب مات او طلقہا ثلاثا او اتاہا منہ کتاب علی ید ثقۃ بالطلاق ان اکبر رائہا انہ حق فلا باس ان تعتد و ان تتزوج (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص۸۴۲ ج۲) ظفیر۔



درست ہے یا نہیں۔

**الجواب** :- جبکہ اس لڑکی طوائف کا ادھار سنگھ کے نطفہ سے پیدا ہونا محقق نہیں ہے تو ادھار سنگھ کے پوتے کا نکاح اس طوائف کی دختر سے دونوں کے مسلمان ہونے کے بعد درست ہے[1]۔ فقط

**شرمگاہ بنوا کر جو مرد نکاح کرے اس کا کیا حکم ہے**

**سوال** (۲۸۹) اس وقت زید کی عمر ساٹھ سال سے کچھ اوپر ہے اور تیس برس سے زیادہ سے پیروں سے اپاہج ہے اور شہوت بھی جاتی رہی لیکن زید کو اپنی تندرستی کی حالت میں ہوئے بدزناکاری کی بھی تھی، باوجود شہوت نہ ہونے کو اپنی عادت بد کو نہیں چھوڑا اور ایک دوسری صورت کا پیشاب گاہ بنا کر اس سے بدکاری کرتا رہا چند سال بعد ایسی حالت بیماری میں ایک عورت سے نکاح کرلیا، یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

**الجواب** :- نکاح ہوجاوے گا، لیکن یہ حرکت زید کی حرام اور ناجائز ہے اور وہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب کی وجہ سے فاسق و مردود الشہادۃ ہے[2]۔

**عورت کے بیان پر شادی درست ہے یا نہیں**

**سوال** (۲۹۰) ایک عورت بیان کرتی ہے کہ میرے شوہر نے مجھکو طلاق دیدی ہے اور اس عورت کے والدین بھی یہی بیان کرتے ہیں، لیکن اس عورت کے شوہر کا کچھ پتہ اور خبر نہیں کہ وہ کہاں کس جگہ ہے تاکہ اس سے تصدیق کی جاوے ایسی صورت میں اس عورت سے موافق

---

[1] وحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲) ظفیر۔

[2] اگر نکاح دو گواہوں کی موجودگی میں ہوا ہے اور عورت کی رضا سے تو چوں کہ ایجاب و قبول اور شرط پائی گئی اس لئے نکاح ہوگیا۔ وینعقد بایجاب من احدہما و قبول من الآخر الخ وشرط سماع کل واحد من العاقدین وشرط حضور شاہدین الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۳۶۱ ج۲ و ص۳۷۳ ج۲) ظفیر۔

اس کے بیان کرنے کے نکاح کرنا جائز ہوگا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ ایسی صورت میں کہ وہ عورت اور اس کے والدین اس کے شوہر سابق کا طلاق دینا بیان کرتے ہیں اور شوہر کا کہیں پتہ نہیں ہے تاکہ اس سے اس کی تصدیق یا تکذیب ہوسکے تو اس حالت میں فقہاء نے لکھا ہے کہ ایسی عورت سے نکاح کرلینا اس کے اعتبار پر درست ہے، دیگر گاؤں والوں کو اس میں کچھ تعارض اور انکار نہ کرنا چاہئے[1]۔ فقط۔

نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی کو ناجائز حمل تھا، نکاح ہوا یا نہیں

**سوال (۲۹۱)** ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا بعد پانچ یا چار ماہ کے ایک لڑکی تولد ہوئی مگر وہ لڑکی نو مہینہ سے کم نہ تھی اس کا نکاح جائز رہا یا نہیں۔ اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں، وہ شخص کہتا ہے کہ یہ نطفہ میرا ہے مگر معلوم ہوا وہ عورت پردہ نشین نہ تھی اسکے متعلق حکم شرعی کیا ہے۔

**الجواب**:۔ نکاح اس شخص کا عورت مذکورہ سے صحیح ہوگیا اور اس کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے اور نسب اس لڑکی کا اس سے شرعاً ثابت نہیں ہے۔ درمختار میں ہے کہ حاملہ عن الزنا سے نکاح صحیح ہے) پھر اگر وہ حمل اسی ناکح کا ہے تو اس کو بعد نکاح کے وطی درست ہے اور اگر حمل کسی دوسرے شخص کا ہے تو شوہر کو تا وضع حمل وطی کرنا درست نہیں ہے لئلا یسقی ماءہ زرع غیرہ[2] ۔ درمختار۔ پس اگر وہ شخص مقر ہے زنا کرنے کا ساتھ اس عورت کے

---

[1] لو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا بأس ان ینکحھا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدۃ ص۲۴۶ ج۲) ظفیر۔ [2] وصح نکاح حبلیٰ من زنا الخ وحرم وطؤھا ودواعیہ حتی تضع لئلا یسقی ماءہ زرع غیرہ الخ لو نکحھا الزانی حل له وطؤھا اتفاقا والولد له (درمختار) ای ان جاءت بعد النکاح به لستة اشھر فلو لاقل من ستة اشھر من وقت النکاح لا یثبت النسب ولا یرث منه الا ان یقول ھذا الولد منی ولا یقول من الزنا الخ (رد المحتار فصل المحرمات ص۴۰۱ ج۲) ظفیر



نکاح سے پہلے تو حسب اقرار وہ خود فاسق ہے۔ اس حالت میں اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے لیکن اگر اس گناہ سے توبہ کرے گا تو یہ کراہت مرتفع ہوجاوے گی۔ فقط

غیر مدخولہ نابالغہ کو طلاق دینے کے بعد پھر اس سے شادی کرنا کیسا ہے

**سوال (۲۹۲)** مسمی موجہ ذات بھٹیارہ نے اپنی عورت نابالغہ غیر مدخولہ کو طلاق دیدی ہے، اب عورت بالغہ ہوگئی ہے اور پھر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے آیا بغیر حلالہ کے شرعاً نکاح جائز ہے یا نہیں، طلاقنامہ میں رجعی بائن مغلظہ کا کوئی بیان نہیں ہے۔

**الجواب**:۔ غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق متفرق طور سے دیجا دیں تو غیر مدخولہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اس صورت میں اس سے بدون حلالہ کے شوہر اول نکاح کرسکتا ہے اور اگر ایک طلاق دی ہو تو بدرجہ اولیٰ شوہر اول اس سے بلا حلالہ کے نکاح کرسکتا ہے[1]۔ فقط۔

بیوہ سے نکاح درست ہے

**سوال (۲۹۳)** زید نے ایک پانچ سال کی بیوہ کا نکاح ایک شخص سے پڑھایا، مگر یہ معلوم ہوا کہ وہ بیوہ حاملہ ہے۔ آیا نکاح درست ہے یا نہیں اور زید کے ذمہ کچھ مواخذہ تو نہیں۔

**الجواب**:۔ نکاح درست ہوگیا، مگر جب حمل ناکح کا نہ ہو تو اس کو تا وضع حمل مجامعت کرنا حرام ہے اور زید کے ذمہ کچھ مواخذہ نہیں[2]۔

---

[1] قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا وقعن الخ وان فرق بوصف او خبر او جمل بعطف او غیرہ بانت بالاولی لا الی عدۃ ولذا لم یقع الثانیة الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص۶۲۴ ج۲) ظفیر۔ [2] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدها بالاجماع ومنع غیرہ فیها لاشتباہ النسب (ایضاً باب الرجعة مطلب فی العقد علی المبانة ص۷۳۸ ج۲) ظفیر۔ [3] اخبرها ثقة ان زوجها الغائب مات او طلقها ثلاثا الخ وکذا لو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا بأس ان ینکحها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدۃ ص۸۴۶ ج۲) وصح نکاح حبلیٰ من زنا الخ وان حرم وطؤها حتی تضع الخ ولو نکحها الزانی حل له وطؤها (ایضاً فصل فی المحرمات ص۴۰۱ ج۲) ظفیر

**بیوہ بھاوج سے نکاح درست ہے**

**سوال (۲۹۴)** ایک شخص نے اپنی بھاوج بیوہ سے جو اس کی سمدھن بھی ہوتی ہے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس عورت سے اس مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** اس مرد کا نکاح مسماۃ مذکورہ سے جائز ہے، کیونکہ وہ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[1] میں داخل ہے۔ فقط

**ایک بیوی کے رہتے ہوئے دوسرا نکاح کرنا درست ہے**

**سوال (۲۹۵)** کلن کی ایک بیوی ہے اور وہ اکثر پردیس میں ٹھیک کا کام کرتا ہے، اسی وجہ سے وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے جس کو سفر میں ساتھ رکھے، اور وہ دونوں زوجہ کا خرچ اٹھا سکتا ہے تو نکاح ثانی کر سکتا ہے یا نہ۔

**الجواب:۔** جب کہ حقوق شرعیہ ہر دو زوجہ کے کلن ادا کرے تو دوسرا نکاح بلا تردد کر سکتا ہے، بلکہ اچھا ہے کہ اس کو سفر میں تکلیف نہ ہو[2]۔ فقط

**اس کہنے سے چھوڑ دیا اور وہ طلاق میں ہے طلاق ہوگئی اور اسکے بعد نکاح درست ہے**

**سوال (۲۹۶)** زید نے اپنی زوجہ منکوحہ کی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس کو عرصہ ڈیڑھ دو سال سے چھوڑ دیا ہے اور اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور وہ طلاق ہی میں داخل ہے، اس کہنے سے ڈیڑھ دو سال بعد منکوحہ زید نے بکر سے نکاح کر لیا۔ بعد میں طلاق تحریری بھی دیدی۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی تو عدت کب سے شمار ہوگی اور بکر سے جو نکاح ہوا صحیح ہے یا نہ۔

**الجواب:۔** زید کا یہ کہنا کہ ہم نے اس کو عرصہ ڈیڑھ دو سال سے چھوڑ دیا ہے اور اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور وہ طلاق ہی میں داخل ہے موجب وقوع طلاق ہے

[1] سورۃ النساء — ۴
[2] فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ الخ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (سورۃ النساء) ظفیر۔



شرعاً اس سے طلاق بائنہ منکوحہ زید پر واقع ہوگئی اور اسی وقت سے عدت شمار ہوگی عدت کے بعد جو نکاح بکر سے ہوا صحیح ہوا[1]۔ فقط

**نکاح کے پانچ ماہ چھ دن بعد عورت کو بچہ ہوا تو کیا حکم ہے**

**سوال (۲۹۷)** ایک عورت کا نکاح ہوا اور نکاح سے ... پانچ ماہ چھ دن بعد اس عورت کے لڑکی پیدا ہوئی، یہ نکاح اس صورت میں قائم رہا یا ٹوٹ گیا اور مرد کو وطی درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** اس صورت میں نکاح ہوگیا حاملہ عن الزنا کا نکاح صحیح ہوگیا ہے۔ اور اب کہ وضع حمل ہوگیا ہے شوہر کو وطی درست ہے۔ اگرچہ نکاح غیر زانی سے ہو[2]۔ فقط۔

**بھانجہ اور بھتیجہ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۲۹۸)** بنت بھانجہ و بھتیجہ جو کہ ماموں اور چچا کی محرمات شرعیہ سے نہیں مثلاً بھانجہ اور بھتیجہ نے ماموں اور چچا کی غیر محرمات میں نکاح کیا ہے تو اس بھانجہ و بھتیجہ کی بنت جو غیر محارم سے متولد ہے ماموں اور چچا کو نکاح میں لانا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** چچا زاد بھائی کی دختر یا دخترِ دختر سے نکاح درست ہے، اسی طرح ماموں زاد بھائی کی دختر اور دخترِ دختر سے بھی نکاح درست ہے۔ غرض یہ ہے کہ

[1] سرحتك وفارقتك وجعلهما الشافعي من الصريح لورودهما في القرآن للطلاق قلنا المعتبر تعارفهما في العرف العام في الطلاق لا استعمالهما شرعا مرادا بهما الخ (البحر الرائق کتاب الطلاق باب الکنایات ص ۳۲۵ / ج ۳) ظفیر
[2] وحل تزوج الحبلى من الزنا ولا يجوز تزوج الحبلى من غير الزاني اما الاول فلا يطأها حتى تضع الوطؤ كيلا يسقى ماءه زرع غيره فان قيل فم الرحم ينسد بالحبل فكيف يكون سقى زرع غيره قلنا شعره ينبت من ماء الغير كذا في المعراج وحكم الله دائي على نوارهما الا الوطؤ كما في النهاية (البحر الرائق فصل في المحرمات ص ۱۱۳ / ج ۳) ظفیر۔

حقیقی بھائی وبہن کی اولاد سے تو نکاح جائز نہیں ہے دان سفلوا اور ابناء العم و ابناء الاخوال کی اولاد سے یا اولادِ اولاد سے نکاح درست ہے۔ لقولہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[1] الآیہ۔ فقط

**زید کی لڑکی کی شادی اس کے حقیقی بھائی کے پوتے سے درست ہے یا نہیں**

سوال (۲۹۹) زید، عمر، بکر تینوں قرابت دار ہیں۔ زید وعمر دونوں کے ابا حقیقی بھائی تھے۔ زید کی شادی عمر کی ہمشیرہ حقیقی سے ہوئی اور بکر زید کے حقیقی بھائی کا حقیقی لڑکا ہے۔ بکر کی شادی عمر کی لڑکی سے ہوئی عمر کی ہمشیرہ کے بطن سے ایک لڑکی ہے یعنی بنت زید اور عمر کی لڑکی کے بطن سے لڑکا ہے یعنی ابن بکر۔ ابن بکر اور بنت زید کا باہم نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- ابن بکر اور بنت زید کا صورت مذکورہ میں باہم نکاح درست ہے[1]۔ (دخل بنات العمات والاعمام الخ فتح القدیر ص۱۱۰ ج۳)

**شوہر کے مرنے کے بعد حاملہ کا نکاح وضع حمل کے بعد درست ہے**

سوال (۳۰۰) ایک نوجوان لڑکی اپنے خاوند کے گھر سے نکل کر دوسرے شخص کے گھر میں آباد ہوگئی اب اس عورت کا خاوند اول فوت ہوگیا اور وہ عورت سات آٹھ ماہ سے زنا سے حاملہ ہے، بعد وضع حمل اگر دونوں زانی توبہ کریں تو نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر عورت مذکورہ خاوند سابق کے فوت ہونے سے پہلے ہی حاملہ تھی اور بعد فوت ہونے اس شوہر کے وضع حمل ہوا تو بموجب اس آیۃ کریمہ داولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن[3] بعد وضع حمل عدت اس کی ختم

---

[1] سورۃ النساء - ۴ - دخل بنات العمات والاعمام والخالات والاخوال فتح القدیر ظفیر [2] وَاُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ (النساء - ۴) [3] سورۃ الطلاق - ۱ -



ہوگئی، لہٰذا نکاح کرنا اس کو صحیح ہوا[1]۔ اور اگر وہ عورت بعد فوت ہونے شوہر سابق کے حاملہ ہوئی اور حمل اس کا زنا سے ہونا محقق ہوا تو پھر قبل وضع حمل بھی اس کا نکاح صحیح ہوسکتا تھا اور بعد وضع حمل تو صحت نکاح میں کچھ شبہ ہی نہیں ہے جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے :- وصح نکاح حبلی من زنا[2] اور صحیح ہے نکاح حاملہ عن الزنا کا۔ فقط

**عورت کے باپ اور عورت کے بیان پر اعتماد کر کے نکاح کرنا درست ہے**

سوال (۳۰۱) ایک عورت حاملہ اور اس کا حقیقی باپ دونوں مرادآباد سے چل کر شہر پھلور میں آئے اور یہ بیان کیا کہ عورت کے خاوند نے عورت کو طلاق دیدی۔ اب ہم کسی دیندار آدمی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، اس صورت میں محض عورت اور اس کے باپ کے بیان پر اعتماد کر کے بعد وضع حمل اس عورت سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں موافق بیان عورت اور اس کے باپ کے بیان پر اعتماد کر کے بعد وضع حمل نکاح اس کا شرعاً صحیح ہے۔ کذا فی الدر المختار والشامی[3]۔ فقط

**اپنی لڑکی کا دوسرے لڑکے سے اور اسی دوسرے کے لڑکے کا اپنی لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے**

سوال (۳۰۲) بہت سے غریب آدمی ایسا کرتے ہیں کہ اپنی دختر دوسرے کے لڑکے کو دیدیتے ہیں اور اس کی دختر اپنے لڑکے کیلئے لیتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر مہر علیحدہ علیحدہ ہر ایک کا مقرر کیا جاوے تو کچھ حرج اس میں نہیں[4]۔

---

[1] وفی حق الحامل الخ وضع جمیع حملھا الخ ولو کان زوجھا الصبیت صغیرا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص۸۳۱ ج۲) ظفیر [2] ایضاً فصل فی المحرمات ص۴۰۱ ج۲) ظفیر [3] ولو قالت منکوحۃ رجل الآخر طلقنی زوجی وانقضت عدتی جاز تصدیقھا اذا وقع فی ظنہ صدقہا کانت ام لا (رد المحتار باب الرجعۃ ص۲۷۷ ج۲) ظفیر [4] ووجب مہر المثل فی الشغار الخ وھو منھی عنہ لخلوہ عن المھر فاوجبنا فیہ مہر المثل (الی حاشیہ برصفحہ ۲۱۰)

**حقیقی چچی سے نکاح کب درست ہے**

**سوال (۳۰۳)** اپنی حقیقی چچی کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو کب۔

**الجواب:۔** بعد انتقال چچا کے جب چچی کی عدت دس دن چار ماہ گزر جاویں اس وقت اس کا نکاح چچی کے ساتھ درست ہے[1]۔ فقط۔

**کوئی اپنی بہن کا نکاح کسی سے اس شرط پر کرے وہ اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کر دے یہ کیسا ہے**

**سوال (۳۰۴)** زید نے اپنی بہن کا نکاح بکر سے اس شرط پر کیا کہ بکر اپنی بہن کا نکاح زید سے کر دے۔ یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** اگر مہر ہر ایک کا علیحدہ مقرر ہو تو نکاح دونوں کا صحیح ہے اور یہ شغار نہیں ہے جو منہی عنہ ہے کیونکہ شغار میں مہر علیحدہ نہیں ہوتا بلکہ دوسرے کا اپنی بہن وغیرہ سے نکاح کر دینا یہی مہر ہے پہلے نکاح کا اور برعکس۔ اور حنفیہ نکاح شغار میں بھی نکاح کو صحیح کہتے ہیں اور مہر مثل واجب فرماتے ہیں کما فی الدر المختار ووجب مہر المثل فی الشغار وھو ان یزوجہ بنتہ علی ان یزوجہ الآخر بنتہ او اختہ مثلاً معاوضۃ بالعقدین وھو منھی عنہ لخلوہ عن المہر فاوجبنا فیہ مہر المثل فلم یبق شغارا[2] الخ فقط۔

**نکاح کے بعد فساد کے خوف سے تجدید نکاح کرنا کیسا ہے...**

**سوال (۳۰۵)** کسی شخص نے ایک عورت بالغہ سے نکاح کیا، لیکن اس شخص کے عزیز و اقارب جب آئے

(بقیہ حاشیہ از ص۲۰۹) فلم یبق شغارا (در مختار) قولہ فی الشغار الخ ای علی ان یکون بضع کل صداقا عن الآخر وھذا القید لابد منہ فی مسمی الشغار حتی لو لم یقل ذالک ولا معناہ بل قال زوجتک بنتی علی ان تزوجنی بنتک فقبل الخ لم یکن شغارا بل نکاحا صحیحا اتفاقا (رد المحتار باب المہر ص۴۵۶ ج۲ مطلب نکاح الشغار) ظفیر۔ لہ اما منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ اصلا (رد المحتار باب المہر ص۴۸۳ ج۲) ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر مطلب نکاح الشغار ص۴۵۶ ج۲۔ ظفیر



تو اس دفع شر و فساد کے لئے کہ یہ ناراض ہوں گے کہ ہماری عدم موجودگی میں کیوں نکاح ہوا۔ تجدید نکاح کر لی، اس میں کچھ حرج تو نہیں ہے۔

**الجواب:۔** اگر وہ ناکح کفو اس عورت کا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا اور بخوف فساد اگر اولیاء کے سامنے پھر تجدید نکاح کر لی گئی، اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے اور نکاح سابق صحیح ہے[1]۔ فقط۔

**شوہر اپنے لڑکے کی شادی اپنی بیوی کی لڑکی سے کر سکتا ہے یا نہیں**

**سوال (۳۰۶)** ایک عورت کے دو نکاح ہوئے پہلے شوہر متوفی سے ایک لڑکی ہے، اب عورت مذکورہ نے ایک ایسے شخص سے نکاح کیا ہے جس کے ایک لڑکا زوجہ اولیٰ سے ہے تو اس لڑکے اور لڑکی کا باہم نکاح جائز ہے یا نہ۔

**الجواب:۔** ان میں باہم نکاح درست ہے[2]۔ فقط

**فارغ خطی کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں**

**سوال (۳۰۷)** زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو فارغ خطی دیدی تھی تو اب ہندہ کا نکاح زید سے عدت کے اندر یا بعد عدت کے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** یہ صورت فارغ خطی کی درحقیقت خلع ہے اور خلع میں طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور طلاق بائنہ کا حکم یہ ہے کہ عدت میں اور بعد عدت کے شوہر

[1] فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی والاصل ان کل من تصرف فی مالہ تصرف فی نفسہ وما لا فلا، ولہ ای للولی اذا کان عصبۃ الخ الاعتراض فی غیر الکفوء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص۴۰۷ ج۲ و ص۴۰۸ ج۲) ظفیر۔

[2] اس لئے کہ ان دونوں میں کوئی وجہ حرمت نہیں ہے ارشاد ربانی ہے:۔ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ (النساء۔ ۴) ولا باس ان یتزوج الرجل امرأۃ ویتزوج ابنہ امہا او بنتہا لانہ لا مانع (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۵ ج۳) ظفیر۔

اول سے نکاح ہو سکتا ہے حلالہ کی ضرورت اس صورت میں نہیں ہے[1]۔ فقط

**بھتیجہ کی مطلقہ سے نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال (۳۰۸)** بھتیجہ کی بیوی مطلقہ سے بعد عدت کے نکاح درست ہے یا نہ۔

**الجواب:-** درست ہے (یہ بھی وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[2] میں داخل ہے۔ ظفیر)

**زمانہ حمل میں بعد عدت نکاح ہوا وہ درست ہے**

**سوال (۳۰۹)** ہندہ نے ایام عدت گزرنے کے قبل زید سے نکاح کرلیا، دو ماہ بعد اس کو معلوم ہوا کہ نکاح درست نہیں ہوا تو مکرر نکاح اس نے زید سے کرلیا مگر دوسرے نکاح کے وقت وہ زید سے حاملہ ہو چکی تھی، دوسرا نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اور اب ہندہ کو کیا کرنا چاہئے۔

**الجواب:-** دوسرا نکاح جو بعد عدت ہوا صحیح ہو گیا اور حمل چونکہ زید کا ہے، اس لئے زید کو اس سے حالت حمل میں وطی بھی درست ہے[3]۔ فقط۔

**بیوی کے لڑکے کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال (۳۱۰)** زوجہ کے ساتھ پسر شوہر اول سے ہے اس پسر کی زوجہ بیوہ سے اس شخص کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** درست ہے، قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذٰلکم الآیۃ[4]۔ فقط

---

[1] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص ۳۸۰ ج ۲) ظفیر۔

[2] سورۃ النساء - ۴ [3] وصح نکاح حبلیٰ من زنا الخ لو نکحها الزانی حل له وطؤها اتفاقا والولد له ولزمه النفقة (درمختار) قوله والولد له ای ان جاءت بعد النکاح به لستة اشهر الخ فلو لاقل من ستة اشهر من وقت النکاح لا یثبت النکاح الا ان یقول هذا الولد منی ولا یقول من الزنا خانیہ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲) ظفیر [4] سورۃ النساء - ۴ - فجاز الجمع بین امرأة وبنت زوجها او امرأة ابنها (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲) ظفیر



**بدعتی عقیدہ کی عورت کا نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال (۳۱۱)** ایک عورت کا یہ عقیدہ ہے کہ پیران پیر و دیگر بندگان دین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی شخص پکارے ہر جگہ سے دور ونزدیک وہ سب سن لیتے ہیں۔ ایسے عقیدہ سے اگر عورت توبہ کرے تو پہلا نکاح جائز رہا یا مکرر نکاح کرنا چاہئے۔

(۲) اگر خاوند کا بھی یہی عقیدہ ہو تو کیا نکاح فسخ ہو گیا اور عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** (۱) مکرر نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے[1]۔

(۲) پہلا نکاح فسخ نہیں ہوا۔ دوسرے مرد سے اس عورت کو نکاح درست نہیں ہے[2]۔ فقط

**فاسق کا نکاح درست ہے**

**سوال (۳۱۲)** جو بڑے مرد یا بچے سونے چاندی اور ریشم کا استعمال کرتے ہوں اور داڑھی کترواتے ہوں اور مونچھیں بڑھاتے ہوں اور گناہ معلوم ہونے پر توبہ نہ کریں، ایسے لوگوں کا نکاح صحیح رہ سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** ایسے لوگ فاسق و گناہگار ہیں، ان کو کافر نہ کہا جائے اور نکاح ان کا صحیح ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] وفی النہر تجوز مناکحة المعتزلة لانا لا نکفر احدا من اہل القبلة وان وقع الزاما فی المباحث (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲) بدعتی کی بھی علماء تکفیر نہیں کرتے، لہٰذا نکاح درست ہے۔ ظفیر [2] اما نکاح منکوحة الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ (ردالمحتار باب المہر ص ۴۸۲ ج ۲) ظفیر [3] حلق الشارب بدعة وقیل سنة ولا باس بنتف الشیب واخذ اطراف اللحیة والسنة فیها القبضة الخ ولعذا قال یحرم علی الرجل قطع لحیته (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الحظر والاباحة ص ۳۵۹ ج ۵) ظفیر۔

**زانی کے لڑکے کی شادی مزنیہ کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں**

سوال (۳۱۳) ایک شخص ایک عورت سے زنا کرتا ہے زانی کا لڑکا جو زانی کی زوجہ سے ہے اس کا نکاح مزنیہ کی لڑکی سے جو کہ مزنیہ کے اصلی خاوند سے ہے، جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ زانی کے پسر کا نکاح جو کہ زانی کی زوجۂ اولیٰ سے ہے اس لڑکی کے ساتھ درست ہے جو کہ مزنیہ کے شوہر سے ہے[1]۔ فقط۔

**فارغخطی کے بعد نکاح جائز ہے یا نہیں**

سوال (۳۱۴) کسی فاحشہ عورت سے ایک آدمی نے نکاح کیا، پھر کسی وجہ سے اس کو فارغخطی دیدی، پھر چار پانچ ماہ کے بعد اس سے دوبارہ نکاح کرلیا، نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب :۔ بہ نیت طلاق فارغخطی دیدینے سے اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ رجعت بلا نکاح درست نہیں ہے اور نکاح بدون حلالہ کے اس سے جائز ہے۔ کما فی الدر المختار باب الخلع ھو ازالۃ ملک النکاح بلفظ الخلع او ما فی معناہ لیدخل لفظ المبارأۃ فانہ مسقط الخ[2] وفیہ ایضا ویسقط الخلع الخ والمبارأۃ کل حق لکل واحد منھما علی الآخر الخ وحکمہ ان الواقع بہ الخ طلاق بائن[3] الخ الغرض دوبارہ نکاح اس عورت کا شوہر اول سے درست ہے۔ فقط

**پہلا شوہر اگر مرگیا یا اس نے طلاق دیدی، تب نکاح درست ہوگا**

سوال (۳۱۵) زید کی عمر اسی برس کی ہے۔ ہندہ بعد عقد کے پندرہ برس کی عمر میں ڈیپو کے ساتھ دوسرے ملک میں چلی گئی اور وہاں جاکر ایک کافر کے ساتھ اوقات بسر کی، تین چار اولاد پیدا ہوئی

[1] وحرم ایضا بالصھریۃ اصل مزنیتہ (در مختار) ویحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بھا وفروعھا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۷ ج ۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الخلع ص ۷۶۶ ج ۲) ظفیر [3] ایضا ص ۷۷۰ ج ۲۔ ظفیر



ہیں۔ اس کے ہندہ نے توبہ کی اور ہندہ کی عمر تقریبا ساٹھ برس کی ہے۔ زید نے بایں خیال کہ ضعیفی میں آرام کا باعث ہوگا ہندہ سے شادی کی، آرام کے لئے شادی کرنا جائز ہے یا نہیں۔ زید کی اولاد کو ناگوار ہے۔

الجواب :۔ یہ نہ معلوم ہوا کہ ہندہ جو بعد عقد کے دوسرے ملک میں چلی گئی تھی اور وہاں کافر کے پاس رہی اور پھر توبہ کی تو جس مرد سے اول اس کا عقد ہوا تھا، وہ کہاں گیا، اس نے طلاق دی یا نہیں، یا وہ فوت ہوگیا یا زندہ ہے اگر زندہ ہے اور اس نے طلاق بھی نہیں دی تب تو اس عورت کا نکاح کسی مرد سے درست ہی نہیں[1]۔ اور اگر وہ مرگیا یا اس نے طلاق دیدی تھی تو زید کا نکاح کرنا اس سے صحیح ہے، محض آرام کے لئے نکاح کرنا بھی جائز ہے۔ زید کی اولاد کو اس میں کچھ ناگواری نہ چاہیے[2]۔ فقط۔

**بلوغ کے بعد اور خلوت سے پہلے کی طلاق درست ہے اور اس سے بلا عدت نکاح درست ہے**

سوال (۳۱۶) زید کا نکاح ہندہ سے ہوا چونکہ زید نابالغ تھا۔ زید کے والد نے ایجاب قبول کیا۔ عرصہ چھ سال کے بعد بھی زید قابل بلوغ نہ ہوا اور کمزور رہا، اور خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی یعنی وطی نہ ہوئی۔ زید اور ہندہ کے والدین نے ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کردیا اور طلاق نامہ بھی لکھوادیا، بعد تحریر طلاقنامہ پانچ چھ یوم بعد ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کردیا۔ اس صورت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور قاضی ناکح جس کو علم نہ تھا گناہگار ہوا یا نہیں۔

الجواب :۔ زید نے اگر طلاق بعد بالغ ہونے کے دی ہے تو ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی۔ اور اگر خلوت صحیحہ اور وطی نہیں ہوئی تو ہندہ پر عدت واجب نہیں ہوئی۔

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب المہر ص ۳۸۲ ج ۲) ظفیر [2] فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع (سورۃ النساء رکوع) ظفیر

بعد طلاق دینے زید کے فوراً دوسرا نکاح ہندہ کا صحیح ہے، نکاح خوان وغیرہ کو کچھ گناہ نہیں ہوا۔ کما قال اللہ تعالیٰ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا[1]۔ الآیہ۔ فقط۔

شوہر کا حقیقی چچا جو عورت کا حقیقی خالو ہے۔ مگر خاوند حکمی ہے کیا طلاق کے بعد اس سے نکاح درست ہے

**سوال (۳۱۷)** محمد بخش مسماۃ بھوری کا حقیقی خالو ہے اور مسماۃ بھوری کے خاوند کا نام شادی ہے۔ شادی مذکور کا محمد بخش چچا حقیقی ہے۔ اگر شادی مسماۃ بھوری کو طلاق دے اور مسماۃ بھوری محمد بخش سے نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں جبکہ مسماۃ بھوری کی خالہ حقیقی فوت ہوگئی ہے اور کچھ اولاد نہیں ہے۔

**الجواب:۔** محمد بخش کا نکاح اس صورت میں اپنی بیوی متوفیہ کی بھانجی مسماۃ بھوری سے درست ہے اور بھتیجہ کی مطلقہ سے بھی بعد عدت کے نکاح درست ہے۔ پس محمد بخش کا نکاح مسماۃ بھوری سے اس صورت میں دو وجہ سے صحیح ہے کما قال اللہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ[2]۔ الآیۃ فقط۔

بیوی کے مرنے کے بعد بیوی کی بھانجی سے نکاح درست ہے یا نہیں

**سوال (۳۱۸)** ہندہ زید کے عقد میں تھی وہ فوت ہوئی۔ اب بعد وفات ہندہ کے زید کو اس کی حقیقی بھانجی سے عقد کرنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** ہندہ کے مرنے کے بعد، زید ہندہ کی بھانجی سے نکاح کر سکتا ہے[3]۔ فقط

نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی باکرہ نہیں ہے تو کیا حکم ہے

**سوال (۳۱۹)** بعض لڑکیاں اپنی

[1] بقرہ ــــ ۳۲۔

[2] سورۃ النساء ۔۴۔ [3] اس لئے جمع کی صورت پیدا نہیں ہوئی جو ناجائز ہے ولا یجمع بین المرأۃ وعمتہا او خالتہا او ابنۃ اخیہا او ابنۃ اختہا (ہدایہ مجیدی فصل فی المحرمات ص ۲۷۶ ج ۲۔) ظفیر



اپنی سوء اعمالی سے اپنی اور اپنے اہل خاندان کی روسیاہی کا باعث ہوتی ہیں۔ اور ماں باپ کو اس کا علم ہوتا ہے تو اس کو پوشیدہ رکھ کر لڑکی کی شادی بھاری دین مہر پر کسی جگہ کر دیتے ہیں۔ خاوند کو جب اپنی بیوی کی بداعمالی کا علم ہوتا ہے مثلاً بیوی کی ناجائز خط وکتابت ماقبل نکاح کی اس کے ہاتھ آجاتی ہے۔ چونکہ اسنے اپنی بیوی کو باکرہ بھی نہیں پایا تھا اس لئے شبہ قوی اور بیچارہ مرد عجب مشکل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ نہ تو یہ چاہتا ہے کہ اس کو اپنے نکاح میں رکھے اور نہ اتنی استطاعت ہے کہ مہر ادا کر سکے۔ ایسا نکاح جو صریح دھوکہ ہے۔ جائز ہوا یا نہیں۔ کیونکہ ناکح تو لڑکی کو باکرہ سمجھ کر نکاح پر راضی ہوا۔ اور وہاں معاملہ اس کے خلاف ہے

**الجواب:۔** نکاح اس صورت میں منعقد ہو جاتا ہے اور مہر جو کچھ مقرر کیا گیا وہ کل لازم ہو جاتا ہے۔ در مختار میں ہے ولو شرط البکارۃ فوجدہا ثیبًا لزمہ الکل[1] ۔ فقط۔

عورت نکاح سے انکار کرے اور گواہوں میں اختلاف ہو تو کیا حکم ہے

**سوال (۳۲۰)** زید نے ہندہ سے نکاح کیا۔ دو تین سال بعد شوہر اور اولیاء زوجہ میں اختلاف ہوگیا اور اولیاء زوجہ نے زوجہ کو شوہر کے گھر جانے سے روک دیا اور زید نے حاکم وقت مسلمان سے محاکمہ کیا۔ اولیاء زوجہ نے نکاح سے انکار کیا۔ بغرض شہادت عقد شوہر نے چند گواہ قائم کئے اور زوجہ کے اولیاء نے گواہوں کو رشوت دیکر زید سے منحرف اور دروغ شہادت پر آمادہ کیا چنانچہ گواہوں نے شہادت کے وقت کسی نے کہا رات کو، کسی نے دن کو کسی نے رمضان میں اور کسی نے غیر رمضان میں نکاح ہونا بیان کیا مگر نفس نکاح کا کسی نے انکار نہیں کیا۔ حاکم وقت نے گواہوں کو جھوٹا سمجھ کر مقدمہ کو خارج

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص ۴۷۶ ج ۲ ظفیر

کر دیا۔ اس صورت میں نکاح ثابت ہوا یا نہیں۔

**الجواب:** ۔ قال فی الدر المختار ولکن اتجب مطابقة الشہادتین لفظاً ومعناً الخ بطریق الوضع الخ ولو شہد احدہما بالنکاح والآخر بالتزویج قبلت لاتحاد معناہما الخ وفی الشامی، قولہ بطریق الوضع ای بمعناہ المطابقی وھذا جعلہ الزیلعی تفسیراً للموافقة فی اللفظ حیث قال والمراد بالاتفاق فی اللفظ تطابق اللفظین علیٰ افادة المعنی بطریق الوضع لا بطریق التضمن[1] الخ شامی ص ۳۸۹ ج ۴۔ وایضاً فی الدر المختار وشرط حضور شاہدین الی ان قال ولو فاسقین الخ قولہ ولو فاسقین اعلم ان النکاح لہ حکمان حکم الانعقاد وحکم الاظہار فالاول ماذکرہ والثانی انما یکون عند التجاحد فلا یقبل فی الاظہار الاشہادة من تقبل شہادتہ فی سائر الاحکام الخ شامی[2] ص ۳۰۳ ج ۲۔ عبارت اولیٰ سے معلوم ہوا کہ اختلاف شہود کی صورت میں شہادت معتبر نہیں ہے اور عورت کے انکار کی حالت میں ایسی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا اور روایات ثانیہ سے معلوم ہوا کہ شہود فسقاء اور غیر مقبول الشہادة کے حاضر ہونے سے اور ایجاب وقبول سننے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ لیکن بصورت تجاحد ایسے گواہوں سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔ الحاصل یہ صورت فسخ نکاح کی نہیں ہے جو یہ کہا جائے کہ حاکم غیر مسلم کے حکم سے نکاح فسخ نہ ہوگا بلکہ اس حالت میں جب کہ عورت نکاح سے منکر ہے اور شوہر کے گواہوں میں اختلاف لفظی ومعنوی ہے نکاح ثابت ہی نہ ہوگا اور چونکہ فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کما فی الدر المختار والشامی والمرأة کالقاضی[3] لہذا عورت جب کہ نکاح ثابت نہ ہوا اس مرد سے علیحدہ رہے گی اور منکوحہ اس کی نہ ہوگی

[1] رد المحتار کتاب الشہادات - باب الاختلاف فی الشہادة ص ۵۳۳ ج ۴ وص ۵۳۴ ج ۴ ظفیر



ہاں اگر عورت مقر ہے نکاح کی تو نکاح ثابت ہے۔ گواہوں کی اول تو ضرورت ہی نہیں اور اگر گواہوں نے اختلاف کیا تو ان کے اختلاف سے نکاح ثابت بتصادق الزوجین باطل نہ ہوگا اور ان کی گواہی پر کوئی اثر مرتب نہ ہوگا۔ فقط

**جبراً نکاح ہوا اگر دو گواہ گواہی دیتے ہیں کہ عورت کی رضا سے ہوا کیا حکم ہے**

**سوال (۳۲۱)** ہندہ بیوہ کا نکاح جبراً زید سے کیا گیا۔ اب ہندہ کہتی ہے کہ میرا نکاح جبراً کیا گیا میری رضا نہ تھی اور نہ ہے اور شوہر کی جانب سے چند شاہد بنا دئے جو کہ شوہر کے قرابت دار ہیں شہادت دیتے ہیں کہ نکاح منکوحہ کی رضا سے ہوا۔ نیز چند گواہ عورت کی جانب سے اس کے عدم رضا پر شہادت دیتے ہیں اور عورت بدستور واویلا کرتی ہے، بعد نکاح مدخولہ نہیں ہوئی نکاح ثابت ہوگا یا نہیں۔

**الجواب:** ۔ اگر دو گواہ معتبر سے شوہر رضامندی عورت کی ثابت کر دیگا تو نکاح صحیح ثابت ہو جاوے گا، عورت کا اظہار نارضامندی معتبر نہ ہوگا اور اس کے گواہ دوبارہ عدم رضا مسموع نہ ہوں گے[1]۔ فقط۔

**بیٹے کی بیوی کی حقیقی بہن سے باپ کی شادی درست ہے**

**سوال (۳۲۲)** محمود زید کا لڑکا ہے اور محمود کی شادی بسم اللہ کے ساتھ ہوئی، بسم اللہ کی بڑی بہن حقیقی زینب ہے وہ چاہتی ہے کہ اپنا نکاح محمود کے والد زید کے ساتھ کرے یہ جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ۔ نکاح زید کا مسماة زینب سے جو حقیقی بہن اس کے بیٹے کی

[1] قال الزوج للبکر البالغة بلغک النکاح فسکت وقالت رددت النکاح ولا بینة لہما علیٰ ذالک ولم دخل بہا طوعاً فی الاصح فالقول قولہا الخ وتقبل بینتہ علیٰ سکوتہا الخ ولو برہنا فبینتہا اولیٰ ...... الا ان یبرھن علیٰ رضاھا او اجازتہا (الدر المختار علیٰ ہامش رد المحتار باب الولی ص ۴۱۶ ج ۲) ظفیر۔

زوجہ کی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ الآیۃ[1] فقط

ایک ناجائز شرط کے ساتھ نکاح کرنا کیسا ہے

**سوال (۳۲۳)** ایک عورت ایک شخص سے اس شرط پر نکاح کرنا چاہتی ہے کہ تین ماہ تک پردہ نہ کروں گی اور اس وقت اپنا روپیہ وغیرہ وصول کرلوں گی۔ اس صورت میں نکاح اس عورت سے .... کیا جاوے یا نہیں۔

**الجواب:** نکاح کرنا اس عورت سے جائز ہے نکاح کرلینا چاہیئے بعد نکاح کے جس طرح ہو اس کے روپے کے وصول کرنے کا انتظام کیا جاوے اور پردہ شرعی کرانا چاہیئے۔ عورت کی اس شرط پر کہ تین ماہ تک پردہ نہ کروں گی عمل نہ کیا جاوے۔ بعد نکاح کے وہ عورت شوہر کی محکوم ہوجاوے گی، اس کا کچھ اختیار نہ ہوگا[2]۔ فقط

خالہ زاد بھانجی سے نکاح درست ہے یا نہیں اور حرمت رضاعت کی عمر

**سوال (۳۲۴)** زید اپنی خالہ زاد بھانجی سے نکاح کرنا چاہتا ہے، جائز ہے یا نہیں۔ خالہ زاد بھانجی نے جب کہ نسبی بہن زید کی شیر خوار تھی اس کی ساتھ ایک دو دفعہ زید کی ماں کی چھاتی سے دودھ پیا تھا۔ اس وقت بھانجی کی عمر تخمیناً دو سال چھ ماہ سے زائد تھی ایسی صورت میں کیا حکم ہے۔

**الجواب:** اس صورت میں نکاح زید کا اس کی خالہ زاد بھانجی سے صحیح ہے، کیونکہ خالہ زاد بہن سے بھی شرعاً نکاح درست ہے، لہٰذا خالہ زاد بہن کی دختر

[1] سورۃ النساء - ۴ - فلا تحرم بنت زوجۃ الابن (البحر الرائق فی المحرمات ص ۱۰۱ ج ۳) جب لڑکے کی بیوی کی لڑکی حرام نہیں ہے تو اس کی بہن تو بدرجہ اولیٰ حرام نہ ہوگی۔ ظفیر
[2] ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونہ یعنی لو عقد مع شرط فاسد لم یبطل النکاح بل الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۔۔۔ ج ۲) ظفیر



بھی نکاح جائز ہے، کیونکہ وہ محرمات میں مذکور نہیں ہے[1]۔ اور دودھ پینا بعد مدت رضاعت کے جو کہ دو برس یا اڑھائی برس ہے (علی اختلاف القولین) حرمت رضاعت ثابت نہیں کرتا۔ کما فی الدر المختار ویثبت التحریم فی المدۃ[2] - الخ فقط

اندام نہانی میں ایک پھوڑا تھا جس نے نشتر لگایا اس سے اس کا نکاح جائز ہے اور دوسرے بھی

**سوال (۳۲۵)** ایک کنواری جوان لڑکی کے اندام نہانی میں پھوڑا نکل آیا ہو اور اس کے ولی نے نامحرم مرد سے نشتر دلوایا ہو تو اس لڑکی کی بے حرمتی ہوئی یا نہیں، اور وہ لڑکی کسی نامحرم کے نکاح میں جائز ہوسکتی ہے یا نہیں، آیا صرف نشتر لگانے والے پر یا اور نامحرم پر۔

**الجواب:** بضرورت ایسا جائز ہے اور اس میں شرعاً کچھ بے حرمتی نہیں ہے کیونکہ طبیب کا دیکھنا ایسے موقع کو بضرورت علاج فقہاء نے جائز لکھا ہے[3]۔ پس نکاح ہر ایک سے ہوسکتا ہے نشتر لگانے والا ہو یا کوئی غیر۔ فقط

شوہر کے طلاق کے بعد والا نکاح درست ہے پہلا نہیں

**سوال (۳۲۶)** ایک لڑکی بالغہ

[1] وخالۃ خالۃ ابیہ نحلال کبنت عمہ وعمتہ وخالہ وخالتہ لقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذٰلکم (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲) ظفیر
[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲) ظفیر
[3] ولکن امرأۃ نکاحہا وشرائہا ذمن دابتہا ینظر الطبیب الی موضع مرضہا بقدر الضرورۃ اذ الضرورۃ تتقدر بقدرہا الخ وینبغی ان یعلم امرأۃ تداویہا (در مختار) قولہ وینبغی قال فی الجوہرۃ اذا کان المرض فی سائر بدنہا غیر الفرج یجوز النظر الیہ عند الدواء لانہ موضع ضرورۃ وان کان فی موضع الفرج فینبغی ان یعلم امرأۃ تداویہا فان لم توجد وخافوا علیہا ان تہلک او یصیبہا وجع لا تحتملہ یستروا منہا کل شیء الا موضع العلۃ ثم یداویہا الرجل ویغض بصرہ ما استطاع الا عن موضع الجرح الخ (رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس ص ۳۲۵ ج ۵ و ص ۳۲۶ ج ۵) ظفیر۔

جس کی عمر سترہ سال کی ہے اس کے چچا حقیقی نے اپنے لڑکے سے جس کی عمر گیارہ بارہ سال کی ہے نکاح کر دیا لیکن عورت و مرد میں باہم ناسازش رہی، بعدہ شوہر کے والد نے اپنے بیٹے کی منکوحہ کو بوجہ بدچلنی کے طلاق دیدی اور کچھ روپیہ لے کر دوسری ریاست میں چھوڑ آیا انھوں نے عدت میں نکاح کر لیا وہاں سے عورت کا بھائی اس کو لے آیا اور عورت نے یہاں آکر خاوند سابق کے گھر جانا منظور کر لیا۔ لیکن خاوند سابق نے آباد کرنے سے صاف انکار کر دیا کہ میں طلاق دے چکا ہوں۔ پھر عورت کے بھائی نے عورت کا نکاح دوسری جگہ کر دیا۔ عورت کی رضامندی سے یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

**الجواب:** — باپ کی طلاق بیٹے کی زوجہ پر واقع نہیں ہوئی[1] لہذا وہ طلاق اور نکاح جو اس کے بعد کیا گیا ناجائز اور باطل ہے۔ البتہ شوہر سابق نے خود جب یہ کہا کہ میں طلاق دے چکا ہوں اس وقت طلاق واقع ہو گئی۔ عدت کے بعد وہ مطلقہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور یہ نکاح جو تیسرے شخص سے ہوا۔ اگر عدت کے بعد ہوا تو صحیح اور درست ہوا اور عدت بھی اس وقت لازم ہے کہ وہ عورت مدخولہ ہو ورنہ عدت اس پر نہیں کما قال اللہ تعالیٰ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا الآیۃ[2]۔ فقط

فضولی کا نکاح موقوف ہے

**سوال (۳۲۷)** زینب نے بلا اجازت باپ کے زید کے ساتھ نکاح کر لیا ہے اور زینب کے ساتھ اس کا چھوٹا بھائی عمر تھا جس کی عمر تخمیناً چھ سال ہو گی۔ زید کے بھائی بکر نے اپنی لڑکی فاطمہ کا نکاح عمر کے ساتھ کر دیا

[1] ولا یقع طلاق المولیٰ علی امرأۃ عبدہ لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ بالساق (الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب الطلاق ص $\frac{595}{2}$) ظفیر

[2] سورۃ الاحزاب ۷ ظفیر



جبکہ عمر کا والد موجود نہ تھا، دس روز کی مسافت پر تھا، بغیر اس کی اجازت کے کیا گیا۔ عمر کی جانب سے خالد نے قبول کیا جو کہ عمر کا رشتہ دار نہیں بلکہ اجنبی شخص ہے۔ دس گیارہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اب نکاح عمر کا فاطمہ کے ساتھ ہے یا نہیں۔

**الجواب:** — درمختار میں ہے کل تصرف صدر منہ ولہ مجیز حال وقوعہ انعقد موقوفاً[1] اور علامہ شامی مجیز کے بیان میں لکھتے ہیں من مالک اوولی کاب وجد ووصی وقاض[2] پس اس سے ثابت ہوا کہ صورت مسئولہ میں جب کہ عمر کا والد مجیز وقت عقد موجود نہیں ہے تو یہ تصرف فضولی کا اس کی اجازت پر موقوف رہے گا باطل نہ ہو گا۔ اور جب عمر قبل اجازت اپنے والد کے بالغ ہو گیا تو اب عقد اس کی اجازت پر موقوف رہے گا جیسا کہ اس جزئیہ سے مستنبط ہوتا ہے ای تصرف تصرف ثابت جوز علیہ لو فعلہ ولیہ فی صغرہ کبیع وشراء وتزوج وتزویج امتہ وکتابۃ قنہ ونحوہ فاذا فعلہ الصبی بنفسہ یتوقف علی اجازۃ ولیہ ما دام صبیاً لو بلغ قبل اجازۃ ولیہ فاجازہ بنفسہ جاز ولم یجز بنفس البلوغ بلا اجازۃ[3] - رد المحتار جلد رابع ص ۱۵۲ الغرض یہ نکاح موقوف ہے جب تک مجیز کی طرف سے اجازت یا انکار نہ ہو جاوے موقوف رہے گا۔ فقط۔

سوتیلی ماں کی سگی بہن سے نکاح جائز ہے یا نہیں

**سوال (۳۲۸)** زید کا ایک بیٹا بکر ہے بکر کی ماں کے مرنے کے بعد زید نے دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔ اب بکر اپنی سوتیلی ماں کی سگی بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب البیوع فصل فی الفضولی ص ۱۸۷ ج ۴ - ظفیر

[2] رد المختار کتاب و فصل ایضاً ص $\frac{187}{4}$ ظفیر

[3] رد المختار کتاب البیوع فصل فی الفضولی تحت قولہ بیانہ صبی باع مثلاً ص ۱۸۷ ج ۴ - ظفیر

**الجواب** :- بکر کا نکاح زید کی دوسری زوجہ کی بہن سے صحیح ہے[1]۔ فقط

بیوی کی حقیقی بہن سے زنا کیا اس کے لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کرسکتا ہے یا نہیں

**سوال (۳۲۹)** رجل زنا باخت زوجتہ هل یجوز نکاح بنتہ بولد المزنیۃ بالادلۃ القاطعۃ۔

**الجواب** :- یجوز نکاح بنت الزانی بابن المزنیۃ کما قال فی رد المحتار ویحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا[2]۔ شامی صفحہ ۲۷۹ ج ۲ مصری۔

اگر بالغ لڑکے نے اپنی نابالغہ بیوی کو طلاق دیدی تو پھر اس سے وہ نکاح کرسکتا ہے

**سوال (۳۳۰)** ایک لڑکے بالغ کا نکاح نابالغہ لڑکی سے ہوگیا تھا۔ اس لڑکے نے اس نابالغہ کو طلاق دیکر دوسری جگہ اپنا نکاح کرلیا تھا۔ اب وہ لڑکی بالغہ ہوگئی، لڑکا اور لڑکی دوبارہ نکاح کرنا چاہتے ہیں اور اب تک ان کو خلوت کی نوبت نہیں ہوئی، اس صورت میں ان دونوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب** :- اس صورت میں دوبارہ ان کا نکاح صحیح ہے هکذا فی کتب الفقہ[3]۔ فقط۔

بیوی کے رہتے ہوئے اپنی سوتیلی ساس سے نکاح کرنا کیسا ہے

**سوال (۳۳۱)** زید نے دو عورتوں سے عقد کیا دوسری عورت کے عقد کے وقت ایک لڑکی چار سالہ

[1] واما بنت زوجۃ ابیہ وابنہ فحلال (درمختار) وکذا بنت ابنہا، ولا تحرم بنت زوج الام ولا امہ ولا ام زوجۃ الاب ولا بنتہا الخ (رد المحتار فصل المحرمات صفحہ ۳۸۳ ج ۲) ظفیر

[2] رد المحتار فصل فی المحرمات صفحہ ۳۸۲ ج ۲ ۱۲ سوال وجواب کا حاصل یہ ہے کہ زانی کی لڑکی کا نکاح مزنیہ کے لڑکے سے درست ہے

[3] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا (رد المحتار فصل فیما تحل بہ المطلقۃ صفحہ ۳۷۵ ج ۲) ظفیر۔



زید کے نطفہ سے موجود تھی جب بالغہ ہونے پر بکر اپنے عقد میں لے آیا زید مرض طاعون سے فوت ہوگیا، اب زید کی پہلی بیوی کو بکر اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے۔ نکاح کے پہلے بکر کا رشتہ زید کے ساتھ کسی قسم کا نہ تھا۔ پس اس حالت میں زید کی پہلی بیوی جو بکر کی سوتیلی ساس ہوتی ہے، بکر کے ازدواج میں شرعاً آسکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب** :- اگر وہ لڑکی جو بکر کے عقد میں آئی۔ زید کی پہلی زوجہ کے شکم سے نہیں ہے، اور زید کی پہلی زوجہ بکر کی ساس حقیقی نہیں ہے تو نکاح بکر کا اس سے درست ہے۔ درمختار میں ہے فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا الخ درمختار[1]۔ فقط

بیوی کی اجازت کے بغیر مرد کو دوسری شادی کرنا درست ہے

**سوال (۳۳۲)** بلا اجازت زوجہ کے شوہر کو نکاح ثانی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب** :- شوہر کو دوسرا نکاح کرنا بدون اجازت زوجہ اولیٰ کے درست ہے، زوجہ سے اجازت لینے کی شرعاً ضرورت نہیں ہے نکاح ہوجاتا ہے[2]۔ لیکن اگر مصلحت کی وجہ سے کہ ان میں نااتفاقی نہ ہو اس سے اجازت لے کر اور اس کو راضی کرکے دوسرا نکاح کرے تو یہ بہتر ہے۔ فقط

بیوی کے مرنے کے بعد اس کی سوتیلی نانی سے نکاح درست ہے یا نہیں

**سوال (۳۳۳)** زید نے ہندہ سے نکاح کیا تھوڑے عرصہ بعد ہندہ فوت ہوگئی اب زید ہندہ کی سوتیلی نانی یعنی ہندہ کے حقیقی نانا کی منکوحہ سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار، فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ - ۱۲ ظفیر۔

[2] قرآن میں ہے فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (النساء - ۱) شوہر مختار ہے اس لئے بیوی کی اجازت کی شرعاً ضرورت نہیں، ہاں یہ شرط البتہ ہے کہ وہ عدل و مساوات کی قدرت رکھتا ہو، کیونکہ ارشاد ربانی ہے، فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (النساء - ۱) ظفیر۔

**الجواب:-** اس صورت میں زید اپنی زوجہ سابقہ ہندہ متوفیہ کے نانا کی منکوحہ بیوہ سے نکاح کرسکتا ہے۔ کذافی کتب الفقہ وقد قال اللّٰہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذالکم الآیۃ[1] - ولیس فیہ الجمع بین المحارم الخ فقط

**سوال (۳۳۴)** منگنی کے بعد زنا کیا پھر نکاح کرلیا، کیا حکم ہے | زید کی منگنی عمر کی لڑکی سے ہوئی، زید نے قبل از نکاح اس سے زنا کیا، اس کے چند روز بعد نکاح ہوگیا، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اور قبل نکاح جو زنا ہوا، اس کا کیا کفارہ ہے

**الجواب:-** وہ نکاح صحیح ہے[2] اور پہلے جو زنا ہوا اس سے توبہ واستغفار کرے یہی اس کا کفارہ ہے[3]۔ فقط

**سوال (۳۳۵)** جس بیوہ کا بوسہ لیا اس سے نکاح درست ہے | ایک شخص نے ایک عورت بیوہ کا بوسہ لیا اور چھاتی پکڑی، شخص مذکور کا نکاح بیوہ مذکورہ سے درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** اس عورت بیوہ سے شخص مذکور کا نکاح شرعاً درست ہے، فقط (جب اس عورت سے نکاح جائز ہے جس سے اس نے زنا کیا ہے تو اس سے تو بدرجۂ اولیٰ جائز ہوگا لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا - درمختار - ظفیر)

**سوال (۳۳۶)** جوان عورت کا نکاح نابالغ لڑکے سے درست ہے | عورت بیوہ پندرہ سالہ عمر کا نکاح ایک لڑکے سے ہوا جس کی عمر چھ سال ہے، ایسی حالت میں نکاح صحیح ہوگیا یا نہیں۔

**الجواب:-** اگر نابالغ کے ولی نے اس کا نکاح کیا ہے تو نکاح صحیح ہوگیا

---

[1] سورۃ النساء - ۴ [2] لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۴۰۱ ج۲) ظفیر [3] کیونکہ دار الحرب میں باوجود ثبوت یا اقرار حد نہیں ہے لانہ لاحد بالزنا فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص۱۹۵ ج۳) ظفیر



عورت پندرہ سالہ یا اس سے زیادہ عمر کی اپنا نکاح نابالغ لڑکے سے کرے، اور نابالغ کی طرف سے اس کا ولی اجازت دے تو نکاح صحیح ہوجاتا ہے[1]۔ فقط

**سوال (۳۳۷)** بالغہ لڑکی کے قول پر اعتماد کرکے اسکی شادی جائز ہے | ایک لڑکی جوان العمر ایک ریلوے اسٹیشن کے پاس ملی اور باوجود تلاش کے اور کسی وارث کا پتہ نہیں چلا اور یہ کہتی ہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا اس کے نکاح کی فکر ہے اس لئے کہ جوان العمر ہے، آیا اس کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** ایسی حالت میں کہ لڑکی خود بالغہ ہے کیونکہ تحریر سوال کے موافق اب وہ پندرہ برس کی ہوگئی ہے تو موافق اس کے بیان کے کہ اس کا نکاح ابھی نہیں ہوا۔ اگر اس کی رضامندی سے اس کا نکاح کفو میں کردیا جاوے تو بقاعدہ شرعیہ درست ہے[2]۔ فقط۔

**سوال (۳۳۸)** بیوی کے طلاق یا موت کے بعد اسکی بہن سے شادی | اگر کسی شخص کی زوجہ فوت ہوجائے تو وہ شخص فوت شدہ زوجہ کی ہمشیرہ کے ساتھ فی الحال نکاح کرسکتا ہے یا نہیں، بعض علماء اس کے قائل ہیں کہ چار ماہ دس یوم تک نکاح نہیں کرسکتا اور درمختار کی اس عبارت سے استدلال کرتے ہیں وھو اضع تربصہ عشر دن کنکاح اختھا الخ یہ استدلال مطلقہ ومتوفیہ دونوں کے حق میں صحیح ہے یا صرف مطلقہ کے حق میں بعض علماء فی الحال نکاح صحیح بتلاتے ہیں۔ کس کا قول صحیح ہے۔

**الجواب:-** یہ استدلال مطلقہ کے بارے میں صحیح ہے اور متوفیہ کے حق میں نہیں کیونکہ زوجہ متوفیہ کی بہن سے فوراً بعد موت زوجہ متوفیہ نکاح صحیح ہے کما فی رد المحتار فرع ماتت امرأتہ لہ التزوج باختھا بعد یوم من موتھا

---

[1] ھو ای الولی شرط صحۃ نکاح صغیر ومجنون (ایضاً باب الولی ص۴۰۷ ج۲) ظفیر

[2] نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی (ایضاً باب الولی ص۴۰۷ ج۲) ظفیر۔

کما فی الخلاصہ عن الاصل وکذا فی المبسوط لصدر الاسلام والمحیط للسرخسی والبحر والتتارخانیۃ وغیرہ من الکتب المعتمدۃ الخ شامی[1] جلد ۲ ص ۲۸۴ باب المحرمات۔ فقط۔

**اسمٰعیل کی شادی اپنے دادا کے بھائی کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں جو اسکے چچا کی بیوہ ہے**

**سوال** (۳۳۹) سردار خاں کے تین بیٹے وزیر خاں۔ منور خاں۔ دلاور خاں۔ وزیر خاں کا ایک لڑکا واحد خاں، منور خاں کی ایک لڑکی ظہورا، اور ایک لڑکا عظیم اللہ خاں دلاور خاں کی ایک لڑکی صغریٰ، واحد خاں کی شادی ظہورا کے ساتھ ہوئی۔ ان سے ایک لڑکا اسمٰعیل خاں پیدا ہوا، عظیم اللہ کی شادی صغریٰ کے ساتھ ہوئی، عظیم اللہ خاں فوت ہوگیا۔ اسمعیل خاں کی شادی صغریٰ کے ساتھ ہو سکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب** :۔ اس صورت میں اسمٰعیل خاں کا نکاح صغریٰ سے شرعاً صحیح ہے عدت گذرنے کے بعد نکاح صغریٰ کا اسمٰعیل خاں کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ ہکذا فی کتب الفقہ۔ فقط

(فیحرم علی الانسان فروعہ الخ واصولہ وھم امہاتہ وامہات امہاتہ وآبائہ وان علون وفروع ابویہ وان نزلن فتحرم بنات الاخوۃ والاخوات وبنات اولاد الاخوۃ والاخوات وان نزلن وفروع اجدادہ وجداتہ لبطن واحد فلھذا تحرم العمات والخالات وتحل بنات العمات والاعمام والخالات والاخوال فتح القدیر فصل فی المحرمات ص ۱۱۲ ج ۳۔ ظفیر)

**عدت میں شادی کر دی پھر علیحدگی ہوگئی اب عدت بعد نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں**

**سوال** (۳۴۰) ایک عورت بیوہ نے عدت وفات کے اندر نکاح ثانی کر لیا، بعد اطلاع ان میں تفریق و علیحدگی کر دی گئی۔ اب نزاع اس میں ہے کہ بعض عالم کہتے ہیں کہ ان کا نکاح آپس میں

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲۔ ظفیر۔



بعد عدت کے جائز ہے، اور قاضی صاحب نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہارا نکاح اب بعد انقضاء عدت کے بھی ناجائز ہے، ہرگز آپس میں نکاح نہ کرنا، یہ صحیح ہے یا نہیں۔

**الجواب** :۔ یہ حکم قاضی صاحب کا کہ ان میں کبھی نکاح نہ ہو سکیگا غلط ہے، عدت گذرنے کے بعد ان میں پھر نکاح ہو سکتا ہے۔ پس عدت میں نکاح کرنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا اس سے توبہ کریں، اور عدت گذرنے کے بعد پھر نکاح کر لیویں، اس میں شرعاً کچھ ممانعت نہیں ہے[1]۔ فقط۔

**جبراً اجازت دیدے تو بھی نکاح ہو جاتا ہے**

**سوال** (۳۴۱) ایک عورت بیوہ اپنا نکاح زید سے کرنا چاہتی تھی مگر اس کے بھائی اور دادا نے جبراً اس سے اجازت لے کر بکر سے اس کا نکاح کر دیا، بعد کو عورت نے عدالت میں درخواست دیدی کہ میرا نکاح جبراً کیا گیا، لہٰذا میں اس کے یہاں نہ رہوں گی۔ غرض مقدمہ پنچائت میں آیا اور بکر سے فارغخطی لی گئی اور عورت نے زید سے نکاح کر لیا۔ جو نکاح بکر سے ہوا تھا وہ جائز تھا یا نہ۔

**الجواب** :۔ نکاح اس بیوہ کا جو بکر سے ہوا تھا صحیح ہو گیا تھا۔ کیونکہ نکاح اکراہ سے بھی ہو جاتا ہے کما استدل علیہ الفقہاء[2] بقولہ علیہ السلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث[3]۔ وعد صلی اللہ علیہ وسلم منھا النکاح۔ پھر جب کہ بکر سے فارغخطی لی گئی تو وہ عورت اس کے نکاح سے خارج ہوگئی۔ اب اگر اس کا نکاح زید سے عدت گزرنے کے بعد ہوا ہے تو صحیح ہے اور اگر عدت کے اندر ہوا تو باطل ہے۔ الا ان تکون غیر مدخولۃ۔ فقط

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (ردالمحتار ص ۴۸۳ ج ۲)
[2] اذ حقیقۃ الرضا غیر مشروطۃ فی النکاح لصحتہ مع الاکراہ والہزل (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۸۳ ج ۲) ظفیر
[3] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۳ ظفیر۔

**عمر کا نکاح اس کے بھائی کی بیوی کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں**

**سوال (۳۴۲)** کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید وعمر دونوں حقیقی بھائی ہیں اور ہندہ زید کی منکوحہ ہے، زینب کو اپنے ہمراہ لائی جو خالد کی لڑکی ہے ہندہ کے بطن سے، زید کا بھائی عمر زینب سے عقد کرنا چاہتا ہے، تو یہ عقد جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

**الجواب:-** عمر کا نکاح زینب ربیبہ زید سے صحیح ہے۔ کیونکہ زینب صرف زید پر حرام ہے کیونکہ وہ اس کی ربیبہ ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بھن الخ کما قال تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[1] الخ فقط

**مزنیہ کے لڑکے سے زانی کی ہمشیرہ کا نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال (۳۴۳)** ایک مرد زانی دوسرے شخص کی عورت منکوحہ کے ساتھ زنا کرتا رہا، کیا زانی کی ہمشیرہ اور مزنیہ کے لڑکے کا باہم نکاح ہو سکتا ہے۔

**الجواب:-** زانی کی ہمشیرہ کا نکاح مزنیہ منکوحۃ الغیر کے پسر سے شرعاً جائز ہے۔ لقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم الآیۃ[2]۔ فقط

**غیر شادی شدہ کافرہ مسلمان ہوئی تو اس کا نکاح فوراً درست ہے**

**سوال (۳۴۴)** ایک عورت مسلمان ہوئی حالت کفر میں اس کا نکاح نہیں ہوا۔ مسلمان ہوتے ہی اس کا نکاح جائز ہوگا یا نہیں۔

**الجواب:-** اس نو مسلمہ کا نکاح بعد اسلام کے فوراً کسی مسلمان سے درست ہے۔ کذا فی الدر المختار[3]۔ فقط۔

**خالہ زاد بھانجی سے شادی درست ہے**

**سوال (۳۴۵)** خالہ زاد بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔

[1] سورۃ النساء ۔۴ [2] ایضاً۔

[3] ومن ھاجرت الینا مسلمۃ الخ فیحل تزوجھا (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب نکاح ص ۵۳۸ ج ۲) ظفیر



**الجواب:-** جائز ہے[1]۔ فقط

**سوتیلی ماں کے لڑکے سے لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال (۳۴۶)** زید کی سوتیلی ماں بیوہ کا جب دوسری جگہ نکاح کرے اور اس سے لڑکا تولد ہو تو زید اس لڑکے سے اپنی دختر کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** یہ نکاح درست ہے[2]۔

**ہندہ مسلمان ہوگئی زید نے شادی کر لی مگر ہندہ ہندوانہ طرز پر رہتی ہے کیا حکم ہے**

**سوال (۳۴۷)** زید اور ہندہ بیوہ کا ناجائز تعلق ایک عرصہ سے تھا۔ زید نے بوجہ تعشق ہندہ کو جو اہل ہنود سے تھی دو شخصوں کے روبرو مسلمان کر کے انھیں کے سامنے نکاح پڑھ لیا۔ اب ہندہ بوجہ بدنامی اہل برادری اسلام کو پوشیدہ رکھ کر اپنی قدیمی وضع کی پابند ہے آیا ہندہ کا اسلام لانا شرعاً قابل قبول ہے اور ایسا نکاح جائز ہے۔

**الجواب:-** ہندہ کا اسلام معتبر اور صحیح ہے اور نکاح اس کا زید کے ساتھ بھی جائز ہے[3]۔ فقط (باقی ہندہ کا فرض ہے کہ وہ اپنا پرانا ہندوانہ طریقہ چھوڑ دے اور اسلام کا طریقہ اختیار کرے۔ ظفیر)

**دو سگی بہنوں سے نکاح کیا، ان سے اولاد ہوئی ان اولاد کا آپس میں نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۳۴۸)** ایک شخص کے نکاح میں دو سگی بہنیں تھیں، ان کی اولاد کا نکاح آپس میں

[1] دتحل بنات العمات والاعمام والخالات والاخوال (فتح القدیر فصل فی المحرمات ص ۱۱ ج ۳) ظفیر [2] فلا تحرم بنت زوجۃ الابن الخ ولا بنت زوجۃ الاب (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۱ ج ۳) جب خود اس کے لئے حرام نہیں ہے تو اس کے لڑکے کے لئے بدرجۂ اولیٰ حرام نہ ہوگی بلکہ جائز ہوگی۔ ظفیر

[3] ینعقد النکاح بالایجاب والقبول الخ عند حرین بالغین او حر وحرتین عاقلین بالغین مسلمین (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۸۷ ج ۳) ظفیر۔

صحیح ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ـ دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اون میں سے پہلی کا نکاح صحیح ہے اور دوسری بہن کا نکاح جو بعد میں ہوا وہ صحیح نہیں ہوا[1] اور اولاد اس شخص کی جو پہلی عورت سے ہوئی اس کا نسب ثابت ہے اور دوسری عورت سے جو اولاد ہوئی اس کا نسب ثابت نہیں ہے، اور دونوں کی اولاد کا نکاح حسب شرائط نکاح صحیح ہو جاوے گا۔[2] فقط

ماموں کی بیوہ ممانی سے نکاح

**سوال (۳۴۹)** ہندہ بیوہ بکر کی ایک رشتہ سے یعنی اس کے باپ کی ماموں زاد بہن ہونے کی وجہ سے پھوپی بھی ہے اور حقیقی ممانی بھی اور بکر کی زوجہ متوفیہ کی خالہ بھی ہے۔ آیا بکر ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ـ بکر کا ماموں جب کہ فوت ہو چکا ہے یا اس نے طلاق دیدی ہے

[1] ولا یجمع بین اختین نکاحا ولا بملک یمین وطیا (ہدایہ فصل فی المحرمات ص ۲۸۷ ج ۲)
وحرم الجمع بین المحارم نکاحا ای عقداً صحیحا وعدة ولو من طلاق بائن (در مختار) اذا تزوجہما فی عقد واحد فانہ لایکون صحیحا قطعا ولا فیما اذا تزوجہما علی التعاقب وکان نکاح الاولی صحیح فان نکاح الثانیۃ والحالۃ ھذہ باطل قطعا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲) ظفیر [2] اگر یہ نکاح یکے بعد دیگرے ہوا ہے تب تو جواب وہی ہے جو مفتی علام نے لکھا لیکن اگر دونوں بہنوں سے ایک ساتھ ہوا ہے تو دونوں کی اولاد کا نسب ثابت ہوگا اور ان کے مابین شادی کسی حال میں درست نہیں ہوگی۔ بلکہ پہلی صورت میں بھی احتیاط کے خلاف ہے وعدة المنکوحۃ نکاحا فاسداً فلا عدة فی باطل ولکن اموقوف قبل الاجازة اختیار۔ لکن الصواب ثبوت العدة والنسب بحر (درمختار) قولہ نکاحا فاسداً ھی المنکوحۃ بغیر شھود ونکاح امرأة الغیر بلا علم بانھا متزوجۃ ونکاح المحارم مع العلم بعدم الحل فاسد عند الامام خلافا لھما فتح الخ قلت ویشکل علیہ ان نکاح المحارم مع العلم بعدم الحل فاسد کما علمت مع انہ لم یقل احد من المسلمین بجوازہ وتقدم فی باب المہر ان الدخول فی النکاح موجب للعدة وثبوت النسب ومثل لہ فی البحر (رد المحتار باب العدة ۔۔۔)



اور عدت گزر گئی تو بکر کا نکاح بصورت مذکورہ ہندہ سے درست ہے لقولہ تعالیٰ واُحِلَّ لَکُمۡ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمۡ (النساء-۴) فقط۔

بیوی کے مرنے کے بعد اس کے بھائی کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

**سوال (۳۵۰)** زید کی بیوی کا انتقال ہو گیا اب زید کا نکاح مرحومہ کی برادر زادی سے درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ـ زوجہ متوفیہ کی برادر زادی سے زید کا نکاح جائز ہے کیونکہ پھوپی اور بھتیجی کا ایک وقت میں نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اور جب کہ پھوپی کا انتقال ہو گیا اور وہ زید کے نکاح میں نہ رہی تو اس مرحومہ کی بھتیجی سے زید کا نکاح جائز ہے فقط (ولا یجمع بین المرأة وعمتہا۔ ہدایہ باب المحرمات۔ ظفیر)

خلوت سے پہلے طلاق دیدے تو بلا عدت نکاح درست ہے

**سوال (۳۵۱)** ہندہ نابالغہ نے زید سے بولایت ولی عقد نکاح کیا تھا اور اسی حالت نابالغیت میں چھوڑ کر زید پردیس چلا گیا تھا، جب ہندہ بالغہ ہوئی تو زید کے چھوٹے بھائی حقیقی عمرو نے تعلق ناجائز کر لیا۔ اور زید نے وقت نکاح سے اس وقت تک کوئی سروکار ہندہ موصوفہ سے نہیں کیا۔ بہت سمجھانے پر اب طلاق دینے پر مستعد ہے۔ آیا ہندہ بعد طلاق بلا گزارے عدت کے عمرو مذکور سے عقد کر سکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ـ اگر زید اب ہندہ کو طلاق دیدے اور زید نے ہندہ سے وطی اور خلوت نہ کی تھی تو بلا گذارے عدت کے ہندہ کا نکاح عمرو کے ساتھ درست ہے۔ اور اگر زید خلوت کر چکا تھا تو عدت کے بعد نکاح ہو سکتا ہے[1]۔ فقط۔

[1] قال لزوجتہ غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثا وقعن وان فرق بانت بالاولی لا الی عدة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۲۳ ج ۲)

**سوال (۳۵۲)** چچا کے لڑکے کی شادی بھتیجی کی لڑکی سے درست ہے

دو بہنیں ہیں، ایک چچا کے نکاح میں ہے اور دوسری بھتیجے کے نکاح میں۔ ایک بہن کے لڑکی پیدا ہوئی اور دوسری کے لڑکا، ان دونوں میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہ۔

**الجواب:** - ہو سکتا ہے، کما قال اللہ تعالیٰ وَ اُحِلَّ لَکُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمۡ. الآیۃ[1] - فقط

**سوال (۳۵۳)** بیہودہ شرائط کے ساتھ جو نکاح کیا جائے، وہ درست ہے یا نہیں

اگر کوئی عورت اپنا نکاح کسی کے ساتھ ایسی شرائط کے ساتھ کرے جن میں یہ راز پوشیدہ ہو کہ اس کے تعلقات ناجائز جو کسی ایک کے ساتھ وہ قبل نکاح کے رکھتی ہے بعد نکاح کے بھی رہیں گے اور اس راز کو شوہر سے پوشیدہ رکھ کر فقرات مہمل میں اقرار لکھلائے تو اس قسم کا نکاح جس کی بنا اور غرض ایک شخص کو دام تزویر میں پھنسا کر روپیہ یا مال حاصل کرنا مقصود ہو، شرعاً جائز ہوگا یا نہیں اور بعد معلوم ہو جانے اس راز کے شوہر کو کیا کرنا چاہئے۔

**الجواب:** - نکاح صحیح ہو گیا،[1] باقی جو وعدے اس نے اس سے دھوکہ دیکر لئے گئے بعد اطلاع کے اس پر کاربند نہ ہو۔ فقط

**سوال (۳۵۴)** جبراً جو نکاح ہوا اس کا کیا حکم ہے

زید کی دختر کو عمر بہکا کر لے گیا اور کسی دوسرے موضع میں نکاح کرا لیا۔ زید کی فریاد پر اس موضع والوں نے والد عمر پر اور ہمشیرہ بالغہ عمر پر جبر اور زبردستی کر کے دونوں سے اجازت نکاح لے کر عمر کی ہمشیرہ کا نکاح زید کے فرزند سے کر دیا۔ اس صورت میں نکاح مکرہ درست

---

[1] سورۃ النساء - ۴ - ۲۴ - ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونہ یعنی لو عقد مع شرط فاسد لم یبطل النکاح بل الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص ۴۰۵ ج ۲) ظفیر۔



ہے یا نہیں۔

**الجواب:** - فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ نکاح اکراہ کے ساتھ درست ہے خواہ مرد مکرہ ہو یا عورت، اور یہی صحیح ہے لہٰذا صورت مسئولہ میں نکاح عند الحنفیہ صحیح ہو گیا، کما فی الشامی بل عبارتہم مطلقۃ فی ان نکاح المکرہ صحیح کطلاقہ وعتقہ مما یصح مع الہزل ولفظ المکرہ شامل للرجل والمرأۃ الخ شامی[1] ص ۳۷۱ ج ۲ اقول وفی الحدیث ثلاث جدہن جد وہزلہن جد الحدیث وعد صلی اللہ علیہ وسلم فیہن النکاح[2]۔ فقط۔

**سوال (۳۵۵)** غائب سے نکاح کیا، کیا حکم ہے

زید نے ہندہ کا نکاح اپنے بیٹے بکر عاقل بالغ غائب سے کر دیا جو کہیں دور دراز ملازم ہے، دو تین ماہ سے خط و تنخواہ بھی نہیں آئی تو کیا نکاح موقوف مذکور قبل رد و قبول قولاً یا فعلاً ہندہ رجوع کر سکتی ہے اگر دوسری جگہ نکاح کرے تو کیا نکاح بات نکاح موقوف کو باطل کر دے گا والمسلک بات اذا رد علی الموقوف ابطلہ شامی جلد رابع ص ۱۲۶ نیز عند العقد زندگی و موت بکر مشکوک تھی نکاح کے بعد بھی ایک ماہ گذر گیا کوئی خبر نہیں تو ایسی صورت میں بکر عند العقد مجیز ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** - ہندہ اپنے ایجاب سے قبل قبول آخر جب تک بکر کے قبول و رد کا علم نہ ہو، رجوع نہیں کر سکتی اور نہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدہن جد وہزلہن جد الحدیث[3] ولعدم جریان المساومۃ فی النکاح بخلاف البیع اور بکر کی موت جب تک محقق نہ ہو یا حسب قاعدہ مفقود حکم اس کی موت کا نہ کیا جاوے اس وقت تک وہ مجیز ہو سکتا ہے۔

---

[1] رد المختار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ ظفیر [2] مشکوٰۃ باب الطلاق ص ۲۸۴ -

[3] مشکوٰۃ باب الطلاق ص ۲۸۴ -

بیوی شوہر کے لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کر سکتی ہے یا نہیں

**سوال (۳۵۶)** ایک شخص نے ایک بیوہ سے نکاح کیا اس کے ساتھ پہلے خاوند سے ایک لڑکی ہے، اب وہ شخص مر گیا، اس کا ایک لڑکا ہے، اگر وہ لڑکا اس لڑکی کے ساتھ نکاح کرے تو درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** اگر اس مرد کا لڑکا پہلی زوجہ سے ہے یعنی اس عورت بیوہ سے نہیں ہے جس کے بطن سے پہلے شوہر سے وہ دختر ہے تو نکاح ان دونوں میں درست ہے[1]۔ اور اگر وہ لڑکا اس مرد کا اسی بیوہ کے بطن سے ہے جس کی وہ لڑکی ہے تو ان میں نکاح درست نہیں ہے[2]۔ فقط

ایک دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

**سوال (۳۵۷)** ایک حافظ نے ایک لونڈی سے نکاح کیا اور اس کا زیور فروخت کر کے حج کو لے گیا واپس آکر اس کو طلاق دے کر گھر سے نکال دیا۔ اب چند روز بعد پھر اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** دوبارہ نکاح کرنا اس سے جائز ہے[3]۔ فقط (اگر اس نے تین طلاق نہیں دی تھی۔ ظفیر)

---

[1] واما بنت زوجة ابیه او ابنه فحلال (الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳/۲) ظفیر

[2] اس لئے کہ اس صورت میں دونوں حقیقی بھائی بہن ہوئے اور بہن سے نکاح حرام ہے حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم واخواتکم (سورۃ النساء ۴) ظفیر

[3] وینکح مبانته بمادون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الرجعة مطلب فی العقد علی المبانة ص ۷۳۸/۲) ظفیر



یہ کہا کہ فلاں سے نکاح کروں تو اپنی بیٹی سے کر دوں، پھر نکاح کر لیا، درست ہے یا نہیں

**سوال (۳۵۹)** زید نے عمر کو کہا کہ اگر تو ہندہ کے ساتھ عقد کرے گا تو گویا اپنی بیٹی کے ساتھ عقد کرے گا۔ زید نے اس کو قبول کیا۔ چند روز کے بعد ہندہ سے عقد کر لیا تو عمر پر کیا کفارہ ہوا۔

**الجواب:-** عمر کا یہ قول لغو ہے شرعاً اس کا کچھ اثر حرمت نکاح ہندہ پر نہ ہوگا۔ پس اگر عمر نے ہندہ سے نکاح کر لیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور عمر پر کچھ اثر نہیں ہے۔ فقط

تعلیق نکاح بالشرط کا مفہوم

**سوال (۳۶۰)** فقہاء لکھتے ہیں کہ تعلیق نکاح بالشرط میں شرط لغو ہوتی ہے اور نکاح صحیح، اس کے کیا معنی ہیں۔ زید نے اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کی کہ ناکح بعد النکاح دوسری شادی یا فلاں کام کرنے پر طلاق۔ کیا اس شرط کی وقوع سے طلاق پڑے گی یا نہیں۔ اگر پڑتی ہے تو شرط لغو ہونے کے کیا معنی۔

**الجواب:-** تعلیق نکاح بالشرط کے یہ معنی ہیں کہ نکاح کو کسی شرط پر معلق کرے مثلاً یہ کہ اگر میرا باپ راضی ہو تو میں نے نکاح کر دیا، یہ لغو ہے نکاح نہ ہوگا اور اگر شوہر نکاح کے بعد کسی شرط پر طلاق کو معلق کرے تو وہ تعلیق طلاق بالشرط ہے، نہ تعلیق نکاح۔ کما ہو ظاہر فی الدر المختار والنکاح لا یصح تعلیقہ بالشرط کتزوجتک ان رضی ابی لم ینعقد[1]۔ فقط۔

بھائی کی بالغہ بیوہ سے فوراً نکاح کرے یا عدت ختم ہونے کے بعد

**سوال (۳۶۱)** زید کا نکاح ایک لڑکی نابالغہ سے ہوا، بیس روز بعد زید فوت ہو گیا۔ زید کا بھائی اس سے فوراً عقد کر سکتا ہے یا عدت گزارنے کی ضرورت ہوگی۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص ۴۰۵/۲۔ ظفیر

**الجواب:** - عدت موت دس دن چار ماہ گزارنا ضروری ہے، اس کے بعد نکاح ہوسکتا ہے، عدت میں نکاح درست نہیں ہے۔ درمختار میں ہے والعدۃ للموت اربعۃ اشہر الخ وعشر مطلقاً وطئت اولا ولو صغیرۃ[1] - الخ فقط

**کہا اگر فلاں سے نکاح کروں تو ماں سے کروں، کیا اسکے بعد اس سے نکاح جائز ہے**

**سوال (۳۶۲)** زید کا نکاح اس کی ماموں زاد بہن جمیلہ سے ہونے والا ہے مگر کسی وجہ سے زید نے قسم کھائی کہ اگر میں جمیلہ سے نکاح کروں تو گویا اپنی والدہ سے نکاح کروں۔ زید کا نکاح جمیلہ سے ہوگا یا نہیں۔

**الجواب:** - اس قسم کی وجہ سے زید کا نکاح اس کی ماموں زاد بہن بی بی جمیلہ سے حرام نہیں ہوا بلکہ نکاح مذکور شرعاً جائز ہے۔ فقط۔

**مرتد ہونے کے بعد پھر عورت اسلام لائے تو نکاح کرسکتی ہے یا نہیں**

**سوال (۳۶۳)** ایک عورت اسلام ترک کرکے عیسائی ہوئی اور چند سال بعد پھر اسلام لائی۔ اس عورت کو اپنے شوہر سے نکاح جدید کے واسطے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا بلا طلاق نکاح کرسکتی ہے۔

**الجواب:** - اس حالت میں بلا طلاق شوہر اول کے دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے (مگر اس وقت جب تین حیض گذر جائیں۔ ظفیر)

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب العدۃ مطلب فی عدۃ الموت ص ۸۳۰ ج ۲ واما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (ردالمحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر[2] ولو اسلم احدھما ای احد المجوسیین او امرأۃ الکتابی ثمہ ای فی دار الحرب لم تبن حتی تحیض ثلاثاً او تمضی ثلاثۃ اشہر قبل اسلام الاٰخر اقامۃ بشرط الفرقۃ مقام السبب ولیست بعدۃ لدخول غیر المدخول بہا (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۶ ج ۲) ظفیر۔



**تیس سالہ بیوہ کا نکاح سات سالہ لڑکے سے درست ہے یا نہیں**

**سوال (۳۶۴)** ایک بیوہ تیس سالہ کا نکاح اسکی رضامندی سے ایک لڑکے نابالغ سات سالہ سے کردیا، جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** - اگر اس عورت بالغہ کی اجازت ورضامندی سے لڑکے نابالغ کے ولی نے نابالغ کی طرف سے اس نکاح کو قبول کیا تو یہ نکاح صحیح ہوگیا[1]۔ فقط۔ (گو ایسا بے جوڑ موجودہ زمانے میں نکاح مناسب نہیں۔ ظفیر)

**بیوی کی بہن سے لڑکے کا نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال (۳۶۵)** زید نے کلثوم سے نکاح کیا۔ خلیل اور عمر دو لڑکے پیدا ہوئے، کلثوم کا انتقال ہوگیا۔ پھر زید نے خیر النساء سے نکاح کیا۔ خیر النساء کی ہمشیرہ حقیقی رابعہ سے خلیل کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** - خلیل کا نکاح اس صورت میں رابعہ سے درست ہے[2]۔

**اجنبیہ کو سگی بیٹی کہنے کے بعد بھی اس سے نکاح کرسکتا ہے؟**

**سوال (۳۶۶)** زید کا ناجائز تعلق ایک عورت سے ہوگیا۔ اس پر زید رسوا ہوا اور خدا سے پختہ وعدہ کیا کہ یہ عورت میری سگی بیٹی کی مانند ہے، اگر میں اس سے عقد کروں تو گویا سگی بیٹی سے کروں۔ چار ماہ ہوئے کہ عورت مذکور کا خاوند فوت ہوگیا تو زید اسی عورت سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

[1] اس لئے کہ عمر میں تفاوت کی کوئی قید نہیں ہے، مسلمان مرد عورت ہو اور ایجاب و قبول اور گواہ پائے جائیں۔ ظفیر[2] واما بنت زوجۃ ابیہ او ابنہ فحلال (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲) جب باپ کی بیوی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے، اس کی بہن سے بدرجۂ اولیٰ جائز ہوگا۔ دوسری کوئی وجہ حرمت نہیں پائی جاتی واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء - ۴) ظفیر۔

**الجواب**:- زید اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے شرعاً یہ امر درست ہے، اس عورت پر بعد نکاح کے طلاق عاید نہ ہوگی۔ فقط

نکاح کے بعد عورت کا انکار

**سوال (۳۶۷)** ایک عورت کا نکاح ایک شخص کے ساتھ پڑھ دیا گیا، دوسرے روز لوگوں کے بہکانے سے وہ عورت منکر ہو کر کہتی ہے کہ میرا نکاح بلا میری مرضی کے جبراً کیا ہے نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ زبردستی و اکراہ سے ایجاب و قبول کرنے سے بھی نکاح ہو جاتا ہے[1]۔ فقط۔

(مگر یہ اس صورت میں ہے جب کہ عورت نے ایجاب یا قبول کیا ہو لیکن اگر ایسا نہیں ہوا بلکہ اس کی مرضی معلوم کئے بغیر کسی نے از روئے ولی یا فضولی نکاح کر دیا اور عورت نے انکار کر دیا تو نکاح نہیں ہوا۔ ظفیر)

کافرہ جو مسلمان ہو گئی اس سے نکاح

**سوال (۳۶۸)** ایک کافرہ عورت مسلمان ہو گئی پہلے سے ناجائز تعلق رکھنے والی تھی اس کا نکاح ایام عدت میں جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- اگر اس عورت کا خاوند بحالت کفر موجود نہ تھا تو بعد اسلام کے نکاح اس کا بلا عدۃ کے صحیح ہے[2]۔ فقط۔

جس عورت کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے شادی درست ہے یا نہیں

**سوال (۳۶۹)** رحیم بخش کو کچھ خیال ہے کہ اس نے اپنی ممانی بی بی صغریٰ کا ایک مرتبہ بوسہ لیا،

[1] ان نکاح المکرہ صحیح کطلاقہ وعتقہ مما یصح مع الھزل ولفظ المکرہ شامل للرجل والمرأۃ (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۰۳ ج ۲) ظفیر [2] ولو اسلم احدھا ثم لم تبن حتی تحیض ثلاثۃ اشہر قبل اسلام الآخر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار، باب نکاح الکافر ص ۵۳۶ ج ۲) لیکن اگر شوہر تھا ہی نہیں تو اس مدت گذارنے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ ظفیر



از روئے شہوت کے ہو یا مذاق کے مگر یقین نہیں احتمال ہے، صغریٰ کہتی ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا تو رحیم بخش کا نکاح بی بی صغریٰ کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- اس صورت میں رحیم بخش کا نکاح بی بی صغریٰ کی دختر سے جائز ہے[1]۔ فقط۔

لڑکی سے روپیہ لے کر نکاح کرنا کیسا ہے

**سوال (۳۷۰)** ایک شخص نے نکاح کی تجویز کی بعد کو معلوم ہوا کہ لڑکی چھوٹی ہے، پھر اس لڑکی کے عوض دوسری لڑکی تجویز کی، اور لڑکی کے ہمراہ دو سو روپے دئیے۔ یہ صورت جائز ہے یا نہیں، یعنی لڑکی بھی دی اور دو سو روپے بھی۔

**الجواب**:- اگر دوسری لڑکی کے اولیاء راضی ہیں تو نکاح درست ہے اور دو سو روپے لینا حرام ہیں۔ یہ رشوت ہے اس کو واپس کرنا چاہئے اور پہلی لڑکی کے جو اولیاء ہیں ان کو اس کے نکاح کا اختیار ہے جہاں مرضی ہو نکاح کریں اور جس سے اس کے نکاح کی تجویز ہوئی تھی اور پھر نکاح نہ ہوا تو اس کو اختیار اس لڑکی پر نہیں ہے اور نہ وہ معاوضہ میں دی جا سکتی ہے، یہ جہالت ہے[2]۔ فقط

استاذ یا پیر کی بیوہ سے نکاح درست ہے

**سوال (۳۷۱)** اپنے استاذ یا پیر کی بیوہ سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں، زید اس کو ناجائز کہتا ہے۔ زید مصیب ہے یا مخطی۔

**الجواب**:- استاذ یا پیر متوفی کی بیوہ سے شاگرد اور مرید کو نکاح کرنا درست ہے، لقولہ تعالیٰ بعد بیان المحرمات واحل لکم ما وراء ذلکم[3] پس زید کا قول غلط ہے اور زید اس بارہ میں خطا پر ہے۔

[1] اس لئے کہ احتمال سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا ان الیقین لا یزول بالشک۔ ظفیر۔
[2] اذا کان احد العوضین او کلاھما محرما فالبیع فاسد (؟) وکذا اذا کان غیر مملوک کالحر (ہدایہ ص ۴۹ ج ۳)
[3] سورۃ النساء - ۴ - ظفیر

**منکوحہ کے باپ کی بیوہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں جو منکوحہ کی ماں نہیں**

**سوال (۳۷۲)** شیر محمد نے اپنی دختر کا نکاح اپنے بھتیجہ محمد مراد سے کر دیا، حالانکہ شیر محمد کی دو منکوحہ تھی، شیر محمد فوت ہو گیا۔ آیا محمد مراد اپنے خسر کی زوجہ سے جو اس کی حقیقی ساس نہیں ہے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** محمد مراد کا نکاح زوجہ شیر محمد سے جو کہ اس کی حقیقی ساس نہیں ہے، نکاح کرنا درست ہے[1]۔ فقط

**حلالہ کی نیت سے مطلقہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۳۷۳)** حلالہ کے واسطے اگر زید بکر کی مطلقہ سے اس نیت سے نکاح کرے کہ بعد مباشرت طلاق دیدوں گا ایسی حالت میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** نکاح جائز ہے[2] فقط (مگر اس نیت سے نکاح کرنے کو حدیث میں برا کہا گیا ہے[3]۔ ظفیر)

**غیر مدخولہ سے تین طلاق کے بعد دوبارہ نکاح**

**سوال (۳۷۴)** ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دیدی لیکن وہ شخص کہتا ہے کہ خلوت صحیحہ نہیں ہوئی اور وہ اس سے دوبارہ عقد کرنا چاہتا ہے۔ وہ عورت اس کے لئے حلال ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** اگر وطی وخلوت صحیحہ نہیں ہوئی تو بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح کر سکتا ہے[4] کیونکہ غیر مدخولہ کو اگر متفرق طور سے تین طلاق دی جاویں تو اس پر

[1] واحل لکم ما وراء ذٰلکم (سورۃ النساء - ۴ - ۲) [2] وکرہ التزوج للثانی تحریما لحدیث لعن المحلل والمحلل لہ بشرط التحلیل الخ وان حلت للاول لصحۃ النکاح وبطلان الشرط الخ اما اذا اضمر ذالک لا یکرہ وکان الرجل ماجورا لقصد الاصلاح وتاویل اللعن (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الرجعۃ ص ۷۴۳ ج ۲) [3] فلفظ الحدیث کما فی الفتح لعن اللہ المحلل والمحلل لہ (رد المختار ص ۷۴۳ ج ۲) ظفیر [4] من طلق امرأتہ (بقیہ حاشیہ بر ص ۲۴۳)



ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے باقی دو واقع نہیں ہوتیں کذا فی کتب الفقہ[1]۔ فقط

**عورت اور اس کے خاوند کی لڑکی کو ایک نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے**

**سوال (۳۷۵)** ایک شخص ایک عورت کو اور اسکے خاوند کی بیٹی کو جو دوسری عورت سے ہے دونوں کو نکاح میں جمع کر سکتا ہے یا نہ۔

**الجواب:-** کر سکتا ہے۔ کذا صرح بہ فی الدر المختار لعدم علۃ الحرمۃ[2]۔

**نکاح فسخ ہونے کے بعد فوراً نکاح کب جائز ہے**

**سوال (۳۷۶)** ایک امام مسجد نے ایک نکاح پڑھایا قبل رخصت طرفین میں تکرار ہوئی، اسی روز بعد مغرب پنچائت میں نکاح فسخ ہو گیا۔ پھر اسی عورت کا نکاح دوسرے شخص سے موافق شرع شریف کے ہو گیا۔ کیا وہ نکاح جائز ہے۔ اور کیا ایسا نکاح خواں امام مسجد بن سکتا ہے۔

**الجواب:-** اگر شوہر نے طلاق دیدی ہے اور قبل دخول وخلوت طلاق ہوئی ہے تو بدون عدت کے دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہے اور اگر شوہر اول نے طلاق نہ دی تھی اور پنچایت نے از خود طلاق دیدی ہے تو وہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اس صورت میں دوسرا نکاح اس عورت کا درست نہیں ہے اور جس نے باوجود علم کے اس کا نکاح کیا وہ لائق امام بنانے کے نہیں ہے[3]۔ فقط

(بقیہ حاشیہ از ص ۲۴۲) قبل الدخول بہا ثلاثا فلہ ان یتزوجہا بلا تحلیل قولہ ثلاثا ای ثلاث طلقات متفرقات (رد المحتار ص ۷۳۹ ج ۲) ظفیر

[1] قال لزوجتہ غیر المدخول بہا انت طالق وقع الخ وان فرق بانت بالاولی ولم تقع الثانیۃ: الخ (باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۳۲ ج ۲) ظفیر [2] فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲) ظفیر [3] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر

**ماموں کی مطلقہ سے شادی جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۳۷۷)** عبید و نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، عبد اللہ کا جو کہ عبد اللہ کا رشتہ میں ماموں ہوتا ہے۔ نکاح عبید و کی زوجہ مطلقہ سے جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ــ عبد اللہ کا نکاح اس صورت میں عبید و پسر رمضانی کی زوجہ مطلقہ سے بعد گزرنے عدت طلاق کے جو کہ تین حیض ہیں درست اور جائز ہے[1]۔ فقط۔

**متبنیٰ بھتیجا کا چچا کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال (۳۷۸)** زید لا ولد فوت ہوا اور اس نے اپنے برادر زادے کو اپنا پسر متبنیٰ کر لیا۔ اب زید متوفی کی زوجہ کریمہ زید کے پسر متبنیٰ سے نکاح کرنا چاہتی ہے، جائز ہے یا نہیں

**الجواب:** ــ زید کی بیوہ زوجہ کا نکاح زید کے متبنیٰ سے شرعاً صحیح ہے کیونکہ بموجب نص قطعی زید کا متبنیٰ زید کا بیٹا نہیں ہوا۔ کما قال اللہ تعالیٰ وما جعل ادعیاءکم ابناءکم۔ (سورہ احزاب)

(ترجمہ) "اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے متبناؤں کو تمہارا بیٹا نہیں بنایا، یعنی متبنیٰ بیٹے کے حکم میں نہیں ہے"۔

لہٰذا بموجب نص واحل لکم ما وراء ذٰلکم[2] نکاح مابین متبنیٰ زید و مابین زوجہ زید متوفی صحیح ہے۔ فقط۔

**نصرانی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۳۷۹)** اس زمانہ کی اہل کتاب مثلاً نصرانی عورتوں سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ــ درست ہے، کما قال فی الدر المختار وصح نکاح کتابیة وان کرہ تنزیہا مومنیة۔ بنبی مرسل مقرة بکتاب منزل وان اعتقدوا

---

[1] واحل لکم ما وراء ذٰلکم (سورۃ النساء ــ ۴) [2] سورۃ النساء ــ ۴) ظفیر۔



والمسیح الٰہا[1] فی الشامی ولکن بالنظر الی الدلیل ینبغی ان یجوز الاکل والتزوج الخ قال فی البحر وحاصله ان المذهب الاطلاق لما ذکر شمس الائمة فی المبسوط من ان ذبیحة النصرانی حلال مطلقاً سواء قال بثالث ثلاثة اولا لاطلاق الکتاب ههنا الخ باب المحرمات[2] جلد ۲ ــ فقط

**مندرجہ شرائط لغو ہیں اور نکاح درست ہے**

**سوال (۳۸۰)** زید حسب ذیل مضمون کی دستاویز لکھنے کے لئے بکر کو کہتا ہے۔ (۱) مہر بخشنے کا حق لڑکی کو نہ ہوگا بلکہ والدین کو ہوگا (۲) زوج کے دو رشتہ دار دس روپے اپنے ذمہ لیں۔ کیا نکاح ان شرائط کے ساتھ صحیح ہے اور کیا ایسے شرائط واجب العمل ہیں۔

**الجواب:** ــ (۱) یہ شرط باطل اور لغو ہے، والدین کو مہر بخشنے کا اختیار حاصل نہ ہوگا، لڑکی کو اختیار رہے گا۔

(۲) یہ شرط بھی باطل اور لغو ہے، زوج کے ذمہ نفقہ لازم ہوگا جس قدر ضروریات خوراک و پوشاک زوجہ کا خرچ ہے وہ بذمہ شوہر ہوگا زوج کے اقربار کے ذمہ دس روپے ماہوار مقرر کرنا شرط باطل اور لغو ہے اور نکاح صحیح ہو جائیگا مگر یہ شرائط باطل ہوں گی[3]۔ فقط

**فاحشہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۳۸۱)** ہندہ غیر منکوحہ فاحشہ عورت ہے، اس کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار۔ فصل فی المحرمات ص $\frac{۳۹۷}{۲ج}$ ۱۲ ظفیر۔

[2] رد المختار فصل فی المحرمات ص $\frac{۳۹۸}{۲ج}$

[3] والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط الخ ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونه یعنی لو عقد مع شرط فاسد لم یبطل النکاح بل الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص $\frac{۴۰۵}{۲ج}$) ظفیر۔

**الجواب:** نکاح صحیح ہے کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط۔

باپ کی بیوی کی بہن سے نکاح درست ہے

**سوال (۳۸۲)** ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی، عورت مذکورہ سے ایک لڑکا پیدا ہوا، پھر شخص مذکور نے دوسری شادی کی، دوسری زوجہ کی بہن سے لڑکے مذکور کا نکاح جائز ہے یا نہ اور وہ لڑکے مذکور سے بدکاری سے حاملہ بھی ہے۔

**الجواب:** اس لڑکے کا نکاح اس کے باپ کی دوسری زوجہ کی بہن سے جائز ہے کیونکہ وہ محرمات میں سے نہیں ہے بلکہ داخل واحل لکم ما وراء ذٰلکم[2] میں داخل ہے، اور جب کہ وہ عورت اسی لڑکے سے حاملہ عن الزنا ہے تو اسی لڑکے کا اس حاملہ سے بحالت حمل نکاح اور جماع درست ہے[3]۔ کذا فی الدر المختار۔ فقط

پردہ کی شرط کے ساتھ نکاح کیا اب پردہ توڑ دیا، کیا حکم ہے

**سوال (۳۸۳)** زید نے اپنی لڑکی کی شادی عمر سے کی اس وقت یہ شرط کی تھی کہ اس کو پردہ میں رکھنا، جب شادی کرتا ہوں۔ اس پر عمر راضی ہو گیا اور شادی کر لی۔ اب بعد ایک زمانے کے عمر نے اپنے باپ کے کہنے سے اس لڑکی کا پردہ توڑ دیا تو وہ نکاح باقی ہے یا نہیں۔

**الجواب:** نکاح باقی ہے، خلاف شرط کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا درمختار میں ہے ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونہ[4]۔ البتہ پردہ کرنا چونکہ فرض ہے تو یہ بلا شرط کرنے کے بھی ضروری ہے، اور

[1] وصح نکاح الموطوءۃ بزنا ای جاز نکاح من رأھا تزنی ولہ وطؤھا بلا استبراء اما قولہ تعالیٰ والزانیۃ لا ینکحھا الا زان فمنسوخ بآیۃ فانکحوا ما طاب لکم من النساء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲) ظفیر۔ [2] سورۃ النساء۔ ۴ [3] وصح نکاح حبلی من زنا الخ لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۴ ج ۲) ظفیر۔ [4] ایضاً ص ۴۰۵ ج ۲ ظفیر۔



بعد شرط کے بدرجۂ اولیٰ ضروری ہے۔ لہذا شوہر کو اس کے خلاف نہ کرنا چاہئے لیکن اگر اس نے خلاف کیا تو چونکہ طلاق کو اس پر معلق نہیں کیا اس لئے خلاف شرط کرنے سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے احق الشروط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج[1] لہذا ایسی شرط کو ضرور پوری کرنا چاہئے۔

لڑکی کا نکاح روپیہ لیکر کرنا کیسا ہے

**سوال (۳۸۴)** زید اپنی لڑکی کی شادی بکر کے لڑکے سے اس شرط پر کرتا ہے کہ مجھکو قبل شادی کے تم پانچسو روپیہ علاوہ دین مہر کے دو تاکہ میں اس روپے سے مہمانوں کی ضیافت کروں، پس اس روپے کا لینا اور اس شرط پر نکاح کرنا جائز ہے یا نہ۔

(۲) زید اپنی لڑکی کا نکاح بعوض ہزار روپے مہر کے اس شرط پر کرنا چاہتا ہے کہ ہزار روپیہ دین مہر میں سے پانسو روپے پہلے معجل دیدو اور اس روپے کو ہم برادری والے اور مہمانوں کو کھانا کھلانے میں خرچ کریں گے۔ اس شرط پر نکاح کرنا اور لینا دینا کیسا ہے۔

**الجواب (۱ و ۲)** یہ رشوت ہے اور لینا دینا جائز نہیں ہے۔ اخذ اھل المرءۃ شیئا عند التسلیم فللزوج ان یسترد لانہ رشوۃ[2] ۔ الخ اور نکاح صحیح ہے۔

(۲) اس صورت میں نکاح صحیح ہے، باقی اگر لڑکی صغیرہ ہے تو ہر چند کہ باپ کو اس کے مہر معجل کے وصول کرنے کا حق ہے لیکن امور مذکورہ میں صرف کرنا اس کا جائز نہیں ہے، اور اسی لئے لینا اس کو درست نہیں ہے۔ درمختار میں ہے لاب الصغیرۃ المطالبۃ بالمھر وللزوج المطالبۃ بتسلیمھا[3] وفی الشامی ادرکت وطلبت المھر

[1]

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص ۵۰۳ ج ۲) ظفیر [3] ایضاً۔ ایضاً ص ۵۰۸ ج ۲ ۔ ظفیر۔

من الزوج فادعی الزوج انه دفعه الی الاب فی صغرها واقر الاب به لا یصح اقواره علیها لانه یملك القبض فی هذه الحالة فلا یملك الاقرار به فتاخذ من الزوج[1]۔ الخ۔

اگر وہ لڑکی بالغہ ہے تو بدون اس کی اجازت کے باپ کو اس کے مہر وصول کرنے کا اختیار نہیں ہے جیسا کہ روایت مذکورہ شامی سے ظاہر ہے۔ فقط۔

**ایک بہن کا لڑکا اور دوسری بہن کی پوتی میں نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۳۸۵)** مسماۃ مریم و مسماۃ خدیجہ حقیقی بہنیں ہیں۔ مریم کی دختر کلثوم، کلثوم کی حقیقی لڑکی مسماۃ مجیدالنساء ہے اور خدیجہ کا لڑکا اصغر علی ہے، تو اصغر علی کا عقد مسماۃ مجیدا سے درست ہے یا نہ۔

**الجواب:۔** اصغر علی کا نکاح مسماۃ مجیدا سے اس صورت میں صحیح ہے، ہکذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔ (واحل لکم ما وراء ذلکم۔ سورۃ النساء۔ ۴)[2]

**منکوحہ غیر جس سے ملوث ہے اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرے کیا حکم ہے**

**سوال (۳۸۶)** ایک شخص نے عورت حاملہ منکوحہ غیر کو اپنے گھر میں بلا نکاح رکھا بعد وضع حمل لڑکی پیدا ہوئی اور اس شخص کا پہلی زوجہ سے لڑکا تھا، اب ان دونوں لڑکے و لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہ۔

**الجواب:۔** دونوں کا نکاح درست ہے یعنی عورت مذکورہ کی جو کہ اس کے شوہر کے نطفہ سے ہے اور ثابت النسب ہے اور شخص مذکور کا لڑکا جو اس کی زوجہ سے ہے ان دونوں میں نکاح درست ہے۔ قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[3] الآیہ۔ لیکن منکوحہ غیر کو بلا طلاق شوہر کے گھر میں رکھنا حرام ہے، اس کو

---

[1] ردالمختار باب المہر ص $\frac{۵۰۸}{۲}$ ۔ ظفیر [2] وحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا (ردالمختار فصل فی المحرمات ص $\frac{۳۸۷}{۲}$) ظفیر [3] سورۃ النساء ۔ ۴۔



علیحدہ کر دینا چاہئے[1]۔ فقط۔

**سوتیلی ساس سے نکاح کرنا جائز ہے**

**سوال (۳۸۷)** زید نے اپنی سوتیلی ساس سے نکاح کیا، جائز ہے یا نہیں۔

**دادا کے سوتیلے بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۳۸۸)** زید کے دادا دو بھائی تھے۔ ایک سوتیلا اور ایک اپنا زید نے سوتیلے دادا کی لڑکی سے نکاح کیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ فقط

**الجواب:۔** (۱) سوتیلی ساس سے نکاح درست ہے کما فی الدرالمختار فجاز الجمع بین امرأة وبنت زوجها[2] الخ

(۲) دادا کے بھائی کی دختر سے نکاح صحیح ہے[3]۔

**بیوی کے مرنے کے بعد اس کی بھتیجی سے نکاح صحیح ہے**

**سوال (۳۸۹)** زید نے ایک عورت سے نکاح کیا، اس سے وطی ہوئی، دو بچے بھی ہوئے جو زندہ موجود ہیں، بعد انتقال زوجہ زید نے اس عورت مرحومہ کی حقیقی بھتیجی سے نکاح کیا، یہ نکاح جائز ہوا یا حرام۔ شرح وقایہ در مختار میں عورت کی بھانجی و بھتیجی سے نکاح حرام لکھا ہے۔

**الجواب:۔** بعد مرنے زوجہ کے اس کی بھتیجی اور بھانجی سے نکاح درست ہے۔ شرح وقایہ میں جو یہ لکھا ہے کہ زوجہ کی بھتیجی و بھانجی سے نکاح حرام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زوجہ کی موجودگی میں اور بحالت اس کے نکاح میں ہونے کے اس کی بھتیجی و بھانجی سے نکاح حرام ہے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ پھوپی بھتیجی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ اسی طرح خالہ بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ اور جب کہ پھوپی نکاح میں

---

[1] لا تقربوا الزنا فانہ کان فاحشۃ وساء سبیلا ۔ (بنی اسرائیل ۔ ۴)

[2] الدرالمختار علی ہامش ردالمختار فصل فی المحرمات ص $\frac{۳۹}{۲}$ ۔ ظفیر [3] واحل لکم ما وراء ذلکم (النساء ۴)

نہ رہی یا خالہ نکاح میں نہ رہے تو اس کی بھتیجی اور بھانجی سے نکاح درست ہے، کذا فی کتب الفقہ[1]۔ فقط۔

**شیعہ تفضیلیہ سے نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال (۳۹۰)** فرقہ شیعہ تفضیلیہ اور اہل سنت والجماعت میں باہم مناکحت جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** فرقہ شیعہ تفضیلیہ چونکہ تبرا گو نہ ہو وہ فرقہ کافر نہیں ہے، اگرچہ اہل سنت والجماعت میں داخل نہیں ہے۔ مناکحت اس کی اہل سنت وجماعت کے ساتھ درست ہے[2]۔ فقط۔

**بیوہ سے زنا کیا پھر نکاح کیا درست ہے یا نہیں**

**سوال (۳۹۱)** محمودًا بیوہ اور زید کنوارا ان دونوں میں آشنائی ہو کر فعل زنا کے مرتکب ہوئے، حمل رہ گیا، بعدہ ایام حمل میں زید اپنے نکاح میں لایا، یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

**الجواب:-** نکاح زید کا محمودن سے اس حالت میں صحیح ہو گیا، کیونکہ حاملہ عن الزنا سے حالت حمل میں نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور جب کہ خود زانی سے ہی نکاح ہوا تو اس کو قبل وضع حمل وطی کرنا بھی درست ہے۔ کذا فی کتب الفقہ[3]۔ فقط

**بھائی کی بیوہ سے نکاح درست ہے**

**سوال (۳۹۲)** غفور و شکور دونوں حقیقی بھائی ہیں، دونوں کی شادی ہو گئی۔ شکور مر گیا تو غفور اس کی بیوہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

[1] حرم الجمع بین الامرأتین ایتهما فرضت ذکرا لم تحل للاخری (ایضاً ص $\frac{۳۹۰}{۲}$)

[2] ونجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لا نکفر احدا من اهل القبلة وان وقع الزاما فی المباحث (درمختار) بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر (رد المحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{۳۹۸}{۲}$) ظفیر

[3] لو نکحها الزانی حل له وطؤها اتفاقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{۴۰۲}{۲}$) ظفیر



**الجواب:-** شکور کے مرنے کے بعد غفور اس کی بیوہ سے بعد عدت وفات دس دن چار ماہ کے نکاح کر سکتا ہے۔ فقط (واحل لکم ما وراء ذلکم سورۃ النساء - ۴)

**عورت کو طلاق دینا جب معلوم ہے تو عدت کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے**

**سوال (۳۹۳)** ایک عورت کو اس کے شوہر نے چند مرتبہ طلاق دی مگر بوجہ نہ ہونے شہادت عدالت تسلیم نہیں کر سکتی، آیا اس صورت میں مسماۃ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟۔

**الجواب:-** جب کہ عورت کو یقیناً معلوم ہے کہ طلاق ہو چکی ہے تو عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ اور عدت اسی وقت سے شمار ہو گی جس وقت شوہر نے طلاق دی تھی۔ فقط

**غیر مدخولہ کو متعدد بار طلاق دی پھر نکاح کر لیا، کیا حکم ہے**

**سوال (۳۹۴)** ایک شخص کے ساتھ ایک عورت کا نکاح ہوا، اس نے رخصت سے پہلے بذریعہ خط طلاق دینی شروع کی اور اکثر کئی مرتبہ اس نے زبان سے بھی کہا کہ میں طلاق دے چکا۔ اب اس کے عزیزوں نے دوبارہ اس کا نکاح اسی شخص کے ساتھ کر دیا۔ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** چونکہ غیر مدخولہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے اس لئے دوسری یا تیسری بار زائد طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی[1]۔ پس نکاح اس عورت کا شوہر اول سے بلا حلالہ کے صحیح ہے[2]۔

[1] قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلثا وقعن وان فرق بانت بالاولی فلم تقع الثانیة (الدر المختار علی هامش رد المحتار - باب طلاق غیر المدخول بها ص $\frac{۶۲۴}{۲}$) ظفیر

[2] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (ایضاً باب الرجعة ص $\frac{۸۳۸}{۲}$) ظفیر۔

**بیوی کی سوتیلی ماں اور اپنی چچی سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۳۹۵)** زید کی زوجیت میں خالدہ ہے اور ہندہ خالدہ کی سوتیلی ماں ہے اور زید کی حقیقی چچی بھی ہے، بیوہ ہوگئی ہے تو کیا زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ خالدہ کی موجودگی میں جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** زید کا نکاح مسماۃ ہندہ کے ساتھ بحالت موجودگی خالدہ کے نکاح زید میں صحیح ہے۔ در مختار میں ہے نجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا۔ الخ[1]۔ فقط۔

**مطلقہ بائنہ سے نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال (۳۹۶)** زید اپنی بیوی مطلقہ طلاق بائنہ سے اندر عدت کے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** اگر وہ مطلقہ ثلثہ نہیں ہے تو نکاح عدت میں کر سکتا ہے۔ فقط[2]۔

**سالہ کی دختر سے نکاح درست ہے**

**سوال (۳۹۷)** زید کی بیوی فوت ہو چکی ہے، اب زید اپنے سالہ کی دختر سے نکاح کرنا چاہتا ہے جو کہ بیوہ ہے اور زید کے بھانجہ متوفی کی منکوحہ رہ چکی ہے۔ اب زید کا بھانجہ اور سالہ و زوجہ ہر سہ فوت ہو چکی ہے۔ زید کا اس بیوہ سے شرعاً نکاح جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** نکاح زید کا اس بیوہ سے شرعاً درست ہے۔ کذا فی کتب الفقہ[3]۔ فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ فصل فی المحرمات ص ۳۹۱/۲ ج۔ ظفیر

[2] وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدہا بالاجماع (ایضاً باب الرجعۃ ص ۴۳۶/۲ ج) ظفیر

[3] نجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا او امرأۃ ابنہا الخ (ایضاً فصل فی المحرمات ص ۳۹۱/۲ ج) ظفیر۔



**ایک یا دو بائنہ طلاق کے بعد شوہر اسی سے شادی کر سکتا ہے**

**سوال (۳۹۸)** زید ایک معمر شخص تھا اور اس کی زوجہ آمنہ ہے، نہایت ہی کمسن ہے، چنانچہ اس کے پوتے ہم عمر ہیں۔ زید اب عرصہ چار سال سے فوت ہو چکا ہے اور اب آمنہ بیوہ ہے۔ زید کی حیات میں آمنہ اور اس کی ہم عمر بکر میں محبت صادق ہوگئی جو عرصہ سولہ سال یعنی آمنہ کے بیوہ ہونے تک وہ عشق صادق اور محبت دلوں میں رہی، بعد بیوہ ہونے کے فریقین یعنی آمنہ و بکر نے رضامند ہو کر اپنی سوتیلی اولاد کے خوف سے خفیہ طور پر آپس میں عقد شرعی کر لیا، درمیان میں جب کہ بکر اپنی ملازمت پر چلا گیا تو اس کی سوتیلی اولاد میں سے ایک نے اس پر بہت زبردستی کی اور اس سے تعلق ناجائز چاہا۔ آمنہ کی نیت خدا کے فضل سے راہ راست پر رہی اور اپنے شوہر کو خفیہ مطلع کر کے آزادی چاہی۔ بکر نے نہایت مجبور ہو کر طوعاً و کرہاً اس کو طلاق دیدی اور تحریر میں اس کو آزادی دی گئی، اب بکر اور آمنہ پھر وہی تعلقات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب:-** بکر اگر کوئی غیر شخص ہے، زید کا پوتا نہیں ہے تو آمنہ کا نکاح جو دو گواہوں کے روبرو بکر سے ہوا، وہ صحیح ہو گیا تھا پھر جو بکر نے جو طلاق دی تو طلاق بھی واقع ہوگئی۔ اب اگر وہ دونوں دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو اگر بکر نے تین طلاق صریح نہ دی تھی بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھی یا کنایات کے الفاظ میں طلاق دی تھی جیسے آزادی وغیرہ کا لفظ تو اس صورت میں بدون حلالہ کے بکر اس سے یعنی آمنہ سے نکاح کر سکتا ہے[1]۔ اور اگر تین طلاق صریح الفاظ میں دی تھی تو بدون حلالہ

---

[1] وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدہا بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۴۳۶/۲ ج) ظفیر۔

نکاح نہیں ہو سکتا۔[۱] فقط۔

صرف اس کہنے سے کہ تو سگی بہن ہے یا سگا بھائی ہے، نکاح حرام نہیں ہوتا

سوال (۳۹۹) اگر کسی لڑکی کو جو نہ حقیقی بہن ہے نہ رضاعی، اس کو اگر بہن کے لقب سے یاد کیا جائے کہ تو میری سگی بہن ہے اور تو مجھے اپنا سگا بھائی سمجھا کر تو کیا یہ عہد اور قول کرنے کے بعد اس سے شادی کی جاسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس کہنے سے کہ تو میری حقیقی بہن ہے یا مجھ کو اپنا سگا بھائی سمجھ، وہ عورت درحقیقت بہن نہیں ہوئی اور نہ وہ محرمات میں داخل ہوئی۔ پس نکاح اس کے ساتھ درست ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے محرمات کو بیان فرما کر واحل لکم ما وراء ذلکم الآیۃ[۲]، اور ارشاد ہے ما ھن امھاتھم ان امھاتھم الا اللائی ولدنھم[۳]۔ فقط

روپیہ دیکر بیوہ کا نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۴۰۰) قوم آہنگر میں یہ رواج ہے کہ بدون روپیہ دیئے نکاح بیوہ کا نہیں کرتے۔ نکاح جائز ہوگا یا نہ۔

الجواب:۔ نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ لیکن روپیہ لینے اور دینے کا گناہ ہوگا[۴]۔ فقط

اپنے چچا کے نواسہ کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۰۱) یعقوب جی اور مشائخ دونوں حقیقی بھائی ہیں۔ یعقوب جی کا لڑکا اسحٰق ہے اور مشائخ کی

---

[۱] ولا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بھا ای بالثلاث لو حرۃ حتی یطأھا غیرہ الخ (ایضاً ص ۲۹/۲۸ ج ۲) ظفیر۔ [۲] سورۃ النساء۔ ۴۔

[۳] سورۃ المجادلہ۔ ۱)

[۴] اخذ اھل المرأۃ شیئا عند التسلیم فللزوج ان یسترده لانه رشوة (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب المہر ص ۵ ج ۲) ظفیر



دختر امینہ بی ہے اور امینہ بی کا لڑکا داؤد ہے، اس کی دختر حبیب بی ہے تو اسحٰق ولد یعقوب جی کا نکاح حبیب بی دختر داؤد سے درست ہے یا نہیں، حبیب بی اسحٰق کی بھتیجی ہوتی ہے۔

الجواب:۔ مسماۃ حبیب بی یعقوب جی کے بھائی کی نواسہ کی دختر ہوتی ہے یا یہ کہا جاوے کہ حبیب بی یعقوب جی کی بھتیجی کی پوتی ہے اور محرمات میں سے نہیں ہے لہٰذا نکاح یعقوب جی کے لڑکے اسحٰق کا حبیب بی کے ساتھ درست ہے اور اسحٰق کی حبیب بی حقیقی بھتیجی نہیں ہے[۱]۔ فقط

عورت کے دعویٰ طلاق کے بعد نکاح درست ہے

سوال (۴۰۲) خاوند کے غائب ہونے کے بعد اگر عورت قاضی کے پاس طلاق کا دعویٰ کرے اور بیان کرے کہ میری عدت گذر گئی ہے، کیا قاضی اس کو دوسری جگہ نکاح کرنے کا فتویٰ بحوالہ در مختار لو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا باس ان ینکحھا[۲] دے سکتا ہے یا نہیں، نیز دوسری روایت اس کے مخالف ہے المرأۃ اذا ادعت علی الزوج انه طلقها فهی للزوج مالم یثبت الطلاق نہایہ۔

الجواب:۔ صورت مذکورہ میں دوسرے شخص سے نکاح کی اجازت ہے اور روایۃ ثانیہ کا محل یہ ہے کہ شوہر طلاق سے انکار کرے۔ فقط

نادرست نکاح کے بعد طلاق نہیں پڑتی لہٰذا دوبارہ نکاح درست ہے

سوال (۴۰۳) زید نے ہندہ سے نکاح اور صحبت بھی کی لیکن علماء نے یہ فرمایا کہ یہ نکاح صحیح نہیں ہوا، زید نے ہندہ کو تین طلاق دیدی، اب زید ہندہ سے دوبارہ نکاح کرنا چاہتا ہے، بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

---

[۱] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء۔ ۴) ظفیر۔

[۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص ۸۴۲ ج ۲۔ ظفیر۔

**الجواب:**۔ اگر نکاح اول صحیح نہ ہوا تھا بلکہ فاسد تھا بوجہ نہ ہونے بعض شرط صحت کے مثل نہ ہونے شہود نکاح کے مثلاً تو ایسے نکاح فاسد کے بعد اگر شوہر تین طلاق دیدیوے تو وہ کالعدم ہیں اور بلا حلالہ کے اس سے نکاح درست ہے جیسا کہ شامی نے درمختار کے اس قول کی شرح میں لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ[1] الخ لکھا ہے قولہ من نکاح صحیح نافذ) احترز بالصحیح عن الفاسد وھو ماعدم بعض شرط الصحت ککونہ بغیر شھود فانہ لاحکم لہ قبل الوطی وبعد لا یجب مھر المثل والطلاق فیہ لا ینقص عدداً لانہ متارکۃ فلو طلقھا ثلاثاً لا یقع شئ ولہ تزوجھا بلا محلل[2] الخ ص $\frac{۵۳۷}{۲ج}$ شامی۔

لیکن سائل نے چونکہ سوال جواب کے ساتھ نقل نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا کہ کیا وجہ فساد نکاح کی اس صورت میں ہے اور درحقیقت نکاح فاسد ہے یا نہیں اس لئے قطعی طور سے کچھ جواب نہیں لکھا جا سکتا کہ بلا حلالہ کے نکاح درست ہے یا نہیں۔ فقط۔

**جس لڑکے سے خود ملوث ہے اس سے اپنی لڑکی کی شادی کر دی کیا حکم ہے**

**سوال (۴۰۴)** زید ایک لڑکے پر عاشق ہو کر مدت دراز تک اپنی ہمراہ رکھا اور لواطت کرتا رہا۔ جب لواطت صراحتاً آدمیوں کی نظر سے گذری مثلاً سلائی سرینہ (؟) انی او دو چار دفعہ عین لواطت میں پکڑا گیا اور جگہ جگہ حتی کہ غیر ملک تک بدنامی پھیل گئی، زید کا بدنامی کے سبب سے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا تو لاچاری کی حالت میں اپنے کو آدمیوں کی نظر میں صاف اور بدنامی کو دفع کرنے کے واسطے اس لڑکے کے ساتھ اپنی لڑکی کو نکاح میں دیدیا، اب یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

[1] الفتا باب الرجعۃ ص $\frac{۴۳۹}{۲ج}$ [2] رد المختار باب الرجعۃ ص $\frac{۴۳۹}{۲ج}$ - ظفیر



**الجواب:**۔ یہ نکاح شرعاً درست ہے اور صحیح ہے کما فی الشامی بیان المحرمات انی رجل حلال لہ ان یتزوج ابنتہ[1] ص $\frac{۲۸۱}{۲ج}$

**تبادلہ میں بیاہ کروں تو اپنی بہن سے کروں کہنے کے بعد شادی کی تو کیا حکم ہے**

**سوال (۴۰۵)** زید نے کہا تھا کہ اگر میں اپنی بہن دیگر اس کے تبادلہ میں اپنا بیاہ کروں تو گویا اپنی بہن سے بیاہ کروں، اب زید اپنی بہن کا رشتہ دیکر اس کے تبادلہ میں ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے، شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب:**۔ زید کے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوتا، نکاح دونوں درست ہوں گے۔ فقط۔

**ایجاب وقبول کے بعد عورت انکار کرتی ہے، کیا حکم ہے**

**سوال (۴۰۶)** ایک شخص نے روبرو دو گواہ کے ثیبہ عورت سے کہا کہ میرے لڑکے سے نکاح کرو اور اس کو منظور کرو۔ اس کے جواب میں عورت نے کہا کہ تیرا لڑکا مجھے قبول و منظور ہے، اگر اب عورت اس سے انکار کرتی ہے کہ میں نے یوں نہیں کہا اور گواہ گواہی دیتے ہیں کہ عورت نے الفاظ مذکورہ کہے ہیں۔ بینوا توجروا۔

**الجواب:**۔ اگر دو گواہ عادل الفاظ مذکورہ کی گواہی دیتے ہیں تو صورت مذکورہ میں نکاح منعقد ہو گیا۔ عورت کا انکار موجودگی گواہان عادل کے معتبر نہیں ہے۔ درمختار میں ہے کز وجتی الخ فاذا قال فی المجلس زوجت او قبلت الخ قام مقام الطرفین[2] وبصح النکاح۔ الخ فقط۔

**مسلمان عورت مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہو جائے تو دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں**

**سوال (۴۰۷)** جو مسلمہ مرتدہ ہو جائے اور اس پر کسی طرح جبر نہیں ہو سکتا، اگر مسلمہ

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات تحت قولہ کو طئی دبر مطلقا ص $\frac{۲۸۱}{۲ج}$ - ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص $\frac{۳۶۳}{۲ج}$ - ظفیر۔

مرتدہ کو کسی طریقہ سے پھر مسلمان کیا جاوے اور وہ اپنے پہلے شوہر کے پاس جانے سے انکار کرے۔ ایسی حالت میں کسی دوسرے مسلمان سے نکاح جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** چونکہ ہندوستان میں جبر نہیں ہو سکتا اس لئے جبراً مسلمان کرنے کا حکم یہاں جاری نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ اس عورت سے کوئی دوسرا شخص مسلمان نکاح نہ کرے تاکہ وہ مجبور ہو کر پہلے شوہر سے پھر نکاح کرے[1] فقط (یعنی جب وہ مسلمان ہو جائے گی تو پہلے شوہر کی خواہش پر اسی سے نکاح ہوگا، دوسرے سے نہیں، لیکن اگر پہلا شوہر خاموشی اختیار کرے یا وہ نہ کرے تو دوسرے سے نکاح جائز ہے۔ ظفیر)

زانی کی اولاد کی شادی مزنیہ کی اولاد سے درست ہے یا نہیں

**سوال (۴۰۸)** زاہد خاں نے شکوزا بیگم سے زنا کیا، کچھ عرصہ کے بعد زاہد خاں کا نکاح جمانو بیگم سے ہوا اور جمانو بیگم کے بطن سے کالے خاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ شکوزا کا نکاح جنگی خاں سے ہو گیا شکوزن کے بطن سے جنگی خاں کے ایک لڑکی سفیدہ بیگم ہوئی۔ تو کالے خاں کا نکاح سفیدہ بیگم سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** کالے خاں کا نکاح سفیدہ بیگم سے شرعاً صحیح ہے۔ علامہ شامی نے اس کی تشریح کی ہے کہ زانی اور مزنیہ کی اولاد میں مناکحت صحیح ہے[2]۔ فقط

[1] ولو ارتدت لمجیئ الفرقۃ الخ وتجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا لہا بمہر یسیر کدینار وعلیہ الفتوی وافتی مشائخ بلخ بعدم الفرقۃ بردتہا زجرا وتیسیرا (در مختار) قولہ وعلی تجدید النکاح فلکل قاض ان یجدد ہ بمہر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا و تمنع من التزوج بغیرہ بعد اسلامہا ولا یخفی ان محلہ ما اذا طلب الزوج ذلک اما لو سکت او ترکہ صریحا فانہا لا تجبر و تزوج من غیرہ لانہ ترک حقہ بحر ونہر (رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۴۳ ج ۲)
[2] وحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا (رد المحتار باب المحرمات ج ۲)

---



دو علاتی بہنوں کا نکاح دو علاتی بھائیوں سے درست ہے

**سوال (۴۰۹)** ایک ماں سے دو بہنیں ہیں، باپ جدا ہے اور ایک ماں سے دو بھائی ہیں، باپ جدا ہے اگر بڑے بھائی کے ساتھ بڑی بہن کی شادی جو دوسرے ماں باپ سے ہے کر دی جائے، اور چھوٹی بہن کی شادی چھوٹے بھائی سے جو دوسری ماں باپ سے ہے کر دی جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** دو بہنوں کا نکاح دو بھائیوں سے اس طرح کر دینا کہ ایک بھائی کا نکاح ایک بہن سے ہو اور دوسرے بھائی کا دوسری بہن سے ہو تو یہ درست ہے مثلاً زید اور عمر دو بھائی ہیں خواہ عینی یا علاتی یا اخیافی اور ہندہ و خالدہ آپس میں بہنیں ہیں اور زید و عمر سے غیر ہیں تو اگر زید کا نکاح ہندہ سے اور عمر کا خالدہ سے ہو تو شرعاً اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط

جس سوتیلی ساس سے زنا کیا اس سے نکاح درست ہے یا نہیں

**سوال (۴۱۰)** سوتیلی ساس جب کہ پانچ سال سے بیوہ ہو اور حاملہ ہو، اس کے ساتھ شرعاً نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں، سنا ہے کہ وہ حمل بھی اس سوتیلے داماد کا ہے۔

**الجواب:-** یہ سوتیلی ساس یعنی اپنی زوجہ کی باپ کی دوسری زوجہ سے نکاح صحیح ہے اور چونکہ وہ حاملہ عن الزنا ہے اور حاملہ عن الزنا سے شرعاً نکاح صحیح ہے، لہٰذا اس سوتیلی ساس حاملہ عن الزنا سے نکاح درست ہے کما فی الدر المختار وصح نکاح حبلی من الزنا انتہی ملخصا اور جب کہ حمل بھی اس سوتیلے داماد کا ہے اس لئے اس کو بعد نکاح کے صحبت بھی اس سے درست ہے۔ کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط

[1] لو نکحہا الزانی حل لہ وطؤہا اتفاقا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۴ ج ۲) ظفیر

**دیور سے بیوہ کا نکاح درست ہے**

سوال (۴۱۱) ایک عورت نے شوہر کے فوت ہونے پر تین سال بعد اپنے دیور سے نکاح کر لیا جائز ہے یا نہیں، برادری نے مرد عورت پر یک صد روپیہ جرمانہ کیا، شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں نکاح اس عورت بیوہ کا اپنے دیور سے شرعاً صحیح اور درست ہے، اس پر کچھ الزام شرعاً نہیں ہے۔ بلکہ یہ کار ثواب ہے[1]۔ فقط

**پیر سے نکاح درست ہے**

سوال (۴۱۲) اگر کوئی عورت اپنے پیر سے نکاح کرنا چاہے، تو نکاح مریدنی کا پیر سے درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- نکاح مریدنی کا پیر سے شرعاً درست ہے[2]۔ فقط

**یہ کہنا کہ نکاح کروں تو ماں بہن ہوگی پھر نکاح کر لیا۔ کیا حکم ہے**

سوال (۴۱۳) زید اگر چند مردمان کے سامنے قرآن شریف کو ہاتھ لگا کر اور جناب پیر محبوب سبحانی کو ضامن دے کر زبان سے یہ کہے کہ اگر میں ہندہ سے نکاح کروں تو وہ میری ماں اور بہن ہوگی اور پھر اس سے وہ نکاح کر لیوے تو کیا شرعاً جائز ہوگا۔ علاقہ کے کسی عالم نے نکاح نہیں پڑھا۔ زید نے مولوی صاحب امام مسجد کو فحش گالیاں دیں حالانکہ وہ زید کے استاد بھی ہیں۔ اس صورت میں زید کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب :- درمختار میں ہے کہ اگر حرف تشبیہ کو ایسی صورت میں حذف کیا جاوے تو وہ لغو ہے یعنی ظہار وغیرہ کچھ نہیں ہوتا۔ کما قال او حذف الکاف لغا[3] الخ درمختار۔ پس ایسی صورت میں اگر زید اس عورت سے نکاح کرے گا تو طلاق اور ظہار کچھ نہ ہوگا اور نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ علاقہ کے مولوی صاحب کا نکاح نہ پڑھنا غالباً بوجہ اس مسئلہ کے نہ جاننے کے ہوا ہے۔ لیکن زید کا ان کو گالیاں

[1] واحل لکم ما وراء ذٰلکم (سورۃ النساء - ۴) [2] ایضا [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص ۷۹۴/۲ ظفیر۔



دینا اور برا کہنا جائز نہیں ہے خصوصاً جب کہ وہ زید کے استاد بھی ہیں، ایسی حالت میں گستاخی کرنا زید کو درست نہ تھا، یہ زید سے سخت غلطی ہوئی اور گناہ ہوا اس سے توبہ کرے اور اپنا قصور اپنے استاد سے معاف کراوے۔ فقط۔

**عیسائی عورت سے نکاح درست ہے یا نہیں**

سوال (۴۱۴) اس وقت عیسائی عورت سے جو انگریزہ ہو ولایتی ہو شادی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- جائز نہیں ہے یہی احوط ہے اور اس زمانے میں یہی حسب روایات فقہ راجح ہے[1]۔ فقط (جائز ہے جیسا کہ پہلے خود مفتی علام لکھ چکے ہیں، ہاں احتیاط کے خلاف ہے۔ واللہ اعلم۔ ظفیر)

**ایک بہن سے اپنے لڑکے نکاح کر دیا تو اب اسکی دوسری بہن سے خود شادی کر سکتا ہے یا نہیں**

سوال (۴۱۵) زید نے اپنے لڑکے کا عقد اپنے ماموں کی لڑکی ہندہ سے کر دیا تو اب زید کا نکاح ہندہ کی حقیقی بہن سے جائز ہے یا نہیں

الجواب :- اس میں کچھ حرج نہیں ہے، یہ نکاح صحیح ہے[2]۔ فقط۔

**بیوی کے رہتے ہوئے اس کی سوتیلی ماں سے نکاح درست ہے**

سوال (۴۱۶) زید نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا اور اس سے صحبت بھی کر لی، اب اس نے اس عورت کی سوتیلی ماں سے نکاح کیا۔ آیت حرمت علیکم امہاتکم سے اصول حرام ہیں تو طوئہ اب وجد اصول میں داخل ہیں کیا لڑکی کے نکاح میں موجود رہنے کی حالت میں سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے۔ فتاوی قاضی خاں جلد اول باب النکاح ص ۱۶۷ میں حسب ذیل

[1] وصح نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیہا مومنۃ بنبی مرسل مقرۃ بکتاب منزل وان اعتقدت المسیح الٰہا (درمختار) وفی الفتح ویجوز تزوج الکتابیات والاولی ان لا یفعل الخ وتکرہ الکتابیۃ الحربیۃ اجماعا لافتتاح باب الفتنۃ الخ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۶/۲) ظفیر

صورت بھی ہے قالوا کل امرأتین لو کانت احدهما ذکرا والاخری انثی حرم النکاح بینهما لا یجوز ان یجمع بینهما الا فی مسئلة اذا جمع بین امرأة وبین ابنة زوج کان لها قبل ذلک فانه یجوز ذلک۔ اس صورت میں جمع امرتین ہوگئی لیکن جب عورت سے نکاح کرلیا اور پھر دوسری زوجہ کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرلیا تو یہ لڑکی اس صورت کی اصول میں نہیں ہے کیونکہ شوہر کی دوسری زوجہ کی لڑکی اس عورت کے پہلے سے ہو نہیں سوتیلی ماں، دختر

الجواب:۔ جمع کرنا درمیان ایک عورت کے اور اس کی سوتیلی ماں کے نکاح میں درست ہے کیونکہ وہ قاعدہ حرمت کا ایتهما فرضت ذکرا لم یحل للاخری یہاں موجود نہیں ہے، کیونکہ ایک طرف سے تو حرمت ہے یعنی اگر عورت منکوحہ سابقہ کو مرد فرض کیا جاوے تو اس کے باپ کی موطوئہ اس پر حرام ہے لیکن اگر اس کی سوتیلی ماں کو مرد فرض کیا جاوے تو حرمت باقی نہیں رہتی، اور درمختار میں اس صورت میں جواز کی تصریح ہے فجاز الجمع بین امرأة وبنت زوجها[1] پس ظاہر ہے کہ عورت منکوحہ سابقہ دوسری عورت یعنی اس کی سوتیلی ماں کے شوہر کی دختر ہے۔ فقط۔

آزاد عورت مملوکہ نہیں ہو سکتی ہے

سوال (۴۱۷) اگر کوئی بیوہ عورت بوجہ اولاد کے نکاح کرنے سے عار سمجھتی ہے مگر گذارہ کی تنگی کے سبب سے روبرو گواہاں اپنے آپ کو بلا معاوضہ کسی شخص کی ملک کرکے خود مملوکہ بنا دیتی ہے تو عورت مذکورہ پر مالکت کے معنی جاری ہوں گے یا نہیں۔

الجواب:۔۔ ما ملکت ایمانهم سے مراد باندیاں ہیں، آزاد عورت کسی کی مملوکہ نہیں ہو سکتی، اس سے اگر حسب قاعدہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہو تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے، اور مہر کا نام لیا جاوے یا نہ لیا جاوے، مہر لازم ہو جاتا ہے۔

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱/۲۔ ظفیر



اگر مہر کی مقدار معین کی گئی تو وہ مقدار لازم ہوتی ہے ورنہ مہر مثل لازم ہوتا ہے۔ فقط

اپنی علاتی بہن کے شوہر کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۱۸) چاند محمد کا نکاح اپنی علاتی ہمشیرہ مسماۃ سکونت کے شوہر کی دختر زینب سے جو شوہر کی پہلی زوجہ سے ہے جائز ہے یا نہیں، اور مسماۃ سکونت نے اپنے برادر علاتی چاند محمد کو دودھ پلایا جب کہ وہ دوسرے شوہر کے نکاح میں تھی اور اسی سے دودھ تھا۔

الجواب:۔ اس صورت میں زینب کا نکاح چاند میاں سے صحیح ہے۔

بیوہ سے خود اور اس کی لڑکیوں سے اپنے لڑکوں کی شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۱۸) خدا بخش فوت ہوا، اسکی بیوہ اور اسی بیوہ سے دو تین لڑکیاں خدا بخش کی موجود ہیں۔ اب مسمی عبد الهادی چاہتا ہے کہ میں خدا بخش کی بیوہ سے اپنا نکاح کر لوں اور لڑکیوں کو اپنے لڑکوں سے شادی کر دوں۔ یہ صورت نکاح کی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ صورت جو سوال میں درج ہے بلا تردد جائز اور درست ہے باپ کا نکاح جس عورت سے ہو اس کے پہلے شوہر کی دختران سے اس جدید شوہر کے پسران کا نکاح صحیح ہے[1] اور یہ صورت آیۃ واحل لکم ما وراء ذلکم[2] میں داخل ہے۔ فقط

مرد نے کہا کہ اس بیوی کی زندگی میں دوسرا نکاح حرام ہے پھر کر لیا، کیا حکم ہے

سوال (۴۱۹) زید نے اپنی عورت کے حق میں اقرار کیا کہ تمہاری زندگی میں مجھے کسی عورت سے نکاح کرنا حرام ہے، اگر زید نکاح ثانی کرے تو کیا حکم ہے، کوئی صورت جواز کی ہو سکتی ہے یا نہ۔

[1] ولا بأس بان یتزوج الرجل امرأة ویتزوج ابنه بنتها او امها (عالمگیری ص ۲۹۴/۱)

[2] سورۃ النساء - ۴۔ ظفیر

**الجواب:** - زید کا یہ قول شرعاً غلط ہے اور لغو ہے کیونکہ درحقیقت شریعت میں اس کو دوسرا نکاح کرنا پہلی زوجہ کی موجودگی میں حرام نہیں ہے بلکہ جائز ہے کما قال اللہ تعالیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلث ورباع[1] پس زید کو نکاح ثانی کرنا درست ہے، غایتہ یہ ہے کہ اگر اس کو یمین کہا جاوے کیونکہ حلال کو حرام کرنا اپنے نفس پر یمین ہوتی ہے تو اس صورت میں اگر وہ نکاح کرے گا تو اس کو کفارہ قسم کا دینا ہوگا اور کفارہ قسم کا دس مسکینوں کو کھانا دونوں وقت کھلانا ہے، یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزے متواتر رکھنا لازم ہے اور طلاق کسی عورت پر نہ پڑے گی۔ فقط

روپیہ لے کر لڑکی کا نکاح کیا تو ہوا یا نہیں

**سوال (۴۲۰)** زید اپنی بیٹی کا نکاح سو دو سو روپے لیکر خالد سے کردے تو جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** - ایسی رقم کو لینے کو فقہاء نے رشوت قرار دیکر واجب الرد قرار دیا ہے۔ کما فی الدر المختار اخذ اھل المرأۃ شیئاً عند التسلیم فللزوج ان یسترده لانه رشوۃ[2] اھ وفی رد المحتار وکذا لو ابی ان یزوجها الخ ای حتی یاخذ شیئاً اھ شامی جلد ۲ ص ۳۶۶[3] فقط

دور کے رشتہ سے جو پھوپھا ہو اس سے نکاح درست ہے یا نہیں

**سوال (۴۲۱)** مسماۃ وحیدن دختر سبنی چار پانچ برس سے بیوہ ہے، ایک شخص عیدو ہے جس کو وحیدن دور کے رشتہ سے پھوپھا کہتی تھی کیونکہ عیدو کا پہلا نکاح مسماۃ اللہ دی سے ہوا تھا جو کہ وحیدن کی بھیجی تھی اور وحیدن کی پھوپی رشتہ کی تھی، اس کا انتقال ہوگیا، اب عیدو کا دوسرا نکاح مسماۃ وحیدن سے درست ہے یا نہیں۔

[1] سورۃ النساء - ۱ - [2] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب المہر ص ۵۰۳/۲ - ظفیر
[3] رد المختار باب المہر ص ۵۰۳/۲ - ظفیر۔



**الجواب:** - نکاح عیدو کا مسماۃ وحیدن سے درست ہے کیونکہ مسماۃ وحیدن عیدو کی ان محرمات سے نہیں ہے جن سے نکاح حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واحل لکم ما وراء ذلکم[1] الآیۃ۔ پس نکاح مسماۃ وحیدن کا عیدو سے درست اور صحیح ہے۔ اس میں کچھ شبہ اور تردد نہ کرنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رنڈی سے نکاح کرکے فوراً وطی جائز ہے یا نہیں

**سوال (۴۲۲)** کوئی شخص بازار سے ایک رنڈی لایا اور اسی روز اس سے نکاح کرکے وطی کی۔ نکاح درست ہوا یا نہیں اور عدت کرنی پڑے گی یا نہیں

**الجواب:** - نکاح اس کا صحیح ہے اور عدت یا استبراء اس پر لازم نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار اوالموطوءۃ بزنا۔ ای جاز نکاح من رآها تزنی وله وطؤها بلا استبراء[2] الخ

سمدھن سے شادی جائز ہے

**سوال (۴۲۳)** ایک شخص اپنی سمدھن سے خواہ اس کے لڑکے کی بیوی زندہ ہو یا فوت ہو چکی ہو، دونوں صورتوں میں نکاح درست ہے یا نہ۔

**الجواب:** - دونوں صورتوں میں نکاح درست ہے[3]۔

میاں بیوی میں اختلاف ہوا، میاں نے متعدد بار کہا چھوڑ دیا، تو اب نکاح کیسے ہو سکتا ہے

**سوال (۴۲۴)** زوجین میں باہم تکرار ہوگیا۔ خاوند نے جھوٹے بہتان

[1] سورۃ النساء - ۴ - [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲/۲ ظفیر [3] ولا تحرم بنت زوج الام ولا امه ولا ام زوجة الاب ولا بنتها ولا ام زوجة الابن ولا بنتها (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳/۲) ولا باس بان یتزوج الرجل امرأۃ ویتزوج ابنه بنتها او امها کذا فی محیط السرخسی (عالمگیری کتاب النکاح باب ص ۲۹۳/۱) ظفیر۔

لگائے اور عورت کو بہت مارا اور یہ کہا کہ تمہارا نکاح فسخ ہو چکا ہے، عورت نے کہا کہ طلاق نامہ دیدو اور مہر ادا کر دیدو اور خاوند نے متعدد مرتبہ یہ کہا کہ میں نے چھوڑ دی اب ان دونوں کا دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- ان میں دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے، دوبارہ نکاح کیا جاوے[1]۔ فقط

مرتد ہونے کے بعد مسلمان ہو کر جو نکاح کیا وہ درست ہے

سوال (۴۲۵) مساۃ مریم کا خاوند مولا بخش زندہ ہے یہ عورت بارہ برس ہوئے ایک ہندو سکھ جگت سنگھ کے ہمراہ اس خاوند کے بغیر طلاق دیئے بھاگ کر چلی آئی اور سکھ مذہب میں رہ کر تین سال کے بعد دونوں مسلمان ہو گئے، جگت سنگھ کا اسلامی نام محمد عثمان رکھا گیا اور مساۃ مریم کا نکاح اس سے کر دیا گیا۔ ڈیڑھ سال ہوا کہ محمد عثمان فوت ہو گیا، مریم نے نکاح ثانی کرم دین سے کر لیا، آیا یہ نکاح درست ہوا یا نہیں۔

الجواب :- وہ عورت بوجہ مرتد ہو جانے کے اور مذہب سکھ میں داخل ہونے کے پہلے شوہر مولا بخش کے نکاح سے خارج ہو گئی[2] اس لئے بعد اسلام لانے مساۃ مذکورہ کے اور محمد عثمان مذکور کے ان کا نکاح صحیح ہو گیا۔ پھر بعد مرنے

[1] مفتی علام نے "چھوڑ دیا" کو کنایہ قرار دیا جس سے پہلی دفعہ ایک طلاق بائن واقع ہو گئی اب جب دوبارہ کہا تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ قاعدہ یہ ہے لا یلحق البائن البائن (در مختار) المراد بالبائن الذی لا یلحق ہو ما کان بلفظ الکنایۃ (رد المحتار باب الکنایات ص ۴۳۶/۲) اور جب ایک ہی بائن طلاق ہوئی تو اب دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ و بعدہا بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۷۳۸/۲) ظفیر۔

[2] وارتداد احدہما ای الزوجین فسخ عاجل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ۱ باب نکاح الکافر ص ۵۳۹/۲) ظفیر



محمد عثمان کے اور گذرنے عدت وفات کے جو کہ چار ماہ دس یوم ہے اکرم دین کے ساتھ نکاح اس کا درست ہے[1]۔

عیسائی عورت حاملہ ہونے کے بعد مسلمان ہو کر اسی سے نکاح کرے تو درست ہے

سوال (۴۲۶) زید ایک عیسائی عورت سے جماع کرتا ہے جس سے وہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے۔ جب تیسرا مہینہ گذرتا ہے تو وہ عورت اسلام قبول کر کے زید سے نکاح اعلان کے ساتھ کر لیتی ہے۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

حمل کا نسب

سوال (۴۲۷) بچہ کی بابت کیا حکم ہے۔

الجواب :- (۱) یہ نکاح صحیح ہے[2]۔

(۲) بچہ کا حمل جب کہ نکاح سے پہلے کا ہے اور نکاح کے بعد چھ ماہ سے کم میں بچہ پیدا ہوا ہے تو اس کا نسب شوہر سے ثابت نہیں ہے[3]۔

بیوہ عیسائی مسلمان ہوئی کیا فوراً شادی جائز نہیں

سوال (۴۲۸) ایک عورت عیسائی عرصہ ڈیڑھ سال سے بیوہ تھی مشرف با سلام ہوئی اور نکاح کرنا چاہتی ہے۔ زید یہ کہتا ہے کہ تاوقتیکہ تین حیض کی مدت نہ گذر جائے نکاح صحیح نہ ہوگا، بکر کہتا ہے نو مسلمہ کی کوئی عدت نہیں۔ مسلمان ہوتے ہی فوراً نکاح کر لینا جائز ہے اس بارہ میں کس کا قول صحیح ہے۔

[1] والعدۃ للموت اربعۃ اشہر بالاہلۃ وعشر من الایام بشرط بقاء النکاح صحیحا الی الموت مطلقا (ایضاً باب العدۃ ص ۸۳۰/۲) ظفیر۔

[2] و [3] وصح نکاح حبلی من زنا الخ ولو نکحہا الزانی حل لہ وطؤہا والولد لہ ولزمہ النفقۃ (در مختار) قولہ والولد لہ ای ان جاءت بعد النکاح بہ لستۃ اشہر فلو لاقل من ستۃ اشہر من وقت النکاح لا یثبت النسب ولا یرث منہ الا ان یقول ہذا الولد منی ولا یقول من الزنا الخ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲/۲) ظفیر۔

**الجواب:-** اس صورت میں جب کہ وہ پہلے سے بیوہ تھی بعد اسلام کے فوراً اس سے نکاح درست ہے عدت اس پر نہیں ہے۔ البتہ جو عورت کافر خاوند والی مسلمان ہو اس کے لئے تین حیض گزارنا قبل از نکاح ضروری ہے[1]۔ فقط

**جس لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کی اسکی بہن سے خود شادی کرنا کیسا ہے**

**سوال (۴۲۹)** زید کے ایک دختر اور بکر کے ایک پسر اور ایک دختر ہے۔ زید اپنی دختر کی شادی بکر کے پسر سے اور بکر کی دختر سے زید خود اپنا نکاح کرنا چاہتا ہے، یہ درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** زید کی دختر کا نکاح بکر کے پسر سے اور بکر کی دختر کا نکاح خود زید سے درست ہے۔ فقط۔ (واحل لکم ما وراء ذلکم۔ سورة النساء-۴)

**جس کی موت کا ظن غالب ہو اسکی بیوہ شادی کرسکتی ہے یا نہیں**

**سوال (۴۳۰)** زاہد ریل میں تھا، جب ریل امروہہ سے چلی تو ایک ڈیڑھ میل چل کر پل ٹوٹ جانے کی وجہ سے انجن مع چند گاڑیوں (ڈبوں) کے ڈوب گیا، اس کے بعد بہت تلاش کی گئی کوئی پتہ نہیں چلا، اس کی عورت حاملہ تھی جس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے، آیا زاہد کی زوجہ کا عقد ثانی کر دیا جاوے یا نہیں۔

**الجواب:-** اس صورت میں چونکہ موت زاہد کی بظن غالب ثابت ہے اسلئے اس کی زوجہ اب بعد گذرنے عدت وفات کے نکاح کر سکتی ہے[2]۔ فقط

---

[1] ولو اسلم احدهما ای احد المجوسیین او امرأة الکتابی الخ لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثة اشهر قبل اسلام الآخر اقامة لشرط الفرقة مقام السبب ولیست بعدة لدخول غیرها المدخول بها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۶ / ج۲) ظفیر

[2] اخبرها ثقة ان زوجها الغائب مات او طلقها ثلاثا او اتاها منه کتاب علی ید ثقة بالطلاق ان اکبر رأیها انه حق فلا باس ان تعتد و تتزوج (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص [illegible] ج۲) ظفیر



**منکوحہ غیر مدخولہ مطلقہ کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال (۴۳۱)** زید نے ہندہ سے نکاح کر کے بلا خلوت صحیحہ طلاق دیدی اور زبیدہ سے نکاح کر لیا اور زبیدہ کے بھائی بکر نے ہندہ سے نکاح کر لیا۔ زبیدہ کے زید سے لڑکا پیدا ہوا اور ہندہ کے بکر سے لڑکی پیدا ہوئی۔ ان دونوں میں نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** اس صورت میں زبیدہ کے پسر کا نکاح ہندہ کی دختر سے درست ہے[1]۔ فقط

**ایک بھائی کا لڑکا ہے دوسرے کی نواسی دونوں میں نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۴۳۲)** ایک بھائی کا لڑکا دوسرے بھائی کی نواسی، دونوں میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** ان دونوں میں نکاح درست ہے[2]۔ فقط

**طوائف کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور اسکی ناجائز کمائی کا لینا کیسا ہے**

**سوال (۴۳۳)** اگر کوئی شخص کسی طوائف کی لڑکی سے نکاح کرے تو درست ہے یا نہیں اور روپیہ جو وہ دیوے، جو بظاہر حلال کمائی کا معلوم نہیں ہوتا اس کا لینا اور استعمال کرنا درست ہے یا نہ۔

**الجواب:-** طوائف کی دختر سے نکاح درست ہے[3] اور آمدنی اس کی جو حرام کی ہو اس کو کام میں نہ لاوے، اس کا حکم یہ ہے کہ بصورت معلوم ہونے مالکوں کے ان کو فقراء پر صدقہ کر دے۔ فقط

---

[1] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورة النساء - ۴) [2] ایضاً۔

[3] کوئی وجہ حرمت نہیں ہے واحل لکم ما وراء ذلکم (سورة النساء - ۴) ظفیر

اپنی بیوی سے زنا کرتے ہوئے جس کو دیکھا اس سے لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں

**سوال (۴۳۴)** ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتھ کسی کو زنا کرتے دیکھا مگر کسی کو گواہ نہیں بنا سکا، زانی و مزنیہ دونوں منکر ہیں، کیا ایسی صورت میں اپنی لڑکی کا نکاح یہ شخص اس زانی کے ساتھ کر سکتا ہے۔

**الجواب:** یہ ظاہر ہے کہ صرف زوج کا دیکھنا اور بیان کرنا مثبت نکاح نہیں ہے، پس جب تک کہ چار دیکھنے والے زنا کے حسب شرائط نہ ہوں، زنا شرعاً ثابت نہیں ہوتا، کما قال اللہ تعالیٰ: لولا جاؤا علیہ باربعۃ شہداء فاذ لم یاتوا بالشہداء فاولئک عند اللہ ہم الکاذبون[1]۔ وفی الشامی الخ اذا شہد ثلاثۃ بالزنا والرابع بانہ قذفہ حد الثلاثۃ لان شہادۃ الواحد بالاقرار لا معتبر فبقی کلام الثلاثۃ قذفا فیحدون الخ[2]۔ کتاب الحدود شامی ج ۳ — پس ہرگاہ کلام شوہر محض قذف ہے تو اس پر کوئی حکم حرمت مصاہرت وغیرہ کا مرتب نہ ہوگا اور اس عورت کی دختر کا مرد مذکور سے نکاح صحیح ہوگا۔ فقط۔

شیعہ لڑکی سے شادی ہوئی پھر سنی بنا لیا اور دوبارہ نکاح کیا، کیا حکم ہے

**سوال (۴۳۵)** زید کو اس کے والدین شیعہ نے بعمر دس سال استاد کے پاس پڑھنے بٹھایا، استاد کے کہنے سے زید سنی ہو گیا، والدین نے اس کی شادی شیعہ لڑکی سے کر دی، زید نے بعد شادی اس کو بھی سنی کر لیا تو تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں، اور امامت کرنا زید کو درست ہے یا نہ۔

**الجواب:** زید کو اس صورت میں زوجہ کو سنی کر لینے کے بعد تجدید نکاح کر لینے کی ضرورت نہیں ہے، اور امامت زید کی درست ہے۔ فقط

[1] سورۃ النور [illegible] [2] کتاب الحدود [illegible] ج ۳ ۔ ظفیر



نان نفقہ کی بنا پر قاضی نے نکاح کر دیا اب دوسرا نکاح درست ہے یا نہیں

**سوال (۴۳۶)** ایک بارہ سالہ عورت کا نکاح اس کے باپ نے کفو میں کر دیا۔ بعد بالغ ہونے کے عورت نے ایک دعویٰ اس قسم کا شوہر کے نام دائر کیا کہ گو میری شادی بچپن میں ہوئی لیکن میل جول نہ ہوا۔ حقوق زوجیت بھی ادا نہ کئے گئے۔ نان و نفقہ میں خبر گیری نہ کی وغیرہ وغیرہ۔ حاکم منصف نے نکاح فسخ کر دیا۔ اس کی بنا پر وہاں کے شافعی المذہب قاضی نے شوہر مذکور کی غیر حاضری میں ہی دو گواہوں کے سامنے اس عورت کا نکاح فسخ کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد دوسرے شخص کے ساتھ عورت مذکورہ کا نکاح کر دیا۔ آیا پہلا نکاح فسخ ہوا یا نہیں، اور دوسرا نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

**الجواب:** پہلا نکاح فسخ ہو گیا اور دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہو گیا اور تفصیل اس کی مع الاختلاف کتب فقہ میں مبسوط ہے من شاء فلیراجع الیہا۔ فقط۔

شیعہ تبرائی سے نکاح درست نہیں ہوا، دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے

**سوال (۴۳۷)** ایک عورت کا نکاح ایک شخص مذہب شیعہ جس کو رافضی کہتے ہیں، اس کے ساتھ ہوا۔ عورت اہل سنت والجماعت ہے، اس کو اس کے شوہر نے مراسم روافض ادا کرنے میں مجبور کیا، یہاں تک کہ برا بھی کہلوانا چاہا۔ جب وہ عورت والدین کے یہاں آئی پھر شوہر کے مکان پر نہیں گئی، اس وقت تک جس کو عرصہ بارہ سال کا ہو گیا اب بھی اس کو شوہر کے مکان پر جانے سے انکار ہے اور اس کے شوہر کا خاندان سب تبرائی ہے، اور عورت کو بھی مجبور کرتے ہیں۔ پس از روئے شرع شریف اس عورت کا نکاح جائز ہوا کہ نہیں، اور اب بغیر طلاق شوہر مذکور کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب:** رافضی تبرائی کو بہت سے فقہاء نے کافر لکھا ہے، لیکن

محققین فقہاء کی یہ تحقیق ہے کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کے افک کا قائل ہے یا حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی میں غلطی ہونے کا معتقد ہے تو یہ جملہ امور موجب کفر وارتداد باتفاق ہیں، پس ایسے رافضی کے ساتھ سُنیہ عورت کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ بدون طلاق کے دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ ہکذا فی الدرالمختار[۱]۔ فقط۔

**خاندان سادات سے شادی جائز ہے**

سوال (۴۳۸) آیا خاندان سادات میں شادی جائز ہے۔

**بزرگ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے**

سوال (۴۳۹) کسی بزرگ کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے۔

**بیوہ عاقلہ سے نکاح جائز ہے گو اس کے ولی کو خبر نہ ہو**

سوال (۴۴۰) آیا بیوہ سے بھی بغیر مشورہ اولیاء کے دو گواہوں کے روبرو نکاح جائز ہے۔

**الجواب**:- (۲و۱) جائز ہے[۲]۔ (۳) یہ نکاح جائز ہے بشرطیکہ کفو میں[۳]

---

[۱] ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الوهية علی او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فهو کافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲) ظفیر۔

[۲] اگر لڑکی سادات خاندان کی ہے تو ہم کفو قریش لڑکے کی شادی خواہ صدیقی ہو یا فاروقی، عثمانی ہو یا علوی، درست ہے اور اگر لڑکا سادات خاندان سے ہے تو اس سے ہر ایک لڑکی کی شادی جائز ہے خواہ ہم کفو ہو یا نہ ہو الکفاءة معتبرة من جانبه ای الرجل لان الشریفة تابی ان تکون فراشا للدنی ولذا لا تعتبر من جانبها لان الزوج مستفرش فلا تغیظه دناءة الفراش وهذا عند الکل (درمختار) فان حاصله ان المرأة اذا نکحت نفسها من کفو لزم علی الاولیاء وان نکحت من غیر کفو لا یلزم او لا یصح بخلاف جانب الرجل فانه اذا تزوج بنفسه مکافئة له او لا فانه صحیح لازم الخ (ردالمحتار ص ۳۳۶ ج ۲ باب الکفاءة)



**دکھایا کسی کو اور شادی کردی کسی سے اب عورت انکار کردے تو نکاح درست ہوگا یا نہیں**

سوال (۴۴۱) ہندہ بالغہ مطلقہ کو لوگوں نے ایک شخص کو دکھلا کر نکاح پر آمادہ کیا، پھر اس کی لاعلمی میں دوسرے آدمی سے نکاح کر دیا۔ بحالت خلوت ہندہ نے شور مچایا کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جو ہم کو دکھلایا گیا تھا۔ آیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

**الجواب**:- دوسرے شخص سے جس سے وہ عورت راضی نہیں ہے، نکاح منعقد نہیں ہوا[۱]۔ فقط۔

**قادیانی سے جس عورت نے نکاح کیا وہ بغیر طلاق دوسرے مسلمان سے شادی کرسکتی ہے یا نہیں**

سوال (۴۴۲) مساۃ ہندہ زید مرزائی کے نکاح میں عرصہ سے ہے مگر ہندہ زید کے گھر سے دو سال سے چلی گئی ہے۔ اب ایک مسلمان اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ کیا مرزائی سے طلاق لینے کی ضرورت ہے۔

**الجواب**:- مرزائی چونکہ کافر ہے اس لئے ہندہ کا نکاح اس سے منعقد نہ ہوا تھا۔ لہٰذا مرزائی کی طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔ ہندہ کو دوسرے مسلمان سے نکاح کرنا درست ہے[۲]۔ فقط۔

**شوہر والی عورت کے اس لڑکے کی شادی جو زنا سے ہے زانی کی لڑکی سے جائز ہے**

سوال (۴۴۳) زید کا تعلق ناجائز مساۃ لاڈو سے تھا جب کہ لاڈو کا شوہر بھی زندہ موجود تھا اسی حالت میں مساۃ لاڈو کے زید کے نطفہ سے لڑکا پیدا ہوا۔ جب یہ لڑکا پیدا ہو کر بالغ ہوا تو زید نے اپنی لڑکی سے جو کہ منکوحہ بی بی سے ہے اس لڑکے کا نکاح کر دیا یہ نکاح

---

[۱] لو استاذنها فی معین فردت ثم زوجها منه فسکتت صح فی الاصح بخلاف ما لو بلغها فردت ثم لم یجز لبطلانه بالرد (درمختار) لان نفاذ التزویج کان موقوفا علی الاجازة وقد بطل بالرد (ردالمحتار باب الولی ص ۴۱۳ ج ۲) ظفیر۔

[۲] وحرم نکاح الوثنیة بالاجماع (درمختار) ویدخل فی عبدة الاوثان کل مذهب یکفر به معتقده (ایضاً باب المحرمات ص ۳۹۶ ج ۲) ظفیر

جائز ہے یا نہیں، بعد رخصت کے مساۃ لاڈو نے اپنی بہو سے قسمیہ بیان کیا کہ تیرا شوہر بھی تیرے باپ کے نطفہ سے ہے تو الگ ہو جا۔ اس صورت میں لڑکی عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب:** حدیث شریف میں ہے الولد للفراش وللعاہر الحجر[۱] اس حدیث سے ثابت ہے اور یہی حنفیہ کا مذہب ہے کہ لاڈو کے جو لڑکا پیدا ہوا خواہ وہ زنا سے ہوا اور خواہ زید ہی کے نطفہ سے ہو مگر شریعت میں وہ لاڈو کے شوہر کا ہے اور اسی سے اس لڑکے کا نسب ثابت ہے، وہ لڑکا شریعت میں زید کا شمار نہ ہوگا۔ لہذا نکاح زید کی دختر کا لاڈو کے پسر مذکور سے صحیح ہے[۲] اور لاڈو کا قول شرعاً معتبر نہیں ہے اور بدون طلاق کے زید کی دختر دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی فقط

**لڑکے کی شادی باپ کی بیوی کی لڑکی سے درست ہے**

**سوال (۴۴۲)** زید و بکر حقیقی بھائی ہیں۔ زید نے ایک دختر و بیوی چھوڑی۔ بکر نے بھاوج بیوہ سے نکاح کر لیا اولاد نرینہ پیدا نہ ہونے سے بکر نے دوسری شادی کی اس سے اولاد نرینہ ہوئی تو اس صورت میں بکر کے پسر کا نکاح جو کہ دوسری زوجہ سے ہے اس کی یعنی بکر کی ربیبہ یعنی زید کی دختر کی دختر سے صحیح ہے یا نہ۔ ایک شخص ناجائز کہتا ہے اور دوسرا جائز، کس کا قول صحیح ہے۔؟

**الجواب:** اس میں دوسرا قول صحیح ہے، بکر کے پسر کا نکاح اس کی ربیبہ کی دختر سے صحیح ہے، قولہ تعالیٰ۔ واحل لکم ماوراء ذلکم[۳]۔ فقط

**بیوہ بھاوج سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۴۴۳)** بھاوج سے نکاح کرنا درست ہے یا نہ، ایک شخص کہتا ہے کہ بھاوج بڑی ماں کے درجہ میں ہے اور چھوٹی بھاوج بیٹی کے درجہ میں ہے اور ماں و بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ قاضی صاحب نے

[۱] ویحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا (رد المحتار باب المحرمات ج ۲ ص ۳۸۴) [۲] سورۃ النساء
[۳] محمود باب اللعان ص ۲۸۶ ظفیر



اس کے رد میں یہ دلیل قرآن پیش کی واحل لکم ماوراء ذلکم وہ شخص کہتا ہے کہ بھاوج کے نکاح کی حرمت حرمت علیکم امہاتکم میں داخل ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اگر ایسا نہیں ہے یعنی بھاوج کی حرمت حرمت علیکم امہاتکم میں داخل نہیں ہے تو دادی و نانی و پوتی، نواسی کی حرمت بھی قرآن میں صاف مذکور نہیں ہے تو چاہئے کہ دادی و نانی وغیرہ سے بھی نکاح درست ہو اور قاضی صاحب نے دیگر کتب احادیث و فقہ سے بھی استدلالات پیش کئے، مگر ان سب کو رد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسا صاف قرآن سے ثابت کرو جس سے بھاوج کی حرمت ثابت ہو، مثلاً ایسی آیت ہونی چاہئے اُحِلَّ لکم زوجۃ الاخ بعد العدۃ۔ اب جو کچھ عند الشرع حکم ہو تحریر فرمادیں

**الجواب:** وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ بھاوج کی حرمت آیت حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ میں داخل ہے۔ یہ غلط ہے لان زوجۃ الاخ لیست بداخلۃ فی الامہات عند احد[۱]۔ اور یہ دونوں دعوے بھی غلط ہیں کہ بھاوج بڑی ماں کے درجے میں اور چھوٹی بھاوج بیٹی کے درجے میں ہے اور یہ بھی اس شخص کا دعویٰ غلط ہے کہ دادی، نانی، پوتی نواسی کا صاف حکم قرآن میں نہیں ہے، لہذا دادی نانی، ماں کی حرمت میں اور پوتی نواسی بیٹی کی حرمت میں داخل نہیں ہیں، اس لئے کہ دادی، نانی امہات میں داخل ہیں اور پوتی نواسی بنات میں داخل ہیں۔ اور آیت قرآنی سے زیادہ کوئی قوی دلیل نہیں ہو سکتی۔ پس جب کہ محرمات کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا: أُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ[۲] تو بھاوج بیوہ سے نکاح کا جواز صاف طور سے ظاہر ہو گیا۔ اور قاضی صاحب نے جو کچھ فرمایا وہ صحیح ہے ان کا مخالف شخص جو کہ دین اسلام کا مخالف ہے جو کچھ کہتا ہے محض جاہلانہ کلام ہے

[۱] فیراد بالام الاصل ایضا وبالبنت الفرع (البحر الرائق باب المحرمات ج ۳ ص ۹۹)
[۲] سورۃ النساء - ۴ -

احادیث اور تفاسیر کو نہ ماننا صریح الحاد و کفر کی دلیل ہے اور احادیث کا انکار کرنا درحقیقت قرآن شریف کا انکار ہے کیونکہ قرآن شریف میں حکم ہے وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا[1] لہٰذا اہل اسلام کو قول اس مخالف کا ہرگز نہ ماننا چاہئے اور اس کو سننا بھی نہ چاہئے اور اس کی صحبت سے احتراز کرنا چاہئے، اس کی بد دینی اور کفر اس کے اقوال سے ظاہر ہے۔ فقط

**بھانجے اور ماموں کی مدخولہ سے نکاح درست ہے**

**سوال (۴۴۴)** بھانجے کی مدخولہ سے ماموں کا اور ماموں کی مدخولہ سے بھانجے کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** یہ صورت درست ہے اور وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ[2] میں داخل ہے۔

**معلق نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے**

**سوال (۴۴۵)** ایک شخص نے قسم کھا کر ایک طالب العلم کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تم ہندوستان جا کر علم حاصل کر کے آؤ گے تو میں نے تم کو اپنی یہ لڑکی صغیرہ دیدی اور اس طالب العلم نے بھی اس مجلس میں کہا کہ میں نے بھی قبول کیا اور یہ معاملہ چند معتبر اشخاص کے سامنے ہوا تھا اور اب وہ طالب علم پڑھ کر آگیا ہے اور لڑکی بالغہ ہو گئی ہے تو نکاح اس صورت میں منعقد ہوا تھا یا نہیں اور اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے جائز ہے یا نہ۔

**الجواب:-** اس صورت میں نکاح صحیح نہیں ہوا ہے۔ کما فی الدر المختار والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط کتزوجتك ان رضی ابی لم ینعقد النکاح الخ وفی الشامی قوله والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط) المراد ان النکاح المعلق بالشرط لا یصح لا ما یوهمه ظاهر العبارة من ان التعلیق یلغو[3]

---

[1] سورۃ الحشر - ۱ - [2] سورۃ النساء - ۴ -

[3] دیکھئے رد المحتار مصری مطبوعہ استنبول ص ۴۰۵ فصل فی المحرمات - ظفیر



ویبقی العقد صحیحا الخ شامی ص ۳۹۴/۲ پس جب کہ نکاح صغیرہ کا طالب علم مذکور کے ساتھ منعقد نہیں ہوا تو اس کا ولی دوسرے شخص سے نکاح اس کا کر سکتا ہے۔ فقط

**عورت کی بات پر اعتماد کر کے نکاح کر دینا درست ہے**

**سوال (۴۴۶)** ایک عورت غریب الوطن مسافر ہمارے یہاں آئی اور یہ بات ظاہر کی کہ میرا وارث کوئی نہیں، میں اپنا نکاح کرنا چاہتی ہوں۔ تھانہ میں اس نے رپورٹ بھی کر دی ہے کہ میرا نکاح کرا دیا جاوے۔ چنانچہ ایک مولوی صاحب نے رپورٹ دیکھ کر مبلغ دس روپے لیکر اس کا نکاح پڑھا آیا۔ یہ نکاح درست ہو گیا یا نہیں۔

**الجواب:-** اس عورت کا نکاح موافق اس کے بیان کے شرعاً جائز ہے[1]۔ الغرض اس صورت میں عورت کے بیان کے موافق اس سے نکاح کرنا یا کر دینا اولیٰ درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

**یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۴۴۷)** کیا کسی یہودی اور عیسائی عورت سے بغیر اس کو کلمہ پڑھوائے ہوئے کسی مسلمان کا نکاح جائز ہے؟

**الجواب:-** بدون اس کو کلمہ پڑھائے اور مسلمان کئے نکاح کرنا اس سے اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ اگرچہ کتب فقہ میں اس کو جائز لکھا ہے مگر مکروہ کہا ہے اور اس میں اختلاف بھی ہے[2]۔ آجکل کی عیسائیوں کی عورتوں سے بعض فقہاء نے

---

[1] وحل نکاح من قالت طلقنی زوجی وانقضت عدتی الخ وحاصله انه متی اخبرت بامر محتمل فان ثقة او وقع فی قلبه صدقها لا باس بتزوجها (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحة ص ۳۷۱/۵) ظفیر

[2] وصح نکاح کتابیة وان کره تنزیها مومنة بنبی مرسل مقرة بکتاب منزل وان اعتقدو المسیح الٰها (در مختار) فی فتح القدیر ویجوز تزوج الکتابیات والاولی ان لا یفعل (رد المحتار باب المحرمات ص ۲۹۰/۲) ظفیر فقوله والاولی (بقیہ برصفحہ آئندہ)

نکاح کرنے کو حرام اور ناجائز لکھا ہے۔ بہر حال اختلاف سے بچنے کے لئے مناسب بلکہ ضروری ہے کہ یہودیہ اور نصرانیہ عورت سے اگر نکاح کیا جاوے تو بعد مسلمان کرنے کے کیا جاوے[1]۔ فقط

برادر علاتی کی بیوی کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

**سوال (۴۴۸)** زید اور بکر برادر علاتی ہیں۔ بکر بقضائے الٰہی فوت ہو گیا، اس کی بیوہ ہندہ نے بعد گذرنے عدت کے عمر کے ساتھ نکاح کر لیا۔ ہندہ کے عمر سے دختر زینب پیدا ہوئی زید اور زینب کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** اس صورت میں زینب دختر ہندہ کا نکاح زید سے درست ہے[2]۔ فقط

شیعہ عورت جس نے توبہ کر لی اس سے نکاح جائز ہے

**سوال (۴۴۹)** زید قوم افغان اہل سنت والجماعت نے ایک بیوہ عورت سے جو کہ صحابہ کو گالی دیتی تھی، اس کو ان خیالات سے پھیر کر خود نکاح میں لانا چاہتا ہے لیکن وہ اس وجہ سے مجبور ہے کہ تمام نواح میں اس کو طعن کیا جاتا ہے کہ اہل سنت ہو کر غیر اہل سنت سے کس طرح نکاح کر سکتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ) ان لا یحل یفید کراھة التنزیھیة فی غیر الحربیة وما بعدہ یفید کراھة التحریم فی الحربیة تامل (ردالمحتار باب المحرمات ص $\frac{۳۹۷}{۲ج}$) ظفیر۔

[1] ویجب ان لا یاکلوا ذبائح اھل الکتاب اذا اعتقدوا ان المسیح الٰہ وان عزیرا الٰہ ولا یتزوجوا نساءھم قیل وعلیہ الفتویٰ ولکن بالنظر الی الدلیل ینبغی انہ یجوز الاکل والتزوج (ردالمحتار باب المحرمات ص $\frac{۳۹۷}{۲ج}$) ظفیر

[2] اس لئے کہ اس میں کوئی وجہ حرمت نہیں ہے اور یہ داخل احل لکم ما وراء ذٰلکم میں داخل ہے۔ ظفیر



**الجواب:۔** علامہ شامی کی رائے یہ ہے کہ سب صحابہؓ موجب کفر نہیں ہیں بلکہ موجب فسق ہے[1]۔ لہذا اس بیوہ عورت نے جب کہ توبہ کر لی ہے تو اس سے نکاح سُنّی حنفی کا شرعاً جائز ہے۔

اور بعض فقہاء کے نزدیک سب صحابہؓ موجب کفر ہے[2]۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس بیوہ عورت سے بلا تجدید ایمان کے نکاح نہ کیا جاوے۔ تاکہ نکاح بلا خلاف جائز ہو جاوے۔ اور نکاح غیر سید کا سید کے ساتھ جائز ہے۔ اس لئے لوگوں کا یہ کہنا کہ غیر اہل بیت کا نکاح اہل بیت کے ساتھ جائز نہیں ہو سکتا ہے۔ غلط ہے[3]۔ فقط

دو بھائیوں میں سے ایک نے سوتیلی ماں سے زنا کیا تو ان دونوں بھائیوں کی اولاد میں شادی جائز ہے

**سوال (۴۵۰)** نجیم خاں کے مسماۃ بیبی جان کے بطن سے چہار پسر ہوئے اور حیات نور کے بطن سے دو پسر ہوئے۔ بعد وفات نجیم خاں ان کا بیٹا پائندہ خاں بطنی بیبی جان کچھ عرصہ تک اپنی سوتیلی ماں حیات نور کے ساتھ حرام کاری کرتا رہا اور دو تین نطفہ حرام پیدا ہوئے اب پائندہ خاں و قاسم خاں جو حیات نور کے بطن سے ہے۔ اپنے لڑکے لڑکی کو آپس میں منسوب کر رہے ہیں۔ پائندہ خاں کا لڑکا محمد عالم اور لڑکی خانم نور ہے اور قاسم خاں کا لڑکا میر محمد اور لڑکی ریشم جان ہے۔ محمد عالم کا نکاح ریشم جان سے اور میر محمد کا نکاح خانم نور سے کرنا چاہتے ہیں، جائز ہے یا نہیں۔

[1] بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب الصحابة فانہ مبتدع لا کافر (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{۳۹۸}{۲ج}$) [2] فی البحر عن الجوھرة معزیا للشھید من سب الشیخین او طعن فیھما کفر (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب المرتد ص $\frac{۴۰۴}{۳ج}$) ظفیر [3] تفریع

[3] ...فھم اکفاء وبعض (درمختار) اشار بہ الی انہ لا تفاضل فیما بینھم (ایضاً باب الکفاءة ص $\frac{۳۲۸}{}$) ظفیر

**الجواب:** ۔ اس صورت میں نکاح محمد عالم کا مسماۃ ریشم جان سے اور نکاح میر محمد کا مسماۃ خاتم نور سے شرعاً صحیح ہے اور جائز ہے اور زنا کرنا اگرچہ گناہ کبیرہ ہے اور فسق وفجور ہے اور زانی وزانیہ تا وقتیکہ توبہ نہ کریں قابل متارکت ہیں۔ لیکن زانی وزانیہ کی اولاد میں باہم نکاح جائز ہے[1]۔ فقط۔

مزنیہ کی لڑکی سے نکاح کیا اب اس لڑکی کو علیحدہ کرکے مزنیہ سے شادی کرسکتا ہے یا نہیں

**سوال (۴۵۱)** زید نے ہندہ منکوحہ بکر سے زنا کیا۔ ایک سال بعد زید زانی نے ہندہ مزنیہ کی دختر زینب نابالغہ سے نکاح کرلیا۔ اب بکر فوت ہوگیا۔ اس لئے زید ہندہ مزنیہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے شرعاً یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ جب کہ زینب نابالغہ اور غیر مدخولہ ہے۔

**الجواب:** ۔ زید ہندہ مزنیہ سے نکاح کرسکتا ہے کیونکہ جب اس نے ہندہ کی لڑکی سے وطی نہیں کی بلکہ قبل الوطی اس کو علیحدہ کردیا تو اس کی ماں ہندہ زید پر حرام نہیں ہوئی۔ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ حرمت مصاہرۃ نکاح صحیح یا وطی سے ثابت ہوتی ہے۔ زید نے جب ہندہ سے زنا کیا تو ہندہ کی لڑکی زینب اس پر حرام ہوگئی تھی[2]۔ زید کا نکاح اس سے صحیح نہیں ہوا تھا اور چونکہ وطی بھی نہیں ہوئی، لہذا حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہوگی۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں نیز بیوی اور اس کی سوتیلی ماں کو جمع کرنا کیسا ہے؟

**سوال (۴۵۲)** سوتیلی ساس جو کہ لاولد ہو اور بیوہ ہو، اس سے نکاح جائز ہے

[1] ویحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۸/ج ۳) ظفیر۔ [2] اذا فجر الرجل بامرأۃ ثم تاب یکون محرما لابنتہا لانہ حرم علیہ نکاح ابنتہا علی التابید (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۸/ج ۳) ظفیر۔ [3] اما تزوج الزانی لہا فجائز اتفاقا (ایضاً ص ۱۱۴/ج ۳) ظفیر۔



یا نہیں۔ اور زوجہ اور اس کی سوتیلی ماں یعنی باپ کی منکوحہ کو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ۔ سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے، اس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں لقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[1]۔ اور جواز نکاح کے ساتھ دونوں کے درمیان جمع جائز ہے، یعنی پہلی بیوی کی موجودگی میں اس کے ساتھ اس کی سوتیلی ماں کو بھی رکھ سکتا ہے۔ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی دونوں ایک وقت میں ایک شخص کے نکاح میں جمع ہوسکتی ہیں۔ درمختار میں ہے فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا[2]۔ الخ

جس کی لڑکی عقد میں ہے اس کی بیوہ سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

**سوال (۴۵۳)** زید کی دختر جو پہلی زوجہ متوفیہ سے ہے عمر کے عقد میں ہے تو زید کی زوجہ ثانیہ بیوہ سے بعد مرنے کے زید کے عقد کرسکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ۔ اس صورت میں عمر کا نکاح زید کی دوسری زوجہ بیوہ سے جائز ہے درمختار میں ہے کہ جمع کرنا نکاح میں ان دونوں کا جائز ہے[3] کیونکہ دونوں میں وہ قاعدہ حرمت کا نہیں پایا جاتا جو اس بارہ میں منصوص ومسلم ہے کہ ان میں جس کسی کو مرد فرض کیا جاوے تو دوسری عورت حلال نہ ہو یہ قاعدہ اس صورت میں جاری نہیں ہوسکتا۔ فقط۔

جو عورت کہتی ہے کہ شوہر نے طلاق دیدی ہے اس سے نکاح کرنا کیسا ہے

**سوال (۴۵۴)** ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ بمبئی چلی گئی۔ کچھ دنوں کے بعد وہاں سے

[1] سورۃ النساء۔ ۴ [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱/ج ۲ ظفیر
[2] فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱/ج ۲) ظفیر۔

واپس آکر بیان کرتی ہے کہ میرے شوہر نے مجھکو طلاق دیدی۔ پس اس صورت میں اس کا عقد ثانی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** اس صورت میں موافق بیان عورت کے جبکہ کوئی مرد اس کا مکذب نہیں ہے اس کو عقد ثانی کرنا درست ہے۔ درالمختار[1]۔ فقط

**بیوہ چچی سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۴۵۵)** چچی بیوہ سے بعد عدت کے نکاح جائز ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ قرآن مجید میں چچا کو باپ فرمایا ہے تو چچی ماں حقیقی ہوئی۔ لہذا نکاح مطلق حرام و باطل ہے۔ تمام کتب، تفاسیر واحادیث و فقہ میں چچی سے نکاح حرام بتلاتا ہے۔ یہ شرعاً صحیح ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** چچی یعنی چچا متوفی کی زوجہ سے بعد گزرنے عدت کے نکاح جائز ہے[2]۔ قرآن شریف میں رکوع حرمت علیکم امہاتکم الآیۃ میں چچی محرمات میں سے نہیں فرمایا۔ اور حدیث شریف میں بھی چچی سے نکاح کی حرمت مذکور نہیں ہے یہ اس شخص کی جہالت اور گمراہی ہے جو ایسا باطل دعویٰ اس زور شور سے کرتا ہے کسی کتاب تفسیر و حدیث و فقہ واصول میں چچی بیوہ سے نکاح کی حرمت مذکور نہیں ہے۔ ومن ادعیٰ فعلیہ البیان واللہ المستعان۔ فقط

**نامرد اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو اس کا دوسرا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں**

**سوال (۴۵۶)** ایک شخص عرصہ دو سال سے نامرد ہے اور اپنی زوجہ کو علیحدہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی زوجہ کا نکاح دوسری جگہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** جب کہ وہ شخص جو کہ نامرد ہے اپنی زوجہ کو چھوڑنے اور علیحدہ کرنے پر راضی ہے تو اس کو کہا جاوے کہ فوراً اپنی زوجہ کو طلاق دیدے بعد

[1] وحل نکاح من قالت طلقنی زوجی وانقضت عدتی (ایضاً کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۷۱ ج ۵) ظفیر [2] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء-۴) ظفیر



بعد طلاق کے عورت عدت تین حیض گذار کر دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے[1]۔

**جس نے عدت میں نکاح کرکے تین طلاق دیدی کیا اسکے لئے پھر شادی کے لئے حلالہ ضروری ہے**

**سوال (۴۵۷)** ہندہ کا شوہر مرگیا ایک ماہ بعد بکر نے ہندہ سے نکاح کرلیا۔ عرصہ دراز بعد بکر نے ہندہ کو تین طلاق دیدیں۔ اب پھر رکھنا چاہتا ہے آیا جو نکاح ہوا تھا وہ درست ہوا تھا یا نہیں، اور اب بکر ہندہ کو دوبارہ نکاح میں لاوے تو حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** ہندہ متوفی عنہا زوجہا کی عدت چار ماہ دس دن تھی، اس مدت کے پورہ ہونے سے پہلے جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہوا اور نہ طلاق واقع ہوئی اور اب بلا حلالہ کے نکاح بکر کا ہندہ سے ہوسکتا ہے۔ ھکذا فی الدرالمختار[2]۔

**طوائف پیشہ ور سے نکاح جائز ہے یا نہیں جب کہ وہ پیشہ بھی نہ چھوڑے**

**سوال (۴۵۸)** ایک مرد ایک طوائف زناکار کے پاس رہتا تھا اور اس کی زناکاری سے گذر اوقات کرتا تھا، پھر اس سے نکاح کرلیا، عورت بدستور زناکاری کرتی رہی۔ کیا یہ نکاح اس دیوث کا جائز ہے، یا عورت دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** اس صورت میں نکاح اس مرد کا طوائف مذکورہ سے صحیح ہوگیا[3]۔ پھر بعد نکاح کے بھی طوائف مذکورہ کا پیشہ زناکاری کرنا اور شوہر کو اس کا

[1] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء-۴) [2] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (ردالمحتار باب المہر ص ۴۸۲ ج ۲) ظفیر [3] وصح نکاح الموطوءۃ بملک الخ او بزنا ای جاز نکاح من رآہا تزنی ولہ وطؤہا بلا استبراء (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲) ظفیر

نہ روکنا، اور اس کی حرام آمدنی سے گذارہ کرنا یہ جملہ امور حرام اور موجب فسق ہیں۔ اور شوہر مذکور دیوث اور فاسق ہے لیکن نکاح جو ہو گیا وہ قائم ہے جب تک وہ طلاق نہ دے اور اس کی عادت نہ گذر جاوے اس وقت تک طوائف مذکورہ دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی۔ کذا فی کتب الفقہ۔

**بستی کے رشتہ سے جو بھائی ہے اسکی بہن سے شادی جائز ہے**

سوال (۴۵۹) زید اور عمر میں نسبی تعلق نہیں ہے، محض ایک بستی میں رہنے کی وجہ سے دونوں میں ملاقات ہے۔ تو زید کی بہن سے عمر کی شادی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس مواخاۃ سے حقیقتاً نسبی تعلقات قائم نہیں ہوئے عمر کی شادی زید کی بہن سے ہو سکتی ہے، اس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں تبنی یا مواخاۃ کا اثر نسبی سلسلوں پر کچھ نہیں پڑتا محض قول یا اقرار سے نسبی اخوۃ کہ جس پر حرمت نکاح کا مدار ہے قائم نہیں ہو سکتی۔ فقط۔

**جس سے سالی کا نکاح تھا سالی کے مرنے کے بعد اس سے بھتیجی کی شادی جائز ہے یا نہیں**

سوال (۴۶۰) زید و عمر کے نکاح میں دو حقیقی بہنیں ہیں۔ لیکن عمر کے گھر میں سے مر گئی۔ اب زید اپنی بھتیجی کا نکاح عمر سے کرنا چاہتا ہے، جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس حالت میں عمر زید کی بھتیجی سے نکاح کر سکتا ہے۔ شرعاً یہ نکاح جائز ہے لقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[1]۔ فقط

**جس کا شوہر عیسائی ہو جائے وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں**

سوال (۴۶۱) میراز وج فتح محمد چک جمال والا علاقہ بمبئی میں گیا ہوا ہے جس کے متعلق بمبئی کے

[1] سورۃ النساء ۔ ۴۔



خطوط میں شہادتیں ہیں کہ وہ عیسائی ہو گیا ہے، تو شرعاً میں نکاح کر سکتی ہوں یا نہیں۔

الجواب:۔ شامی میں خانیہ سے منقول ہے قالت ارتد زوجی بعد النکاح وسعہ ان یعتمد علی خبرھا ویتزوجھا[1] الخ وفی جامع الفصولین اخبرھا واحد بموت زوجھا او بردتہ او بتطلیقھا حل لہ التزوج[2] الخ ان عبارات سے واضح ہے کہ ایسی خبروں پر اعتماد کر کے اس کی زوجہ نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ شہادت شرعیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

**بھائی کی پوتی سے اپنے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟**

سوال (۴۶۲) بکر اور خالد برادر حقیقی ہیں، بکر کے پسر کا نکاح خالد کی پوتی سے جائز ہے یا نہیں۔ زید اس نکاح کو جائز کہتا ہے

الجواب:۔ اس صورت میں بکر کے پسر کا نکاح خالد کی پوتی سے جائز ہے۔ پس قول زید کا اس بارہ میں صحیح ہے اور موافق ہے کہ قول اللہ تعالیٰ جو شروع پارہ والمحصنٰت میں ہے واحل لکم ما وراء ذلکم۔ الآیۃ۔ فقط

**بیوہ ممانی سے نکاح جائز ہے**

سوال (۴۶۳) ممانی بیوہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ممانی بیوہ سے نکاح درست ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[3]۔ فقط

**ایک شخص جب کسی کو مرتد ہونا بتلائے کیا اس کا نکاح فسخ ہو گیا**

سوال (۴۶۴) زید بیس سال ہوئے اپنی بیوی کو چھوڑ کر دیگر ملک چلا گیا۔ خطوط آتے ہیں، ایک آدمی نے کہا کہ میں نے اس سے گھر آنے کے متعلق کہا تھا۔ اس نے یہ کہا کہ جس وقت

[1] رد المحتار باب العدۃ ص ۸۴۷ / ۲ ظفیر [2] ایضاً [3] سورۃ النساء ۔ ۴ [4] ایضاً۔ ۱۲ ظفیر۔

خدا کا حکم ہوگا جاؤں گا۔ پھر کہا خدا اور رسول کون ہیں؟ اور قرآن کیا چیز ہے؟ — نعوذ باللہ تعالیٰ۔ لیکن متعدد آدمی اسکے متقی ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ فی الحال ایک شخص کی شہادت اور قول پر اس کو مرتد قرار دیکر اس کی بیوی کا نکاح کر دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** — وفی جامع الفصولین اخبرھا واحد بموت زوجھا او بردتہ او بتطلیقھا حل لہا التزوج ولو سمع من ھذا الرجل اٰخر لہ ان یشھد لانہ من باب الدین فثبت بخبر الواحد[1]۔ شامی جلد ثانی ص ۸۴۷۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ اس کی زوجہ کے نکاح ثانی جائز ہونے کے لئے ایک شخص کی خبر بھی کافی ہے۔ اس کی زوجہ اس شخص کے خبر دینے پر کہ اس نے خدا اور رسول اور قرآن کو ایسا کہا۔ اپنے نفس کو اس کے نکاح سے خارج سمجھ کر عدت گذار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن محض ایک شخص کے کہنے سے حکم اس کے مرتد ہونے کا نہ دیا جاوے گا۔ کیونکہ اعتبار اس خبر کا صرف جواز نکاح عورت کے لئے ہے۔ اور اس شخص کے مرتد ہونے کے لئے یہ ثبوت کافی نہیں ہے۔ خصوصاً جب کہ دوسرے لوگ اس کے خلاف اس کے اسلام کی اور صلاح و تقویٰ کی شہادت دیتے ہیں۔ فقط۔

| بیوی کی اس لڑکی سے جو پہلے شوہر سے ہے اپنے لڑکے کا نکاح کرنا کیسا ہے؟ |
|---|

**سوال (۴۶۵)** پیر بخش نے بسم اللہ مطلقہ سے شادی کر لی۔ یہ بسم اللہ اپنی ساتھ پہلے شوہر عبداللطیف سے لڑکی سردار بیگم گود میں لائی تھی، جس کو پیر بخش نے پالا، پھر بسم اللہ مر گئی۔ اب پیر بخش سردار بیگم کی شادی اپنے لڑکے عبدالعزیز سے جو پہلی بیوی سے ہے کرنا چاہتا ہے۔ یہ نکاح حلال ہے یا حرام۔

[1] دیکھئے ردالمحتار للشامی باب العدة ص ۸۴۷/۲۔ ظفیر۔



**الجواب:** — یہ ظاہر ہے کہ پیر بخش سردار بیگم کا ولی شرعی نہیں ہے، پس اگر سردار بیگم نابالغہ ہے تو پیر بخش اس کے نکاح کا ولی نہیں ہے، اس کو اختیار اس کے نکاح کا نہیں ہے، اور سردار بیگم بالغہ ہے تو خود اس کی اجازت سے۔ یا اگر نابالغہ ہے تو جو اس کا ولی ہے وہ اپنی ولایت سے نکاح عبدالعزیز کے ساتھ کرے تو شرعاً جائز ہے کوئی وجہ حرمت کی اس میں موجود نہیں ہے کیونکہ دونوں کی ماں اور دونوں کے باپ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ماوراء ذلکم[1] الآیة وکذا فی الدر المختار[2] وغیرہ۔

| مطلقہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں |
|---|

**سوال (۴۶۶)** ایک شخص نے اپنی بیوی کو بمادری کے روبرو طلاق دیدی۔ بعد ایک سال اس عورت نے نکاح کر لیا۔ اس کے خاوند اول نے کسی وجہ سے طلاق نامہ لکھ کر نہیں دیا۔ نکاح ثانی اس عورت کا درست ہوا یا نہیں۔

| طوائف کی پاکیزہ لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے |
|---|

**سوال (۴۶۷)** طوائف کی پاکیزہ لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:** — (۱) جب کہ طلاق ثابت ہے اور عدت بھی گذر گئی تو دوسرے شخص سے اس کا نکاح درست ہے، تحریری طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔ زبانی طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔

(۲) اس سے نکاح کرنا جائز ہے[4]۔ فقط

[1] سورة النساء - ۴۔ [2] اما بنت زوجة ابیہ او ابنہ فحلال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳/۲) ظفیر۔ [3] من قالت طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا باس بتزوجھا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحة ص ۳۲۱/۵) ظفیر۔ [4] واحل لکم ماوراء ذلکم (سورة النساء - ۴) ظفیر

**کتابیہ سے نکاح درست ہے**

**سوال (۴۶۸)** کتابیہ حربیہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:**۔ درمختار میں ہے کہ کتابیہ سے نکاح درست ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے۔ اور شامی میں ہے کہ کتابیہ حربیہ سے نکاح کردہ تحریمی ہے اور اس زمانہ میں اور بھی زیادہ برا ہے کہ موجب فساد دین ہے۔

فقولہ: الاولی ان لایفعل یفید کراھة التنزیه فی غیر الحربیة وما بعدہ یفید کراھة التحریم فی الحربیة الخ شامی جلد دوم[1]۔ فقط

**مرید کی مطلقہ سے شادی جائز ہے**

**سوال (۴۶۹)** کسی پیر نے اپنے مرید کی بیوی سے اس مرید کے طلاق دینے کے بعد عورت سے شادی کی، آیا اس پیر پر کسی قسم کا کوئی الزام تو نہیں؟ ایسا کرنا درست ہے یا نہیں اور اس پر طعن کرنا کیسا ہے اور طعن کرنے والے کا کیا حکم ہے۔

**الجواب:**۔ اگر اس پیر نے اس مرید کی بیوی سے مرید کے طلاق دینے اور عدت گذرنے کے بعد نکاح کیا ہے تو شرعاً اس پیر پر کچھ الزام نہیں اور شریعت کے اصول کے موافق اس پر کچھ مواخذہ نہیں ہے (بشرطیکہ کوئی اور وجہ حرمت وعدم صحت نکاح نہ ہو) اس پر محض اس وجہ سے کہ مرید کی بیوی سے نکاح کرلیا، طعن کرنا بیجا ہے۔ جس امر کو اللہ تعالیٰ نے جائز اور حلال فرمایا اس میں کسی کو مجال اعتراض نہیں اور طعن کرنے کی گنجائش نہیں۔ جو شخص طعن کرے وہ گناہگار ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

**قادیانیت سے جو توبہ کرچکا اس سے نکاح جائز ہے**

**سوال (۴۷۰)** زید کی نسبت یہ بات مشہور تھی کہ زید مرزائی ہے، مگر پھر اس نے توبہ کرلی تھی۔ اسی

[1] دیکھئے ردالمحتار للشامی فصل فی المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲۔ ظفیر



اسی بنا پر ایک لڑکی کا اس سے نکاح کردیا تھا۔ نکاح کے بعد ایک مولوی صاحب کو زید کے پاس تحقیق کے لئے بھیجا تو زید نے بڑے زور شور سے تردید کی کہ میرا مذہب قادیانی نہیں ہے، اور بہت زمانہ گذرا میں توبہ کرچکا ہوں۔ اور ابتدا میں اگر میں مرزا کو مانتا بھی تھا تو ایک مجدد و بزرگ مانتا تھا، نبی نہیں مانتا تھا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

**الجواب:**۔ تحریر سوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زید صحیح العقائد ہے اور اس کا عقیدہ صحیح موافق مذہب اہل سنت والجماعت کے ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا معتقد نہیں ہے۔ لہذا نکاح اس لڑکی کا اس شخص یعنی زید سے درست اور صحیح ہوگیا۔ نکاح کے صحیح ہونے میں اس وقت کوئی تردد نہیں ہے۔ البتہ اگر خدانخواستہ کسی وقت میں زید نے مذہب اہل سنت والجماعت سے طرف مذہب قادیانی کے رجوع کیا تو اس وقت فوراً نکاح باطل ہوجاوے گا[1]۔ فقط۔

**بت پرست کو مسلمان بناکر شادی کرنا جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۴۷۱)** ایک عورت بت پرست اپنے شوہر کو چھوڑ کر ایک مسلمان شخص کے ساتھ چلی گئی۔ اور اس مسلمان نے اس عورت کو مسلمان کیا اور بعد مسلمان ہونے کے اس عورت سے نکاح کیا۔ اب یہ عورت اس حالت میں مسلمان ہوئی یا نہیں اور اس عورت کا نکاح مرد مسلمان سے درست ہوا یا نہیں۔

**الجواب:**۔ صورت مسئولہ میں وہ عورت مسلمان ہوگئی اور نکاح اس کا مرد مسلمان سے درست ہے جب کہ اس کو تین حیض آجاویں اور بصورت نہ آنے حیض کے تین ماہ گذرنا شرط ہے۔ پس نکاح اس مدت سے قبل درست نہیں ہے۔ اگر تین حیض

[1] وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار، باب نکاح الکافر ص ۵۴۹ ج ۲) ظفیر۔

یا تین ماہ بصورت عدم حیض گزرنے سے قبل مسلمان نے اس عورت سے نکاح کیا تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوا - بعد آنے تین حیض کے اور بصورت عدم حیض بعد گزرنے تین ماہ کے نکاح کیا جاوے - قال الشامی فاذا مضت هذه المدة صار بمنزلة تفریق القاضی الخ ص ۳۹۰ ج ۲ کتبہ رشید احمد عفی عنہ - الجواب صحیح عزیز الرحمٰن عفی عنہ

**گولٹا نکاح درست ہے**

**سوال (۴۷۲)** زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر کے لڑکے کو اس شرط پر دینا کیا کہ بکر اپنی لڑکی کا نکاح زید کے لڑکے سے کر دے اس طریق سے شرعاً نکاح کرنا کیسا ہے -

**الجواب :-** یہ صورت جو سوال میں مذکور ہے نکاح شغار کی ہے - اس سے ممانعت احادیث میں وارد ہوئی ہے اور مطلب اس کا یہ ہے کہ مہر ہر ایک کا یہی ہو - مثلاً کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دوسرے شخص کے پسر سے یا اس سے کرے اور مہر اس کا یہ ہو کہ دوسرا اپنی بیٹی و بہن کا نکاح اس کے پسر یا اس سے کرے - ہمارے فقہاء حنفیہ لکھتے ہیں کہ یہ صورت شغار کی جس سے احادیث میں ممانعت وارد ہے ، باطل اور ناجائز ہے - اس لئے اگر کسی نے اسی طرح نکاح کیا تو مہر مثل ہر ایک پر لازم ہوگا اور نکاح صحیح ہوگا اس لئے کہ وہ وجہ جو ممانعت کی تھی باقی نہ رہی - درمختار میں ہے ووجب مهر المثل فی الشغار هو ان یزوجه بنته علی ان یزوجه الآخر بنته او اخته مثلاً معاوضة بالعقدین وهو منهی عنه لخلوه عن المهر فاوجبنا فیه مهر المثل فلم یبق شغاراً[1] الخ وتفصیله مع الاعتراض والجواب فی الشامی[2] - فقط -

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ص ۴۵۷ مطلب نکاح الشغار

[2] دیکھئے رد المحتار للشامی باب المهر مطلب نکاح الشغار ص ۴۵۷ ج ۲ - ظفیر -



**یہ شرط کرنا برا ہے کہ جو لڑکی دے گا اس کو لڑکی دوں گا**

**سوال (۴۷۳)** جو لوگ اس بات پر مصر ہوں کہ تاوقتیکہ عوض میں ہمیں بیٹی نہ ملے ہم اپنی بیٹی کسی کو نہیں دیں گے ایسے لوگوں پر کیا حکم ہے اور ان کا یہ فعل کیسا ہے -

**الجواب :-** یہ خیال جاہلانہ ہے اور یہ جاہلیت کی رسم ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے اور شغار کی تفسیر حدیث میں یہ آئی ہے کہ کوئی شخص اپنی دختر کا نکاح کسی سے اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی دختر کا نکاح اس سے کر دے اور بجائے مہر کے یہی ہو اور کچھ مہر نہ ہو - اور اگر دونوں کا مہر علیحدہ علیحدہ مقرر ہو جیسا کہ اب رواج ہے تو اس میں دونوں نکاح صحیح ہو جاتے ہیں - بہر حال یہ برا خیال ہے کہ ایسا کہے کہ میں اپنی دختر کا نکاح اس سے ہی کروں گا جو اپنی دختر ہم کو دیوے - پس اس کو چھوڑنا چاہئے - فقط

**ولد الزنا سے نکاح**

**سوال (۴۷۴)** اولاد بے نکاحی سے رشتہ ناطہ کرنا حرام ہے یا نہ ؟

**الجواب :-** اولاد بے نکاح سے رشتہ ناطہ کرنا حرام نہیں ہے۔[1]

**بات چھوٹے لڑکے سے طے کی اور دھوکہ دیکر نکاح بڑے لڑکے سے کر دیا کیا حکم ہے**

**سوال (۴۷۵)** زید کے ایک لڑکی دس برس کی تھی ، اور عمر کے دو لڑکے ایک گیارہ سالہ دوسرا بیس سالہ تھا - بڑا لڑکا ایک آنکھ سے زخمی بھی ہے - زید کی دختر کی نسبت عمر کے چھوٹے پسر سے قرار پائی تھی - شادی کی تاریخ مقرر ہوئی اور لڑکی عمر کے یہاں بھیجدی گئی - عمر نے دھوکہ دیکر اپنے بڑے لڑکے کی ساتھ شادی کر دی یہ نکاح جائز ہے یا نہ ؟

[1] اس لئے کہ یہ محرمات میں داخل نہیں ہیں داخل لکم ما وراء ذلکم فرمان خداوندی ہے - ظفیر

**الجواب** :- اگر بڑے لڑکے کے ساتھ دختر کے باپ سے ایجاب و قبول ہوگیا تو اس سے نکاح صحیح ہوگیا۔ مثلاً عمر نے اپنے بڑے لڑکے کو مجلس نکاح میں لاکر اس سے قبول کرایا اور لڑکی کا باپ بھی موجود تھا جس سے اجازت نکاح کی لی گئی تو اس حالت میں بڑے لڑکے کا نکاح ہوگیا[1]۔ اور اگر یہ صورت ہوئی کہ زید نے اپنی دختر کے نکاح کی اجازت عمر کے چھوٹے لڑکے سے دی اور عمر نے بڑے لڑکے سے کردی تو یہ نکاح زید کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر زید اس کو رد کردے گا اور انکار کردے گا تو وہ نکاح باطل ہوجاوے گا[2]۔

**کتابیہ بیوی کو اسلام پر مجبور کرنا جائز ہے یا نہیں اور اس نکاح کا طریقہ کیا ہے**

**سوال** (۴۷۶) اہل کتاب سے جو نکاح درست ہے تو منکوحہ عقد مسلمان میں بلا پردہ کے رہ سکتی ہے یا پردہ میں، اور اسلام پر مجبور کیا جاوے گا یا نہیں، اور عقد مسلمانوں کی طرح ہوگا یا اور کس طرح؟

**الجواب** :- پردہ پر مجبور کرسکتا ہے، اسلام پر نہیں۔ اور عقد مسلمانوں کی طرح ایجاب و قبول کے ساتھ روبرو گواہوں کے ہونا چاہیے[3]۔ اور اولاد مسلمان ہوگی۔ کما فی الدر المختار والولد یتبع خیر الابوین دیناً[4] الخ فقط

[1] وما ذکروہ فی المرأۃ یجری مثلہ فی الرجل ففی الخانیۃ قال الامام ابن الفضل ان کان الزوج حاضراً اشار الیہ جاز ولو غائباً فلا (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۴ ج ۲)

[2] اس لئے کہ بڑے سے اجازت نہیں دی تھی لو زوجہ المامور بنکاح امرأۃ امرأتین فی عقد واحد لاینفذ للمخالفۃ الخ (ایضاً ص ۴۴۷ ج ۲)

[3] وینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الاخر الخ وشرط حضور شاہدین الخ کما صح نکاح مسلم ذمیۃ عند ذمیین ولو مخالفین لدینھا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ و ص ۳۷۳ ج ۲ و ص ۳۷۶ ج ۲) ظفیر (باقی حاشیہ برصفحہ آئندہ)



**اس وعدہ پر عورت نے طلاق حاصل کی کہ فلاں سے ہرگز شادی نہیں کردں گی اب اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال** (۴۷۷) مسماۃ رحمۃ النساء نے اپنے شوہر عبدالستار سے بذریعہ عدالت اس تنیخ نامہ پر طلاق حاصل کی کہ میں مسماۃ نے اس بات کو منظور کرلیا ہے کہ میں احمد بیگ ولد بہادر سے نکاح ہرگز نہ کروں گی اگر کروں گی تو نکاح ناجائز رہیگا لہٰذا ہم پنچان کے روبرو عبدالستار طلاق شرعی دیدی اور لفظین طلاق پے درپے بزبان خود دیکر اپنی زوجیت سے علیحدہ کردیا۔ اس کی پہلی دفعہ میں یہ بھی صراحت ہے کہ مدعا علیہ رضامند ہے کہ وہ طلاق دیدے اور سوائے احمد بیگ کے مسماۃ کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے یا نہ کرے۔

اس فیصلہ کے بعد احمد بیگ کا نکاح مسماۃ رحمۃ النساء سے ہوسکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب** :- اس صورت میں احمد بیگ کا نکاح مسماۃ رحمۃ النساء سے ہوسکتا ہے۔ اس فیصلہ ثالثی کا اور اقرار کا کہ جو مسماۃ نے کیا ہے۔ کچھ اثر اس نکاح پر نہ واقع ہوگا اور نکاح صحیح رہے گا[1]۔ فقط

**زید کی پہلی بیوی سے جس نے زنا کیا اس کا نکاح زید کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں**

**سوال** (۴۷۸) زید کی دو زوجہ ہیں، پہلی زوجہ سے کوئی اولاد نہیں، دوسری زوجہ سے تین لڑکی ہیں۔ خالد نے زید کی پہلی زوجہ سے زنا کیا۔ زید کی دوسری زوجہ سے لڑکی ہے، اس سے خالد نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب** :- کرسکتا ہے[2]۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۴۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[1] اس میں کوئی وجہ حرمت نہیں ہے واحل لکم ما وراء ذٰلکم (سورۃ النساء - ۴)

[2] اس لئے کہ یہ لڑکی نہ مزنیہ کی فرع ہے اور نہ اس کی اصل - ۱۲ ظفیر

**اپنے چچا کی پوتی سے نکاح کرنا کیسا ہے**

سوال (۴۷۸) چچا کی پوتی سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ نکاح چچا کی پوتی سے درست ہے۔ آیت واحل لکم ما وراء ذلکم[1] میں داخل ہے۔

**بیوی کو طلاق دیکر اس کی بہن سے شادی کری کیا حکم ہے**

سوال (۴۷۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، بعد گذرنے عدت کے اسی مطلقہ کی چھوٹی بہن سے نکاح کرلیا، یہ نکاح صحیح ہے یا نہ۔

الجواب :۔ یہ نکاح جو اس کی چھوٹی بہن سے بعد عدت گذرنے مطلقہ کے ہوا۔ جائز و صحیح ہے[2]۔ فقط

**جو ہندو لڑکی مسلمان ہوئی بلوغ کے بعد خوشی سے شادی کرسکتی ہے**

سوال (۴۸۰) ایک ہندو لڑکی کو زید نے مسلمان کیا۔ اب وہ بالغ ہوئی۔ زید اس سے شادی کرنا چاہتا ہے، نکاح درست ہے یا نہیں، اور زید کی جائداد اس کو اور اس کی اولاد کو ملے گی یا نہ۔

الجواب :۔ جب کہ وہ لڑکی بالغ ہوگئی ہے اور اسلام پر قائم ہے تو اسکی رضامندی سے اس کا نکاح زید سے درست ہے[3] اور اس کی اولاد بعد نکاح کے زید کی وارث ہوگی

---

[1] سورۃ النساء – ۴)

[2] واذا طلق امرأته طلاقا بائنا او رجعیا لم یجز له ان یتزوج باختها حتی تنقضی عدتها (ہدایہ ص $\frac{۲۸۹}{۲}$) ظفیر [3] نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی (درمختار) ای بالنفاذ الصحۃ وترتب الاحکام من طلاق وتوارث وغیرهما (رد المحتار باب الولی ص $\frac{۴۰۰}{۲۲}$) ظفیر



**سوتیلی ماں کی اس لڑکی سے نکاح درست ہے جو دوسرے شوہر سے ہے**

سوال (۴۸۰) زید کا باپ مرگیا اسکی سوتیلی ماں ہندہ نے دوسرا نکاح کرلیا۔ اب ہندہ کے لڑکی پیدا ہوئی اس کی لڑکی سے زید نے نکاح کرلیا، یہ نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ زید کا نکاح ہندہ کی لڑکی سے جو کہ دوسرے شوہر سے پیدا ہوئی ہے شرعاً صحیح ہے کیونکہ محرمات میں اور قاعدہ حرمت میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ واحل لکم ما وراء ذلکم[1] میں داخل ہے۔ کیونکہ ہندہ کی یہ دختر نہ زید کی اخیافی بہن ہے نہ علاتی یعنی نہ ماں شریک بہن ہے نہ باپ شریک بہن ہے۔ اور حقیقی بہن نہ ہونا اظہر ہے بلکہ یہ لڑکی زید سے محض اجنبیہ ہے۔ لہذا حلت میں کچھ شبہ نہیں ہے۔ فقط۔

**جب عورت اور مرد کو نکاح سے انکار ہو تو لوگوں کے کہنے سے نہیں ہوتا**

سوال (۴۸۱) زن و شوہر از نکاح انکار می کنند و دیگراں می گویند کہ نکاح شدہ است، ایں صورت نکاح ثابت خواہد شد یا نہ؟

الجواب :۔ اگر زن و مرد ہر دو از نکاح انکار کنند و مردماں اجنبی گویند کہ نکاح شدہ است نکاح نخواہد شد۔

(خلاصہ یہ ہے کہ جب مرد و عورت نکاح سے انکار کرتے ہوں تو صرف اجنبی کے کہنے سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔ ظفیر)

سوال (۴۸۲) نکاح بشرط حلالہ مسلمان حنفی مذہب کو جائز ہے یا نہیں اور وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہوجائے گی یا نہیں۔

---

[1] سورۃ النساء – ۴۔

**الجواب**:- نکاح بشرط تحلیل عند الحنفیہ بھی مکروہ ہے۔ مگر شوہر اول کو حلال ہو جاتی ہے۔ ہکذا فی کتب الفقہ۔ واللہ اعلم۔[1]

ہندو عورت جو مسلمان ہو گئی اس سے نکاح درست ہے

**سوال** (۴۸۲) ایک شخص نے کسی ہندو عورت کو مسلمان کر کے اس سے نکاح کر لیا، وہ عورت نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے اور ہندو کے مندروں میں جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں، اور وہ عورت مسلمان ہے یا کافر؟ اور اولاد جو ہوئی وہ حلال ہے یا نہ؟ -

**الجواب**:- نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، زکوٰۃ نہ دینا، یہ سب کبیرہ گناہ ہیں۔ تارک صلوٰۃ وغیرہ فاسق ہے مگر کافر نہیں ہے۔ جیسا کہ حدیث وان زنی وان سرق الحدیث اس پر دال ہے اور لا تکفرہ بذنب وارد ہے۔ پس بموجب ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق۔ الحدیث[2]۔ اس عورت کو مسلمان سمجھا جاوے گا اور مسلمانوں کا سا معاملہ اس کے ساتھ کیا جاوے گا۔ نکاح اس کا مسلمان کے ساتھ بشرائط صحیح ہے اور اولاد جو نکاح کے بعد ہوئی ولد الحلال ہے۔ فقط۔

مرتدہ سے نکاح جو عیسائی ہو گئی، کیا حکم ہے

**سوال** (۴۸۴) ایک مسلمان عورت منکوحہ عیسائی ہو گئی تو اس کا نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟ اور پھر دوبارہ ایک مسلمان سے

[1] وکرہ التزوج للثانی تحریما لحدیث لعن المحلل والمحلل لہ بشرط التحلیل کتزوجتک علی ان احللک وان حلت للاول لصحۃ النکاح وبطلان الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۴۴۳ ج ۲) ظفیر۔

[2] مشکوٰۃ کتاب الایمان ص ۱۴۔ ۱۲ ظفیر۔



نکاح ہوا، یہ صحیح ہوا یا نہیں؟ اور نکاح کرنے والے اور نکاح خواں کے لئے کیا حکم ہے؟ ناکح کی پہلی زوجہ مسلمہ اس کے نکاح سے خارج ہوئی یا نہیں؟

**الجواب**:- درمختار میں ہے وان ارتد احدہما ای الزوجین فسخ عاجل[1] الخ وصح نکاح کتابیۃ مومنۃ بنبی مرسل مقرۃ بکتاب منزل وان اعتقدوا المسیح الٰہا وکذا حل ذبیحتہم علی المذہب بحر[2] الخ درمختار۔ اول عبارت سے معلوم ہوا کہ پہلا نکاح عیسائی ہونے کے بعد فسخ ہو گیا اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح اس کا مسلمان سے اگر عدۃ کے بعد ہوا صحیح ہے ہذا قول الصاحبین قال فی الخانیۃ وفی قول صاحبیہ نکاحہا باطل حتی تنقضی بثلث حیض الخ شامی۔ امام نکاح خواں پر کچھ مواخذہ شرعاً نہیں ہے اور جس مسلمان نے اس کتابیہ عیسائیہ سے نکاح کیا ہے اس کی پہلی زوجہ مسلمہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی، اس کا نکاح بھی باقی ہے (حاشیہ ملاحظہ فرمالیں۔ ظفیر)

حاملہ بالزنا سے نکاح جائز ہے

**سوال** (۴۸۵) حاملہ من الزنا سے نکاح جائز ہے یا نہ؟ اور جائز میں کوئی قید تو نہیں؟ اور صحبت کرنے میں کچھ حرج تو نہیں؟ اگر ہے تو کیوں؟ -

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۵۳۹ ج ۲ باب نکاح الکافر [2] ایضاً باب المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲ خاکسار مرتب کے خیال میں مرتدہ اور کتابیہ دونوں کا حکم مختلف ہے، فقہاء نے صراحت کر دی ہے کہ مرتدہ سے نکاح درست نہیں ہے ولا یصح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احدا من الناس مطلقا (درمختار) مطلقا ای مسلما او کافرا او مرتدا وھو تاکید لما فہم من النکرۃ فی النفی (رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۴۵ ج ۲) ولکن المرتدۃ لا یتزوجہا مسلم ولا کافر لانہا محبوسۃ للتامل الخ (ہدایہ باب نکاح المشرک ص ۳۲۶ ج ۲) لہذا صورت مسئولہ میں اس مرتدہ کا جو عیسائی ہو گئی دوبارہ نکاح مسلمان سے درست نہیں ہوا۔ واللہ اعلم ظفیر مفتاحی۔

(۲) ایک شخص کا تعلق ایک عورت سے عرصہ چار سال سے تھا۔ اب اس عورت نے اسی مرد سے نکاح کرلیا جائز ہے یا نہ ؟

(الف) اور لڑکا جو پیدا ہوا وہ حلال ہے یا حرام ؟

(ب) نکاح سنت ہے یا فرض ؟ طریقہ نکاح کی قبولیت کا کیا ہے۔

(ج) اگر قاضی نکاح نے خطبۂ نکاح نہ پڑھا تو نکاح ہوا یا نہ ؟

(د) خطبۂ نکاح سنت ہے یا فرض ؟

(ھ) اپنی زوجہ حاملہ سے وطی کب تک جائز ہے۔

(و) بعد ولادت کے کب وطی کرے ؟

(ز) مرد نے عورت سے کہا کہ میں نے طلاق دی، طلاق ہوئی یا نہ ؟

(۳) مرد نے کہا زوجہ سے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں بہن سے کروں، اس کہنے سے عورت نکاح سے باہر ہوگئی یا نہ ؟

(۴) کتے نے مٹی کا برتن چاٹ لیا تو وہ دھونے سے پاک ہوسکتا ہے یا نہ ؟

(۵) اور تانبے کا برتن بھی پاک ہوسکتا ہے یا نہ ؟

(۶) کسی ماہ میں نکاح کرنے کی ممانعت ہے یا نہ ؟

(۷) جس کپڑے میں مورت ہو اس پر نماز درست ہے یا نہ ؟

(۸) چچی بیوہ سے نکاح جائز ہے یا نہ ؟

(۹) بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہ ؟

(۱۰) ممانی بیوہ سے نکاح جائز ہے یا نہ ؟

**الجواب** :- حاملہ عن الزنا کا نکاح جائز ہے، صحبت حرام ہے، تا وضع حمل اگر نکاح غیر زانی ہو ورنہ صحبت بھی درست ہے اگر زانی ہی سے نکاح ہوا جس کا حمل ہے، حدیث میں ممانعت آئی ہے کہ حاملہ غیر سے وطی نہ کرو۔ اگر عورت



کسی کی معتدہ یا منکوحہ نہ تھی تو نکاح صحیح ہے۔ اگر لڑکا نکاح کرتے کے چھ ماہ کے بعد پیدا ہوا تو شوہر کا ہے ولد الحرام نہیں ہے[۱]۔ اول ولی یا وکیل عورت کا ایجاب کرے پھر شوہر یہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔

(ب) سنت ہے[۲]۔ (ج) درست ہوگیا[۳] (د) سنت ہے[۴] (ھ) اخیر تک جائز ہے[۵] (و) بعد ختم ہونے نفاس[۶] (ز) طلاق ہوگئی[۷] (۳) نکاح سے باہر نہیں ہوئی (۴) ہوسکتا ہے (۵) تانبے کا برتن بھی دھونے سے پاک ہوجائے گا (۶) کسی میں نہیں (۷) اگر بڑی مورت ہو مکروہ ہے اور اگر خورد و غیر ممتاز ہو تو درست ہے (۸) جائز ہے[۸] (۹) ناجائز ہے[۹] (۱۰) جائز ہے۔ فقط

**سوال** (۴۸۶) | جس لڑکی سے منگنی ہوئی اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں

ایک شخص نے ہندہ کے لئے پیغام دیا تھا، اور نکاح ابھی منعقد نہیں ہوا تھا کہ اس نے ہندہ کو چھوڑ کر اس کی بجائے اس کی ماں سے نکاح کرلیا، یہ جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب** :- مخطوبہ (جس عورت سے صرف منگنی ہوئی ہے) اسکی ماں

---

[۱] وصح نکاح حبلیٰ من زنا لا حبلیٰ من غیرہ وان حرم وطؤھا ودواعیہ (الیٰ قولہ) لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقا والولد لہ (الدر المختار علی ہامش رد المختار ص ۴۰۱ ج ۲ باب المحرمات) ظفیر [۲] ویکون سنۃ مؤکدۃ فی الاصح فیأثم بترکہ الخ (درمختار کتاب النکاح) [۳] و [۴] ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم الجمعۃ (الدر المختار علی ہامش رد المختار ص ۳۵۹ ج ۲ کتاب النکاح) ظفیر [۵] وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ [۶] وحرم علی المتزوج ذکرا او انثیٰ نکاح اصلہ وفروعہ علا او نزل وبنت اخیہ واختہ وبنتھا الخ (رد المختار باب المحرمات) ظفیر

سے نکاح صحیح ہے کیونکہ وہ مخطوبہ ابھی تک اس کے نکاح میں نہیں آئی ہے اور اس کی زوجہ نہیں ہوئی ہے، کہ اس کی ماں بحکم آیت وامہات نسائکم[1] محرمات میں داخل ہو جاتی، بلکہ مخطوبہ کی ماں مخطوبہ سے نکاح ہونے سے پہلے آیت واحل لکم ماوراء ذلکم[2] کے حکم میں داخل ہے اور اس کے ساتھ نکاح جائز ہے فقط

**چچیری خالہ سے نکاح جائز ہے** | سوال (۴۸۷) چچیری خالہ سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

الجواب:- نکاح اس لڑکے کا غیر حقیقی خالہ سے درست ہے[2]۔

**بھنگن سے بعد اسلام نکاح درست ہے** | سوال (۴۸۸) ایک بیوہ بھنگن ایک قصاب کے گھر میں چلی آئی اور مسلمان ہو کر اس قصاب سے نکاح کرنا چاہتی ہے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:- مسلمان ہو کر اس عورت کا نکاح قصاب وغیرہ سے ہو سکتا ہے۔

**مرتد اسلام قبول کرلے تو دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے** | سوال (۴۸۹) اگر مرتد دو تین ماہ بعد اسلام میں داخل ہو جائے تو پھر اس کے نکاح کی تجدید ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:- دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے

**ان عورتوں سے نکاح درست ہے** | سوال (۴۹۰) سوتیلی ماں اور ساس کی حقیقی بہن، سوتیلی بہن، سوتیلی ماں کی سوتیلی بہن، ساس کی بہن، سوتیلی ساس کی

[1] سورۃ النساء۔ ۴۔ [2] وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ۔ سورۃ النساء۔ ۴۔



بہن ان عورتوں سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:- ان سب عورتوں سے نکاح درست ہے اور یہ سب آیت کریمہ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[1] میں داخل ہیں۔

**بھتیجہ کی ماں اور اس کی بیوی دونوں سے شادی درست ہے** | سوال (۴۹۱) زید و عمر دو حقیقی بھائی تھے، عمر کا نکاح زینب سے ہوا اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بکر ہے، عمر انتقال کر گیا تو زینب کی شادی عمر کے چھوٹے بھائی زید سے ہوگئی اس سے بھی ایک لڑکا ہوا اس کا نام خالد ہے، بکر اور خالد کا نکاح ایسی دو عورتوں سے ہوا جو دونوں حقیقی بہنیں تھیں، اب صورت مسئولہ میں اگر عمر کے لڑکا بکر کی زوجہ کسی وجہ سے بوجہ طلاق یا اس کے انتقال کے بعد علیحدہ ہو جائے تو اس کے چچا زید سے بکر کی زوجہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:- قال فی الدر المختار: فجاز الجمع بین المرأۃ وبنت زوجہا او امرأۃ ابنہا[2] پس عبارت منقولہ سے ظاہر ہوا کہ اگر زوجۂ زید یعنی زینب بھی زید کے نکاح میں موجود ہو تب بھی زید اپنی زوجہ کے پسر اور اپنے بھتیجے بکر کی زوجہ سے بعد طلاق یا موت بکر نکاح کر سکتا ہے اور اگر زینب موجود نہ ہو تو جواز نکاح میں کچھ تردد ہی نہیں۔

**مریدنی سے نکاح کرنا جائز ہے** | سوال (۴۹۲) مریدنی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں، پہلے مرید کر لیا جاوے پھر نکاح کرے۔

الجواب:- مریدنی سے نکاح درست ہے، لیکن دھوکہ بازی کرنا حرام ہے۔

[1] سورۃ النساء۔ ۴۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۹۱ ج ۲ " ظفیر

دوسرا نکاح کرنا کیسا ہے

**سوال** (۴۹۳) بیوی سے موافقت نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے نکاح میں شرعاً کوئی مضائقہ تو نہیں ہے۔؟

**الجواب** :- اگر زوجہ سے موافقت نہ ہو اور دوسرا نکاح کرنا چاہے اور دوسرے نکاح کے بعد خوف ہو کر مساوات نہ ہو سکے گی تو پہلی زوجہ کو طلاق دے کر دوسرا نکاح کرے مگر یہ کہ وہ عورت سابقہ راضی ہو اپنے حقوق کے چھوڑنے پر۔ فقط

(قال عزوجل : فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ[1] الآیۃ وفی الدر المختار فی بیان احکام النکاح : ومکروها (ای یکون النکاح مکروها) لخوف الجور ، فان تیقنه حرم ذلک[2] (وفیه) ویجب ـ ای الطلاق ـ لوفات الامساک بالمعروف[3] (وفیه) ولو ترکت قسمها ـ ای نوبتها ـ لضرتها صح باب القسم ؛ جمیل الرحمن) علی هامش رد المحتار ص ۵۵۱/۲ ظفیر

جس عورت کو شوہر نے طلاق دے دی اس کا نکاح ہو سکتا ہے

**سوال** (۴۹۴) ایک عورت جس کا خاوند عرصہ بارہ سال سے مفقود الخبر ہے ایک اور شخص کے گھر آباد ہے۔ دیگر اس عورت نے دو دفعہ نالش اپنے خاوند پر سرکار میں اپنے خرچ کی کی اور زوج پر سرکار سے ڈگری ہو گئی۔ اور عورت یہ بھی کہتی ہے کہ میرے خاوند نے مجھ کو دو آدمیوں کے روبرو طلاق بھی دے دی ، اب اس عورت کا نکاح دوسرے مرد سے ہو سکتا ہے یا نہیں ؟ اور اس عورت اور اس مرد جس کے گھر میں یہ رہتی ہے ان کے گھر کا کھانا درست ہے یا نہیں ؟ اور جو کچھ وہ خیرات کریں یا قربانی دیں تو جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب** :- موافق بیان عورت کے دوسرا نکاح اس کا درست ہے

---

[1] سورۃ النساء ۔ [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار ص ۲۶۲/۲ [3] ایضاً ص ۲۶۲



بدون نکاح کے رکھنا سخت معصیت ہے اور گناہ کبیرہ ہے ، جس نے ایسا کیا کہ بدون نکاح کے اس عورت کو رکھا اس کو نصیحت کی جاوے اور توبہ کرائی جاوے کہ وہ نکاح کر لیوے اور گذرے ہوئے افعال بد سے توبہ کرے ، اگر وہ نہ مانے تو اس کے ساتھ کھانا پینا نہیں چاہیئے اور اس سے متارکت کر دی جاوے ، اس کی خیرات و قربانی کی قبولیت کی توقع نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم مفتی مدرسہ

بیوہ سے خود نکاح کرنا اور اس کے لڑکوں سے اپنی لڑکیوں کا نکاح کرنا کیسا ہے

**سوال** (۴۹۵) ایک شخص کی دو لڑکیاں ہیں ، اور ایک بیوہ کے دو لڑکے ہیں ، یہ شخص بیوہ سے شادی کرنا چاہتا ہے ، بیوہ اس شرط پر رضامند ہے کہ اگر تو اپنی لڑکیاں دے اور لڑکوں سے نکاح کر دے ، تو میں تجھ سے نکاح کر لوں ، یہ جائز ہے ؟

**الجواب** :- یہ صورت جائز ہے[1]۔

لڑکے کی شادی شوہر کی لڑکی سے

**سوال** (۴۹۶) زید کے دو بیوی تھی ، زید کے مرنے کے بعد اس کی ایک بیوی سے اس کے بھائی عمر نے شادی کر لی ، عمر سے لڑکا پیدا ہوا ، اب کیا وہ زید کی دوسری بیوی کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

**الجواب** :- کر سکتا ہے۔

۷۶ سالہ بڑھیا کا نکاح سولہ سالہ لڑکے سے

چھتر برس کی بڑھیا سے سولہ برس کے لڑکے کا نکاح کرنا درست ہے یا نہیں ؟

**الجواب** :- نکاح ہو جاتا ہے[2]۔

---

[1] اما بنت زوجة ابیه او ابنه فحلال (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳/۲ ) ظفیر [2] شریعت میں عمر کی کوئی قید نہیں۔ ظفیر

**بیوی کی نانی کی سوکن سے نکاح**

سوال (۴۹۸) ان رجلا نکح ضرۃ اُمّ اُمّ الزوجۃ ، ھل صح نکاحہ ام لا ؟

الجواب :- یصح نکاحہ ، بدلیل قولہ تعالیٰ :
وَ اُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[1] الآیۃ

فان ضرۃ ام الزوجۃ لیست جدۃ الزوجۃ ، لکی دخلت فی عموم قولہ تعالیٰ : وَ اُمَّھَاتُ نِسَائِکُمْ الآیۃ

**تین طلاق کے بعد حلالہ ہوا ، اس نے وطی کے بعد طلاق دی پہلے شوہر نے اس عدت میں وطی کی ، نکاح کے لئے کیا حکم ہے؟**

سوال (۴۹۹) زید نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیکر چند یوم اس سے وطی کی اور پھر ایک شخص سے بغرضِ حلالہ اس کا نکاح کرایا محلل نے وطی کرکے طلاق دے دی ، اور زید نے بھی اسی رات میں وطی کی ، پھر تا انقضائے عدت وطی نہیں کی ، بعد گذرنے عدت کے پھر زید نے اپنی بیوی ہندہ سے نکاح کرلیا ، یہ نکاح صحیح ہوگیا یا نہیں ؟

الجواب :- زید نے جو نکاح بعد انقضاءِ عدتِ طلاقِ محلل یعنی بعد تین حیض کے کیا وہ نکاح صحیح ہوگیا ، اس سے نکاح کی صحت میں کچھ شبہ و تردد نہیں ہے ، اور جو حرکاتِ ناجائزہ زید سے قبل از تحلیل و بعد از تحلیل قبلِ نکاح سرزد ہوئی اس سے توبہ کرے[2] ۔

---

[1] سورۃ النساء ۔ ۴ ۔ [2] ولابد من کون الوطؤ بعد مضی عدۃ الاول لو مدخولۃ بہا (رد المحتار ص ۴۰۷ ج ۲) لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بہا ۔ ای بالثلاث ۔ لو حرۃ الخ حتیٰ یطأھا غیرہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۳۹ ، ج ۲) ظفیر



**ناجائز نکاح کے بعد طلاق کی ضرورت ہے یا یوں ہی نکاح ہوسکتا ہے ؟**

سوال (۵۰۰) زید نے کریماً سے نکاح کیا جب نباہ نہ ہوا تو ایک سال کے اندر طلاق دے دی ، اس عرصہ میں مجامعت بھی ہوتی تھی ، بعد عدت کے کریماً اور بکر میں نکاح ہوگیا ، کریماً اور بکر کا رشتہ ایسا تھا جس کی وجہ سے علماء نے نکاح ناجائز قرار دے دیا ، اس ناجائز نکاح کو ایک سال سے زائد ہوگیا ، جدائی تو دونوں میں ہے مگر کیا طلاق کی ضرورت ہے اور بعد طلاق یا بلا طلاق کریماً کا نکاح پہلے شوہر سے جائز ہے ؟

الجواب :- ایسے نکاح میں جو کہ شرعاً باطل و فاسد ہے علیحدہ ہوجانا اور متارکت کرلینا کافی ہے طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور عورت اگر مدخولہ ہے تو اس کو عدت پوری کرنی چاہیئے پھر پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے ۔ فقط

(بشرطے کہ اس نے تین طلاق نہ دی ہو ۔ ظفیر)

**باپ کے ماموں کی لڑکی سے نکاح جائز ہے**

سوال (۵۰۱) اگر زید اپنے پدر کے ماموں کی دختر سے نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- باپ کے حقیقی ماموں کی دختر سے نکاح جائز ہے ۔ قال اللہ تعالیٰ بعد بیان المحرمات : وَاُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[1] الآیۃ

**بیوی کے لڑکے کی مطلقہ سے نکاح**

سوال (۵۰۲) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس عورت کے ایک لڑکا پہلے خاوند سے تھا ، اس لڑکے کا نکاح اس شخص نے ایک عورت سے کر دیا ، اس لڑکے نے اس عورت کو طلاق دے دی ، پھر اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کیا ، اس نے بھی اسے طلاق دے دی اب اگر یہ شخص اس عورت سے نکاح کرے تو درست ہے یا نہیں؟ فقط بینوا و توجروا

---

[1] سورۃ النساء ۔ ۴ ۔

**الجواب** :۔ اگر شخص مذکور اس عورت سے نکاح کرے تو درست ہے یعنی اپنی عورت کے اوس لڑکے کی زوجہ سے جو شوہر اول سے ہے[1] نکاح درست ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: اُحِلَّ لَکُمْ مَاوَرَاءَ ذٰلِکُمْ۔

ودلیلہ ما قال فی الشامی: ولا تحرم بنت زوج الام ولا امہ[2] (الیٰ ان قال) ولا زوجۃ الربیب ولا زوجۃ الراب۔

کتبہ رشید احمد الجواب صحیح بندہ عزیز الرحمٰن

**سوال (۵۰۲)** لڑکی کی شادی بیوی کے بھائی کے لڑکے سے درست ہے یا نہیں | زید اپنی لڑکی کی شادی اپنی بیوی کے بھائی کے لڑکے کے ساتھ کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا ناجائز

**الجواب** :۔ درست اور جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں۔ فقط دلیلہ ما قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَاُحِلَّ لَکُمْ مَاوَرَاءَ ذٰلِکُمْ[3] الآیۃ

**سوال (۵۰۳)** حرمتِ مصاہرت کے باوجود نکاح جائز نہیں | زید نے اپنے بھتیجہ عمر سے اپنی لڑکی ہندہ بالغہ کا نکاح کرنا چاہا تو ہندہ نے اپنے باپ زید سے کہا کہ میرا نکاح عمر کے ساتھ نہ کرو کیونکہ میں نے بچشم خود عمر کو اپنی والدہ سے زنا کرتے دیکھا ہے۔ تو زید نے یہ کہا کہ فی الواقع تو سچ کہتی ہے میں نے بھی بچشم خود دیکھا تھا اور مار پیٹ بھی کی تھی مگر اس امر کو بوجہ بے عزتی کے ظاہر نہ کیا، غرضیکہ ہندہ بالغہ برابر اس نکاح سے انکار کرتی رہی اور زید نے ہندہ کا نکاح عمر سے کر دیا۔

آیا زید کا و والدۂ ہندہ کا پہلے آپس میں گفتگو کرنا اور بوقت نکاح کے مجمع عام میں ساکت رہنا اور حرمۃ المصاہرۃ کا اظہار نہ کرنا اور اب جبکہ ہندہ نے اپنا دوسرا نکاح بکر کے ساتھ کر لیا ہے برملا اظہار کرنا شرعاً معتبر ہے یا نہیں اور پہلے نکاح کو باطل کر سکتا ہے یا نہ اور نکاحِ ثانی جائز ہے

[1] النساء-۴م- [2] ردالمحتار ج۲ ص۳۸۳ [3] سورہ النساء-۴م-



یا نہ ۔۔؟

**الجواب** :۔ اس صورت میں ہندہ کا نکاح عمر کے ساتھ نہیں ہوا کہ اول تو ہندہ کو جبکہ حرمتِ مصاہرت کا علم تھا تو اس کے حق میں نکاحِ مذکور باطل ہوگا[1]، علاوہ بریں ہندہ بالغہ تھی اور وہ برابر اس نکاح سے انکار کرتی رہی تو اس وجہ سے بھی نکاح ہندہ کا عمر کے ساتھ منعقد نہیں ہو سکتا[2]۔

پس نکاح ہندہ کا جو بعد میں بکر کے ساتھ ہوا صحیح ہے، اور والدِ ہندہ کا حرمت المصاہرت کو باوجود علم کے بوقتِ نکاح ظاہر نہ کرنا مفید جوازِ نکاح نہیں ہے کیونکہ جب ہندہ بالغہ خود اپنے نکاح کا عمر کے ساتھ انکار کرتی رہی تو انعقادِ نکاح کی کوئی صورت نہیں ہے۔ فقط

**سوال (۵۰۴)** دو خالہ زاد یا ماموں زاد بہنوں کا نکاح میں جمع کرنے کا مطلب | رکنِ رکین میں لکھا ہے کہ دو خالہ زاد بہنیں یا ماموں زاد بہنیں ایک مرد کے نکاح میں جمع ہو سکتی ہیں کیا یہ صحیح ہے اور اس کا کیا مطلب ہے ؟

**الجواب** :۔ دو خالہ زاد بہنوں کا مطلب یہ ہے کہ دو بہنوں کی لڑکیاں ہیں ایک ایک مرد کی اور ایک دوسرے کی، وہ دونوں آپس میں خالہ زاد بہنیں ہیں وہ دونوں ایک مرد کے نکاح میں اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ فقط

**سوال (۵۰۵)** بیوی کو چھوڑ کر سالی سے نکاح کرنا کیسا ہے | ایک شخص اپنی سالی یعنی بیوی کی خاص سگی بہن سے جو عرصہ سے بیوہ تھی اپنی بیوی کی زندگی میں جبراً اپنا نکاح پڑھواوے اور برادری میں دوسری جگہ سے مناسب آدمی ہوتے ہوئے نکاح کرنے کو منع کرے اور بیوی کو بلا خطاء شرعی چھوڑ دیوے اور طلاق دیوے اور بچوں کو بھی علیحدہ کرے۔ دریافت طلب یہ ہے کہ اس سبب سے بیوی کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں ؟ اور اس کا نکاح سگی سالی سے ہو جائیگا یا نہیں بینوا

[illegible]

الجواب :- اگر اپنی بیوی کو پہلے طلاق دے دی ہے اور اس کی عدت طلاق یعنی تین حیض گذر گئے ہیں یا اگر حیض آنا عورت کو بند ہو گیا ہو اور تین ماہ گذر گئے ہیں تو بیوی کی حقیقی بیوہ بہن سے شرعاً نکاح درست ہے ، اور اگر اپنی بیوی کو طلاق دینے سے قبل ، یا طلاق دینے کے بعد اس کی عدۃ گذرنے سے قبل بیوی کی سگی بہن سے نکاح کرے تو نکاح باطل ہوگا اور منعقد نہیں ہوگا

وحرم الجمع بين المحارم نكاحاً – اى عقداً صحيحاً – و عدة لو من طلاق بائن ( درمختار علی ہامش الشامی ص ۳۹۰ ج ۲ )

ولا يجوز ان يتزوج اخت معتدته سواء كانت المعتدة عن طلاق رجعي او بائن او ثلاث اوعن نكاح فاسد اوعن شبهة الخ ( عالمگیری ص ۲۹۶ ج ۲ )

عدت کے بعد دوسرے یا شوہرِ اول سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

سوال (۵۰۶) عدت گذر جانے پر نکاح دوسرے آدمی سے کر سکتی ہے یا اپنے خاوند سے کر سکتی ہے ؟

الجواب :- عدت گذر جانے پر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر شوہر نے تین طلاقیں نہیں دی تھیں بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھیں اور عدت گذر گئی تو بعد عدۃ شوہر سے بھی نکاح ہو سکتا ہے ، اور اگر تین طلاقیں دی ہیں تو بغیر حلالہ کے شوہرِ اول سے نکاح نہیں کر سکتی فقط

اور غیر مغلظہ طلاق کی عدۃ میں بھی شوہر نکاح اپنی مطلقہ سے کر سکتا ہے

ودليله : اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها وان كان الطلاق ثلاثا فى الحرة وثنتين فى الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل



بها ثم يطلقها او يموت عنها ( عالمگیری مصری ص ۴۷۳ ج )

بیوی غیر مدخولہ کو طلاق دی ، اب بلا نکاح اس کو رکھ نہیں سکتا -

سوال ( ۵۰۷ ) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو صحبت کرنے سے پہلے طلاق دی اور پھر ایک مولوی کے مسئلہ بتلانے اور کہنے سے اوس کو گھر میں رکھ کر صحبت کی ، اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

الجواب :- اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی اور جبکہ وہ عورت غیر مدخولہ تھی تو اس پر طلاق بائنہ واقع ہوئی ، ایک طلاق سے ہی وہ بائنہ ہو گئی[1] ، بدون نکاحِ جدید کے اوس کو گھر میں رکھنا اور صحبت کرنا حرام ہے ، فوراً اس کو علیحدہ کر دیا جاوے ، اور اگر اس کو رکھنا ہے تو پھر نکاح کرنا چاہیئے - فقط

لڑکی کی شادی ماموں کے لڑکے سے درست ہے

سوال (۵۰۸) زید کے حقیقی ماموں کے لڑکے سے اس کی لڑکی کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

الجواب :- درمختار میں ہے : واما عمة عمة امه وخالة خالة ابيه فحلال ، كبنت عمه وعمته وخاله وخالته[2]، لقوله تعالى : وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ - اس سے معلوم ہوا کہ زید کے حقیقی ماموں کے پسر سے زید کی دختر کا نکاح درست ہے -

---

[1] قال لزوجته غير المدخول بها : "انت طالق ثلاثا الخ" وقعن الخ وان فرق بانت بالاولى لا الى عدة ، ولذا لم تقع الثانية ، بخلاف الموطوءة حيث يقع الكل ( الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص ۶۲۴ ج ۲ و ص ۶۲۶ ج ۲ ) ظفیر

[2] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ ظفیر ، سورۃ النساء - ۴ -

**حاملہ عن الزنا کی اولاد اور اس کی شادی**

**سوال (۵۰۹)** ایک شخص کی لڑکی مرتکب زنا ہو کر حاملہ ہو گئی، حالتِ حمل میں اس کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا، یہ عقد صحیح ہوا یا نہ؟ اور اس کے جو لڑکا حملِ زنا سے پیدا ہوا اس کو نانا نے غنیمت سمجھا اور گود میں لے کر کھلاتا ہے، ایسے شخص سے تعلقات میل جول رکھنا کیسا ہے؟

**الجواب:-** یہ عقد صحیح ہو گیا تھا، کیونکہ حاملہ عن الزنا کا نکاح غیرِ زانی سے بھی منعقد ہو جاتا ہے، البتہ غیر زانی کو تا وضع حمل وطی درست نہیں ہے، کذا فی الدر المختار[1]۔

معلوم نہیں سائل کی غرض اور منشاء اس سوال سے کیا ہے؟ کیا اس لڑکے کی پرورش کرنا کچھ گناہ سمجھ رکھا ہے، آخر اس لڑکے کا کیا قصور ہے کہ اس کی پرورش نانا نہ کرتا،

واضح ہو کہ ولد الحرام کا نسب ماں سے شرعاً ثابت ہے اور اس بچے کی پرورش ضروری ہے، اس میں کچھ گناہ نانا نے نہیں کیا۔

**مزنیہ کی لڑکی سے شادی درست نہیں ہوئی مزنیہ سے شادی درست ہے۔**

**سوال (۵۱۰)** ایک عورت کا ناجائز تعلق ایک مرد کے ساتھ تھا، اس عورت نے اس مرد کے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کر دی، اس لڑکی کا انتقال ہو گیا قبل وطی کے، اب اس لڑکی کی والدہ اس مرد کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے کیوں کہ لڑکی کے والد نے اس کی والدہ کو طلاق دے دی ہے،

[1] وصح نکاح حبلیٰ من زنا لاحبلیٰ من غیرہ — ای الزنا — لثبوت نسبہ (الیٰ قولہ) وحرم وطؤھا ودواعیہ حتی تضع الخ لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقا والولد لہ ولزمہ النفقۃ (الدر المختار ص ۱۸۹ ج ۱)



آیا اس صورت میں اس لڑکی کی والدہ کا نکاح اس مرد سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

**الجواب:-** اگر ناجائز تعلق اس شخص کا اس عورت سے مثل زنا وغیرہ ثابت ہے تو نکاح اس شخص کا اس عورتِ مزنیہ اور ممسوسہ بالشہوت کی دختر سے حرام اور ناجائز ہوا۔ پھر اگر اس شخص نے قبل وطی و قبل مس بالشہوت وغیرہ اس لڑکی کو طلاق دے دی تو اس شخص کا نکاح اس لڑکی کی والدہ سے درست ہے، اور اگر ناجائز تعلق اس عورت کا اس مرد سے ثابت نہیں اور زنا وغیرہ امور محرمہ نہیں پائے گئے تو پھر اس کی دختر سے نکاح اس شخص کا صحیح ہو گیا اور صحیح نکاح میں بدون وطی کے بھی منکوحہ کی ماں سے ہمیشہ کو نکاح حرام ہو جاتا ہے۔

درمختار میں ہے: وام زوجتہ الخ بمجرد العقد الصحیح وان لم توطاء الخ — قولہ الصحیح احتراز عن النکاح الفاسد فانہ لایوجب بمجردہ حرمۃ المصاھرۃ بل بالوطی او ما یقوم مقامہ من المس بشھوۃ الخ[1] (شامی ص ۲۷۸ ج ۲)

**وکیل کہتا ہے لڑکی نے اجازت دی اور لڑکی کہتی ہے کہ نہیں، نکاح ہوا یا نہیں؟**

**سوال (۵۱۱)** وکیل نے دو آدمیوں کی موجودگی میں لڑکی سے وکالتِ نکاح کی اجازت لی، اس نے ہاں کہا، اس نے قاضی سے آکر کہا نکاح پڑھا دیا گیا لڑکی کے باپ کو جب معلوم ہوا تو اس نے آکر اپنی لڑکی کلثوم سے اس سلسلہ میں معلوم کیا، جواب میں کلثوم نے اس پورے واقعہ سے لاعلمی ظاہر کی اور کہا کہ میں نے کسی کو اذن نہیں دیا ہے۔ شرع شریف میں اس نکاح کا کیا حکم ہے؟

**الجواب:-** لڑکی اگر بالغ ہے اور اس نے بجواب کلامِ بکرؔ "ہوں" کہا ہے

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ "ظفیر"

جس کے شاہد ہیں تو نکاح اس کا منعقد ہوگیا، اور بعد میں انکار کرنا لڑکی کا کہ میں نے اذن نہیں دیا معتبر نہ ہوگا کہ لفظِ ہوں کہنا اس کا اولاً اذن ہے۔

قال فی الدر المختار: فان استاذن غیر الاقرب کاجنبی او ولی بعید فلا عبرة لسکوتها، بل لابد من القول۔

(درمختار علی ہوامش الشامی ج ۲ ص ۴۱۳)

فقط ۔ واللہ تعالیٰ اعلم عزیز الرحمٰن

**ایک بہن کو طلاق دلوا کر دوسرے سے شادی کر دی**

**سوال (۵۱۲)** ایک شخص نے اپنی چھوٹی بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا، والدہ اس نکاح سے ناراض تھی اس نے چھوٹی لڑکی کو طلاق دلوا کر بڑی لڑکی کا نکاح کر دیا۔

کیا فوراً بعد طلاق کے بڑی لڑکی کا نکاح اس شخص سے جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب :-** اگر چھوٹی لڑکی سے خلوت بھی نہیں ہوئی تھی، اور قبل خلوت اس کو طلاق دی گئی تو عدت اس پر واجب نہیں[1]، اس حالت میں اس کی بہن سے فوراً نکاح صحیح ہے، لیکن والدہ ولی نہیں اگر بڑی لڑکی نابالغہ ہے تو بدون بھائی کی اجازت کے نکاح صحیح نہ ہوگا۔ فقط

**بیوی کو طلاق دے کر اس کی بیوہ بہن سے شادی کرے تو یہ درست ہے یا نہیں؟**

**سوال (۵۱۳)** دو بھائیوں کا نکاح دو بہنوں سے ہوا تھا، اب بڑا بھائی فوت ہوگیا اس کی بیوی بالغ ہے، تو چھوٹا بھائی اپنی بیوی نابالغہ کو طلاق دے کر اپنے بڑے بھائی کی بیوی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

---

[1] قال لزوجته غیر المدخول بها: "انت طالق ثلاثا" وقعن الخ وان فرق بانت بالاولی لا الی عدة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص ۶۲۶ ج ۲) ظفیر



**الجواب :-** اگر چھوٹا بھائی اپنی زوجۂ نابالغہ کو طلاق دے کر اس کی بڑی بہن سے نکاح کرے تو یہ درست ہے، لیکن اگر وہ چھوٹا بھائی اب بھی نابالغ ہے تو اس کی طلاق واقع نہ ہوگی، اور اگر بالغ ہے تو اس کی طلاق واقع ہو جاوے گی، اور اگر وہ خلوۃ اپنی زوجہ نابالغہ سے کر چکا ہے تو اوس کی عدۃ پوری ہونے کے بعد اوس کی بڑی بہن سے نکاح کرے۔ فقط

**حمیدہ کو نیک بتا کر نکاح کر دیا، بعد میں وہ فاحشہ نکلی اور آتشک میں مبتلا، تو یہ نکاح ہوا یا نہیں ؟**

**سوال (۵۱۴)** زید کو ایک معتبر شخص بکر نے یقین دلایا کہ حمیدہ ایک زن نہایت سلیم الطبع اور خوش اخلاق ہے، اسی بناء پر زید نے حمیدہ کو نکاح میں قبول کیا، مجلسِ نکاح میں نہ قاضی تھا نہ بکر، باوجود وعدہ شریک مجلس نکاح نہ ہوا، ایک گواہ برادرِ حقیقی حمیدہ اور ایک وکیل جو بالکل حمیدہ کے حالات سے ناواقف تھا مجلسِ نکاح میں تھے اور کوئی نہ تھا۔

بعد نکاح حمیدہ مرضِ آتشک میں مبتلا اور حرکات و سکنات میں فاحشہ وبے حیا ظاہر ہوئی، کیا نکاح ہوا اور مہر واجب ہے ؟

**الجواب :-** جب کہ ایجاب وقبول دو گواہوں کی روبرو ہوگیا نکاح صحیح ہوگیا، عورت کے عیوب کی وجہ سے اگر زید اس کو رکھنا نہ چاہے تو طلاق دے دیوے، اور بصورتِ دخول یا خلوتِ صحیحہ مہر پورہ بذمۂ زید لازم ہے۔ اور اگر بکر نے عمداً جھوٹ بولا اور دھوکہ دیا تو وہ عاصی ہوگا۔ فقط

---

# چوتھا باب

# مُحَرَّمَات

یعنی

## وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے

## پہلی فصل : حرمتِ نکاح بہ سببِ نسب

**علاتی بہن کے لڑکے کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟**

**سوال (۵۱۵)** زید بنتِ ابنِ اخت علاتی را بنکاحِ خود در آورد، پس نکاحش جائز است یا نہ؟ و بر زید چہ سزا آید، شرعاً اگر آں نکاح جائز است؟

**الجواب** :- با بنتِ ابنِ اخت علاتی نکاح حرام است، و ناکح مستوجب تعزیر است، و اگر توبہ نکند و زنِ مذکور را علیحدہ نہ کند باو مشاربت و مواکلت و مجالست ترک کردہ شود۔

قال اللہ تعالیٰ : وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ الآیۃ ای وَحُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ[1]

وقال تعالیٰ: فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ[2] الآیۃ

فقط

---

[1] دیکھئے سورۃ النساء ۴۔ [2] سورۃ الانعام ۔ ۸



**سوتیلی خالہ سے نکاح جائز نہیں**

**سوال (۵۱۶)** سوتیلی خالہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اور آیتِ کریمہ میں لفظ خٰلٰتُکُمْ سے کیا مراد ہے، اور لفظ جمع سے کیوں تعبیر فرمایا ہے؟

**الجواب** :- وَخٰلٰتُکُمْ[1] میں ہر سہ اقسام کی خالات داخل ہیں، اور سب سے نکاح حرام ہے۔ خواہ ماں کی حقیقی بہن ہو، یا باپ میں شریک یعنی علاتی بہن ہو، یا ماں میں شریک یعنی اخیافی بہن ہو۔ ھٰکذا فی کتب التفسیر و الفقہ[2]۔

**حقیقی بھانجہ اور حقیقی بھتیجہ کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں**

**سوال (۵۱۷)** ماموں حقیقی کو اپنے بھانجہ حقیقی کی بنت سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اور چچا حقیقی کو اپنے ابن الاخ حقیقی کی بنت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** :- واضح ہو کہ قرآن شریف میں محرمات کے بیان میں جو ارشاد ہے: وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ[3] اس سے یہ مراد ہے کہ خواہ بھائی اور بہن کی بناتِ صلبیہ ہوں یا ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد ہو،

پس جیسے بھانجی سے نکاح حرام ہے بھانجہ کی دختر سے بھی نکاح حرام ہے نیچے تک، اور جیسے بھتیجی حرام ہے بھتیجہ کی دختر بھی حرام ہے وان سفلت،

پس عدمِ جوازِ نکاح ساتھ بنتِ ابن الاخت کے یا بنتِ ابن الاخ کے نصِ قطعی سے ثابت ہے اس میں کسی کا اہلِ حق میں سے خلاف نہیں ہے۔

تفسیرِ خازن میں ہے:

---

[1] سورۃ النساء ۴۔ [2] دخل فیہ الاخوات المتفرقات وبناتھن الخ والعمات والخالات المتفرقات (البحر الرائق ص ۹۹ ج ۳)۔ [3] سورۃ النساء ۴۔ ۱۲ ظفیر

والبنت عبارۃ عن کل انثیٰ رجع نسبھا الیک بالولادۃ بدرجۃ او درجات ، الی ان قال قولہ تعالیٰ وبنات الاخ ای حرمت علیکم بنات الاخ الخ، وبنات الاخت وھی عبارۃ عن کل امرأۃ لاخیک او لاختک علیھا ولادۃ یرجع نسبھا الی الاخ او الاخت ، فیدخل فیھن جمیع بنات اولاد الاخ و الاخت وان سفلن الخ

(خازن ص ۴۰۴ جلد اول)

علاتی بہن کی پوتی حرام ہے

**سوال** (۵۱۸) زید اپنی علاتی بہن کی پوتی سے نکاح کرنا چاہتا ہے ، نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب** :- تمام مفسرین اور علماء اہل سنت وجماعت اس پر متفق ہیں کہ آیۃ کریمہ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ[1] سے ہر قسم کی بہن کی اولاد سے اور اولاد کی اولاد سے نکاح حرام ہے ، یعنی خواہ بہن عینی حقیقی ہو یا علاتی یعنی صرف باپ میں شریک ہو ، یا اخیافی یعنی صرف ماں میں شریک ہو۔

پس اگر سوتیلی بہن سے علاتی یا اخیافی بہن مراد ہے تو اس کی پوتی سے نکاح قطعاً حرام ہے ۔ کذا فی عامۃ کتب الفقہ[2] ۔ فقط

ایک شوہر سے لڑکا ہو ، دوسرے شوہر سے لڑکی ان میں نکاح جائز نہیں ۔

**سوال** (۵۱۹) زینب کے دو نکاح ہوئے ، پہلے شوہر متوفی سے دو لڑکے اور شوہر ثانی موجودہ سے دو لڑکیاں ہیں ۔ آیا ان دونوں لڑکوں اور لڑکیوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

---

[1] سورۃ النساء ۴ ۔ [2] ودخل فیہ الاخوات المتفرقات وبناتھن وبنات الاخوۃ المتفرقین والعمات والخالات المتفرقات لان الاسم یشمل الکل (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۹۹ ج ۳) ظفیر



**الجواب** :- وہ دونوں لڑکے اور لڑکیاں بھائی بہن ہیں ، ان میں باہم نکاح جائز نہیں ہے[1] ۔

محارم سے نکاح فاسد ہے یا باطل ؟

**سوال** (۵۲۰) اگر کسی نے اپنے محارم سے نکاح کیا ہو تو وہ نکاح فاسد ہوگا یا باطل ؟

**الجواب** :- وہ نکاح باطل ہے اور اگر فقہاء نے کہیں اس پر اطلاق فاسد کا کیا ہے تو اس سے مراد بھی باطل ہے ۔

علاتی خالہ سے نکاح جائز نہیں

**سوال** (۵۲۱) زید کے خسر کے دو بیوی ہیں ، ایک بیوی سے جو لڑکی ہے وہ زید سے منسوب ہے ، اور دوسری بیوی سے جو لڑکی ہے اس سے زید کے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں ، یعنی زید کے لڑکے کا نکاح اپنی سوتیلی خالہ سے درست ہے یا نہیں ؟

**الجواب** :- زید کے خسر کی دونوں لڑکیاں جو زید کے خسر کی دو زوجہ کے بطن سے ہیں وہ دونوں لڑکیاں علاتی بہنیں یعنی باپ شریک بہنیں ہیں ۔ پس زید کے پسر کا نکاح اس کی خالہ علاتی سے درست نہیں ہے ۔ قال اللہ تعالیٰ : حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ[2] اس آیت سے ہر قسم کی خالہ کی حرمت ثابت ہے ، یعنی عینی و علاتی و اخیافی ہر قسم کی خالہ سے نکاح حرام ہے[3] ۔

---

[1] قال اللہ تعالیٰ : وَحُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ (سورۃ النساء ۴) [2] سورۃ النساء ۴ ۔

[3] دخل فیہ الاخوات المتفرقات وبناتھن وبنات الاخوۃ المتفرقین والعمات والخالات المتفرقات لان الاسم یشمل الکل (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۹۹ ج ۳) ظفیر

بہن کی نواسی سے نکاح درست نہیں

**سوال (۵۲۲)** کیا فرماتے ہیں علماء کہ زید کے عقدِ نکاح میں ہندہ اور رضیہ دو عورتیں تھیں، ہندہ کے بطن سے ایک بیٹی مخدومہ پیدا ہوئی اور رضیہ کے بطن سے ایک بیٹا بکر پیدا ہوا، اب مخدومہ کی سگی نواسی سے بکر کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

**الجواب:-** مخدومہ کی نواسی سے بکر کا نکاح درست نہیں ہے۔

کما قال اللہ تعالیٰ: وَبَنَاتُ الْاَخِ[1] (الآیۃ) (ای حرمت علیکم)۔

فقط واللہ اعلم

نکاحِ فاسد و باطل کا فرق

**سوال (۵۲۳)** نکاحِ فاسد و باطل میں کیا فرق ہے؟

**الجواب:-** اس بارے میں اقوالِ فقہاء مختلف ہیں

محقق ابن ہمام فرماتے ہیں کہ:

"نکاح باطل و فاسد میں کچھ فرق نہیں ہے"[2]

اور بعض کتب سے فرق ظاہر ہوتا ہے، جیساکہ شامی میں اس کی تفصیل موجود ہے من شاء فلیراجع الیہ[3]۔

انیافی بہن کی دختر سے نکاح جائز نہیں

**سوال (۵۲۴)** امینہ کے شوہر عظیم نے انتقال کیا، ایک دختر سائرہ چھوڑی، سائرہ کی شادی محمد سے ہوئی، محمد کے نطفہ سے ایک لڑکی سکینہ پیدا ہوئی۔ امینہ نے ایام عدت گذر جانے کے بعد عثمان سے عقدِ ثانی کیا، عثمان کے نطفہ سے عبدالکریم پیدا ہوا۔ اب عبدالکریم

[1] سورۃ النساء ۴۔ فیدخل فیہن جمیع بنات اولاد الاخ والاخت ان سفلن الخ (تفسیر خازن ص ۴۰۴ ج ۱) [2] فیہ انہ لا فرق بین الفاسد والباطل فی النکاح، بخلاف البیع، کما فی نکاح الفتح، لکن فی البحر عن المجتبیٰ: کل نکاح اختلف العلماء فی جوازہ کالنکاح بلا شہود، فالدخول فیہ موجب للعدۃ، واما نکاح (باقی [illegible])



کا نکاح محمد کی لڑکی سکینہ سے ہوگیا ہے، کیا یہ نکاح جو اخیافی بہن کی دختر سے ہوا شرعاً جائز ہے یا کیا؟

**الجواب:-** یہ نکاح جو اخیافی بہن کی دختر سے ہوا قطعی حرام اور ناجائز ہے، بناتُ الاخت کی حرمت قرآن شریف میں منصوص ہے اور ہر سہ قسم کی اخت اس میں شامل ہے، عینی ہو یا علاتی یا اخیافی کما فی عامۃ کتب الفقہ والتفسیر۔ قال فی المدارک[1]: قولہ تعالیٰ وَاَخَوَاتُکُمْ لاب وام او لاب او لام وَعَمّٰتُکُمْ من الاوجہ الثلاثۃ وَخٰلٰتُکُمْ کذالک وَبَنَاتُ الْاُخْتِ کذالک الخ

وھکذا فی الجلالین وغیرہ من کتب التفاسیر۔ فقط

سوتیلی بہن سے نکاح جائز نہیں

**سوال (۵۲۵)** سوتیلی بہن سے جو دوسرے باپ سے ہو نکاح جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب:-** جائز نہیں ہے۔ لقولہ تعالیٰ: وَاَخَوَاتُکُمْ[2] ای حرمت علیکم الآیۃ

بھانجی بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

**سوال (۵۲۶)** بھانجی یا بھتیجی کی لڑکی کے ساتھ نکاح درست ہے یا نہیں؟

**الجواب:-** جیساکہ بھانجی اور بھتیجی حقیقی سے نکاح حرام ہے ان کی دختر سے بھی حرام ہے، کیوں کہ لفظِ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ[3] نیچے تک جملہ اولادِ اخ واخت و اولادِ اولادِ اخ واخت کو شامل ہے۔

(حاشیہ کا بقیہ) منکوحۃ الغیر ومعتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ الخ (رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲) [1] دیکھئے آیت وَحُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ الخ تفسیر مدارک التنزیل ص ۱۶۹ ج ۱

[2] سورۃ النساء ۴۔ وَاَخَوَاتُکُمْ لاب وام او لاب او لام (مدارک التنزیل ص ۱۶۹ ج ۱)

[3] سورۃ النساء ۴۔

کما فی تفسیر الخازن:

وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ وھی عبارۃ عن کل امرءۃ لاخیک او لاختک علیھا ولادۃ یرجع نسبھا الی الاخ او الاخت فیدخل فیھن جمیع بنات اولاد الاخ والاخت وان سفلن الخ[1] فقط

**سوتیلی بہن کی پوتی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟**

**سوال (۵۲۷)** زید کا عقد اس کی سوتیلی بہن کی پوتی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

صورت یہ ہے کہ بکر نے اول ایک عقد کیا جس سے ہندہ پیدا ہوئی اور ہندہ سے خالد اور خالد سے سلیمہ پیدا ہوئی، بعد اس کے بکر نے ایک اور عقد کیا، اس سے زید پیدا ہوا، آیا زید کا عقد سلیمہ سے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب:-** زید کا نکاح اس صورت میں سلیمہ سے درست نہیں ہے، حرامِ قطعی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ: وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ الآیۃ[2]

**نواسی سے نکاح حرام ہے اور اس کے معاون فاسق ہیں۔**

**سوال (۵۲۸)** زید نے حقیقی نواسی سے عقد کیا تو زید کے لئے شرعاً کیا حکم ہے اور جو لوگ اس کے معاون و مددگار رہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

**الجواب:-** نواسی حقیقی سے نکاح کرنا قطعاً حرام ہے اور یہ نصِ قطعی سے ثابت ہے[3]، لہٰذا مرتکب اس فعلِ شنیع کا فاسق و فاجر ہے اور اگر وہ توبہ

---

[1] تفسیر خازن ص۲۸۰ ج۱ [2] سورۃ النساء ۴ [3] حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ (سورۃ النساء ۴) والبنت عبارۃ عن کل انثی رجع نسبھا الیک بالولادۃ بدرجۃ او درجات (تفسیر خازن ص۲۸۰ ج۱) ؛ ظفیر



نہ کرے اور اس کو علیحدہ نہ کرے تو اس سے متارکت ومقاطعت لازم ہے اور جو لوگ اس کے معاون و مددگار رہیں اور اس کا ساتھ دیتے رہیں وہ بھی فاسق ہیں، اعانتِ معصیت بھی معصیت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ[1]۔ فقط

**سوتیلے بھائی کی نواسی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟**

**سوال (۵۲۹)** زید و عمر دونوں سوتیلے بھائی ہیں، یعنی ایک باپ اور دو ماں سے، تو زید کی نواسی کا نکاح عمر سے کیا جاوے تو درست ہے یا نہیں؟

**الجواب:-** تینوں قسم کے بھائی یعنی عینی، علاتی، اخیافی بھائی کی اولاد اور اولاد کی اولاد سے نکاح حرام ہے۔ لقولہ تعالیٰ: وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ[2]

**علاتی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے**

**سوال (۵۳۰)** اپنی علاتی بہن کی پوتی سے نکاح جائز ہے کہ نہیں؟

**الجواب:-** علاتی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے، کما فی الجلالین فی تفسیر قولہ تعالیٰ: وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ وتدخلن فیھن بنات اولادھن[3] ـــــ وفی الدر المختار: حرم الخ وفرعہ الخ و بنت اخیہ واختہ وبنتھا الخ[4] ـــــ وایضاً فی الجلالین فی تفسیر قولہ تعالیٰ: وَاَخَوَاتُكُمْ من جھۃ الاب او الام الخ[5] ؛ فقط

**بھتیجہ اور بھانجی سے نکاح درست نہیں**

**سوال (۵۳۱)** بہشتی زیور میں ہے کہ بھتیجہ اور بھانجی سے نکاح درست نہیں، یہ مسئلہ صحیح ہے یا نہ؟

---

[1] المائدہ ۱۔ [2] سورۃ النساء ۴۔ [3] دیکھئے تفسیر جلالین سورۃ النساء آیت مذکور ص۳ ؛ [4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۱ ج۲ [5] تفسیر جلالین سورۃ النساء آیت مذکور ص۳ ؛ ظفیر

**الجواب** :- یہ مسئلہ بھی صحیح ہے کہ عورتوں کو اپنے بھتیجہ عینی وعلاتی واخیافی اور بھانجہ حقیقی وعلاتی واخیافی سے نکاح جائز نہیں[1] - البتہ چچا زاد بھائی اور بہن کی لڑکی سے نکاح درست ہے - فقط

**چچا زاد بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟**

**سوال (۵۳۲)** حامد کے دو لڑکے بکر و عمر ہیں اور بکر کا لڑکا زید، اور عمر کا لڑکا الیاس ہے - آیا زید کا نکاح الیاس کی لڑکی سے ہوسکتا ہے؟ جن کا آپس میں چچا بھتیجی کا رشتہ ہے -

**الجواب** :- ہوسکتا ہے یہ صورت اُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[2] میں داخل ہے

**علاتی نواسی سے شادی درست نہیں ہے**

**سوال (۵۳۳)** میاں بھائی کی دو زوجہ بی جان وعمدہ بی بی ہیں۔ بی جان سے ایک لڑکا محبوب اور عمدہ بی سے ایک لڑکی مسماۃ حشمت اس کی لڑکی معصوم بی اس کی لڑکی قطب بی ہے - محبوب کا نکاح قطب بی سے جائز ہے یا نہیں؛

**الجواب** :- مسماۃ قطب بی محبوب کی بہن علاتی حشمت بی کی نواسی ہے لہذا نکاح محبوب کا مسماۃ قطب بی سے حرام قطعی ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی - وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ[3] الآیہ پس جیسے بہن سے نکاح حرام ہے - بہن کی اولاد اور اولادِ اولاد سے بھی نکاح حرام ہے اور یہی مراد ہے بنات الاخت سے اور اخت میں تینوں قسم کی اخت داخل ہیں - عینی علاتی اخیافی[4]

---

[1] حرم علی المتزوج ذکرا کان او انثیٰ اصلہ و فرعہ علا اونزل و بنت اخیہ واختہ و بنتہا (در مختار) کما یحرم علیہ تزوج بنت اخیہ یحرم علیہا ابن اخیہ وھکذا الخ (رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۹) [2] سورۃ النساء - ۴ - ظفیر

[3] سورۃ النساء - ۴ - ظفیر

[4] دیکھئے تفسیر خازن ج ۱ ص ۴۰۴ ظفیر



**لڑکی کے لڑکے کی زوجہ سے نکاح حرام ہے**

**سوال (۵۳۴)** ع۱ نانا کی بیوہ سے جو کہ دوتے (نواسے) کی نانی ہو بلکہ دوسری کوئی غیر عورت ہو نکاح جائز ہے یا نہیں؟

ع۲ اگر دوتے یعنی پسر دختر کے دوسرے بھائی کے ساتھ کہ وہ بھی پسر دختر ہے اُس عورت بیوہ مذکورہ کے ساتھ ایجاب وقبول شرعی ہوچکا ہو تو اگر نانا ایسی عورت مخطوبہ پسر دختر خود کے ساتھ نکاح کرے تو جائز ہے یا نہ؟ -

**نانا کی بیوہ سے نکاح درست نہیں**

ع۳ اگر نانا شیخ فانی ہو اور وہ اپنا نکاح کسی عورت سے محض خدمت کے لئے کرے اور مجامعت پر قادر نہ ہو تو بعد وفات نانا کے اُس عورت سے نواسے کا نکاح جائز ہے؟ -

**وَلَا تَنْکِحُوْا کی تفسیر**

ع۴ اس عبارت تفسیر مولانا ابو السعودؒ کا کیا مطلب ہے جو بذیل آیت وَلَا تَنْکِحُوْا مَا نَکَحَ اٰبَاءُکُمْ الآیہ ہے؟ -

**الجواب** :- ع۱ حرام ہے بقولہ تعالیٰ وَلَا تَنْکِحُوْا مَا نَکَحَ اٰبَاءُکُمْ مِّنَ النِّسَاءِ الآیہ (سورۃ النساء) - ۳ - وقال فی العالمگیریہ. نساء الاٰباء والاجداد من جہۃ الاب او الام وان علوا فہؤلاء محرمات علی التابید نکاحا ووطیا[1]

ع۲ اگر ایجاب وقبول نکاح کا ہوچکا تھا یعنی نکاح شرعی حسب قاعدہ شرعیہ ایجاب وقبول کے ساتھ ہوچکا تھا تو نانا کا نکاح زوجۂ پسر دختر خود سے فاسد اور حرام اور ناجائز ہے اور اگر خطبہ ہوا تو نانا سے نکاح اوس مخطوبہ پسر دختر کا جائز ہے -

ع۳ ایسی حالت میں بھی پسر دختر کا نکاح اپنے نانا کی منکوحہ سے درست نہیں - کما مر فی الجواب الاول -

ع۴ جو کچھ حاصل اس عبارت ابو السعودؒ کا ہے وہی مذہب ہے جمہور کا اور حنفیہ کا کہ نکاح اگر صحیح ہوا تو نفس نکاح موجب حرمت . اور اگر فاسد ہو تو بعد

---

[1] عالمگیری ص ۲۱۴ ظفیر

وطی و زنا بجری مجراہ حرمت ثابت ہو گی۔ قال فی العالمگیریہ فلو تزوجہا نکاحًا فاسدًا لا تحرم علیہ امہا بمجرد العقد بل بالوطی کذا فی البحر[1]۔ پس اگر پسر دختر کی منکوحہ کے ساتھ نانا نے نکاح کیا تھا تو نکاح فاسد تھا اور اگر مخطوبہ کے ساتھ کیا تھا تو صحیح ہوا اور شیخ ضعیف کے حق میں تحرک قلب یا ازدیاد تحرک قلب قائم مقام شہوۃ کے ہے[2]

منکوحہ کی لڑکی سے نکاح حرام ہے

سوال (۵۳۵) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا لیکن وہ عورت ابھی تک والدین ہی کے گھر میں تھی اور کوئی دخول وغیرہ زید کا اس کے ساتھ نہیں ہوا تھا کہ عمر اوسے اغوا کر کے لے گیا۔ عرصہ دراز تک منکوحہ زید عمر کے یہاں رہی اور عمر سے اوس عورت کے دو بیٹیاں پیدا ہوئیں تو زید یا زید کا بھائی ان لڑکیوں سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور یہ دونوں لڑکیاں نسب میں کس کی طرف منسوب ہوں گی؟۔

الجواب :۔ در مختار میں ہے لان للعقد حکم الوطی حتی لو نکح مشرقی بمغربیۃ یثبت نسب اولادھا منہ الخ وفیہ فی ثبوت النسب وقد اکتفوا بقیام الفراش بلا دخول کتزوج المغربی بمشرقیۃ بینہما سنۃ فولدت لستۃ اشھر منذ تزوجہا الخ[3]۔

الغرض جب کہ شرعًا فراش ثابت ہے اور اولاد زید کی منکوحہ زید کی طرف منسوب ہے اور اس سے ثابت النسب ہے تو زید کا نکاح اپنی اولاد سے درست نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح زید کا بھائی بھی اس سے نکاح نہیں کر سکتا کہ وہ

---

[1] دیکھئے البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱ ج ۳ [2] حد الشھوۃ فی امرأۃ نحو شیخ کبیر تحرک قلبہ او زیادتہ۔ الدر المختار علی ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲

[3] الدار المختار علی ہامش رد المختار ص ۸۶۷ ج ۲۔ ظفیر۔



لڑکی زید کے بھائی کی بھتیجی ہوتی۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الولد للفراش وللعاھر الحجر[1]۔ فقط۔

علاتی بہن کی اولاد سے نکاح

سوال (۵۳۶) ایک شخص خلیل خان نے اپنے سوتیلے بھانجے مروان خان کی پوتی سے نکاح کیا ہے یہ نکاح شرعًا جائز ہے یا نہیں، بھانجہ سے مراد یہ ہے کہ مروان خلیل خان کی علاتی بہن کا بیٹا ہے رخصت ابھی تک نہیں ہوئی ہے فریقین کا قول ہے کہ خواہ نکاح جائز نہ ہو تو ہم زنا ہی کرائیں گے شرعًا کیا حکم ہے؟۔

الجواب :۔ علاتی بہن کی اولاد سے نکاح کرنا ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ عینی بہن کی اولاد سے نکاح حرام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نساء محرمات کے بیان میں فرمایا وبنات الاخ وبنات الاخت وفی تفسیر المدارک واخواتکم لاب وام اولاب اولام وعماتکم من الاوجہ الثلاثۃ وخالاتکم کذلک وبنات الاخ کذلک وبنات الاخت کذالک[2] الخ۔ وفی الخازن ...... وبنات الاخ وبنات الاخت وھی عبارۃ عن کل امرأۃ لاخیک اولاختک علیھا ولادۃ ویرجع نسبہا الی الاخ اوالاخت فیدخل فیھن جمیع بنات اولاد الاخ والاخت وان سفلن الخ (خازن ص ۳۴۰ ج ۱)

اس عبارت اخیرہ کا مطلب صاف یہ ہے کہ بھائی اور بہن عینی ہوں یا علاتی یا اخیافی ان کی اولاد نیچے تک حرام ہے۔ پس علاتی بھانجہ کی پوتی سے نکاح کرنا قطعًا حرام ہے اور حرمت اس کی نص صریح قطعی سے ثابت ہے۔ جو شخص مرتکب اس کا ہو گا فاسق و فاجر و عاصی ہے۔ اور فریقین کا قول بمقابلہ حکم شریعت کے کہ گو عقد حرام ہی کیوں نہ ہو الخ سخت معصیت اور دلیری ہے

---

[1] مشکوٰۃ شریف۔ ظفیر۔ [2] مدارک ص ۱۶۹ ج ۱/۱۶۰

ان کو فوراً اس سے توبہ کرنی چاہئے اور لڑکی کو رخصت نہ کرنا چاہئے کہ وہ نکاح نہیں ہوا اور اگر وہ اس فعل سے توبہ نہ کریں اور لڑکی کو رخصت کردیں تو اہل برادری کو ان سے متارکت کرنی چاہئے جو لوگ شریک اور معاون ہوں گے وہ سب فاسق اور گنہ گار اور شریعت کا مقابلہ کرنے والے سمجھے جاویں گے اور ایسی دلیری سے شریعت غرا کے مقابلہ میں خوف کفر ہے۔ فی الفور سب کو تائب ہوجانا لازم ہے۔ اور اس نکاح کو باطل سمجھیں وہ نکاح ایسا ہی ہے جیسا اپنی ماں بیٹی بہن سے کوئی شخص نکاح کرے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ واللہ ولی التوفیق۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ مفتی مدینہ عربیہ

---



# دُوسری فصل حرمتِ نکاح

## بہ سبب مصاہرت

**سوال (۵۳۷)** جس عورت کا پستان دبایا اس کی لڑکی سے اس کے لڑکے کا نکاح جائز نہیں

بکر نے ایک بالغہ لڑکی کی پستان کو بہ نظر شہوت چھوا یعنی مس کیا جماع نہیں کیا اس لڑکی کا نکاح بکر کے فرزند سے جائز ہے یا نہیں ؛

**الجواب :۔** اس صورت میں بکر کے فرزند کا نکاح اس لڑکی سے درست نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار[1] والشامی۔ فقط

**سوال (۵۳۸)** ساس کا بوسہ شہوت کے ساتھ لینے سے بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہوجاتی ہے

اگر اپنی بیوی بوجہ لمس یا قبلہ بالشہوۃ اپنی ساس یا سالی سے کرنے سے حرام ہوجائے تو تجدید نکاح سے حلال ہوجاتی ہے یا ہمیشہ کے لئے حرام ہے ؟

**الجواب :۔** ساس کے مس بالشہوت علی شرطہ کرنے سے زوجہ ہمیشہ کو حرام ہوجاتی ہے علیحدہ کرنا اس کا واجب ہے اور پھر کبھی وہ نکاح میں نہیں آسکتی[2] اور سالی کو مس بالشہوۃ کرنا اگرچہ حرام ہے لیکن اس سے زوجہ حرام نہیں ہوتی[3]

**سوال (۵۳۹)** جس سالی کو شہوت سے چھوا وہ اپنے شوہر پر حرام نہ ہوئی

ہندہ پر یہ تہمت

---

[1] وحرم ایضاً بالصہریۃ اصل مزنیتہ الخ واصل ممسوستہ بشہوۃ الخ واصل ماستہ الخ وفروعہن مطلقاً (درمختار) لان المس والنظر سبب داع الی الوطء فیقام مقامہ فی موضع الاحتیاط قولہ بشہوۃ ای ولو من احدہما۔ قولہ مطلقاً یرجع الی الاصول والفروع ای وان علون وان سفلن (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۲۸۵ ج ۲) [2] ایضاً [3] وفی الخلاصۃ وطی اخت امرأتہ لاتحرم علیہ امرأتہ ای لاتثبت حرمۃ المصاہرۃ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲) ظفیر

لگائی جاتی ہے کہ اس کے بہنوئی نے اس کی چھاتی پر کرتہ اتار کر ہاتھ پھیرا ہے صرف زید کی جو مسماۃ کے شوہر کا حقیقی بھائی ہے۔ یہ شہادت ہے۔ اس شہادت کو مانتے ہوتے نکاح میں کچھ فرق تو نہیں آیا۔ اور ہندہ اپنے شوہر پر حرام تو نہیں ہوتی؟

الجواب:۔ ہندہ کے بہنوئی نے اگر یہ حرکت ہندہ کے ساتھ کی بھی ہو تو ہندہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی کیونکہ کوئی وجہ حرمت کی اس میں پائی نہیں گئی[۱] علاوہ بریں ایک شخص کے قول سے یہ تہمت ثابت بھی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر شوہر بھی خود اس فعل کو دیکھتا تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوتی۔ باقی اگر ہندہ اور اس کے بہنوئی میں درحقیقت ایسا معاملہ ہوا ہے تو وہ دونوں گنہ گار رہوتے توبہ کریں یہی اس کا کفارہ ہے

**سوال (۵۴۰)** لڑکے کی بیوی کو شہوت سے چھوا، اگر دو عادل گواہ نہیں ہیں تو کیا حکم ہے

ایک شخص اپنے لڑکے کی بیوی کے پاس زنا کرنے کی نیت سے دو رات گیا جب دوسری رات شخص مذکور بی بی مذکورہ کے سینہ کی طرف ہاتھ پہنچانے لگا تو عورت نے نیند سے بیدار ہو کر شور کیا لوگ جمع ہو گئے اور یہ فعل ایک مولوی کے سامنے ثابت ہو گیا اس وقت وہ مولوی ان باتوں سے انکار کر رہے ہیں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ اگر وہ شخص یا اوس کا پسر مس بالشہوۃ سے انکار کرے اور دو[۲] مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عدول کی شہادت سے مس بالشہوۃ ثابت نہ ہو تو حرمت مصاہرت اس صورت میں ثابت نہ ہوگی کیونکہ حرمت مصاہرۃ ان حقوق میں سے ہے جس میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کی ضرورت ہے

---

[۱] ولذا لو زنت امرأة رجل لم تحرم علیہ وجاز لہ وطؤھا عقب الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲) ظفیر۔



در مختار میں ہے۔ ولغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامرأتان[۱] الخ وفی باب المحرمات منہ وان ادعت الشہوۃ الخ وانکرہا الرجل فہو مصدق لا ہی[۲] در مختار ملخصاً فقط

**سوال (۵۴۱)** محض اس گمان سے کہ ہندہ کے شوہر نے اس کی ماں سے وطی کی ہندہ حرام نہیں ہوتی

ہندہ صغیرہ کا نکاح اوس کے اولیاء نے ایک شخص بالغ سے کر دیا اور یہ شخص بالغ ہندہ کی ماں کے پاس رہنے لگا اور اس قدر خلط ملط اس شخص کا ہندہ کی ماں سے ہوا کہ لوگوں کو گمان ہو گیا کہ یہ شخص ہندہ کی ماں سے صحبت کرتا ہے ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا چھ ماہ بعد اس نے بھی ہندہ کو نکال دیا پھر ہندہ بالغہ ہو گئی ہندہ نے تیسرے شخص سے نکاح کیا اوس نے ہندہ سے صحبت کی پھر اس نے بھی ہندہ کو نکال دی اور طلاق دے دی۔ آیا محض لوگوں کے گمان سے ہندہ کے شوہر اول پر حرمت ابدی ثابت ہو گی یا نہیں اور دوسرا عقد صحیح ہوا یا نہ دوسرے شخص نے جو ہندہ کو اپنے گھر سے نکال دیا اور طلاق دینا معلوم نہیں محض نکال دینے سے ہندہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔ الغرض دوسرا اور تیسرا نکاح صحیح ہے یا نہیں اب شوہر اول نے ہندہ کو طلاق بھی دے دی ہے تو اس صورت میں عدت ختم ہونے پر ہندہ اپنا نکاح چوتھے شخص سے کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ محض گمان سے ہندہ اپنے شوہر پر حرام نہ ہوگی[۳] اور بدون شوہر اول کے طلاق دینے کے جو دوسرا اور تیسرا نکاح ہوا وہ باطل ہوا اور اگر

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص ۵۱۵ ج ۴ ظفیر

[۲] ایضاً فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲۔ ظفیر۔

[۳] الیقین لا یزول بالشک، وہ اقرار کرے یا شرعی گواہ ہوں، یوں گمان سے کچھ نہیں ہوتا۔ ظفیر

کسی نے ان میں سے صحبت کی تو وہ حرام فعل ہوا توبہ کریں[1] اب جب کہ شوہر اول نے طلاق دے دی اور اس نے دخول وخلوت بھی نہ کیا تھا تو بلا عدت کے دوسرے شخص سے ہندہ کا نکاح صحیح ہے، فقط

**صلبی لڑکے کی بیوی سے نکاح حرام ہے | سوال (۵۴۲)** زید نے اپنے صلبی لڑکے کی زوجہ سے نکاح کرلیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ اہل اسلام نے زید سے کہا کہ یہ تیرے واسطے حرام ہے اس کو چھوڑ دے اور توبہ کر۔ زید نہ اس عورت کو چھوڑتا ہے نہ توبہ کرتا ہے۔ ایسے شخص سے میل جول رکھنا اور اپنے گورستان میں دفن کرنا اور میت کو غسل دلانا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب:۔** اپنے صلبی پسر کی زوجہ سے نکاح قطعاً حرام ہے اور وہ محرمات ابدیہ سے ہے کبھی بھی نکاح اس سے جائز نہیں ہو سکتا۔ قال اللہ تعالیٰ. وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ[2] "اور حرام کی گئی ہیں تم پر تمہارے صلبی بیٹوں کی زوجات" پس نکاح مذکور باطل ہوا اور شخص مذکور لائق تعزیر اور تنبیہ کے ہے۔ اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور اس عورت کو علیحدہ نہ کرے تو اس سے قطع تعلق کر دینا چاہئے اور کسی قسم کا میل اس سے نہ رکھنا چاہئے اور مردہ شوئی وغیرہ کی خدمت بھی اس سے نہ لی جاوے۔

**جوان داماد اور ساس دونوں ایک چادر میں سوئے تو حرمت مصاہرت ہوگی یا نہیں | سوال (۵۴۳)** جوان داماد اور جوان ساس شب کو ایک چارپائی پر اوپر سے ایک ہی

---

[1] لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ وکذلک المعتدۃ الخ ولو تزوج بمنکوحۃ الغیر وہو لا یعلم انہا منکوحۃ الغیر فوطئہا تجب العدۃ وان کان یعلم انہا منکوحۃ الغیر لا تجب حتی لا یحرم علی الزوج وطئہا (عالمگیری کشوری باب المحرمات قسم سادس ص $\frac{۲۸۰}{ج۲}$) ظفیر

[2] سورۃ النساء - ۴۔



چادر اوڑھے ہوتے سوتے اور وہ معمولی کپڑے پہنے ہوتے تھے۔ چند شب تک ایسا ہوا۔ شہوت ہونے نہ ہونے کی ابھی اس لئے تحقیق نہیں کی گئی کہ شاید مضاجعت میں اس کی ضرورت نہ ہو۔ آیا مضاجعت کا یہ حکم ہے کہ اس کا موجب حرمت ہونا تحقیق شہوت پر موقوف ہے یا یہ حکم ہے کہ مثل بعض صور تقبیل کے یہ موجب حرمت ہے الا ان یتیقن بعدم الشہوۃ۔ پھر اس تیقن کا شرعاً کیا ذریعہ ہے آیا حلف یا کچھ اور؟

**الجواب:۔** مضاجعت میں سوائے اس کے کہ مس ہے اور کوئی یقینی امر نہیں ہے یعنی معانقہ یا مباشرۃ فاحشہ ضرور نہیں ہے۔ اور مس میں حکم حرمت مصاہرت شہوت کے ساتھ ہوتا ہے اور عدم شہوت میں قول ان کا بحلف مصدق ہے مگر جب کہ انتشار وغیرہ معلوم ہو تو اس کے قول کی تصدیق نہ کی جائے گی کما فی الشامی. ولم یذکر المس وقد منا عن الذخیرۃ ان الاصل فیہ عدم الشہوۃ مثل النظر فیصدق اذا انکر الشہوۃ الا ان یقوم الیہا منتشرا ای لان الانتشار دلیل الشہوۃ[1] الخ

**بیوی کے دھوکہ میں حالت شہوت میں لڑکی کو چھو دیا کیا حکم ہے | سوال (۵۴۴)** شخصے درحالت شہوت دختر خود را کہ زوجہ خود پنداشتہ بگرفت چوں معلوم نمود کہ دختر اوست نہ زوجہ او فوراً دست برداشت زوجہ اش بر وحرام خواہد شد یا نہ؟

**الجواب:۔** درمختار میں ہے وکذا لو فزعت فدخلت فراش ابیہا عریانۃ فانتشر لہا ابوہا تحرم علیہ امہا وفی الشامی قولہ فدخلت فراش ابیہا کنی بہ من المس والا فمجرد الدخول فی الفراش بغیر مس لا یعتبر شامی ص $\frac{۲۸۲}{ج۲}$[2] ۔ اس روایت سے معلوم ہوا

---

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{۳۹۰}{ج۲}$ ۔ ظفیر

[2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{۳۸۹}{ج۲}$ ۔ ظفیر

کہ حالت شہوت میں بلاحیلولہ مس کرنا دختر مشتہاہ کو حرام کرتا ہے اس کی ماں کو یعنی اپنی زوجہ کو ـــ

**باپ کی منکوحہ سے بعد طلاق شادی جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۵۴۵)** ایک مرد نے ایک عورت سے عقد کیا، نہ خلوت ہوئی نہ اس کو مرد نے دیکھا اور نہ اس کے گھر آئی اور اس کو طلاق دے دی بعد طلاق اس کے اس کا لڑکا عقد کر سکتا ہے یا نہیں؟

**الجواب:** ـــ نہیں کر سکتا ہے[1] (ارشاد ربانی ہے۔ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ۔ سورۃ النساء ـ ۴۔ ظفیر)

**منکوحہ کی ماں سے نکاح**

**سوال (۵۴۶)** عمر نے ہندہ کی صغیرہ لڑکی سے نکاح کیا مگر مجامعت نہیں کی۔ تھوڑے عرصہ بعد ہندہ بیوہ ہو گئی۔ ہندہ کی لڑکی کو طلاق دے کر عمر نے ہندہ سے نکاح کر لیا اور اولاد پیدا کی اولاد ولد الحلال ہو گی یا نہیں؟

**الجواب:** ـــ عمر کا نکاح ہندہ سے کسی حال میں اور کسی وقت درست نہیں۔ اور اولاد جو ہوئی ولد الحرام ہے جیسا کہ درمختار میں ہے۔ وام زوجتہ وجداتہا مطلقا بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ[2]۔

**لڑکے کی بیوی سے نکاح ہمیشہ حرام ہے یا عارضی طور پر**

**سوال (۵۴۷)** از زوجۂ ابن نکاح حرام است دائماً یا بعد طلاق یا وفات او جائز است ونیز از زوجہ ابن الاخ بعد موت او نکاح جائز است یا نہ؟

**الجواب:** ـــ از زوجہ ابن نکاح حرام است دائماً[3] واز زوجہ ابن الاخ بعد موت او وبعد عدت نکاح جائز است ـ

[3] وتحرم زوجۃ الاصل والفرع بمجرد العقد دخل بہا اولا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۸۲ ج ۲)

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۸۳ ج ۲۔ ظفیر

[1] وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم (النساء ـ ۴) ظفیر



**کسی نے ساس سے زنا کیا تو اس کی بیوی کیا کرے**

**سوال (۵۴۸)** زید نے اپنی دختر مسماۃ ہندہ کا عمر کے ہمراہ نکاح کر دیا تھا مگر اب تک ہندہ رخصت ہو کر عمر کے گھر نہیں گئی تھی اور عمر زید کے گھر آتا جاتا تھا اس اثناء میں عمر نے زید کی عورت کے ساتھ زنا کیا۔ ایک مرد اور دو عورتیں بھی دیکھ رہی تھیں بعد ازاں عمر شرمندگی کے باعث غیر ملک کو چلا گیا جو آج تک بہ انقضائے عرصہ دس گیارہ سال کے مفقود الخبر ہے۔ اور مزنیہ پہلے بھی اقرار کرتی تھی اور اب بھی اپنے اقرار پر قائم ہے کہ میرے ہمراہ میرے داماد نے فعل بد کیا ہے اور گواہان مذکور بھی اب تک اپنے قول پر قائم ہیں اب ہندہ کا نکاح عمر کے ہمراہ باقی ہے یا بوجہ حرمت مصاہرت کے رفع اور فسخ ہو گیا اور زوج آخر کے ہمراہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب:** ـــ درمختار میں ہے۔ وبحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لہا التزوج بآخر الا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ[1] الخ قولہ الا بعد المتارکۃ ای وان مضی علیہا سنون کما فی البزازیۃ وعبارۃ الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکۃ[2] الخ۔ پس واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں بلا تفریق قاضی یا متارکۃ شوہر ہندہ دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی البتہ اس وجہ سے کہ عمر مفقود الخبر ہو گیا ہے بربنائے مذہب امام مالک رح جس پر حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے مفقود ہونے کے وقت سے چار برس کے بعد زوجہ مفقود عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ شامی جلد ثالث باب المفقود میں ہے قولہ خلافا لمالک فان عندہ تعتد زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضی اربع سنین (الی ان قال) لقول القہستانی لو افتی فی موضع الضرورۃ لا باس بہ علی ما اظن[3] الخ اھ۔

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲۔ ظفیر [2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲۔ ظفیر [3] رد المحتار کتاب المفقود ص ۴۵۶ ج ۳ ظفیر

کتب فقہ مالکیہ میں ہے ولزوجۃ المفقود الرفع للقاضی والوالی ووالی الماء والا فلجماعۃ المسلمین فیوجل الحر اربع سنین ثم اعتدت کالوفاۃ و لا یحتاج فیہا الاذن من الحاکم۔ فقہ مالکیہ ۔ (دیکھئے الحیلۃ الناجزہ ص۱۳۴) ظفیر

**جس عورت کو شہوۃ سے چھوا اس کی پوتی سے نکاح جائز نہیں** سوال (۵۴۹) عمر نے ایک عورت کے ہاتھ کو بشہوت چھوا تو عمر کا نکاح اس عورت کی پوتی سے جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب :-** عمر کا نکاح اس صورت میں اس ممسوسہ بالشہوت کی پوتی سے درست نہیں ہے کما فی رد المحتار قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسبا ورضاعا وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسبا ورضاعا[۱] الخ

**بیٹے کی بیوی کو ننگی کر دیا اور سوائے جماع کے سب کیا تو کیا حکم ہے** سوال (۵۵۰) نتھو نے اپنے بیٹے فتو کی زوجہ سے فعل ناجائز کرنا چاہا اور زوجہ فتو پر نتھو اس قدر قادر ہو گیا کہ اس کو ننگی کر کے فعل ناجائز کا مرتکب ہوا مگر چونکہ عورت کی منشاء نہیں تھی اس بات پر قادر نہ ہو سکا جیسے سوئی میں دھاگہ پڑا ہوا ہو اور یہ امر کہ ایسا نہیں ہوا از بانی زوجہ فتو کی معلوم ہوا۔ اب اس عورت کا نکاح فتو سے جائز رہا یا نہیں۔ اور فتو یا اس کی زوجہ کے معاف کرنے سے نتھو کا یہ گناہ معاف ہو جاوے گا یا نہیں۔ نیز والدہ فتو نے بھی شہادت دی کہ ارادہ تھا مگر یہ فعل ہونے نہیں پایا۔ سوائے اس کے اور کوئی شہادت نہیں ہے ؟

**الجواب :-** حرمت مصاہرت محض مس بالشہوۃ سے بھی ثابت ہو جاتی ہے پس اگر دخول فرج داخل میں بھی نہ ہوا ہو تب بھی صورت

[۱] رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲ ظفیر



مذکورہ میں حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی[۱] اور فتو کی زوجہ فتو پر حرام ہو گئی فتو کو چاہئے کہ اس کو علیحدہ کر دے البتہ اگر فتو کو اس فعل کا یقین نہ ہو اور نہ دو گواہ اس فعل کے موجود ہیں تو محض عورت کے کہنے سے حرمت ثابت نہ ہو گی اور علیحدہ کرنا اس عورت کا فتو کے ذمہ لازم نہ ہو گا[۲] باقی اگر درحقیقت نتھو سے یہ فعل حرام ہوا ہے تو فتو کے معاف کرنے سے یا عورت کے معاف کرنے سے اس کا گناہ معاف نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کا گناہ ہے۔ البتہ اگر نتھو نے توبہ کر لی ہو گی تو جو گناہ اللہ کا ہوا وہ معاف ہو جاوے گا اور جو فتو کی حق تلفی ہوئی وہ فتو کے معاف کرنے سے معاف ہو جاوے گی۔

**بیوی کی لڑکی سے صحبت کی کوشش کی تو کیا حکم ہے** سوال (۵۵۱) زید نے ہندہ بیوہ سے نکاح کیا۔ ہندہ کے پہلے خاوند سے ایک لڑکی جس کی عمر دس سال ہے ساتھ آئی۔ زید نے اس لڑکی سے صحبت کی لیکن بوجہ نابالغہ اور مقام تنگ ہونے دخول نہیں ہوا۔ لیکن زید نے دخول ہو جانے کی کوشش بہت کی تو ہندہ زید کی نکاح میں رہی یا نہیں ؟

**الجواب :-** اس صورت میں زید کی منکوحہ زید پر حرام ہو گئی اس کو علیحدہ کر دینا چاہئے[۳]۔

[۱] وحرم ایضا بالصہریۃ اصل مزنیتہ واصل ممسوسۃ بشہوۃ واصل ماستہ الخ وفروعہن مطلقا والعبرۃ للشہوۃ (در مختار) قولہ مطلقا یرجع الی الاصول والفروع ای وان علون وان سفلن (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۵ ج۲) ظفیر۔ [۲] وثبوت الحرمۃ بلمسہا مشروط بان یصدقہا ویقع فی اکبر رأیہ صدقہا وعلی ہذا ینبغی ان یقال فی مسہ ایاہا لا تحرم علی ابیہ وابنہ الا ان یصدقہا او یغلب علی ظنہ صدقہا ثم رأیت عن ابی یوسف ما یفید ذلک الخ (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۶ ج۳) ظفیر

[۳] قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسبا ورضاعا وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسبا ورضاعا کما فی الوطی الحلال (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲) قال فی المعراج بنت خمس لا تکون مشتہاۃ اتفاقا وبنت تسع فصاعدا مشتہاۃ اتفاقا وفیما بین الخمس والتسع اختلاف الروایۃ والمشائخ الخ

سوال | بیٹے کی بیوی کا دعویٰ ہے کہ خسر نے میرے ساتھ زنا کیا، خسر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

(۵۵۲) زینب نے دعویٰ کیا کہ میرے خسر نے میرے ساتھ زنا کیا شب کے وقت۔ اور کوئی شاہد نہیں۔ زینب قسم کھاتی ہے اور اس کا خسر انکار کرتا ہے تو قول زینب معتبر ہے یا نہیں ؟

الجواب :- بدوں شہادت معتبرہ کے مجرد قول زینب اس کے شوہر کے حق میں معتبر نہ ہوگا[1] یعنی وہ عورت اپنے شوہر سے علیحدہ نہ کی جاوے گی بلکہ اگر زینب اور اس کا خسر یعنی زانی اور مزنیہ دونوں مقر زنا کے ہوں اور شوہر اس کو تسلیم نہ کرے اور شہادت معتبرہ موجود نہ ہو تو شوہر کے حق میں حرمت ثابت نہ ہوگی۔[2]

سوال (۵۵۳) | جس سے منگنی بطور ایجاب وقبول ہوئی اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں

عبداللہ بالغ کی منگنی بطور ایجاب وقبول ہوئی۔ لڑکی نابالغہ کے باپ نے ایجاب کیا۔ وہ لڑکی حالت صغر میں ہی مرگئی۔ حالت حیات میں اپنے والدین کے یہاں رہی دخول کی نوبت نہیں آئی۔ اور بوقت ایجاب کوئی خطبہ نکاح نہیں ہوا تھا اب اس لڑکی کا والد بھی فوت ہوگیا اب عبداللہ لڑکی کی والدہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- اگر لڑکی کی جانب سے باپ نے ایجاب کیا اور لڑکے بالغ نے قبول کیا دو گواہوں کے سامنے تو نکاح صحیح ہوگیا اور اس لڑکی کی ماں محرمات ابدیہ

[1] ان ادعت الشھوة فی تقبیلہ او تقبیلھا ابنہ وانکرھا الرجل فھو مصدق لاھی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر

[2] و ثبوت الحرمۃ بلمسھا مشروط بان یصدقھا ویقع فی اکبر رائہ صدقھا وعلی ھذا ینبغی ان یقال فی مسہ ایاھا لا تحرم علی ابیہ وابنہ الا ان یصدقاھا او یغلب علی ظنہ صدقھا ثم رأیت عن ابی یوسف ما یفید ذالک (البحر الرائق ص ۱۰۷ ج ۳) ظفیر



میں سے ہوگئی اور اس لڑکے کو اس سے نکاح کرنا کسی وقت درست نہیں، درمختار میں ہے وَحَرُمَ بالمصَاہرَة بنت زَوْجتہ الموْطوْئۃ وام زوجتہ وجداتہا مطلقاً بمجرد العقد الصحیح وَ اِنْ لَمْ تُوطأ الزوجۃ[1]۔

ایک لڑکی نابالغہ سے منگنی بطور ایجاب وقبول ہوئی وہ مرگئی اب اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۵۴) مسمیٰ عبداللہ کی منگنی کے طور پر ایجاب ہوا مسمیٰ مذکور اس وقت موجود تھا اور بالغ تھا لڑکی نابالغ تھی اس کے باپ نے کیا تھا وہ لڑکی سن صغر میں فوت ہوگئی اپنے ماں باپ کی پرورش میں تھی نہ خطبہ ہوا اور نہ جماع ہوا اور لڑکی کا والد بھی فوت ہوگیا اب عبداللہ لڑکی کی والدہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے چونکہ علمائے دیہ اوس کو حرام قرار دیتے ہیں مگر دوسرے علماء کہتے ہیں کہ لڑکی سے دخول نہیں ہوا اگر دخول ہوتا تو حرام ہوتی اس لئے کہ ہر دو کی دخول شرط ہے اور زیادہ صورت جواز کی جب ہی چاہتے ہیں کہ وہ اس میں مل جل گئے ہیں اور زنا کا خوف ہے اگر کوئی صورت جواز کی ہو سکے تو فتویٰ دیکر پورا حوالہ تحریر فرمادیں ؟ فقط

الجواب :- زوجہ کی ماں سے نکاح کرنا کسی وقت درست نہیں کیونکہ وہ محرمات ابدیہ میں سے ہے، کما فی الدر المختار۔ وَحَرُم بالمصَاہرَة بنت زوجتہ الموْطوئۃ وَام زوجتہ وجداتہا مطلقاً بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ الزوجۃ[2]، واللہ اعلم۔

سوال (۵۵۵) | زید کے باپ نے جب اس کی بیوی سے زنا کیا تو زید کی بیوی اس پر حرام ہوگئی

زید کے باپ نے زید کی زوجہ سے بدفعلی کی اور زید نے بچشم خود دیکھا آیا زید پر اس کی زوجہ حرام ہوئی یا نہ بعد نکاح کے رکھ سکتا ہے یا نہیں، ایک شخص نے جواب دیا کہ حرام نہیں، آیا فتویٰ صحیح ہے یا نہیں ؟

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲۔ ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ ظفیر

**الجواب :۔** جب کہ زوجہ زید سے زید کے باپ نے زنا کیا یا مس بالشہوۃ بلاحیلولۃ کیا تو وہ عورت زید پر حرام ہو گئی۔ شامی میں ہے۔ قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرءۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسبًا ورضاعًا وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسبًا ورضاعًا کما فی الوطی الحلال[1] الخ ص ۳۷۹ ج ۲ شامی،

پس بحکم وَلَا تَنْکِحُوْا مَا نَکَحَ اٰبَاؤُکُمْ مِّنَ النِّسَاءِ[2] الآیہ موطوءۃ الاب خواہ وطی نکاح سے ہو یا زنا سے بیٹے کے لئے حرام ہو جاتی ہے اور شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے وبقولنا قال مالک فی روایۃ واحمد وہو قول عمر وابن مسعود وابن عباس فی الاصح وعمران بن الحصین وجابر وابی وعائشۃ وجمہور التابعین کالبصری والشعبی والنخعی والاوزاعی وطاؤس ومجاہد وعطاء وابن المسیب وسلیمان بن یسار وحماد والثوری وابن راہویہ[3] الخ

پس جس شخص نے فتویٰ حلت کا دیا اس نے خلاف کیا ان تمام صحابہ جلیل القدر کا اور کبار تابعین کا۔ قال فی الدر المختار۔ وبحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لہا التزوج بآخر الا بعد المتارکۃ[4] الخ قال فی رد المحتار قولہ الا بعد المتارکۃ) ای وان مضی علیہا سنون کما فی البزازیہ وعبارۃ الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکۃ[5] الخ ص ۳۸۳ ج ۲ شامی) الحاصل باپ نے اگر بیٹے کی زوجہ سے وطی کی تو وہ موطوءہ بیٹے پر حرام ہو گئی لیکن نکاح بدون متارکۃ یا تفریق قاضی فسخ اور مرتفع نہ ہوگا لیکن بیٹے کو لازم ہے کہ اس عورت کو علیحدہ کردے اور اس سے متارکت کرے۔ فقط

**ساس سے زنا کے بعد بیوی ہمیشہ حرام ہو جاتی ہے**

**سوال (۵۵۶)** ایک شخص اپنی ساس سے متہم ہوا ساتھ فعل شنیع کے وہ شخص اب تک اپنی بیوی کے ہمراہ ہے

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲۔ ظفیر [2] سورۃ النساء۔ ۳۔ [3] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ و ص ۳۸۵ ج ۲۔ ظفیر [4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲۔ ظفیر۔ [5] رد المحتار باب ایضا ص ۳۸۹ ج ۲۔ ظفیر



اگر اس کی زوجہ کا نکاح بعد عدت کے دوسرے سے کر دیا جائے پھر اس سے طلاق دلوا کر اس عورت کا نکاح پہلے شوہر سے کر دیا جائے تو درست ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

**الجواب :۔** اگر درحقیقت کسی شخص نے اپنی ساس کے ساتھ زنا کیا تو اس شخص کی زوجہ اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی کسی وقت اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور علیحدہ کر دینا اپنی زوجہ کا اس کو واجب[1] ہے لیکن جب تک وہ خود اقرار اس فعل کا نہ کریں یا دو گواہ عادل موجود نہ ہوں اس وقت تک حکم حرمت مصاہرت کا نہ ہوگا، فقط

**مطلقہ غیر مدخولہ بیوی کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۵۵۷)** عائشہ نے اپنی دختر کریمن نابالغہ کی شادی عثمان سے کی اب عثمان کریمن کو جس سے ہم بستری نہیں کی طلاق دیکر اوس کی والدہ عائشہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا یہ نکاح درست ہے ؟

**الجواب :۔** عثمان کا نکاح اس صورت میں عائشہ سے درست نہیں ہے کیونکہ زوجہ کی والدہ سے یعنی اپنی ساس سے کسی حال میں نکاح درست نہیں ہے خواہ زوجہ سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو کما قال اللہ تعالیٰ وَاُمَّهٰتُ نِسَائِكُمْ[2] الآیہ فقط۔

**بوسہ لیا اور انزال نہ ہوا تو بھی حرمت ثابت ہو گی**

**سوال (۵۵۸)** زید نے ہندہ کا بوسہ لیا اور شہوۃ کے ساتھ مس کیا لیکن زید کو انزال نہیں ہوا نہ زید نے ہندہ سے وطی کی۔ چونکہ وطی وجماع نہیں کیا تو امام شافعی کے نزدیک زید ہندہ کی لڑکی زینب سے نکاح کر سکتا ہے اگر زید ہندہ کی لڑکی زینب سے نکاح کرے

[1] اذا فجر الرجل بامرءۃ ثم تاب یکون محرما لابنتہا لانہ حرم علیہ نکاح ابنتہا علی التابید وہذا دلیل ان المحرمیۃ تثبت بالوطء الحرام وبما تثبت بہ حرمۃ المصاہرۃ (البحر الرائق ج ۳ ص ۱۰۷) ظفیر

[2] سورۃ النساء۔ ۴۔ وَحرم بالمصاہرۃ بنت زوجتہ الموطوءۃ وام زوجتہ وجداتہا مطلقا بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ الزوجۃ لما تقرر ان وطی الامہات یحرم البنات ونکاح البنات یحرم الامہات الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ و ص ۳۸۳ ج ۲) ظفیر

تو مرتکب جرائم شرعی کا ہوگا یا نہیں ؛ اور زید حنفی ہے -

**الجواب :-** بوسہ اور مس بالشہوت سے حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے لہذا زید کا نکاح ہندہ کی دختر سے درست نہیں ہے اور حنفی کو اس مسئلہ میں امام شافعی رح کے مذہب پر عمل کرنا درست نہیں ہے[1] -

**سوال (۵۵۹)** | اپنی لڑکی سے زنا کیا تو بیوی حرام ہوئی یا نہیں | ایک شخص نے اپنی حقیقی دختر سے زنا کیا اور حمل ہوگیا دو ماہ کے بعد وہ حمل ضائع کرایا گیا اس صورت میں اس شخص کی زوجہ اس پر جائز رہی یا نہیں ؟

**الجواب :-** اس صورت میں زوجہ اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی[2] لیکن اگر باپ اس فعل سے انکار کرے اور گواہان عادل زنا کے موجود نہ ہوں تو پھر حرمت ثابت نہ ہوگی . کما ہو حکم الکتاب - فقط

**سوال (۵۶۰)** | جس چچی کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں | زید نے عین اس وقت جب کہ اس کی قواتے شہوانیہ نے شرم و حیاء عقل و ہوش . برائی بھلائی اونچ نیچ سب پر پانی پھیر دیا تھا ہندہ کے جسم کا جو اس کی چچی ہوتی ہے بوسہ لے لیا جب کہ وہ محو خواب تھی کیا ایسی صورت میں جب کہ ہندہ انتقال کرچکی ہے زید اس کی لڑکی سے جو اس کی چچازاد بہن ہے عقد کرسکتا ہے یا نہیں بصورت ثانی کوئی امکانی صورت بھی نکل سکتی ہے جب کہ زید کا یہ فعل بموجودگی عقل و ہوش نہ تھا اور نہ اس مسئلہ کی پیچیدگی کا علم تھا ؟

---

[1] والزنا والمس والنظر بشهوة يوجب حرمة المصاهرة الخ والمس والنظر سبب داع الى الوطى فيقام مقامه فى موضع الاحتياط (البحر الرائق كتاب النكاح ص ۱۰۵ ج ۳) قبل ام امرأته فى اى موضع كان حرمت عليه امرأته مالم يظهر عدم الشهوة (الدر المختار على هامش رد المختار فصل فى المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲) ظفير

[2] ان النظر الى فرج ابنته بشهوة يوجب حرمة امرأته وكذا لو فزعت فدخلت عريانة فانتشر لها ابوها تحرم عليه امها (الدر المختار على هامش رد المختار فصل فى المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲) ظفير



**الجواب :-** اگر بوسہ شہوت سے لیا ہے تو حرمت مصاہرۃ ثابت ہوگئی پس زید کو اس کی دختر سے نکاح کرنا کسی طرح درست نہیں ہے اور لاعلمی اور غلبۂ شہوت عذر نہیں ہے . کذا فی الدر المختار[1] -

**سوال (۵۶۱)** | بیٹا نے سوتیلی ماں سے زنا کیا تو وہ اس کے باپ پر حرام ہوئی یا نہیں | اگر کوئی شخص اپنے باپ کی زوجہ یعنی سوتیلی ماں سے زنا کرے تو وہ عورت اس کے باپ کے واسطے حلال رہے گی یا نہیں ؟

**الجواب :-** وہ عورت باپ کے لئے حلال نہ رہے گی . کما فی رد المحتار - قال فی البحر اراد بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع حرمة المرءة على اصول الزانى وفروعه[2] الخ لیکن اگر ثبوت زنا کا شہادت شرعیہ سے نہ ہو اور باپ اس کو تسلیم نہ کرے تو پھر باپ کے ذمہ علیحدہ کرنا اس کا لازم نہیں ہے اور اس کے حق میں حرمت ثابت نہ ہوگی[3] -

**سوال (۵۶۲)** | غلطی سے رات میں ماں یا بہن کو ہاتھ لگ جائے تو کیا حکم ہے | ایک شخص نے رات کے وقت جماع کا ارادہ کیا اپنی جگہ سے اُٹھا مگر چونکہ اندھیری رات تھی خطاءً لڑکی یا ہمشیرہ یا ماں کو ہاتھ لگا دیا اس شخص کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں ؟

**الجواب :-** اپنی والدہ یا ہمشیرہ کو اگر ہاتھ لگا تو کسی حال میں اس کی زوجہ نکاح سے نہیں نکلتی خواہ ہاتھ شہوت سے لگا ہو یا بدوں شہوت کے -

**سوال (۵۶۳)** | مزنیہ کی ہر لڑکی زانی پر حرام ہے | جو شخص یہ کہے کہ خبر مشہور ہے

---

[1] وحرم ایضا بالصهرية اصل مزنيته واصل ممسوسته بشهوة الخ وفروعهن مطلقا والعبرة للشهوة عند المس الخ ولا فرق فيما ذكر بين اللمس والنظر بشهوة بين عمد ونسيان وخطاء واكراه (الدر المختار على هامش رد المختار فصل فى المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ و ص ۳۸۶ ج ۲) ظفير . [2] رد المختار فصل فى المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ . ظفير

[3] وان ادعت الشهوة تقبيله او تقبيلها ابنه وانكرها الرجل فهو مصدق لا هى (در مختار) فهو مصدق لانه ينكر ثبوت الحرمة والقول للمنكر (رد المختار ص ۳۸۹ ج ۲) ظفير

کتاب اللہ پر زیادتی جائز نہیں ہے اور بنت مزنیہ زانی پر مطلقاً حرام نہیں ہے بلکہ جو بنت مزنیہ کی ماں زانی سے ہے وہ تو اوس پر حرام ہے اور جو قبل از زنا پیدا ہوئی ہے وہ زانی کے لئے حلال ہے ایسے شخص کی نسبت کیا عقیدہ رکھنا چاہئے ؟

الجواب :- بنت مزنیہ زانی پر مطلقاً حرام ہے قَالَ فِی الشامی عن البحر اَرَادَ بحُرمَۃِ المصَاہرَۃِ الحرمَاتِ الاَرْبَع حُرمَۃ المرْاَۃِ عَلیٰ اصُول الزَّانِی وَ فرُوعہ نسبًا و رضَاعًا وَحُرمۃ اصُولہَا وَ فرُوعہَا علی الزَّانِی نسبًا وَ رضَاعًا الخ[1]. اور زیادتی خبر مشہور سے کتاب اللہ پر جائز ہے کما بیّن فی اصول الفقہ. پس جو شخص بنت مزنیہ کو زانی کے لئے حلال کہتا ہے وہ حنفی نہیں ہے غالبًا وہ غیر مقلد ہے اور متبع ہوئی ہے قابل مقتدا بنانے کے نہیں ہے فقط

**سوال (۵۶۴)** | جو لڑکا اپنی سوتیلی ماں سے زنا کا اقرار کرے اس کا اعتبار ہوگا یا نہیں

ایک لڑکا اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ جماع کیا ہے لیکن کسی نے اس کو کرتے نہیں دیکھا اس صورت میں وہ عورت شوہر پر حرام ہے یا حلال ؟

الجواب :- لڑکے کا اقرار باپ اور اس کی زوجہ کے حق میں معتبر نہیں ہے باپ پر اس کی زوجہ حرام نہ ہوگی قال فی رد المحتار وَکذا اِذَا اَقرَ بجماع امہا قبل التزوج لایصدق فی حقہا[2] الخ پس جب کہ خود شوہر کا اقرار جماع ام زوجہ کا زوجہ کے حق میں معتبر نہیں ہے تو بیٹے کا اقرار والدین کے بارے میں بھی معتبر نہ ہوگا۔

**سوال** | بیوی نے کہا کہ میرے ساتھ شوہر کے باپ نے زنا کیا حرمت ثابت ہوگی یا نہیں

(۵۶۵) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بلا عذر شرعی غسل کرتے دیکھا باعث پوچھنے پر منکوحہ نے جواب دیا کہ تیرے والد نے مجھ سے زنا کیا ہے۔ اس صورت میں وہ منکوحہ اوس شخص پر حرام ہوگئی یا نہیں ؟

الجواب :- صرف عورت کے کہنے سے شوہر کے حق میں حرمت ثابت

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ ۔ ظفر [2] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ظفر



نہ ہوگی البتہ اگر شوہر اس کی تصدیق کرے تو اپنی منکوحہ کو علیحدہ کر دے وے[1] ۔

**سوال (۵۶۶)** | ساس یا بیٹی کو شہوت کے ساتھ چھونے سے بیوی حرام ہو جاتی ہے

اگر کوئی نادان اپنی ساس یا بیٹی کے بدن پر شہوت سے نظر کرے یا ان سے زنا ہی کرلے وے یا ان کی فرج داخل کی طرف شہوت سے نظر کرلے۔ یا بوسہ دے یا شہوت سے بدن پر ہاتھ لگائے. تو کیا زوجہ اس پر حرام ہو جاتی ہے. پھر کس طرح اس کو نکاح میں لاسکتا ہے ؟

الجواب :- حرام ہو جاتی ہے اور پھر کسی طرح اس کو نکاح میں لانا درست نہیں ہے[2]

**سوال (۵۶۷)** | حالت شہوت میں ساس نے عمداً داماد کو چھوا تو کیا حکم ہے

زید کو اس کی ساس نے عمداً اس حالت میں چھو دی جس وقت زید کا آلہ تناسل حرکت میں تھا اور طبیعت میں شہوت غالب تھی اور زید نے بھی اوس کو چھو دیا زید کی عورت کے لئے کیا حکم ہے ؟

الجواب :- مس بالشہوت سے اس وقت حرمت ثابت ہوتی ہے کہ بلا حائل غلیظ ہو پس اگر موٹے کپڑے کے اوپر کو مس کیا تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی کذا فی الدر المختار قَالَ فِی الشَّامِیْ قولہ بحائل لَایَمْنَعُ الحرارۃ ) اَیْ وَلَو بحائل الخ فلو کان مانعًا لاتثبت الحرمۃ. کذا فی اکثر الکتب[3] ۔

**سوال (۵۶۸)** | جو بیوی فوت ہوگئی اس کی اس لڑکی سے جو دوسرے شوہر سے ہے نکاح جائز ہے یا نہیں

[1] وثبوت الحرمۃ بلمسہا مشروط بان یصدقہا او یقع فی اکبر رائہ صدقہا وعلی ہذا ینبغی ان یقال فی مسہ ایاہا لا تحرم علی ابیہ وابنہ الا ان یصدقہا او یغلب علی ظنہ صدقہا ( البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۲ ج ۳) ظفر

[2] وحرم ایضا بالصہریۃ اصل مزنیۃ واصل ممسوسۃ بشہوۃ الخ وفروعہن مطلقاً الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ ) ظفر ۔

[3] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲ ظفر ۔

حاجی محمد سعید کلکتہ خلاصی ٹولہ ۵۵۔ کتاب خلاصۃ النکاح ص۶ پر لکھا ہے کہ جو عورت آپ نکاح میں لا چکے ہوں اور وہ مرجاوے تو اس کی لڑکی جو شوہر سابق سے ہے اس کو نکاح میں لانا جائز ہے۔ ہکذا فی الہدایہ لہٰذا یہ صحیح ہے یا نہیں یعنی سوتیلی لڑکی . . . . سے بعد مرجانے اس کی ماں کے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب:** زوجہ مدخولہ کی دختر شوہر سابق سے شوہر ثانی کے لئے ہمیشہ کے لئے حرام ہے کیونکہ وہ ربیبہ اس شخص کی ہے اور ربیبہ کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے قال اللہ تعالیٰ۔ وَرَبَائِبُكُمُ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللاَّتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ[1]۔ البتہ اگر اس منکوحہ سے وطی نہ کی ہو اور بلا وطی اس کو طلاق دے دیوے یا وہ مرجاوے تو پھر اس کی دختر سے نکاح صحیح ہے کما قال اللہ تعالیٰ فی آخر الآیۃ المذکورۃ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ۔ فقط

**سالی سے زنا کیا تو بیوی حرام نہ ہوئی لیکن ساس سے زنا کیا تو حرام ہوگئی | سوال (۵۶۹)**

کسی نے بی بی کی موجودگی میں سالی سے زنا کیا بی بی اس پر حرام ہوئی یا نہیں اور اگر خوش دامنہ سے کسی نے زنا کیا تو بی بی حرام ہوئی یا نہیں اور اگر حرام ہوگئی تو حلال ہونے کی کوئی صورت ہے یا نہیں ؟

**الجواب:** سالی سے زنا کرنے میں زوجہ اوس کی اوس پر حرام نہیں ہوئی[2] اور خوش دامنہ کے ساتھ زنا کرنے سے زوجہ اوس کی اس پر حرام ہوگئی پھر زوجہ کے حلال ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے[3]۔ فقط

[1] سورۃ النساء - ۴ - [2] وطی اخت امرأتہ لاتحرم علیہ امرأتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۶ ج۲) ظفیر۔ [3] والزنا واللمس والنظر بشہوۃ یوجب حرمۃ المصاہرۃ ... واراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسبا ورضاعا وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسبا ورضاعا کما فی الوطؤ الحلال (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۵ ج۳ و ص۱۰۶ ج۳) ظفیر۔



**بیٹے کی بیوہ سے نکاح حرام ہے جو اولاد ہو چکی اس کی پرورش کی جائے | سوال (۵۷۰/۱)**

عبدالرحمٰن کا نکاح اپنے پسر متوفی سعید کی زوجہ بیوہ مسماۃ غفورا سے شرعاً درست ہے یا نہیں، (سوال ۵۷۱/۲) جو اولاد نکاح مذکور کے بعد ان دونوں سے ہوئی تو اس کی پرورش کون کرے، (سوال ۵۷۲/۳) عبدالرحمٰن اور غفورا کو کیا کرنا چاہئے، (سوال ۵۷۳/۴) عبدالرحمٰن وغفورا اور ان کی اولاد اگر داخل برادری ہو سکتے ہیں تو کن شرائط کے ساتھ ؟

**الجواب:** (۱، ۲، ۳، ۴) عبدالرحمٰن کا نکاح اپنے پسر کی زوجہ غفورا سے حرام اور ناجائز ہوا[1] اور وہ نکاح نہیں ہوا ان کو علیحدہ ہو جانا چاہئے اور علاقہ نکاح کو منقطع سمجھنا چاہئے اور توبہ و استغفار کرنا چاہئے بعد توبہ و استغفا علیحدگی کے وہ دونوں شامل برادری ہو سکتے ہیں اور اولاد کی پرورش کرتے رہیں ان کی پرورش کرنا ضروری اور اور کار ثواب ہے[2]۔ فقط

**نامرد لڑکے کی بیوی بھی باپ کے لئے حرام ہے | سوال (۵۷۴)**

مسماۃ اللہ رکھی جوان کا نکاح ایسے لڑکے سے ہوا جو دنیاوی کام انجام نہیں دے سکتا اور قوتِ باہ اس میں پیدا ہی نہیں ہوتی مانند مخنث کے ہے اس لڑکے کا باپ اپنے لڑکے کی زوجہ سے

[1] وحرم بالمصاہرۃ بنت زوجۃ الموطوءۃ الخ وزوجۃ اصلہ وفرعہ مطلقا ولو بعیدا دخل بہا اولا (در مختار) وتحرم زوجۃ الاصل والفرع بمجرد العقد دخل بہا اولا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۲ ج۲) ظفیر

[2] اولاد کا نسب عبدالرحمٰن سے ثابت ہوگا اور پرورش اس پر ضروری ہے۔ وبحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لہا التزوج باٰخر الا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ والوطؤ بہا لا یکون زنا (در مختار) ای الوطؤ الکائن فی ہذہ الحرمۃ قبل التفریق والمتارکۃ لا یکون زنا قال فی الحاوی الوطؤ فیہا لا یکون زنا لانہ مختلف فیہ وعلیہ مہر المثل بوطئہا بعد الحرمۃ ولا حد علیہ ویثبت النسب الخ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۹ ج۲) ظفیر

نکاح کرسکتا ہے ؟

الجواب :ـــ بیٹے کی زوجہ سے نکاح حرام قطعی ہے کما قال اللہ تعالےٰ وَحَلَائِلُ اَبْنَائِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ[1]، اس آیت میں محرمات ابدیہ میں سے زوجۃ الابن کو بھی فرمایا گیا ہے پس اپنے پسر کی زوجہ سے اگرچہ وہ غیر مدخولہ ہو نکاح قطعاً اور دائماً حرام ہے[2] اور دوسرے شخص سے نکاح اس عورت کا اس وقت ہو سکتا ہے کہ اس کا شوہر اس کو طلاق دے دے بدوں طلاق کے دوسرے شخص سے نکاح اس کا درست نہ ہوگا۔ فقط

منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق دیکر اس کی ماں سے نکاح کرنا کیسا ہے | سوال (۵۷۵)

زید ۳۰ سالہ نے ہندہ کی لڑکی دس سالہ سے نکاح کیا مدت نکاح ۶ ماہ میں کوئی تعلق زن وشوئی نہیں ہوا چھ ماہ کے بعد زید نے ہندہ کی لڑکی کو طلاق دیکر ہندہ سے نکاح کرلیا یہ نکاح زید کا ہندہ سے درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :ـــ اس صورت میں نکاح زید کا ہندہ سے درست نہیں قطعاً حرام اور باطل ہے اور ہندہ سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہوگیا کیونکہ منکوحہ کی والدہ مجرد نکاح سے حرام ہو جاتی ہے اگرچہ منکوحہ سے وطی نہ کی ہو کما قال اللہ تعالیٰ وَاُمَّهَاتُ نِسَائِکُمْ الآیۃ[3] اور مفسرین اور فقہاء نے باتفاق یہ تصریح فرمائی ہے کہ جس عورت سے نکاح کیا محض نکاح کرنے کے ساتھ ہی اوس کی والدہ ناکح پر حرام ہو جاتی ہے بخلاف ربیبہ کے نکاح کے کہ اوس کی والدہ کو پہلے وطی کے طلاق دیدے تو ربیبہ سے نکاح درست ہے کما قال اللہ تعالیٰ وَرَبَائِبُکُمُ اللَّاتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِنْ نِسَائِکُمُ اللَّاتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَمْ تَکُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ[4]

[1] سورۃ النساء ـ ۴۔ [2] وتحرم زوجۃ الاصل والفرع بمجرد العقد دخل بها اولا (رد المحتار ج ۲ ص ۳۸۳) ظفیر۔ [3] سورۃ النساء ـ ۴۔ [4] ایضاً۔ ظفیر



قال فی الدر المختار وحرم بالمصاہرۃ بنت زوجۃ الموطوئۃ وام زوجتہ وجداتہا مطلقاً بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ الزوجۃ لما تقرر ان وطی الامہات یحرم البنات ونکاح البنات یحرم الامہات[1] الخ

بیوی کی ماں سے نکاح حرام ہے | سوال (۵۷۶) ایک شخص کا عقد ایک دوشیزہ لڑکی سے ہوا جو تین سال اس کی زوجیت میں رہ کر فوت ہوگئی۔ لڑکی کی ماں سے اس شخص کا نکاح ہوگیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ شوہر کا بیان ہے کہ میں اپنی پہلی بیوی سے ایک یوم بھی ہم بستر نہیں ہوا اس شخص کے ساتھ مسلمانوں کو کیسا برتاؤ کرنا چاہئے ؟

الجواب :ـــ زوجہ کی ماں سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے اگرچہ زوجہ مدخولہ نہ ہو کما قال اللہ تعالیٰ وَاُمَّهَاتُ نِسَائِکُمْ الآیۃ[2] وفی الدر المختار حرم علی المتزوج اصلہ وفرعہ (الی) وام زوجتہ وان لم توطأ[3] الخ پس ان میں مفارقت کرا دی جائے اور اگر وہ نہ مانے اور توبہ نہ کرے تو مسلمانوں کو اوس سے متارکت کردینی چاہئے۔

جس عورت سے بیٹے نے زنا کیا وہ باپ کے لئے حرام ہے | سوال (۵۷۷) زید نے ہندہ سے زنا کیا تو زید کا والد بکر ہندہ سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔ عورت نے اول دریافت کرنے پر انکار کیا پھر اتنا اقرار کیا کہ میں سوئی ہوئی تھی زید نے آکر فعل ناجائز شروع کردیا اور دخول نہیں ہوا حالانکہ زید کہتا ہے کہ اس نے خود مجھے بلا کر زنا کرایا ہے ایسی صورت میں کیا حکم ہے ؟

الجواب :ـــ جس عورت سے بیٹے نے زنا کیا وہ باپ پر حرام ہے جیسا کہ شامی میں بحر سے منقول ہے قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۲ وج ۲ ص ۳۸۳) ظفیر۔ [2] سورۃ النساء ـ ۴۔
[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۱ وج ۲ ص ۳۸۲ ـ ظفیر

حرمۃ المرءۃ علی اصول الزانی و فروعہ نسبًا و رضاعًا و حرمۃ اصولہا و فروعہا علی الزانی نسبًا و رضاعًا[1] الخ پس حرمۃ المرءۃ علی اصول الزانی سے معلوم ہوا کہ جس عورت سے پسر نے زنا کیا وہ باپ پر حرام ہے لیکن چونکہ زنا کا ثبوت گواہان شرعی سے نہیں ہے اور اقرار ایک شخص کا دوسرے پر حجت نہیں ہے تو اگر والد زید یعنی بکر اوس فعل پسر کی تصدیق نہ کرے اور یہ کہے کہ یہ غلط ہے تو بکر ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے۔

**سوال (۵۷۸)** | دادا کی موطوئہ سے نکاح جائز نہیں خواہ وہ درمیان میں مرتد ہو گئی ہو

زید نے نوے سال کی عمر میں ایک سترہ سالہ عورت سے نکاح کیا چند سال نہ گذرے تھے کہ وہ راہی ملک عدم ہوا۔ عورت مذکورہ شوالہ میں جا کر شدہ ہو گئی اور بت پرستی کرنے لگی زید کے پوتہ نے کوشش کی اور وہ مسلمان ہو گئی اور سوتیلے پوتہ سے ناجائز تعلق کر لیا آیا زید عورت کا ارتداد کوئی ایسا اثر پیدا کر سکتا ہے جو دادی اور پوتہ کے رشتہ کو منقطع کر دے ؟

**الجواب:-** ارتداد کے بعد جب وہ عورت مسلمان ہو گئی تو جو حرمت مصاہرۃ پہلے تھی وہ قائم ہے زید کے پوتہ کے اوپر وہ عورت ہمیشہ کے لئے حرام قطعی ہے لقولہ تعالیٰ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ[2] الایۃ

**سوال (۵۷۹)** | زانی کے پسر سے مزنیہ کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں

زید کی زوجہ ہندہ کا ناجائز تعلق مسمیٰ جمیل سے قریبًا دو سال کے رہا جب کہ زید مزدوری کے لئے عرصہ تک باہر رہا واپسی پر زید کو علم ہوا اور وہ اپنی عورت کو وہاں سے لیکر وطن چلا گیا اور جمیل سے اس کا تعلق نہ رہا چار سال بعد زید و ہندہ کے گھر لڑکی پیدا ہوئی کیا وہ لڑکی ناجائز تعلق والے جمیل کی اپنی منکوحہ بیوی کی اولاد میں سے کسی لڑکے کو آسکتی ہے یا نہ ؟

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲، ظفیر۔　[2] سورۃ النساء ۔ ۳ ۔



**الجواب:-** ہندہ کے بطن سے جو دختر پیدا ہوئی وہ شرعًا زید کی شمار ہو گی اور زید سے اس کا نسب ثابت ہے زانی سے اس کا نسب ثابت نہ ہو گا لقولہ علیہ السلام اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ[1] پس زید کی اولاد اس لڑکی کے بہن بھائی ہیں ان میں سے کسی لڑکے سے اس دختر کا نکاح درست نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ[2] الآیۃ اور اگر مراد سائل کی یہ ہے کہ اس زانی کی منکوحہ زوجہ سے جو پسر ہے اس کا نکاح اس دختر سے جائز ہے یا نہیں۔ تو جواب اس کا یہ ہے کہ زانی کے پسر سے نکاح اس دختر ہندہ کا درست ہے کیونکہ وہ دختر شرعًا زید و ہندہ کی ہے زانی کی نہیں ہے[3]۔

| ماں سے زنا کرنے کے بعد اس کی لڑکی سے نکاح حرام ہے اسی طرح جس لڑکی سے وطی کی اس کی ماں حرام ہے

**سوال (۵۸۰)** ہندہ کے دو لڑکیاں ہیں۔ عزیز نے اہل محلہ کے ذریعہ سے دختر کلاں کے نکاح کی درخواست کی ہندہ سے۔ ہندہ نے کہا کہ دختر خورد کا نکاح عزیز سے کرنے پر میں راضی ہوں لیکن دختر کلاں کا نکاح عزیز سے کرنے پر میں راضی نہیں ہوں۔ چونکہ ہندہ کی دختر کلاں بالغہ تھی اور عزیز کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی تھی اس لئے اس کا نکاح عزیز کے ساتھ ہونے لگا جب ہندہ کو معلوم ہوا تو وہ نہایت غصہ سے مقام نکاح پر آ گئی اور شور مچایا کہ یہ نکاح جائز نہیں اس لئے کہ عرصہ سے عزیز کے ساتھ میرا ناجائز تعلق رہا ہے میری سب اولاد اسی کی ہے بلکہ یہ بھی کہا کہ عزیز کا میری دختر کلاں سے بھی ناجائز تعلق ہے اسی لئے وہ عزیز کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہو گئی ہے۔ عزیز نے کہا یہ بکواس کرتی ہے میں تو ہندہ کو اپنی والدہ سمجھتا ہوں۔ الغرض نکاح ہو گیا۔ عزیز اور ہندہ

[1] مشکوٰۃ المصابیح باب اللعان ص ۲۸۷ ۔ [2] سورۃ النساء ۔ ۴ ۔

[3] دیکھئے لا اصول الزانی ولا لفروعہ اصول المزنی بہا و فروعہا (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۸ ج ۳) ظفیر

اور عزیز کی منکوحہ ایک ہی گھر میں رہے اب کچھ عرصہ بعد عزیز ہندہ کی تصدیق کرتا ہے اور عزیز نے ایک عالم کے روبرو بیان دیا ہے کہ واقعی ہندہ سے میرا ناجائز تعلق تھا پھر عزیز نے اپنی منکوحہ کا نکاح بغیر طلاق دیئے دوسرے سے کر دیا اور عزیز نے خود اپنی منکوحہ کی والدہ سے نکاح کر لیا ایسی حالت میں عزیز کا نکاح ہندہ سے جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب :-** در مختار میں ہے۔ وفی الخلاصۃ قیل لہ ما فعلت بام امرأتک فقال جامعتہا تثبت الحرمۃ ولا یصدق انہ کذب ولو ہازلاً الخ قولہ ولا یصدق انہ کذب) ای عند القاضی اما بینہ وبین اللہ تعالیٰ ان کان کاذباً فیما اقر لم تثبت الحرمۃ الخ شامی[1] پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں قاضی اس کے اقرار کی تصدیق پر حکم حرمت مصاہرۃ کا کر دے گا اور عزیز کا نکاح اس صورت میں ہندہ کی دختر کے ساتھ جائز نہ ہوگا لیکن اگر ہندہ کی دختر کے ساتھ عزیز نے وطی کی ہے تو پھر ہندہ سے بھی نکاح نہیں کر سکتا[2] اگرچہ عزیز سے ہندہ کی دختر کا نکاح فاسد ہو گیا بوجہ اقرار عزیز کے ساتھ زنا ہندہ کے لیکن اگر وہ وطی کر چکا ہے تو بدون گذارنے عدت کے بعد متارکت کے دختر ہندہ کا نکاح دوسرے شخص سے درست نہیں[3] ہے۔ فقط

**عورت نے جس نابالغ سے زنا کیا اس سے اس کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۵۸۱)** ایک بیوہ عورت بالغہ نے ایک لڑکے نابالغ سے شہوت کے جوش میں

[1] دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ۔ ظفیر۔ [2] وحرم ایضاً بالصہریۃ اصل مزنیۃ اراد بالزنا الوطؤ الحرام (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲) ظفیر
[3] وبحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لہا التزوج بآخر الا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ والوطی بہا لا یکون زنا (ایضاً ص ۳۱۹ ج ۲) ظفیر



فعل بد کیا اس عورت کے ایک لڑکی ہے اس لڑکے سے اس لڑکی کا نکاح ہوا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں ؟

**الجواب :-** اگر وہ لڑکا نابالغ مراہق تھا یعنی قریب البلوغ جس کی عمر بارہ برس یا زیادہ کی تھی تو حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی اور مزنیہ کی دختر سے نکاح اس لڑکے کا صحیح نہیں ہوا اس کو علیحدہ کر دینا چاہئے اور اگر وہ لڑکا نابالغ بارہ برس کا نہیں تھا یعنی مراہق نہ تھا تو حرمت مصاہرت اس سے ثابت نہیں ہوتی اور مزنیہ کی دختر سے اس لڑکے کا نکاح صحیح ہو گیا جیسا کہ درمختار میں ہے۔ فلو جامع غیر مراہق زوجۃ ابیہ لم تحرم[1] الخ وفیہ ایضاً ومراہق ومجنون وسکران کبالغ (درمختار) ای فی ثبوت حرمۃ المصاہرۃ بالوطی او المس الخ شامی[2]

**نو سالہ لڑکی جس کو شہوت سے چھوا، اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں**

**سوال (۵۸۲)** زید نے ایک لڑکی نو سالہ کو شہوت سے چھوا تو زید اس ممسوسہ عورت کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں !

**الجواب :-** ممسوسہ بالشہوۃ کی دختر سے نکاح جائز نہیں[3] ہے۔

**خسر زنا سے انکار کرتا ہے بہو بیان کرتی ہے کیا حکم ہے**

**سوال (۵۸۳)** ایک عورت عفیفہ قسم کھا کر کہتی ہے کہ میرے خسر نے میرے ساتھ تین چار مرتبہ زنا کیا

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲ ۔ لا بد فی کل منہما من سن المراہقۃ واقلہ للانثی تسع وللذکر اثنا عشر لان ذلک اقل مدۃ یمکن فیہا البلوغ کما صرحوا بہ فی باب بلوغ الغلام۔ [2] دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ ۔ ظفیر
[3] وحرم ایضاً بالصہریۃ اصل مزنیۃ الخ وفروعہن مطلقاً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲) وبنت تسع فصاعداً مشتہاۃ اتفاقاً (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۶ ج ۳) ظفیر

میں شرم کی وجہ سے افشار نہیں کرتی، اس کا خسر بھی بحلف کہتا ہے کہ میں ایسے فعل کا کبھی مرتکب نہیں۔ اس عورت کا خسر سود خوار۔ فاسق تارک الصلوٰۃ ہے اس صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا۔ ؟

**الجواب:۔** شرعاً کسی شخص کا اقرار اسی کی ذات تک محصور رہتا ہے اور اسی کی ذات کے بارے میں مقبول ہوتا ہے دوسروں پر حجت نہیں ہوتا ہے بخلاف شہادۃ معتبرہ کے کہ جو شہادت شرعیہ سے ثابت ہو وہ تمام لوگوں پر حجت ہوتا ہے۔ لان الاقرار حجۃ قاصرۃ قال فی الدر المختار لما تقرر ان اقراره مقبول فی حق نفسه فقط الخ درمختار۔ پس بنا ءً علیہ عورت مذکورہ کے اس اقرار کا اثر اس کے شوہر اور خسر پر کچھ مرتب نہ ہوگا یعنی حرمت مصاہرۃ جو بحق شوہر ثابت ہوتی وہ ثابت نہ ہوگی۔ لہٰذا اگر اس عورت کا شوہر اس فعل شنیع کی تصدیق نہ کرے تو اوس پر اوس کی زوجہ حرام نہ ہوگی۔ یعنی وہ عورت۔ شامی میں ہے۔ وکذا اذا اقر بجماع امها قبل التزوج لا یصدق فی حقها[1] الخ ص ۲۸۳ جلد ثانی۔ شامی۔ فقط

شہوت سے چھونے سے حرمت ثابت ہوتی ہے صرف صورت دیکھنے سے نہیں | سوال (۵۸۴)

ایک شخص کو ایک عورت سے پاک محبت تھی اس کی لڑکی سے نکاح کی گفتگو ہوئی جس کی وجہ سے محبت میں اضافہ ہوگیا اور کبھی کبھی وہ اس عورت کو پیار بھی کر لیتا تھا اور نظر بالشہوت بھی ہو جاتی تھی ایسی صورت میں اس کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب:۔** پیار اور چھونا بدن کا اگر شہوت کے ساتھ ہو تو اس سے حرمت مصاہرۃ ثابت ہو جاتی ہے اور اس لڑکی سے نکاح اس شخص کا درست نہیں ہے

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲۔ ظفیر



اور اگر مس بالشہوۃ نہیں ہوا تو اوس کی لڑکی سے نکاح درست ہے اور نظر کرنا شہوۃ کے ساتھ اس وقت موجب حرمت ہے کہ فرج داخل کو شہوۃ کے ساتھ دیکھے ورنہ نہیں درمختار میں ہے۔ واصل ممسوسته بشهوة والمنظور الی فرجها الداخل[1] وفروعهن[2] الخ فقط

زنا کا الزام ہے زانی مزنیہ انکار کرتے ہیں گواہ صرف ایک شخص ہے کیا حکم ہے | سوال

(۵۸۵) زید و حلیمہ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ یہ آپس میں زنا کرتے ہیں اس واسطے دختر حلیمہ کی زید پر حرام ہو چکی ہے لیکن زید و حلیمہ زنا کرنے سے انکار کرتے ہیں ثبوت میں ایک شخص شہادت دیتا ہے کہ چند دفعہ ایک ہی مکان میں زید و حلیمہ کو شب باشی کرتے ہوئے دیکھا ہے ایک گواہ بیان کرتا ہے کہ زید و حلیمہ کو بات چیت کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن بچشم خود زنا کرتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہے یا نہیں ایک شخص کہتا ہے کہ زید نے زنا کا اقرار بھی کیا ہے ؟

**الجواب:۔** قرائن مذکورہ جو بیان کئے جاتے ہیں ان سے زنا کا ثبوت نہیں ہو سکتا البتہ اقرار زید کا اگر دو گواہ عادل مسلمانوں سے ثابت ہو جاوے تو موجب حرمت مصاہرۃ ہے یعنی باوجود اس اقرار کے زید کا نکاح حلیمہ کے ساتھ جائز نہیں ہے اور اقرار زنا کے بعد زید کا انکار اس کے حق میں معتبر نہیں ہے جیسا کہ درمختار میں خلاصہ سے منقول ہے، قیل له ما فعلت بام امرتک فقال جامعتها تثبت الحرمة ولا یصدق انه کذب ولو هازلا[3] الخ فقط

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲۔ لان المس والنظر سبب داع الی الوطئ فیقام مقامه فی موضع الاحتیاط ہدایہ واستدل لذلک فی الفتح با الاحادیث والآثار عن الصحابة والتابعین (رد المحتار باب ایضاً ص ۳۸۵ ج ۲) ظفیر۔ [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ۔ ظفیر

ایک نے پستان پکڑنا بیان کیا دوسرے نے بوسہ لینا، کیا حکم ہے **سوال (۵۸۶)**

زید شہادت دیتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ عمر اپنے فرزند کی زوجہ ہندہ کے ساتھ برہنہ لیٹا ہوا تھا اور زوجہ کے پستان پکڑے ہوا تھا۔ خالد شہادت دیتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ زید نے اپنے فرزند کی زوجہ کا بوسہ لیا۔ اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہوگی یا نہیں ؟

**الجواب** :۔ اس صورت میں زید کے بیان میں یہ امر مذکور نہیں ہے کہ پستان کا پکڑنا شہوۃ کے ساتھ تھا یا نہ تھا۔ اسی طرح بوسہ میں بھی شہوۃ کا ذکر نہیں ہے اور پھر یہ کہ بوسہ دینا صرف ایک گواہ کا بیان ہے اور پستان کا پکڑنا بھی صرف ایک شخص کا بیان ہے دونوں گواہ کسی امر واحد پر متفق نہیں ہیں لہٰذا حرمت مصاہرت اس صورت میں ثابت نہ ہوگی۔

درمختار میں ہے۔ وتقبل الشہادۃ علی الاقرار باللمس والتقبیل عن شہوۃ وکذا تقبل علی نفس اللمس والتقبیل الخ عن شہوۃ[1] الخ۔

پس اس صورت میں نہ لمس بالشہوۃ پر پوری شہادت ہے اور نہ تقبیل پر پوری شہادت ہے اور گواہوں کے بیان میں اختلاف بھی ظاہر ہے اس لئے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔ فقط۔

جس نے ممانی کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں **سوال (۵۸۷)** زید نے اپنی ممانی جمیلہ کا بوسہ لیا اور کبھی ہاتھ پیر پکڑا تو زید کا نکاح جمیلہ کی دختر صغرا سے جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب** :۔ ایسی صورت میں زید کا نکاح بی بی جمیلہ کی دختر سے جائز نہیں ہے اور اگر ہو گیا ہو تو علیحدگی کر لینی چاہئے کیونکہ حرمت مصاہرۃ

[1] الدرالمختار علیٰ ہامش ردالمختار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ۔ ظفیر۔



شہوۃ کے ساتھ بوسہ وغیرہ سے ثابت ہو جاتی ہے اور اگر شہوۃ میں شک ہو تو جواز کا فتویٰ ہو جاوے گا[1]۔ فقط

زانیہ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور اس نکاح کے بعد دوسرا نکاح کب درست ہے

**سوال (۵۸۸)** زید نے ہندہ سے زنا کیا بعد ازاں زید نے فہمیدہ بنت ہندہ سے نکاح کیا چونکہ فہمیدہ کو حرمت مصاہرۃ کا علم تھا اس لئے زید کے ساتھ خانہ آبادی کو پسند نہ کیا اور بلا فسخ نکاح اول عمر کے ساتھ نکاح کر لیا جس سے اولاد بھی ہوئی اس صورت میں نکاح اول فاسد ہے یا باطل اور نکاح ثانی بلا فسخ نکاح اول جائز ہے یا نہیں نکاح باطل میں فسخ ہے یا نہیں حرمت مصاہرۃ ابتدائیہ وطاریہ علی النکاح میں کوئی فرق ہے یا نہیں۔ اولاد عمر کی ہوگی یا زید کی ؟

**الجواب** :۔ نکاح اول فاسد ہے اور اس کو باطل بھی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ محققین حنفیہ نے فرمایا ہے کہ نکاح باطل اور فاسد میں کچھ فرق نہیں ہے اور نکاح ثانی بلا تفریق قاضی یا بلا متارکت کے صحیح نہیں ہے۔ وَبِحُرْمَةِ الْمُصَاهَرَةِ لَا يَرْتَفِعُ النِّكَاحُ۔ درمختار[2]۔ اور حرمت مصاہرۃ ابتدائیہ اور طاریہ میں کچھ فرق نہیں ہے۔ اور اولاد جو عمر سے ہو وہ عمر کی ہوگی اگرچہ نکاح فاسد ہے[3]۔

بیوی کے ساتھ خلوت سے پہلے سالی سے زنا کیا تو بیوی حرام ہوئی یا نہیں **سوال (۵۸۹)**

[1] وفی التقبیل اختلف فیہ قیل لایصدق لانہ لایکون الاعن شہوۃ غالبا فلا یقبل الا ان یظہر خلافہ بالانتشار ونحوہ وقیل یقبل وقیل بالتفصیل بین کونہ علی الراس والجبھۃ والخد فیصدق او علی الفم فلا (ردالمحتار ص ۳۹ ج ۲) واذا قبل ام امرءتہ او امرءۃ اجنبیۃ یفتی بالحرمۃ مالم یتبین انہ قبل بغیر شہوۃ لان الاصل فی التقبیل ہو الشہوۃ بخلاف المس (البحرالرائق ص ۱۰۱ ج ۳) ظفیر

[2] الدرالمختار علیٰ ہامش ردالمختار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ ۔ ظفیر

[3] وتقدم فی باب المہر ان الدخول فی النکاح الفاسد یوجب العدۃ وثبوت النسب (ردالمحتار باب العدۃ ص ۸۳۴ ج ۲) ظفیر

مسماۃ عزت خاتون و مسماۃ اللہ نوازی ہر دو خواہر اند۔ مسماۃ اللہ نوازی بہ اللہ بخش نامی عقد نکاح کردہ اند وزفاف نہ شدہ ہماں اللہ بخش با خواہر منکوحہ اللہ نوازی زنا کردہ۔ حالا آں اللہ نوازی براو حرام می شود یا نہ ؟

الجواب :- ازیں فعل فاحشہ منکوحہ اللہ بخش مسماۃ اللہ نوازی براو حرام نہ شدہ است بلکہ[1] ایں فعل فاحشہ یعنی زنا بخواہر زوجہ خود حرام است باید کہ ازیں فاحشہ توبہ کند قال فی الدر المختار۔ وَحَرُمَ الْجَمْعُ بَیْنَ الْمَحَارِمِ نِکَاحًا اَیْ عَقْدًا صَحِیْحًا وَعِدَّۃً الخ وَحَرُمَ الْجَمْعُ وَطْئًا بِمِلْکِ یَمِیْنٍ بَیْنَ امْرَأَتَیْنِ اَیَّتُھُمَا فُرِضَتْ ذَکَرًا لَمْ تَحِلَّ لِلْاُخْرٰی الخ درمختار۔[2]

حرمت مصاہرت کس عضو کو دیکھنے سے ہوتی ہے

سوال (۵۹۰) کون سے عضو پر شہوت سے نظر کرنے سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے ؟

الجواب :- قال فی الدر المختار وَالْمَنْظُوْرُ اِلٰی فَرْجِھَا الدَّاخِلِ الخ[3] اس سے معلوم ہوا کہ سوائے فرج کے دیگر اعضا کو بنظر شہوت دیکھنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

ماں بیٹی دونوں سے تعلق ہو تو کس سے نکاح جائز ہے

سوال (۵۹۱) زید ایک مشتہاۃ سے محض التقائے ختانین کرتا ہے اور اس کا ناجائز تعلق مادر مشتہاۃ سے ہے۔ اب زید مشتہاۃ مذکورہ سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- درمختار میں ہے۔ ہٰذَا اِذَا کَانَتْ حَیَّۃً مُشْتَہَاۃً الخ (درمختار) قولہ ہٰذَا ای جمیع مَا ذکر فی مسائل المصاہرۃ الخ شامی۔[4] پس صورت مذکورہ

[1] وفی الخلاصۃ وطیٔ اخت امرأتہ لا تحرم علیہ امرأتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲)

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲۔ ظفیر۔ [3] ایضاً باب المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲

[4] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲۔ ظفیر۔



میں زید مشتہاۃ مذکورہ سے نکاح نہیں کرسکتا اور نہ اس مشتہاۃ کی مادر سے نکاح کرسکتا ہے۔

جس عورت سے زنا کیا اس کی لڑکی سے نکاح

سوال (۵۹۲) زید نے ہندہ سے زنا کیا۔ ہندہ کی ایک لڑکی ملیؔ موجود ہے زید اس سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب :- صورت مسئولہ میں زید کا نکاح مسماۃ ملیؔ سے ناجائز ہے۔ وَحَرُمَ اَصْلُ مَزْنِیَّتِہٖ وَفُرُوْعُھُنَّ[1]۔

باپ جس سے شادی کرنا چاہتا ہے لڑکا کہتا ہے اس سے میں نے زنا کیا ہے اور عورت انکار کرتی ہے کیا حکم ہے

سوال (۵۹۳) ایک شخص کا بیان ہے کہ جس عورت سے میرا باپ شادی کرنا چاہتا ہے وہ میری مزنیہ ہے اور عورت اور اس کا باپ اوس کی تصدیق نہیں کرتے۔

الجواب :- اس صورت میں بیان اوس شخص کا لغو ہے اور شرعاً غیر معتبر ہے نکاح درست ہے۔

غیر مدخولہ منکوحہ کی ماں کا بوسہ لیا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۹۴) شخصے بہ مادر منکوحہ غیر مدخولہ معانقہ و تقبیل می کند دریں صورت زوجہ اش بروے حلال است یا نہ۔

الجواب :- قَبَّلَ اُمَّ امْرَأَتِہٖ الخ حَرُمَتْ عَلَیْہِ امْرَأَتُہٗ مَا لَمْ یَظْہَرْ عَدَمُ الشَّہْوَۃِ وَلَوْ عَلَی الْفَمِ وَفِی الْمَسِّ لَا تَحْرُمُ مَا لَمْ تُعْلَمِ الشَّہْوَۃُ[2]۔ پس بصورت مس و تقبیل بالشہوۃ مخلصے برائے تحلیل زوجہ اش نیست البتہ اگر شہوت متحقق نہ باشد حرمت نخواہد شد۔

باپ بیٹے کی بیوی سے زنا کرے تو خود طلاق ہو جاوے گی یا نہیں

سوال (۵۹۵) اگر کوئی شخص بیٹے کی زوجہ سے زنا کرے تو وہ عورت لڑکے پر حرام ہو جائیگی یا نہیں

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲۔ ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲۔ ظفیر۔

اور خود طلاق پڑجائے گی یا طلاق دینے کی ضرورت ہوگی اور وہ طلاق کونسی کہلائے گی۔

**الجواب:۔** وہ عورت بیٹے پر حرام ہوگئی۔ بیٹے کو چاہئے کہ اس کو علیحدہ کردے۔ طلاق یا متارکت کی ضرورت ہے اور یہ طلاق طلاق بائنہ ہوگی[1]۔

**بیٹے کی عورت کو شہوت سے چھوئے تو کیا حکم ہے**

**سوال (۵۹۶)** زید مقر ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کی عورت کو شہوت سے مس کیا ہے۔ آیا زید کے بیٹے پر اس کی عورت حرام ہوگئی یا نہیں۔ اگر حرام ہوگئی تو نکاح فسخ ہوگیا یا تفریق قاضی کی ضرورت ہے۔ اگر ہے تو کون تفریق کرسکتا ہے اور تفریق کا کیا طریقہ ہے؟

**الجواب:۔** زید کا کہنا بیٹے پر حجت نہیں ہوسکتا لیکن اگر بیٹا بھی اس کی تصدیق کرتا ہے یا گواہوں سے ایسا مس ثابت ہے جس سے حرمت مصاہرت ثابت ہوجاوے تو بیٹے پر وہ عورت ممسوسہ پدر بالشہوۃ حرام ہوگئی[2]۔ لہذا بلا متارکت شوہر یا تفریق قاضی نکاح فسخ نہ ہوگا۔ متارکت شوہر کی صورت یہ ہے کہ شوہر کہدے کہ میں نے اس کو علیحدہ کردیا یا اس سے علیحدگی کرلے وے۔ اور تفریق قاضی کی صورت یہ ہے کہ قاضی شرعی علیحدگی کرادے اور حکم مسلم فریقین بھی قائم مقام قاضی ہوسکتا ہے۔

---

[1] تزوج بکراً فوجدها ثیبا وقالت ابوک فضنی ان صدقها بانت بلا مهر والا لا (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲) وبحرمة المصاهرة لایرتفع النکاح حتی لایحل لها التزوج بآخر الابعد المتارکة وانقضاء العدة (ایضاً ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر

[2] رجل تزوج امرأة علی انها عذراء فلما اراد وقاعها وجدها قد افتضت فقال لها من افتضک فقالت ابوک. ان صدقها الزوج بانت منه ولامهر لها وان کذبها فهی امرأته کذا فی الظهیریة (عالمگیری کشوری کتاب النکاح باب ثالث قسم ثانی ص ۲۸۴ ج ۲) ظفیر



کما فی کتب الفقہ[1]۔ فقط

**مرد و عورت ایک چارپائی پر سوئے تو عورت کی لڑکی سے اس مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۵۹۷)** ایک مرد و عورت کا اقرار ہے کہ ہم بلاشک ایک چارپائی پر سوتے ہیں مگر چارپائی فراخ تھی ہمارا آپس میں بالکل مماس نہیں ہوا فیما قدرے فاصلہ تھا۔ اور نہ ہمیں کچھ شہوانی خیال تھا آیا اس مرد کا نکاح عورت کے دختر سے جائز ہے یا نہ؟

**الجواب:۔** اگر وہ دونوں مس بالشہوت کے منکر ہیں تو نکاح اس مرد کا اس عورت کی دختر سے درست ہے۔ وفی المس لاتحرم مالم تعلم الشهوة[2] درمختار

**صرف چھونے سے حرمت ہوتی ہے یا نہیں**

**سوال (۵۹۸)** دو شخص معتبر کہتے ہیں کہ زید اپنی ساس کو مساس کررہا تھا معلوم نہیں کہ شہوت تھی یا نہ تھی۔ کپڑا بدن پر ہو یا نہ ہو۔ سینہ پر ہو یا کسی اور مقام پر۔ مگر زید شہوت سے انکار کرتا ہے پس ایسی صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوجاوے گی یا نہیں؟

**الجواب:۔** ایسی صورت میں حکم حرمت مصاہرت کا نہ کیا جاوے گا

---

[1] وبحرمة المصاهرة لایرتفع النکاح حتی لایحل لها التزوج بآخر الابعد المتارکة وانقضاء العدة (درمختار) قوله الابعد المتارکة ای وان مضی علیها سنون کما فی البزازیه وعبارة الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکة الخ وقد علمت ان النکاح لایرتفع بل یفسد وقد مر وانی النکاح الفاسد بان المتارکة لاتتحقق الا بالقول ان کانت مدخولا بها کترکتک او خلیت سبیلک واما غیر المدخول بها فقیل تکون بالقول وبالترک علی قصد عدم العود الیها وقیل لاتکون الا بالقول فیهما حتی لو ترکها ومضی علی عدتها سنون لم یکن لها ان تتزوج بآخر فافهم (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر

[2] الدرالمختار علی هامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲ - ظفیر

کما فی الدر المختار۔ وفی المنیۃ لا تحرم مالم تعلم الشہوۃ الخ وانکرہا الرجل فہو مصدق الخ درمختار۔

**سوال (۵۹۹)** کوئی ڈر سے یہ کہدے کہ سوتیلی ماں سے زنا کیا تو کیا حکم ہے

زید پر اپنے باپ کی منکوحہ یعنی سوتیلی ماں سے زنا کا شبہہ ہوا مسجد میں چند اشخاص نے زید سے دریافت کیا اور دہمکایا بلکہ ایک شخص نے زید کے موںھ پر تھپڑ بھی مارا مگر زید نے اقبال نہیں کیا پھر زید کو ایک مولوی صاحب نے جو متقی خدا پرست ہیں علیحدہ حجرہ میں بلا کر نہایت شفقت سے دریافت کیا کہ آیا واقعی تمہارا ناجائز تعلق تمہاری سوتیلی ماں سے ہے ؟ زید نے اقبال کیا۔ مولوی صاحب نے چند اشخاص کو بلاکر زید کا اقبال سنوا دیا۔ صبح کو زید نے اپنے ہم عمر لڑکے سے بیان کیا کہ میں نے جورات کو اقبال زنا کیا ہے وہ ڈر سے کیا ہے دراصل میرا کوئی گناہ نہیں۔ زید نوخیز لڑکا ہے جس کی عمر سولہ سال کی ہے۔ اس کی سوتیلی ماں جوان ہے جو صاحب اولاد ہے وہ زید کو اپنا بیٹا کہتی ہے زید اس کو مائی کہتا ہے۔ زید خود شادی شدہ ہے عورت اس کے گھر میں ہے سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں زید کی بیوی جب کبھی اپنی سوتیلی ساس سے لڑتی جھگڑتی ہے تو اس کو زید کی تہمت دیتی ہے۔ شہادت چشم دید زنا یا بوس وکنار وغیرہ کے متعلق کوئی نہیں ہے۔ زید کا وہ اقبال جو اس نے مولوی صاحب کے روبرو کیا جسے چند آدمیوں نے سنا اس جرم کے ارتکاب کا ثبوت ہے۔

سوال یہ ہے کہ زید کی سوتیلی ماں اس کے والد پر حرام ہوگئی یا نہیں ؟ اور اس قدر ثبوت پر اہل اسلام زید اور اس کے باپ سے کھانا پینا ترک کرسکتے ہیں یا نہیں ؟۔



**الجواب :—** زید کی سوتیلی ماں اور زید کا باپ جبکہ زید کے اس فعل زنا ومس بالشہوۃ کا اقرار نہیں کرتے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں تو محض زید کے اقرار کرنے سے زید کی سوتیلی ماں زید کے باپ پر حرام نہیں ہوئی۔ ظاہر ہے کہ زید کا اقرار اس کی والدہ وغیرہ کے حق میں معتبر نہیں ہوسکتا ہے اور یہ امر مسلّم عند الفقہا ہے کہ ایک شخص کا اقرار دوسرے کے حق میں معتبر نہیں ہوتا پس زید کے باپ کا کھانا پینا علیحدہ کرنا اور اس کو چھوڑنا درست نہیں ہے اور زید کا اقرار باوجود تکذیب کرنے اس کی سوتیلی ماں اور والد کے محض کذب اور بہتان ہے جس کے مطالبہ کا حق اس کی سوتیلی ماں کو ہے جس کو تہمت لگائی گئی ہے اور جب کہ اس کو کچھ مطالبہ نہ ہو تو دوسروں کو کچھ حق مطالبہ کا نہیں۔ قال فی الشامی۔ وکذا إذا أقر بجماعِ امہا قبل التزوج لایصدق فی حقہا۔ شامی صفحہ ۳۹۰ ج۲۔ وان ادعت الشہوۃ فی تقبیلہ او تقبیلہا ابنہ وانکرہا الرجل فہو مصدق لاہی۔ درمختار۔ وقال فی الشامی لانہ ینکر ثبوت الحرمۃ والقول للمنکر۔ شامی ص ۳۸۹ ج ۲ فقط۔ واللہ اعلم۔

**سوال (۶۰۰)** لڑکی پر نیت بد کی تو کیا حکم ہے

زید کے ایک بیوی زینب اور تین لڑکیاں ہیں زید نے اپنی خواہش نفسانی کی وجہ سے اپنی منجھلی لڑکی پر نیت بد کرکے خواہش فعل بد کی اگر زینب زوجہ زید کی مانع نہ ہوتی تو فعل بد کا ارتکاب ہو جاتا ایسی حالت میں طلاق جائز ہوئی یا نہیں۔ اور زینب کو کوئی حق مہر وغیرہ کا ہے یا نہیں ؟

**الجواب :—** فقط ارادہ اور خواہش فعل بد سے تو زینب اس پر حرام نہیں ہوئی۔ البتہ اگر شہوت کے ساتھ اپنی دختر کے بدن کو بحالت برہنگی ہاتھ لگا دیا تو زینب زید پر حرام ہوگئی

اس کو علیحدہ کر دینا چاہئے[1]۔ اور مہر زینب کا لازم ہے۔ مدخولہ ہے تو پورا ورنہ نصف[2]۔

**ماں بیٹی دونوں سے جو زنا کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے**

**سوال (۶۰۱)** ایک مسلمان نے ایک ہندو عورت کو گھر میں رکھ لیا ہے اور اس کے ساتھ ایک جوان بیٹی بھی تھی دونوں کو مسلمان کر کے دونوں کے ساتھ عیش کرنے لگا چنانچہ لڑکی حاملہ ہوئی اور بچہ پیدا ہوا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

**الجواب:-** ماں کے ساتھ اگر صحبت کی ہے تو اس کی دختر کے ساتھ اب کسی حال نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ماں کے ساتھ وطی نہیں کی تو اس کو علیحدہ کر کے اس کی دختر سے نکاح کرنا درست ہے۔ قال فی الدر المختار۔ وبنت زوجۃ الموطؤۃ الخ (درمختار) واحترز بالموطوئۃ عن غیرہا فلا تحرم بنتہا بمجرد العقد الخ[3] (شامی) وفی الشامی عن البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسباً ورضاعاً وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسباً ورضاعاً الخ[4]

**سوتیلی ساس اگر داماد سے بدن ملادے تو کیا حکم ہے**

**سوال (۶۰۲)** زید کی سوتیلی ساس ہندہ نے بوجہ عداوت سوت وسوتیلی بیٹی کے زید کے ساتھ

---

[1] والشہوۃ تعتبر عند المس والنظر حتی لو وجدا بغیر شہوۃ ثم اشتہی بعد الترک لا تتعلق بہ الحرمۃ (عالمگیری کشوری کتاب النکاح الباب الثالث والقسم الثانی ص ۲۸۳ ج ۲) ظفیر

[2] ومن سمی مہر عشر فما زاد فعلیہ المسمی ان دخل بہا او مات عنہا الخ وان طلقہا قبل الدخول والخلوۃ فلہا نصف المسمی (ہدایہ باب فی المہر ص ۳۰۴ ج ۲) ظفیر

[3] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲۔ ظفیر

[4] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲۔ ظفیر



ایسی بے تکلفی کی کہ کبھی ہندہ نے اپنا گھٹنہ زید کے گھٹنہ پر رکھدیا اور کسی حیلہ سے اپنا سینہ زید کے بازو شانہ سے اور کبھی پیٹ سے لگا دیا اس صورت میں زید کی زوجہ زید پر حرام ہوتی یا نہیں ؟

**الجواب:-** اس صورت میں زید کی زوجہ زید پر حرام نہیں ہوتی کذا فی الدر المختار وغیرہ من کتب الفقہ[1]۔

**گیارہ سالہ لڑکے نے جس عورت کو شہوت سے چھوا اس کی لڑکی سے شادی جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۶۰۳)** ایک لڑکے نے جس کی عمر گیارہ سال تھی ایک عورت کے گوشوارہ میں دست اندازی کی اور اس اثناء میں اس لڑکے کو انتشار ہوا، اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوئی یا نہیں، اور اس لڑکے کا نکاح اس عورت کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں۔ ؟

**الجواب:-** شامی میں ہے۔ فتحصل من ہذا انہ لا بد فی کل منہما من سن المراہقۃ واقلہ للانثی تسع وللذکر اثنی عشر لان ذالک اقل مدۃ یمکن فیہا البلوغ کما صرحوا بہ فی باب بلوغ الغلام[2] الخ وفی الدر المختار فی باب بلوغ الغلام وادنی مدتہ لہ اثنتی عشر سنۃ ولہا تسع سنین ہو المختار الخ فان راہقا بان بلغا ہذا السن[3] الخ ان روایات سے معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں جب کہ عمر لڑکے کی گیارہ سال کی تھی تو حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی اور اس عورت کی دختر سے نکاح کرنا اس کو درست ہے۔

---

[1] واصل ممسوسۃ بشہوۃ ولو بشعر علی الراس بحائل لا یمنع الحرارۃ (درمختار) ای ولو بحائل فلو کان مانعا لا تثبت الحرمۃ کذا فی اکثر الکتب (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲) ظفیر

[2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲۔ ظفیر۔ [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب بلوغ الغلام ص ۱۳۲ ج ۵ و ص ۱۳۳ ج ۵۔ ظفیر

| رہیبہ سے نکاح درست نہیں | سوال (۶۰۴) رہیبہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟ |
|---|---|

**الجواب :-** رہیبہ سے نکاح کی حرمت قرآن شریف میں موجود ہے (قال اللہ تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الیٰ قولہ تعالیٰ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ الآیہ[1]

بیوی کے مرنے کے بعد اس کی بہن، خالہ، پھوپھی، بھانجی، یا بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

**سوال (۶۰۵)** اگر کسی کی زوجہ مرجائے یا مطلقہ ہوجائے تو اس زوجہ کی بہن۔ خالہ۔ پھوپھی۔ بھانجی۔ بھتیجی سے شوہر کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو عدت کے اندر جائز ہے یا بعد عدت کے۔ ؟

**الجواب :-** مسئلہ صحیح یہ ہے کہ اپنی زوجہ کے مرجانے کے بعد اس کی بہن یا خالہ یا پھوپھی۔ بھانجی یا بھتیجی سے فوراً یعنی اگلے دن یا دو چار دن بعد نکاح کرسکتا ہے کیونکہ مرد پر عدت نہیں ہے شامی میں اس کو صحیح کہا ہے۔ اور اگر اپنی زوجہ کو طلاق دے دی ہے خواہ رجعی یا بائنہ تو جب تک اس عورت مطلقہ کی عدت نہ گذر جائے اوس وقت تک اُس کی بہن اور خالہ و پھوپھی وغیرہ سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ درمختار میں ہے۔ وحرم الجمع بین المحارم نکاحا وعدة ولو من طلاق بائن الخ[2] اور شامی میں ہے۔ فرع ماتت امرأته له التزوج باختها بعد یوم من موتها الخ[3] فقط

جس عورت سے باپ بیٹے دونوں کا ناجائز تعلق رہا اس سے ان میں سے کسی کا نکاح درست نہیں۔

**سوال (۶۰۶)** ایک بیوہ کو زنا کا حمل ہے۔ زید۔ بکر۔ عمر وغیرہ سے اس کا ناجائز تعلق پایا جاتا ہے مگر یہ فیصلہ ذرا دشوار ہے کہ حمل کس کا ہے۔ لیکن اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ زید اور بکر دونوں میں

[1] سورة النساء - ۴۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹ ج ۲۔ ظفر
[3] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹ ج ۲ ۔ ظفر



باپ بیٹے کا رشتہ ہے باقی عمر وغیرہ کے مابین کوئی شرعی رشتہ نہیں ہے کیا اس بیوہ کا نکاح زید یا بکر کے ساتھ ہوسکتا ہے۔ اگر ناجائز ہے اور نکاح ہوجاوے تو کیا حکم ہے۔ متعاقدین کو کیا کرنا چاہئے۔ اور اس کی تدبیر تلافی یعنی کفارہ کیا ہے۔ بیوہ کا نکاح کب اور کس کی ہمراہ ہونا چاہئے ؟

**الجواب :-** اگر زید اور بکر دونوں باپ بیٹوں کا اس بیوہ سے ناجائز تعلق رہا یعنی زنا یا مس بالشہوة واقع ہوا تو اس بیوہ کا نکاح نہ زید سے ہوسکتا ہے اور نہ بکر سے کیونکہ مزنیۂ پسر باپ کے لئے حرام ہے اور مزنیۂ پدر بیٹے کے لئے حرام۔ اگر نکاح کسی سے ان دونوں میں سے ہوگیا ہے تو وہ باطل اور ناجائز ہے فوراً ان میں تفریق کرادینی چاہئے[1] اور عمر وغیرہ سے حسب قاعدہ اس کا نکاح کردیا جائے۔ اور شرکائے جلسۂ نکاح کو اگر اس واقعہ کی خبر نہ تھی یا ان کو مسئلہ معلوم نہ تھا تو ان پر کچھ مواخذہ اور گناہ نہیں ہے۔ اور زید اور بکر سے جو گناہ ہوا اس سے توبہ کریں۔ یہی ان کے گناہ کا کفارہ ہے۔

| زنا سے جو بھتیجہ ہے اس سے نکاح درست ہے یا نہیں | سوال (۶۰۷) |
|---|---|

نرائن اہل ہنود اور مسماة رحیما طوائف سے ناجائز تعلق رہا چند اولاد جن میں مسماة کریما بی پیدا ہوئی اور نرائن کے قوم کی بیوی سے لڑکا اور اس لڑکے سے سی پرشاد ہوا تو نرائن کا پرشاد پوتہ ہے اور مسماة کریما طوائف کے رشتہ سے لڑکی ہے تو پرشاد کے باپ کی بہن کریما ہوئی

[1] اراد بحرمة المصاہرة الحرمات الاربع حرمة المرأة علی اصول الزانی وفروعه نسبا ورضاعا وحرمة اصولها وفروعها علی الزانی نسبا ورضاعا کما فی الوطء الحلال (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۴۲ ج ۲) ظفر

یعنی پھوپھی اور کریما کے بھائی کا لڑکا پرشاد بھتیجہ ہوا۔ توان دونوں میں باہم بہ حیثیت مسلمان ہو جانے کے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب:—** نکاح ان دونوں میں یعنی پرشاد اور کریما میں درست نہیں[1]۔

**حرمت مصاہرۃ کے جب گواہ شرعی نہ ہوں تو کیا حکم ہے**

**سوال (۶۰۸)** ایک شخص نے اپنی دختر کی شادی ایک لڑکے سے کردی وہ لڑکا گذر گیا پھر اس نے اپنی لڑکی کا نکاح شوہر متوفی کے چھوٹے بھائی سے کردیا لڑکی کئی مرتبہ سسرال گئی لیکن اب جانے سے انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میرے ساتھ میرے خسر نے زنا بالجبر کیا ہے میں وہاں نہیں جا سکتی اور اس کی نند بھی گواہی زنا کی دیتی ہے۔ اس لڑکی کا نکاح بغیر طلاق کے دوسری جگہ ہو سکتا ہے یا نہیں اور اس لڑکی کا اقرار بالزنا اور اس کی نند کی گواہی سے حرمت ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں حالانکہ وہ طلاق نہیں دیتا؟

**الجواب:—** محض اس لڑکی اور اس کی نند کے اقرار سے شوہر کے حق میں حرمت ثابت نہیں ہوتی اور اس عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ بدوں طلاق دینے شوہر کے اور بدوں عدت گذارنے کے دوسری جگہ نکاح اس لڑکی کا جائز نہیں ہے۔ فقط۔

**بیٹے کی مدخولہ سے باپ کا اور باپ کی مدخولہ سے بیٹے کا نکاح جائز نہیں**

**سوال (۶۰۹)** بیٹے کی مدخولہ سے باپ کا اور باپ کی مدخولہ سے بیٹے کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

[1] اگر دونوں مسلمان ہیں تو حرمت ظاہر ہے۔ حرم علی المتزوج ذکرا کان او انثیٰ نکاح اصلہ و فرعہ علا او نزل و بنت اخیہ و اختہ و بنتہا ولو من زنا و عمتہ و خالتہ الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۶۱ ج ۲) اور اگر ایک کافر دوسرا مسلمان ہے۔ اسباب التحریم انواع قرابۃ مصاہرۃ رضاع جمع ملک شرک (درمختار) کالمجوسیۃ والمشرکۃ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۰ ج ۲) ظفیر



**الجواب:—** یہ ہر دو صورت جائز نہیں ہیں کما قال اللہ تعالیٰ وحلائل ابنائکم الخ[1]

**ممسوسہ بالشہوۃ کی سوتن کی لڑکی سے شادی جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۶۱۰)** ایک شخص نے ایک اجنبی عورت کے پستان شہوۃ سے چھوئے اب اس شخص کا نکاح اس ممسوسہ کی سوت کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں؟

**الجواب:—** درست ہے[2]۔

**دادا کی جو ممسوسہ ہے اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں**

**سوال (۶۱۱)** زید کے دادا نے ہندہ سے جس کی عمر آٹھ نو سال تھی زنا کیا لیکن بوجہ کم سنی کے دخول نہ ہو سکا۔ ہندہ کی شادی بکر سے ہو کر اکبری پیدا ہوئی۔ آیا زید کی شادی اکبری سے جائز ہے یا نہ۔؟

**الجواب:—** اگر زید کو اس فعل کا اقرار ہے یا شہادت شرعیہ سے ثابت ہے تو زید کا نکاح اکبری سے درست نہیں ہے۔ جیسا کہ شامی میں بحر سے منقول ہے کہ اصول و فروع مزنیہ زانی پر حرام ہیں وعبارتہ۔ والمراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربعۃ الخ[3] فقط

**جس نابالغہ کو شہوت سے چھوا اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۶۱۲)** ایک شخص بالغ ایک نابالغ لڑکی کو سلا رہا تھا اور شہوت سے اس کو پکڑا تو اس شخص کا نکاح اس کی ماں سے جائز ہے یا نہ؟

**الجواب:—** اگر وہ لڑکی نو برس کی ہے یا زیادہ کی اور اس کو مس بالشہوۃ کیا ہے تو اس کی ماں سے نکاح صحیح نہیں ہے۔ ہذا اذا کانت حیۃ مشتہاۃ درمختار الخ قولہ مشتہاۃ سیاتی تعریفہا بانہا بنت تسع واکثر شامی[4]

[1] سورۃ النساء۔ ۴۔ [2] کوئی وجہ حرمت نہیں۔ واحل لکم ما وراء ذالکم (سورۃ النساء۔ ۴۔) ظفیر

[3] دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲۔ ظفیر [4] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲ - ظفیر

اور اگر وہ لڑکی نو برس کی عمر سے کم ہے تو اس کی ماں سے نکاح جائز ہے۔
وَبنت سنہا دون تسع لیست بمشتہاۃ درمختار[1]۔ فقط۔

بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز نہیں | **سوال (۶۱۳)** بیٹے کی عورت کے ساتھ نکاح درست ہے یا نہیں ؟

**الجواب :۔** بیٹے کی زوجہ سے بیٹے کے مرنے کے بعد یا طلاق دینے کے بعد باپ کو نکاح کرنا درست نہیں ہے بلکہ قطعاً حرام ہے قرآن شریف میں محرمات کے بیان میں فرمایا ہے۔ وَحَلَائِلُ اَبْنَائِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ[2]۔ یعنی حرام کی گئی ہیں تم پر تمہارے بیٹوں کی بیبیاں۔ فقط

پہلے ساس کے ساتھ زنا کا اقرار کیا پھر انکار کیا حکم ہے | **سوال (۶۱۴)** نورالحسن نے لوگوں سے بلا کسی تکرار کے بیان کیا کہ میری خوش دامن سے میرا ناجائز تعلق تھا اسی کی وجہ سے اس نے میرے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کردیا یہ خبر جب اس کے خسر کو ہوئی تو اپنی لڑکی کو اس کے گھر سے لے گئے اور تکرار ہوا جس میں اس نے تمام لوگوں کے سامنے اپنے خسر کو بھی یہ طعنہ دیا۔ اور جب لوگوں نے اس کو کہا کہ اب تیرا نکاح نہیں رہا تو اس نے تمام لوگوں کے سامنے حلفیہ بیان کیا کہ میں نے یہ جھوٹا الزام لگایا تھا۔ نیز لڑکی کے سامنے بھی اس نے فعل ناجائز کا اقرار کیا۔ اب اس کی بیوی کو اس کے یہاں بھیجا جاوے یا نہیں۔ اور نکاح اس کا جائز رہا یا نہیں ؟

**الجواب :۔** درمختار میں ہے۔ وَفی الخلاصۃ مَا فعلت بام امرأتک فقال جامعتہا تثبت الحرمۃ ولا یصدق انہ کذب ولو ہازلاً الخ وَفی الشامی قولہ ولا یصدق انہ کذب الخ ای عند القاضی۔ اما

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ ۔ ظفیر۔ [2] سورۃ النساء ۔ ۴۔



بینہ وبین اللہ تعالیٰ ان کان کاذباً فیما اقر لم تثبت الحرمۃ[1] الخ۔
اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ اقرار کرے کہ میں نے اپنی زوجہ کی ماں سے زنا کیا ہے تو اس کی زوجہ اس پر حرام ہو جاوے گی۔ اس کے بعد اگر وہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا تو قاضی اس کے قول کا اعتبار نہ کریگا اور حکم حرمت زوجہ کا جاری کردے گا۔ اور اگر قاضی تک معاملہ نہ پہنچے اور شوہر کہے کہ میں نے جھوٹ کہدیا تھا تو فیما بینہ وبین اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوگی۔

جس ہندو عورت سے زنا کیا ہے اس کی مسلمان لڑکی سے وہ نکاح نہیں کرسکتا | **سوال (۶۱۵)** ایک ہندو عورت مزنیہ سے ایک مسلمان مرد کا ناجائز تعلق تھا پھر اسی عورت کی لڑکی سے جو ہندو شوہر سے پیدا ہوئی اسی مرد مسلمان کا ناجائز تعلق ہوگیا۔ یعنی جو کہ ہر دو عورت پر زنا کے نام سے محمول کیا جاتا ہے اگر وہ لڑکی اسلام قبول کرے تو وہ مرد اس لڑکی سے از روئے شریعت نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔ ؟

**الجواب :۔** اُس لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا کیونکہ مزنیہ کی دختر ہمیشہ کے لئے زانی پر حرام ہے۔ کذا فی الشامی عن البحر[2]۔

جس کافرہ عورت کو شہوت سے چھوا، اس کی مسلمان لڑکی سے نکاح جائز نہیں | **سوال (۶۱۶)** ایک مسلم مرد نے کسی غیر مسلم عورت کو بحالت شہوۃ مس کیا ہے اب وہ مرد اس کی دختر کو مشرف باسلام کرکے نکاح کرنا چاہتا ہے، جائز ہے یا نہ۔ ؟

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر
[2] واراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسباً ورضاعاً وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسباً ورضاعاً کما فی الوطء الحلال (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲) ظفیر

الجواب :- درمختار میں ہے۔ وَاصل ممسوسۃ بشہوۃ ولو لشعر علی الرأس الخ وفروعہن مطلقاً[1] الخ۔ اس روایت سے واضح ہے کہ جس عورت کو شہوۃ سے مس کیا جاوے اس کے اصول یعنی والدہ وغیرہ اور فروع یعنی دختر وغیرہ مس کرنے والے پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہیں اگرچہ وہ عورت جس کو مس کیا ہے کافرہ ہو لہذا اس صورت میں عورت مذکورہ کی دختر سے نکاح اس شخص کا جائز نہیں ہے۔ فقط

سوال (۶۱۷/۱) | بیوی کو صحبت سے پہلے طلاق دے دی تو کیا اس کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے

زید نے ہندہ سے نکاح کیا لیکن مباشرت سے قبل اس کو طلاق دے دی کیا ہندہ کی دختر سے جو پہلے خاوند سے ہے زید کا نکاح جائز ہے ؟

سوال (۶۱۸/۲) ولد الحرام لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے | کیا ولد الحرام لڑکی سے نکاح جائز ہے؟

الجواب (۱) :- اس صورت میں ہندہ کی دختر سے جو دوسرے شوہر سے ہے زید کا نکاح درست ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ[2] الآیۃ

الجواب (۲) :- جائز ہے۔

سوال (۶۱۹) | آٹھ سالہ بچی کو چھو دیا تو کیا حکم ہے

ایک شخص بوقت شب اپنے پلنگ پر لیٹا ہوا تھا اور اس کی منکوحہ دوسرے پلنگ پر مع دو لڑکیوں کے ایک شیرخوار اور دوسری تقریباً آٹھ سال کی تھی لیٹی ہوئی تھی۔ اس کے خاوند نے بارادہ مباشرت عورت کو اٹھانا چاہا مگر اس کا ہاتھ بجائے منکوحہ کے لڑکی پر پہنچا اور بیوی سمجھ کر بدن کو ٹٹولا۔ لیکن جب احساس ہوا کہ یہ بیوی نہیں ہے تو فوراً ہاتھ علیحدہ کر لیا۔ بدن کو چھونے کے وقت غلبۂ شہوت نہ تھا

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲۔ ظفر۔ [2] سورۃ النساء - ۴۔



اس صورت میں کیا حکم ہے۔ اور اگر بدن کا چھونا خواہش کے ساتھ تصوّر کر لیا جائے تو کیا حکم ہے۔ جب کہ لڑکی صغیر السن ہے اور دھوکہ ہو گیا ہے۔ ؟

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی کہ اول تو مس بالشہوت نہیں پایا گیا دوسرے لڑکی صغیر السن ہے اس کے چھونے سے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی۔ درمختار میں ہے۔ وبنت سنہا دون تسع لیست بمشتہاۃ بہ یفتی الخ وفی رد المحتار والاصح انہا لا تثبت الحرمۃ[1] الخ۔

سوال (۶۲۰) | لوگوں نے کہا مگر خود مرد ساس سے ملوث ہونے کا انکار کرتا ہے

ایک شخص نے نکاح کیا ہے منکوحہ کی عمر سولہ سال ہے۔ دو شخص مدعی ملا صاحب کے پاس جا کر بیان کرتے ہیں کہ یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ ہم نے ناکح سے سنا ہے کہ اس نے منکوحہ کی والدہ متوفیہ سے زنا کیا تھا۔ ملا صاحب نے ناکح کو بلا کر دریافت کیا۔ وہ حلف سے انکاری ہے کہ میں نے والدہ منکوحہ کے ساتھ زنا نہیں کیا یہ مجھ پر تہمت لگائی جاتی ہے۔ ملا صاحب نے مدعیان سے حلف اوٹھوا کر یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں اور جو اس مجلس نکاح میں شریک تھے اُن کے نکاح جاتے رہے چنانچہ چار شخصوں کے دوبارہ نکاح پڑھائے گئے کیا نکاح مذکورہ واقعی ناجائز ہوا تھا کیا حکم ہے ؟

الجواب :- مفتی فتویٰ دیانت پر دیتا ہے وہ قاضی نہیں ہے کہ شہادت کو سنے اور حلف دیوے۔ یہ کام قاضی کا ہے، پس ملا صاحب کو بھی یہ فتویٰ نہ دینا چاہئے تھا کہ نکاح جائز نہیں ہوا، کیونکہ جب شوہر منکر ہے زنا سے تو عند اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی۔ ملا صاحب کو

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲۔ ۳۔ ظفر

لازم تھا کہ جب شوہر زنا کا اقرار نہیں کرتا تو فتویٰ حرمت کا نہ دیتے، اور جبکہ وہ عورت منکوحہ اس پر حرام نہیں ہے تو شرکاء مجلسِ نکاح کے اوپر بھی کوئی مواخدہ نہیں ہے اور تجدید نکاح کی تو کسی حال میں بھی ضرورت نہ تھی کیونکہ تجدید نکاح بوجہ مرتد ہو جانے کے لازم ہوتی ہے اور شرکاء مجلس اور شوہر کے ارتداد کا حکم کسی طرح اس صورت میں نہیں ہو سکتا۔ یہ ان ملاصاحب کی ناواقفیت کی دلیل ہے ۔

**ساس کہتی ہے مگر داماد زنا کا منکر ہے، کیا حکم ہے**

**سوال (۶۲۱)** مسٹر شفیع نے اپنی ساس کے ساتھ زنا کیا لیکن شفیع نے لوگوں کے سامنے زنا سے انکار کیا اور اس کی ساس برابر کہتی رہی کہ میرے داماد نے مجھ سے زنا کیا۔ اور شفیع نے بھی ایک شخص کے سامنے اقرار کیا۔ ایسی صورت میں شفیع کا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم رہا ؟

**الجواب** :۔ جب کہ شفیع زنا سے منکر ہے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے تو اس کی زوجہ اُس پر حرام نہ ہوگی[1] ۔

**بیٹی باپ پر بدنیتی کا الزام لگاتی ہے اور باپ منکر ہے تو کیا حکم ہے**

**سوال (۶۲۲)** فصاحت کی حقیقی بیٹی نے بیان کیا کہ میرے باپ نے مجھ پر بدنیتی سے ہاتھ چلایا۔ لیکن فصاحت سختی سے انکار کرتا رہا تو فصاحت کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔ لوگوں نے اس کو اپنی قربانی سے علیحدہ کر دیا اور جب اس نے قربانی کر کے گوشت تقسیم کیا تو کسی نے نہیں لیا تو وہ گنہ گار ہوتے یا نہ ۔ ؟

**الجواب** :۔ فصاحت کا نکاح اس صورت میں قائم ہے اور چونکہ

[1] وان ادعت الشهوة فی تقبیله او تقبیلها ابنه وانکرها الرجل فهو مصدق لا ہی (درمختار) فهو مصدق لانه ینکر ثبوت الحرمة والقول للمنکر (ردالمحتار ص ۳۶۹ ج ۲) ظفیر



فصاحت منکر ہے اور اس کی تکذیب شہود عدول سے ثابت نہیں ہے اس لئے حرمت مصاہرۃ اس صورت میں ثابت نہ ہو گی۔ پس فصاحت کے ساتھ متارکت کرنا اور اس کو شریک قربانی نہ کرنا اور اس کے دیئے ہوئے گوشت قربانی کو نہ لینا اور اس کو ناجائز سمجھنا ناجائز اور معصیۃ ہے ۔ فقط ۔

**بیوی کا خیال ہے کہ میرے شوہر نے میری بیٹی سے صحبت کی تو کیا حکم ہے ۔**

**سوال (۶۲۳)** ہندہ اپنے خاوند کی نسبت کہتی ہے کہ از روئے بدنیتی میری بیٹی سے بات چیت کی اور اغلب ہے کہ صحبت بھی کی ہو گی اس لئے میں زید پر حرام ہو گئی۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے ؟

**الجواب** :۔ محض گمان اور خیال سے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی پس ہندہ اپنے شوہر زید پر حرام محض اس خیال سے کہ زید نے شاید ہندہ کی دختر سے صحبت کی ہو حرام نہیں ہوتی ۔ فقط

**شہوت سے ہاتھ لگایا پہلے انزال نہ ہوا دوسری بار ہو گیا، کیا حکم ہے**

**سوال (۶۲۴)** زید نے ہندہ کو شہوت سے ہاتھ لگایا ہندہ سوئی ہوئی تھی لیکن انزال نہیں ہوا۔ پھر ایک ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد آکر ہاتھ لگایا تو انزال ہو گیا۔ ان دونوں صورتوں میں حرمت مصاہرت ثابت ہو گی یا نہیں۔ ؟

**الجواب** :۔ اگر بدون کپڑے کے کھلے ہوئے بدن یا باریک کپڑے پر شہوت سے ہاتھ لگا دے تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے جیسا کہ پہلی صورت میں ہے اور اگر مس بالشہوۃ کے ساتھ انزال ہو جاوے تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط

[1] اذا لم ینزل فلو انزل مع مس او نظر فلا حرمة به یفتی (درمختار) فلا حرمة لانه بالانزال تبین انه غیر مفض الی الوطء ہدایہ، (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲) ظفیر۔

**دو مرد کی گواہی سے حرمت ثابت ہوجائے گی**

**سوال (۶۲۵)** اگر دو شخص عادل شہادت دیں کہ ہم نے زید کو ہمراہ ہندہ زنا کرتے دیکھا، کیا اس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو کر مزنیہ کی دختر زانی پر حرام موافق عبارت عالمگیریہ ہے ومنہا الشہادۃ بغیر محدود والقضاء وما لیطلع علیہ الرجال منہا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین الخ لقولہ تعالیٰ واستشہدوا شہیدین من رجالکم۔ اور بعبارۃ درمختار ولغیرہا من الحقوق رجلان او رجل وامرأتان۔ یا موافق آیۃ کریمہ۔ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الآیہ۔ کے چار مرد کی شہادت ضروری ہے اور نکاح زید بر دختر مزنیہ جائز ہے۔؟

**الجواب:** یہ صحیح ہے کہ حرمت مصاہرت کے اثبات کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت مقبول ہے جیسا کہ اقرار باللمس والتقبیل عن شہوۃ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے ثابت ہوجاتا ہے، درمختار میں ہے وتقبل الشہادۃ علی الاقرار باللمس والتقبیل عن شہوۃ الخ[1] اور یہی منشار ہے عبارت عالمگیریہ ودرمختار کا مگر صورت مسئولہ میں شہادت زنا کی ہے اور ظاہر ہے کہ وہ ثابت نہیں ہوا بلکہ ایسی صورت میں شہود پر حد قذف جاری ہوتی ہے اور وہ شرعاً کاذب شمار ہوتے ہیں۔ تو جب کہ زنا ثابت نہ ہوا تو حرمت مصاہرت بھی ثابت نہ ہوگی کیونکہ یہ شہادت حرمت مصاہرت پر نہیں ہے بلکہ زنا پر ہے اور وہ ثابت نہیں۔ اور گواہ جھوٹے قرار پائے۔ قال اللہ تعالیٰ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَیْہِ بِاَرْبَعَۃِ شُہَدَآءَ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّہَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ہُمُ الْکٰذِبُوْنَ الآیۃ[2]

**غلطی سے دختر پر جا پڑا کیا حکم ہے**

**سوال (۶۲۶)** میں نابینا ہوں ایک شب





بخیال صحبت زوجہ بیدار ہوا۔ زوجہ ہمراہ دختر ۱۲ سالہ میری ہمبستر تھی بہ غلطی سرا ذیل دختر خود کھولی اور اندام نہانی اپنا بشہوۃ اس کی اندام نہانی پر رکھا بعدہ خبر ہوگئی کہ یہ زوجہ نہیں ہے جلدی قبل از دخول ذکر جدا ہوا۔ زوجہ کو بیدار کیا شہوۃ سابقہ قدرے موجود تھی صحبت کی انزال ہوا۔ اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں۔ اگر ثابت ہے تو امام شافعی رح کے مذہب پر فتویٰ دے سکتے ہیں اور عمل کر سکتے ہیں یا نہ ؟

**الجواب:** درمختار میں ہے وفی الخانیۃ ان النظر الی فرج ابنتہ بشہوۃ یوجب حرمۃ امرأتہ وکذا لو فزعت فدخلت فراش ابیہا عریانۃ فانتشر لہا ابوہا تحرم علیہ امہا الخ۔ اور انزال کی روایت میں قید مع المس والنظر ہے چنانچہ درمختار میں ہے۔ فلو انزل مع مس او نظر فلا حرمۃ[1] ان روایات سے ثابت ہے کہ صورت واقعہ میں حرمت ثابت ہے اور حنفی کو اس بارہ میں امام شافعی رح کے مذہب پر عمل کرنے کی کوئی روایت اور فتویٰ منقول نہیں ہے۔ فقط

**کمال الدین کی ماں سے جس نے زنا کیا اس کی لڑکی سے کمال الدین کی شادی جائز ہے یا نہیں**

**سوال (۶۲۷)** خلاصۂ سوال یہ ہے کہ اگر زنا کرنا فقیر کا کمال الدین کی والدہ سے ثابت ہوجائے تو کمال الدین کا نکاح فقیر کی دختر سے صحیح ہوگا یا نہیں۔ اور اگر فقیر یہ کہے کہ کمال الدین میرے نطفہ سے ہے تو یہ شرعاً معتبر ہے یا نہیں۔؟

**الجواب:** اگر شہادت شرعیہ یعنی چار عادل گواہوں کی شہادت سے زنا فقیر کا کمال الدین کی والدہ سے ثابت ہوجاوے تب بھی موافق تصریح بحر وغیرہ کے کمال الدین کا نکاح فقیر کی دختر سے شرعاً صحیح ہے کیونکہ زانی کی

فروع مزنیہ کی فروع کے لئے حرام نہیں ہیں ۔ کمافی الشامی عن البحر ویحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا الخ شامی [۱] ص ۲۷۹ جلد - ۲ -

اور فقیر کا یہ اقرار کہ کمال الدین میرے نطفہ سے ہے شرعاً معتبر نہیں ہے۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الولد للفراش وللعاہر الحجر [۲]۔ لہذا فقیر کے اس اقرار کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور فقیر کے اس قول کی وجہ سے کمال الدین پر دخترِ فقیر حرام نہ ہوگی کیونکہ یہ قول فقیر کا بوجہ معارض ہونے نص مذکورہ کے لغو اور باطل ہے ۔ البتہ اگر کمال الدین کا زنا یا مس بالشہوۃ : و ربوس و کنار فقیر کی زوجہ سے ثابت ہو جاوے شہادت معتبرہ سے یا اقرار کمال الدین سے تو پھر کمال الدین کا نکاح دخترِ فقیر سے جائز نہ ہوگا۔ فقط

**رات میں غلطی سے لڑکی یا ساس پر ہاتھ پڑ جائے اور شہوت ہو تو کیا حکم ہے**

**سوال (۶۲۸)** رات کو اپنی بیوی کو جگانے اٹھا مگر غلطی سے اپنی لڑکی پر ہاتھ جا پڑا یا ساس پر اور بیوی سمجھ کر جوانی کی خواہش سے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ مرد اپنی بیوی سمجھ کر جوانی کی خواہش سے ہاتھ ڈالنے والے کو اپنی عورت کو علیحدہ کر دینا چاہئے وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی، اس کے متعلق چند سوالات ہیں، (۱) لڑکی بالغ ہو یا نابالغ (۲) اس صورت میں غلطی کافی ہے یا ارادۃً لڑکی پر ہاتھ ڈالنا ضروری ہے۔

**الجواب :-** یہ حکم نو برس یا زیادہ عمر کی لڑکی کے متعلق ہے (۲) اس صورت میں غلطی بھی کافی [۳] ہے ۔

[۱] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴/۲۔ ظفیر۔ [۲] مشکوٰۃ شریف باب اللعان ص ۲۸۷

[۳] فلو ایقظ زوجتہ او ایقظتہ ہی لجماعہا فمست یدہ بنتہا المشتہاۃ او یدہا ابنہ حرمت الام ابداً۔ فتح قبل ام امرأتہ فی ای موضع کان علی الصحیح حرمت علیہ امرأتہ الخ وبنت سنہا دون تسع لیست بمشتہاۃ بہ یفتیٰ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸/۲ و ص ۳۸۹/۲) ظفیر۔



**موطوئہ کی لڑکی کو رکھنا کیسا ہے اور اس کی اولاد کا کیا حکم ہے**

**سوال (۶۲۹)** زید نے اپنی خوشدامن ہندہ سے زنا کیا۔ مسئلہ معلوم ہونے پر زید نے اپنی زوجہ کو چھوڑ دیا اور اس فعل سے توبہ کیا۔ پھر زید کی زوجہ نے زور دیا کہ میں مبلغ پانچ سو روپیہ مہر کا دعویٰ کر دوں گی۔ زید نے بہ سبب، خوف مہر کے توبہ توڑ دی اور زوجہ کو رکھ لیا۔ اس سے اولاد ہوئی۔ ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔ اس کو امام مقرر کرنا کیسا ہے۔ اور نکاح زید کا باقی رہا یا نہ۔ اور مہر زید کے ذمہ واجب ہے یا نہ؟

**الجواب :-** جب کہ زید نے اپنی زوجہ کو چھوڑ دیا اور اس کو علیحدہ کر دیا نکاح اس کا باطل ہو گیا اور زید کو ایسا کرنا ضروری تھا یعنی اپنی زوجہ کو علیحدہ کرنا لازم تھا۔ پھر زید کا اس زوجہ کو رکھنا اور اس سے صحبت کرنا حرام ہے اور اس کے بعد جو اولاد ہوئی اس کا نسب ثابت نہیں ہے۔ سابق کا مہر لازم ہے یعنی اگر وہ عورت موطوئہ زید ہے تو مہر مثل لازم ہے۔ و یجب مہر المثل فی نکاح فاسد الخ [۱] در مختار۔ الغرض زید بحالت مذکورہ فاسق ہے امامت اس کی مکروہ ہے ۔

**مدخولہ بیوی کی لڑکی سے نکاح حرام ہے**

**سوال (۶۳۰)** وَرَبَائِبُکُمُ اللَّاتِی فِی حُجُورِکُم مِن نِسَائِکُمُ اللَّاتِی دَخَلتُم بِہِنَّ [۲]۔ یعنی عورت کی وہ بیٹی جو پہلے خاوند سے ہے اور گود میں ہے حرام ہے اس کی ماں کی زندگی اور موت میں۔ وَہَل تسمی الربیبۃ وان لم تکن فی حجرہ. کیا نام رکھا جاتا ہے ربیبہ اگر اس کی گود میں نہ ہو یعنی جو گود والی بچی سے بڑی ہو وہ بھی حرام ہے امام بخاری صاحب نے صحیح بخاری کے ترجمہ فیض الباری کے پارہ ۲۱ اکیس پر درج فرمایا ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی مرتضیٰ نے اپنے زمانہ خلافت میں

[۱] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب المہر مطلب فی النکاح الفاسد ص ۴۹۱/۲ - ظفیر

[۲] النساء - ۴ :

اس لڑکی سے نکاح کی اجازت دی جو گود میں نہ تھی یعنی پہلی کی تھی روایت کیا اس کو ابن منذر وغیرہ نے اور اخیر پر یہ تحریر فرمایا کہ اگر نہ ہوتا اجماع حادث اس مسئلہ میں تو اس کا لینا اولیٰ ہوتا اس واسطے کہ حدیث کے اکثر طریقوں اور قرآن میں حجر کی قید آچکی ہے اور مخالفین نے صرف اس حدیث کو حجت پکڑا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بیبیو اپنے بیٹوں اور بیٹیوں سے نکاح کرنے کو مجھ سے نہ کہا کرو۔ حدیث مخالف سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت نے اپنی بیبیوں کو ان کی زندگی میں ان کے بیٹوں اور بیٹیوں سے نکاح کرنے کو منع فرمایا یعنی جیسے عورت کی زندگی میں اس کی بہن حرام ہے ویسے بیٹی بھی ورنہ زندگی کے بعد کوئی عورت کیا کہہ سکتی ہے۔ اخیر پر یہ بھی گذارش ہے کہ کیا حضرت علی اور عمر فاروق سے مخالفین زیادہ معتبر اور واقف ہے۔؟

الجواب :— زوجہ مدخولہ کی بیٹی شوہر اول سے مطلقاً حرام ہے خواہ زوجہ موجود ہو یا نہ ہو اور خواہ وہ گود میں اور پرورش میں ہو یا نہ ہو۔ جیسا کہ قرآن شریف میں محرمات ابدیہ میں اس کو شمار کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَاللّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ الآیۃ[1] اور قید فی حجورکم کی باعتبار غالب کے اور باعتبار اکثر کے ہے چنانچہ جمہور صحابہ وتابعین وائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے اور سوائے داؤد ظاہری کے کسی کا خلاف ائمہ میں سے اس بارہ میں منقول نہیں ہے۔ اور صحابہؓ میں جو اس بارہ میں اختلاف تھا وہ بعد اجماع کے مرتفع ہوگیا۔ جلالین میں ہے فِي حُجُورِكُمْ تربونها صفة موافقة للغالب فلا مفهوم لها[2] الخ اور مدارک میں ہے۔ قال داؤد اذا لم تكن

[1] سورۃ النساء – ۴ ۔ ۱۲ ظفیر۔ [2] جلالین ص ۷۳ ۔ ۱۲ ظفیر۔



فی حجرہ لا تحرم قلنا ذکر الحجر علی غلبة الحال دون الشرط[1] الخ اور درمختار میں ہے وبنت زوجته الموطوءة قال فی ردالمحتار ای سواء كانت فی حجرہ ای كنفه ونفقته اولا وذكر الحجر فی الآية خرج مخرج العادة او ذكر للتشنيع عليهم[1] الخ اور امام بخاری رحمہ اللہ بھی اس مسئلہ میں جمہور کے ساتھ ہیں وہ بھی ربیبہ سے نکاح کو مطلقاً حرام فرماتے ہیں یعنی گود میں ہو یا نہ ہو چنانچہ پوری عبارت بخاری شریف کی ترجمہ باب کی یہ ہے۔ وہل تسمى الربيبة وان لم تكن فی حجرہ ودفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربيبة له الى من يكفلها[2] الخ اور اس کے بعد حدیث لا تعرضن علیّ بناتكن ولا اخواتكن الخ لاتے ہیں۔ اس روایت ودفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ سے بھی امام بخاریؒ نے اس پر دلیل پکڑی ہے کہ باوجود دوسرے شخص کی کفالت میں دور پرورش میں ہونے کے اوس لڑکی کو ربیبہ فرمایا گیا اور محرمات میں شمار کیا گیا۔ باقی قرن اول کا اختلاف جبکہ اس کے بعد اجماع حرمت پر ہو چکا ہو معتبر نہیں رہتا اور واضح ہو کہ حضرت علی وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا خلاف اس بارہ میں امام بخاریؒ نے نقل نہیں کیا اور یہ بھی ابن حجر ہی کا قول ہے کہ اگر نہ ہوتا اجماع حادث اس مسئلہ میں الخ امام بخاری کا قول کہنا اس کو غلط ہے الغرض امام بخاری اور ائمہ اربعہ اور جمہور اہل سنت وجماعت اس مسئلہ میں متفق ہیں کہ زوجہ مدخولہ کی بیٹی ہمیشہ کو حرام ہے خواہ وہ حجر میں ہو یا نہ ہو اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو مطلقاً حرام فرمایا ہے۔ فقط۔

## سوال (۶۳۱) چار سال کی لڑکی کو چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی

مسائل سے ناواقف شخص نے اپنی نابالغ لڑکی پر جس کی عمر چار سال کی ہوگی جوانی کی خواہش سے ہاتھ ڈالا۔ کمر بند تک کھولا۔ مگر کھولتے ہی پھر بند کر دیا تو کیا عورت حرام ہوگئی۔؟

[1] ردالمحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] بخاری شریف۔

الجواب :۔ یہ حکم حرمت کا نو برس یا زیادہ عمر کی لڑکی کو ہاتھ لگانے سے ثابت ہوتا ہے۔ اور عمداً اور خطأ و نسیان اس میں برابر ہے۔ دلائل حرمت کے کتب فقہ میں مبسوط ہیں۔ رد المحتار میں ہے۔ قَالَ فِی الفتح وبقولنا قَالَ مَالِکٌ فِی رِوَایۃ اَحْمد وَہُوَ قولُ عُمَرَ وابن مسعود وابن عباس فِی الاصح وعمران ابن الحصین وجابر وابی وعائشۃ وجمہور التابعین کالبصری والشعبی والنخعی والاوزاعی وطاؤس وعطاء ومجاہد وابن المسیب وسلیمان بن یسار وحماد والثوری واِبْنِ راہویہ وَتمامہ مع بسط الدلیل فیہ الخ وَفیہ ایضاً لان المس وَالنظر سبب داع الی الوطیٔ فیقام مقامہ فی موضع الاحتیاط۔ ہدایہ۔ وَاستدل لِذالک فِی الفتح بالاحادیث وَالآثار عن الصحابۃ والتابعین شامی ص ۲۸۰ ج ۲۔ چار پانچ برس کی عمر کی لڑکی کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی پس صورت مسئولہ میں زوجہ حرام نہ ہو گی۔ ناواقفیت عذر نہیں ہے۔ لیکن لڑکی کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے حکم حرمت کا نہیں ہوا[1]۔

**خوش دامن کے ساتھ زنا کا جھوٹا اقرار کیا تو کیا حکم ہے**

**سوال (۶۳۲)** خلاصہ سوال یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی خوشدامن کے ساتھ مکان میں رہا۔ بعد کو اس کی خوشدامن کو حمل ظاہر ہوا تو پنچایت نے اوس شخص سے اقرار لے کر ایک مولوی صاحب کو خط لکھا اور انہوں نے اوس کی زوجہ کو اوس پر حرام قرار دیا اس کے بعد وہ شخص قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں نے خوف کے مارے اقرار کیا تو اس صورت میں اوس شخص کی زوجہ اوس پر حرام ہے یا حلال۔ ؟

[1] دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ و ص ۳۸۵ ج ۲۔ تحت قولہ اراد بالزنا الوطیٔ الحرام اقول التعلیل بعدم الاشتہاء یفید ان من لا یشتہی لا تثبت الحرمۃ بجماعہ الخ واقلہ للانثیٰ تسع وللذکر اثنا عشر (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲) ظفیر



الجواب :۔ درمختار میں ہے قیل لہ مَا فعلت بام امرأتک فقال جَامعتہا تثبت الحرمۃ ولا یصدق انہ کذب وَلو ہازلاً الخ[1] اور شامی میں ہے قولہ ولا یصدق انہ کذب ای عِندَ القاضی امَا بینہٗ وبین اللہ تعالی ان کان کاذباً فیما اقر لم تثبت الحرمۃ الخ[2]

اس روایت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں اگر اس شخص نے اپنی خوشدامن کے ساتھ زنا کرنے کا جھوٹا اقرار کیا ہے تو قاضی اور مفتی اس کی تصدیق نہیں کریں گے بلکہ حکم حرمت کا دیں گے اور ان میں یعنی زوجین میں تفریق کرا دیں گے البتہ اگر اوس شخص کے علم میں اور یقین میں یہ بات راسخ ہے کہ میں نے اپنی خوشدامن سے زنا نہیں کیا۔ اور کوئی فعل موجب حرمت مصاہرۃ اوس سے صادر نہیں ہوا تو اوس کے حق میں دنیا میں اس کی زوجہ حلال ہے۔

**بیوی قادیانی ہو گئی قادیانی سے شادی کر لی اب اس کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں**

**سوال (۶۳۳)** ایک شخص کی عورت قادیانی ہو گئی اور قادیانی سے نکاح کر لیا اس سے لڑکی پیدا ہوئی اس لڑکی سے اس کی ماں کا پہلا خاوند نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :۔ نہیں کر سکتا لقولہ تعالیٰ وَرَبَائِبُکُمُ اللاتِی فِی حُجُورِکُم مِن نِسَائِکُمُ اللاتِی دَخَلْتُم بِہِنَّ[3]۔ قَالَ فِی الدر المختار وَبنت زوجتہا لموطوئۃ دام زوجتہ وجدا تہا مطلقاً الخ[4]۔ فقط

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲۔ ظفیر۔

[2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲۔ ظفیر [3] سورۃ النساء۔ ۴۔

[4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ و ص ۳۸۳ ج ۲۔ ظفیر

**عورت کہے کہ خسر نے زنا کیا اور شوہر انکار کرے تو حرمت ثابت ہوگی یا نہیں**

**سوال (۶۳۴)** ایک عورت نے دعویٰ کیا ہے کہ میرے خسر نے میری ساتھ زنا کیا ہے اس لئے میں اپنے خاوند پر حرام ہوں. خاوند کا جواب یہ ہے کہ عورت بالکل جھوٹی ہے. میرا والد متقی ہے اور پرہیزگار ہے. وہ ایسا ناشائستہ کام نہیں کرسکتا اور خسر بھی بالکل منکر ہے اور عورت کے پاس کوئی گواہ بھی نہیں ہے. آیا وہ عورت اپنے خاوند پر اس صورت میں حرام ہے یا نہیں۔ ؟

**الجواب :-** اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہوگی اور عورت مذکورہ اپنے شوہر کے نکاح میں ہے اور وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوتی عورت کا قول شرعاً جھوٹا ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ [۱]۔ فقط

**بیٹے کی بیوی کا ہاتھ پکڑا مگر شہوت کا علم نہیں کیا حکم ہے**

**سوال (۶۳۵)** ایک شخص نے بدفعلی کے واسطے اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن خطائً اس بدکار نے اپنے بیٹے کی بی بی کا ہاتھ پکڑا. بی بی بولی کہ میں ہوں. اس نے یہ سن کر شرما کر چھوڑ دیا لیکن ہاتھ پکڑنے کے وقت شہوۃ تھی یا نہیں یہ معلوم نہیں ہے. حرمت ثابت ہے یا نہیں ؟

**الجواب :-** پہلی صورت میں جب کہ شہوۃ کا ہونا یقینی نہیں ہے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوئی اور اوس کے پسر کی زوجہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی [۲]۔ فقط

[۱] مشکوٰۃ شریف باب الاقضیہ والشہادات ص۳۲۶۔ [۲] قال فی الذخیرۃ واذا قبلہا او لمسہا او نظر الی فرجہا ثم قال لم یکن عن شہوۃ ذکر الصدر الشہید انہ فی القبلۃ یفتی بالحرمۃ مالم یتیقن انہ بلا شہوۃ وفی المس والنظر لا۔ الا ان یتیقن انہ بشہوۃ لان الاصل فی التقبیل الشہوۃ بخلاف المس والنظر ( رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۸ ج۲ ) ظفیر۔



**عورت سے اس کے شوہر کا نانا زنا کرے تو کیا حکم ہے**

**سوال (۶۳۶)** ایک شخص کی زوجہ سے اس کے نانا نے زنا کیا اور گواہی بھی ہوچکی ہے. حرمت مصاہرۃ ثابت ہے یا نہیں، اور نکاح فسخ ہوچکا ہے یا نہیں۔ ؟

**الجواب :-** نانا کی مزنیہ اس شخص پر حرام ہوگئی اس کو علیحدہ کرنا چاہئے. درمختار میں ہے کہ بدوں متارکت یا تفریق قاضی کے نکاح فسخ نہ ہوگا۔ وَبِحُرْمَۃِ الْمُصَاہَرَۃِ لَایَرْتَفِعُ النِّکَاحُ الخ اِلَّا بَعْدَ الْمُتَارَکَۃِ۔ وَفِی الشَّامِی۔ اِلَّا بَعْدَ تَفْرِیْقِ الْقَاضِیْ اَوْ بَعْدَ الْمُتَارَکَۃِ الخ [۱] قَالَ فِی الْبَحْرِ اَرَادَ بِحُرْمَۃِ الْمُصَاہَرَۃِ الْحُرُمَاتِ الْاَرْبَعَ حُرْمَۃَ الْمَرْاَۃِ عَلٰی اُصُوْلِ الزَّانِیْ وَفُرُوْعِہٖ الخ [۲] فقط

**ربیبہ سے زنا کا اقرار کیا پھر دباؤ سے انکار کیا، کیا حکم ہے**

**سوال (۶۳۷)** عمر نے شادی کی اور زوجہ سے قربت بھی کی اس کی ساتھ ایک لڑکی ربیبہ بالغہ بھی آئی. تھوڑے دن کے بعد جو عمر کی پہلی بیوی سے ایک نابالغ لڑکا تھا اس نے اپنے باپ عمر پر ربیبہ سے زنا کا الزام لگایا. لوگوں نے عمر اور ربیبہ سے پوچھا. دونوں نے زنا کا انکار کیا بعدازاں ایک خواندہ فقیر آیا اس نے جبراً عمر سے زنا کا اقرار کرایا اور توبہ کرائی. پھر عمر زنا کا منکر ہوا اور لڑکا نابالغ بھی منکر ہے اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔ ؟

**الجواب :-** اقرار زنا بالربیبہ سے اس کی زوجہ اس پر حرام ہوگئی۔ لیکن وہ اقرار اگر اس نے کسی دباؤ سے جھوٹ کیا ہے اور فی الحقیقت اس نے اپنی ربیبہ سے زنا نہ کیا تھا تو اگرچہ عند القاضی قول اس کا معتبر نہ ہوگا مگر عند اللہ وہ عورت اس کے لئے حلال ہے۔ درمختار میں ہے وَفِی الْخُلَاصَۃِ. قِیْلَ لَہٗ

[۱] الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۹ ج۲ - ظفیر۔
[۲] رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲ - ظفیر۔

مَا فَعَلْتَ بِاُمِّ امْرَأَتِکَ فَقَالَ جَامَعْتُهَا تَثْبُتُ الْحُرْمَةُ وَلَا یُصَدَّقُ اَنَّهٗ کَذَبَ الخ
قوله ولا یصدق انه کذب ای عند القاضی اما بینه وبین الله تعالیٰ ان کان کاذباً
فیما اقرّ لم تثبت الحرمة الخ شامی[1] -

**خسر نے زنا کیا مگر نہ گواہ ہیں اور نہ وہ اقرار کرتا ہے کیا حکم ہے**

**سوال (۶۳۸)** مسماۃ ہندہ کا حلفیہ بیان ہے کہ ایک روز جب کہ وہ اور اس کا خسر زید اکیلے تھے خسر نے کہا آؤ چاپی (پاؤں دبانا کرو) جس پر ہندہ نے خسر خود کو چاپی کرنا شروع کیا۔ اسی اثناء میں خسر نے بہ نیت بد مغلوب الشہوۃ ہو کر اس کو بوس وکنار کرنا شروع کیا یہ چونکہ جوان تھی اس پر بھی شہوت غالب آگئی. زید نے اس سے زنا کیا اس کے بعد ہر دو اسی طرح فعل بد کرتے رہے۔ اب وہ حاملہ ہے یعنی ہندہ کو حمل ہو گیا ہے جو زید کا ہے۔ اس عرصہ میں اس کا خاوند عمر اس کے نزدیک نہیں آیا۔ عمر زوج ہندہ کا حلفیہ بیان ہے کہ مجھے میری والدہ نے بتلایا کہ اس کا والد زید ہندہ کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے آخر کار عمر نے ایک روز اپنے والد زید کو اپنی زوجہ ہندہ کی کلائی پکڑے ہوئے دیکھا اور کچھ نہیں دیکھا۔ اور میں نے اپنے والد کو کئی مرتبہ اپنی عورت سے چاپی کراتے دیکھا ہے۔ عمر کے بھائی بکر کا بیان ہے کہ میں نے کئی مرتبہ اپنے والد زید کو اپنی بھاوج ہندہ سے چاپی کراتے دیکھا ہے۔ زید کا بیان ہے کہ میں ہندہ سے چاپی ضرور کرایا کرتا تھا لیکن اور تمام باتیں لغو اور جھوٹ ہیں۔ علاوہ ازیں کوئی چشم دید شہادت نہیں ہے اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہے یا نہیں۔ ؟

**الجواب :-** اس صورت میں بقاعدہ شرعیہ حرمت مصاہرۃ بحق عمر ثابت نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی شہادت مس بالشہوۃ یا تقبیل بالشہوۃ یا زنا کی نہیں ہے اور کلائی پکڑے ہوئے دیکھنا عمر کا یا چاپی کراتے دیکھنا

[1] دیکھئے ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ - ظفیر -



مستلزم مس بالشہوۃ کو نہیں ہے پس جب کہ زید مس بالشہوۃ کا انکار کرتا ہے تو محض عمر کا چاپی کراتے دیکھنے سے مس بالشہوۃ ثابت نہ ہوگا، درمختار میں ہے وَفِي الْمَسِّ لَا تُحَرَّمُ مَا لَمْ تُعْلَمِ الشَّهْوَةُ لِاَنَّ الْاَصْلَ فِي التَّقْبِيْلِ الشَّهْوَةُ. بِخِلَافِ الْمَسِّ الخ[1] وَفِي الشَّامِي وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَسَّ وَقَدْ مَنَّا عَنِ الذَّخِيْرَةِ اَنَّ الْاَصْلَ فِيْهِ عَدَمُ الشَّهْوَةِ مِثْلَ النَّظَرِ فَيُصَدَّقُ اِذَا اَنْكَرَ الشَّهْوَةَ الخ[2] اور بیان عورت کا شوہر کے حق میں مفید حرمت نہیں ہے کیونکہ اقرار حجت قاصرہ ہے دوسرے شخص کے اوپر اس کے اقرار سے حرمت ثابت نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے. وَاِنِ ادَّعَتِ الشَّهْوَةَ فِي تَقْبِيْلِهِ اَوْ تَقْبِيْلِهَا ابْنَهٗ وَاَنْكَرَهَا الرَّجُلُ فَهُوَ مُصَدَّقٌ الخ[3] درمختار. ای ادعت الزوجۃ انہ قبّل احد اصولہا او فروعہا بشہوۃ او ان احد اصولہا او فروعہا قبلہ بشہوۃ قولہ فہو مصدق لانہ ینکر ثبوت الحرمۃ والقول للمنکر الخ شامی[4] وفیہ بعد اسطر وَکذا اذا اقر بجماع امہا قبل التزوج لا یصدق فی حقہا فیجب کمال المسمّی بعد الدخول وَنصفہ لو قبلہ الخ[5] ان عبارات سے واضح ہے کہ عورت کا قول شوہر کے حق میں اور مرد کا قول عورت کے بارہ میں مسموع نہ ہوگا۔ فقط۔

**ساس نے داماد کو بوس وکنار کیا، کیا حکم ہے**

**سوال (۶۳۹)** ایک عورت نے اپنے داماد کو بوس وکنار کیا تو اس شخص پر اس کی زوجہ حرام ہوئی یا نہیں۔ ؟

**الجواب :-** درمختار میں ہے قَبَّلَ اُمَّ امْرَأَتِهٖ الخ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهٗ اِلٰى اَنْ قَالَ لِاَنَّ الْاَصْلَ فِي التَّقْبِيْلِ الشَّهْوَةُ الخ[6] پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲ - ظفیر۔ [2] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲
[3] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ - ظفیر -
[4] ردالمحتار باب ایضاً ص ۳۸۹ ج ۲ - ظفیر [5] ایضاً ص ۳۹۰ ج ۲ - ظفیر -
[6] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲ - ظفیر -

اس کی زوجہ اس پر ہمیشہ کو حرام ہوگئی۔ فقط۔

ساس کی پستان پکڑی زوجہ حرام ہوئی یا نہیں

**سوال** (۶۴۰) ایک شخص نے اندھیرے میں اپنی ساس کی پستان کو پکڑ کر کھینچا شہوۃ سے یعنی اپنی زوجہ سمجھ کر لیکن جب اس کو معلوم ہوا تو بہت شرمندہ ہوا۔ ایسے شخص کے لئے اس کی زوجہ کیسی ہے؟

**الجواب** :- اگر اوپر پستان کے کپڑا نہ تھا یا باریک کپڑا تھا تو بشہوۃ اس کو ہاتھ لگانے سے اس کی زوجہ اس پر حرام ہوگئی[1]۔ فقط

بیٹا کا اقرار ہے کہ میرے باپ نے میری بیوی سے زنا کیا پھر انکار کیا، کیا حکم ہے

**سوال** (۶۴۱) اولاً زید کہتا ہے کہ میرے باپ بکر نے میری بیوی زینب کے ساتھ زنا کیا ہے یعنی بچشم خود دیکھا ہے۔ بعد میں زید حلف سے بیان کرتا ہے کہ بکر نے میری عورت سے زنا نہیں کیا اور اب عورت کہتی ہے کہ میری ساتھ بکر نے زنا کیا ہے اور زید نے جب پہلے اقرار کیا تھا کہ بکر نے میری عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اس وقت عورت منکر زنا تھی۔ اور مسمیٰ بکر جو کہ زید کا باپ ہے منکر زنا ہے اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہوئی یا نہ یعنی زینب زید پر حرام ہوئی یا نہ۔ ؟

سوال (۲) جب کہ زید دوسری دفعہ حلف سے کہتا ہے کہ بکر نے میری عورت سے زنا نہیں کیا اور ایک صورت میں زینب بھی منکر زنا ہے تو مفتی دیانۃً یہ فتویٰ دے سکتا ہے کہ اگر فی الواقع زید نے بکر کو زینب سے زنا کے بارے میں اقرار غلط کیا تھا تو عند اللہ زینب زید پر حرام نہیں ہوئی یا کیونکر

[1] وحرم ایضاً اصل ممسوسۃ بشہوۃ ولو بشعر علی الراس بحائل لا یمنع الحرارۃ الخ وفروعہن مطلقاً والعبرۃ للشہوۃ عند المس (درمختار) قولہ بشہوۃ ای ولو من احدہما قولہ بحائل ای ولو بحائل الخ فلو کان مانعاً لا تثبت الحرمۃ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲) ظفیر



ع۳) جب کہ قاضی اس دیار میں نہیں ہے اور زید و زینب دونوں اپنے اقرار سے رجوع کر رہے ہیں تو بصورت ثابت ہونے حرمت مصاہرۃ کے زینب بلا طلاق دینے زید کے اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے یا نہ۔ ؟

ع۴) جب کہ بکر کے زینب سے زنا کرنے پر کوئی گواہ موجود نہیں ہے۔ اور زید و زینب کے مختلف بیان ہیں تو بکر پر کوئی حد شرعی لگ سکتی ہے یا نہ۔

ع۵) کیا حدود میں شرعاً حکم ہو سکتا ہے۔ ؟

**الجواب** :- وَفِی الخلاصۃ قِیلَ لہٗ مَا فَعَلتَ بِاُمِّ اِمرَأتِکَ فَقَالَ جَامَعتُہَا تثبتُ الحُرمَۃ اَی قضاءً ولا یصدق انہ کذب وَلَو ہازلاً (درمختار) قولہ لا یصدق انہ کذب۔ اَی عِندَ القَاضِی وَامَّا بَینَہٗ وَبَینَ اللہ تعالیٰ اِن کَانَ کَاذِبًا فیما اَقرَّ لَم تثبت الحرمۃ الخ شامی[1]۔ وَفِی الدّر المختار ایضاً تزوَّجَ بکرًا فَوَجَدَہَا ثیبۃً وَقَالَت اَبُوکَ فَضَّنِی اِن صدقہا بانت بلا مہر والا لا[2]۔

لہٰذا اس صورت میں موافق اقرار زید کے اس کی زوجہ اس پر حرام ہوگئی۔ اور حرمت مصاہرۃ ثابت ہوگئی اور دوسرا قول اس کا معتبر نہیں لیکن اگر فی الواقع اس نے جھوٹ بولا اور اس کے علم میں زنا ثابت نہیں ہے تو ما بینہ و بین اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوگی لیکن اگر عورت کو اس کے اقرار سابق کا علم ہوگیا تو اس کو جائز نہیں کہ اس کو وطی کی اجازت دے۔ لانّ المرأۃ کالقاضی درمختار[3] وغیرہ۔

[1] دیکھیے ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۴ ج ۲ ظفیر

[3] ردالمحتار باب الصریح ص ۵۹۴ ج ۲ والمرأۃ کالقاضی اذا سمعتہ او اخبرہا عدل لا یحل لہا تمکینہ والفتویٰ علی انہ لیس لہا قتلہ ولا تقتل نفسہا بل تفدی نفسہا بمال او تہرب کما انہ لیس لہ قتلہا اذا حرمت علیہ وکلما ہرب ردتہ بالسحر وفی البزازیۃ عن الاوزجندی انہا ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا بینۃ لہا فالاثم علیہ الخ قلت ای اذا لم تقدر علی الفداء او الہرب ولا علی منعہ عنہا فلا ینافی ما قبلہ (ردالمحتار ص ۵۹۴ ج ۲) ظفیر

(۲) مفتی اس طرح فتویٰ دے گا جو اوپر لکھا گیا یعنی یہ کہے گا کہ موافق زید کے اقرار کے اس کی زوجہ اس پر حرام ہو گئی لیکن اگر واقع میں وہ جانتا ہے کہ میں نے جھوٹ بولا اور یہ اقرار غلط کیا تو مابینہ وبین اللہ اس کی عورت اس پر حرام نہیں ہوتی اور یہ جب ہی متصور ہے کہ اس کی زوجہ کو اس کے اقرار سابق کی خبر نہ ہو۔

(۳) رجوع عن الاقرار تو معتبر نہیں ہے المرء یوخذ باقرارہ قاعدہ مقررہ مسلمہ ہے البتہ درمختار وغیرہ میں یہ تصریح ہے کہ بحرمۃ المصاہرۃ لَایَرتفعُ النکاحُ حتیٰ لایحل لہا التزوج الا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ[1]۔ اور شامی میں ہے وعبارۃ الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکۃ الخ[2]۔ لہذا عورت کو قبل تفریق قاضی ما قبل متارکۃ وانقضاء عدت نکاح ثانی جائز نہیں ہے۔

(۴) حد شرعی بکر پر قائم نہ ہو گی کیونکہ اس صورت میں نہ زانی کا اقرار ہے اور نہ شہود اربعہ موجود ہیں۔ وقد قال اللہ تعالیٰ وَاِذْ لَمْ یَاتُوْا بِالشُّہَدَاءِ فَاُولٰئِکَ عِنْدَ اللہِ ہُمُ الْکَاذِبُوْنَ[3]۔

(۵) حدود میں تحکیم صحیح نہیں ہے کمافی باب التحکیم من الدرالمختار صح لَوْ فی غیر حد وقود الخ[4] شامی ص ۴۸۳ جلد ۴۔ فقط۔

سوال (۶۴۲) زید کا ہندہ سے نکاح ہو چکا ہے نکاح کے بعد زید نے اپنی ساس سے زنا کیا تو اس صورت میں زید کی بیوی اس پر حرام ہوتی یا نہ اگر حرام ہو گئی تو تفریق اسلامی قاضی بھی ضروری ہے یا عدالت انگریزی کی تفریق بھی کافی ہے۔ اور ائمہ اربعہ کے مذہب میں سے ترجیح کس امام کے مذہب کو ہے اور کیوں ہے۔؟

حرمت مصاہرت میں کافر حاکم کی تفریق درست ہے یا نہیں

[1] الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] ردالمحتار فصل العناص ۳۸۹ ج ۲
[3] سورۃ النور - ۲ - [4] الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب التحکیم ص ۴۸۳ ج ۴ - ظفیر



الجواب :— اگر زنا ثابت ہے مثلاً یہ کہ زید زنا کا مقر ہے یا شہادت شرعیہ سے زنا ثابت ہے تو زید کی زوجہ زید پر حرام ہو گئی زید کو لازم ہے کہ اپنی منکوحہ کو علیحدہ کر دے یا قاضی یعنی حاکم شرعی ان میں تفریق کرا دے۔ حاکم کافر کی تفریق معتبر نہیں ہے اور زنا سے حرمت مصاہرۃ ثابت ہونے میں امام شافعی رحمہ اللہ کا خلاف ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زنا سے بھی حرمت مصاہرۃ ثابت ہو جاتی ہے فتح القدیر میں فرمایا کہ یہی مذہب حضرت عمرؓ اور عبداللہؓ بن مسعودؓ اور عبداللہؓ بن عباسؓ وغیرہم کا اور جمہور تابعین کا بھی یہی مذہب ہے۔ شامی میں ہے قالَ فی الفتح وَبقولنا قالَ مالک فی روایۃٍ واحمد وہو قول عمر وابن مسعود وابن عباس فی الاصح الخ۔ و جمہور التابعین الخ[1] فقط

سوال (۶۴۳) زید کی خوشدامن نے زید کا بوسہ لیا اور گلے لگا کر پیار کیا

ساس نے داماد کا بوسہ لیا اور داماد کو انزال ہو گیا حرمت ثابت نہیں ہوتی

اور زید سفر میں جار ہا تھا اور زید کو اسی وقت انزال ہو گیا وہ کہتا ہے کہ میرا شہوانی خیال بالکل نہ تھا بے اختیار انزال ہو گیا تو اب زید کی زوجہ اس پر حرام ہوئی یا نہ۔؟

الجواب :— اس صورت میں زید کی زوجہ زید پر حرام نہیں ہوتی — درمختار میں ہے فَلَوْ اَنْزَلَ مَعَ مَسٍّ اَوْ نَظرٍ فلاحُرمَۃَ بہ یُفتیٰ الخ[2] فقط

سوال (۶۴۴) زید کی اپنی باپ کی منکوحہ یعنی سوتیلی ماں سے زنا کا شبہ ہوا مسجد میں چند اشخاص نے زید سے دریافت کیا اور دھمکایا بلکہ ایک شخص نے زید کے منہ پر تھپڑ بھی مارا۔

زید کا سوتیلی ماں سے زنا کا اقرار حرمت کیلئے کافی نہیں

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ و ۳۸۵ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] الدرالمختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲۔ ظفیر

مگر زید نے اقبال نہیں کیا پھر زید کو ایک مولوی صاحب نے جو متقی خدا پرست ہیں علیحدہ حجرہ میں بلاکر نہایت شفقت سے دریافت کیا کہ آیا واقعی تمہارا ناجائز تعلق تمہاری سوتیلی ماں سے ہے۔ زید نے اقبال کیا مولوی صاحب نے چند اشخاص کو بلاکر زید کا اقبال سنوادیا۔ صبح کو زید نے ایک اپنے ہم عمر لڑکے سے بیان کیا کہ میں نے جورات کو اقبال زنا کیا ہے وہ ڈر سے کیا ہے دراصل میرا کوئی گناہ نہیں۔ زید نوخیز لڑکا ہے جس کی عمر سولہ سال کی ہے اس کی سوتیلی ماں جوان ہے جو صاحب اولاد ہے وہ زید کو اپنا بیٹا کہتی ہے زید اس کو مائی کہتا ہے۔ زید خود شادی شدہ ہے عورت اس کے گھر میں ہے سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ زید کی بیوی جب کبھی اپنی سوتیلی ساس سے لڑتی جھگڑتی ہے تو اس کو زید کی تہمت دیتی ہے۔ شہادت بچشم دید زنا یا بوس کنار وغیرہ کے متعلق کوئی نہیں ہے۔ وہ زید کا اقبال جو مولوی صاحب کے روبرو کیا جسے چند آدمیوں نے سنا اس جرم کے ارتکاب کا ثبوت ہے۔
سوال یہ ہے کہ زید کی سوتیلی ماں اس کے والد پر حرام ہوگئی یا نہیں اور اس قدر ثبوت پر اہل اسلام زید اور اس کے باپ سے کھانا پینا ترک کرسکتے ہیں یا نہیں ؟

الجواب :— زید کی سوتیلی ماں اور زید کا باپ جبکہ زید کے اس فعل زنا ومس بالشہوت کا اقرار نہیں کرتے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں تو محض زید کے اقرار کرنے سے زید کی سوتیلی ماں زید کے باپ پر حرام نہیں ہوتی۔ ظاہر ہے کہ زید کا اقرار اس کی والدہ وغیرہ کے حق میں معتبر نہیں ہوسکتا اور یہ امر مسلم عند الفقہاء ہے کہ ایک شخص کا اقرار دوسرے کے حق میں معتبر نہیں ہوتا۔ پس زید کے باپ کا کھانا پینا علیحدہ کرنا اور اس کو چھوڑنا درست نہیں اور زید کا یہ اقرار باوجود تکذیب کرنے اس کی سوتیلی ماں اور والد کے محض کذب اور بہتان ہے جس کے مطالبہ کا حق اس کی سوتیلی ماں کو ہے جس کو تہمت لگائی تھی اور جب کہ اس کو کچھ مطالبہ نہ ہو



تو دوسروں کو کچھ حق مطالبہ کا نہیں۔ وَکَذَا إِذَا أَقَرَّتْ بِجِمَاعٍ أُمِّهَا قَبْلَ التَّزَوُّجِ لَا یُصَدَّقُ فِی حَقِّهَا (شامی ج ۲ ص ۳۹۰) وَإِنْ ادَّعَتِ الشَّهْوَةَ فِی تَقْبِیلِهِ أَوْ تَقْبِیلِهَا ابْنَهُ وَأَنْکَرَهَا الرَّجُلُ فَهُوَ مُصَدَّقٌ لَا هِیَ (درمختار) وَقَالَ الشَّامِی لِأَنَّهُ یُنْکِرُ ثُبُوتَ الْحُرْمَةِ وَالْقَوْلُ لِلْمُنْکِرِ (شامی ج ۲ ص ۳۸۹) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

**سوال (۶۴۵)** حرمت مصاہرت کے لئے کتنے گواہ ضروری ہیں

حرمت مصاہرۃ کے لئے کتنی شہادتوں کی ضرورت ہے اگر کسی شخص کو چند اشخاص نے منفرداً متفرق اوقات میں اپنی خوشدامن سے بدفعلی کرتے ہوئے دیکھا ہو تو اس سے حرمت مصاہرۃ ثابت ہوگی یا نہیں۔ کیا ثبوت زنا کی طرح اس کے واسطے بھی چار شاہدوں کی اجتماعاً دیکھنے کی ضرورت ہے۔

الجواب :— ونصابها للزنا اربعة رجال ولو علق عتقه بالزنا وقع برجلين ولا حد الخ ولغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق ووكالة الخ رجلان او رجل وامرأتان الخ درمختار[۱]۔ پس اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہوجاویگی کیونکہ حرمت مصاہرۃ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے ثابت ہوجاتی ہے اگرچہ زنا کا ثبوت اور حد کا جاری کرنا اس سے نہ ہوگا۔ فقط

**سوال (۶۴۶)** لڑکی کے ساتھ زنا کرنے سے بیوی حرام ہوجاتی ہے

ایک شخص زید نے اپنی حقیقی لڑکی کے ساتھ زنا کیا تو اب اس لڑکی کی والدہ زید کے نکاح میں رہے گی یا نہیں۔ ؟

الجواب :— اوس لڑکی کی والدہ اوس زانی پر ہمیشہ کو حرام ہوگئی اوس کو علیحدہ کردینا لازم ہے اور کبھی اُس سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ وَحَرُمَ أَیْضًا بِالصِّهْرِیَّةِ أَصْلُ مَزْنِیَّتِهِ الخ درمختار[۲]۔ وفی الشامی عن البحر وحرمة اصولها وفروعها علی الزانی الخ[۳] فقط

**سوال (۶۴۷)** جب داماد خوشدامن سے زنا کا اقرار کرے تو بیوی حرام ہوجائیگی

ایک شخص نے

---

[۱] الدرالمختار علی هامش ردالمحتار کتاب الشهادة ج ۴ ص ۵۱۴ و ج ۴ ص ۵۱۵ - ظفیر

[۲] الدرالمختار علی هامش ردالمحتار ج ۲ ص ۳۸۴ باب المحرمات. [۳] ردالمحتار ایضاً ۱۲ ظفیر

بجبر و اکراہ یہ اقرار کیا کہ میں نے اپنی خوش دامن سے زنا کیا حالانکہ اس کی خوشدامن مرحومہ مقر تھی کہ یہ حمل میرے بہنوئی کا ہے نیز حرمت مصاہرۃ ایک دو عورت کی گواہی سے ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :۔ قیلَ لہٗ مَا فعلتَ بِاُمِّ امرأتِکَ فقالَ جامعتُہا تثبتُ الحرمۃ ولا یصدق انہ کذب درمختار۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر موافق اس اقرار کے حرام ہو گئی اگرچہ وہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یعنی قاضی اس کے جھوٹ کو تسلیم نہ کرے گا اور شامی میں ہے کہ اگر فی الواقع وہ اقرار اس کا جھوٹ ہو تو فیما بینہ و بین اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوگی اما بینہ و بین اللہ تعالیٰ ان کان کاذباً فیما اقر لم تثبت الحرمۃ ۔ شامی۔ اور حرمت مصاہرۃ ایک دو عورت کی گواہی سے ثابت نہ ہوگی فقط

**خوشدامن کے داماد کے ہاتھ پر چاول رکھنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی**

**سوال (۶۴۸)** زید نے اپنی خوشدامن سے کچے چاول نمونہ دیکھنے کیلئے مانگے، اس نے چاول لیکر زید کے ہاتھ پر رکھدیئے زید کے دل میں یہ خیال تھا کہ اگر خوشدامن کے ساتھ ذرا بھی مس بالشہوۃ ہو جائے تو زوجہ حرام ہو جاتی ہے اسلئے وہ بہت احتیاط کرتا تھا لیکن جب خوشدامن نے اس کے ہاتھ پر چاول رکھے تو اسے خیال آیا کہ یہی مس بالشہوۃ ... باعث حرمت ہو جاتا ہے کہیں ایسا نہ ہو جائے اس خیال کے آتے ہی اس کے آلۂ تناسل میں خفیف سا احساس پیدا ہوا مگر قیام کی حد تک نہیں پہنچا اور میلان قلب بھی ہرگز ہرگز نہ تھا۔ اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :۔ اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہے اور خفیف سا احساس حدِّ شہوۃ میں داخل نہیں ہے۔ جبکہ میلان قلب بھی نہ تھا اور بظاہر چاول ہاتھ پر رکھنے کے وقت بھی نہ تھا بلکہ بعد میں خیال مذکور آکر خفیف سا احساس ہوا جو حد شہوۃ میں داخل نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار والعبرۃ للشہوۃ عند المس والنظر لا بعدہما۔ قال فی الشامی فیفید اشتراط الشہوۃ حال المس فلو مس بغیر شہوۃ ثم اشتہیٰ عن ذالک المس لا تحرم علیہ[۲] ۔ فقط

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ظفیر ۔ [۲] دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ۔ ظفیر



# تیسری فصل

## وہ عورتیں جن سے دودھ کے رشتہ کی وجہ سے نکاح حرام ہوتا ہے

**مریم نے جب زید کی بیوی کا دودھ پیا ہے تو کیا مریم یا اس کی لڑکی کیساتھ زید کے بیٹے کی شادی جائز ہے**

**سوال (۶۴۹)** :۔ زید نے عمر کی ہمشیرہ فاطمہ سے اور عمر نے زید کی ہمشیرہ سے نکاح کیا۔ زید کے لڑکا عبد الحمید ہوا، اور عمر کے دختر مسماۃ مریم ہوئی۔ عبد الحمید نے مریم کی والدہ یعنی اپنی پھوپی کا دودھ پیا اور مریم نے عبد الحمید کی والدہ اپنی پھوپی کا دودھ پیا۔ پھر زید نے مسماۃ خانم جان سے دوسرا نکاح کیا۔ اس سے ایک لڑکا عبد الصمد ہوا تو عبد الصمد کا نکاح مریم یا مریم کی دختر کے ساتھ جائز ہے یا نہ۔

**الجواب** :۔ صورت مسئولہ میں مریم زید کی دختر رضاعی ہوئی، کیونکہ مریم نے جبکہ فاطمہ زوجہ زید کا دودھ پیا تو مریم جیسے فاطمہ کی رضاعی دختر ہوئی اُسی طرح زید کی بھی دختر رضاعی ہوئی جیسا کہ شعر مشہور از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند الخ میں مذکور ہے۔ و فی الدر المختار ویثبت بہ الخ وان قل الخ امومیۃ المرضعۃ للرضیع ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ لہ الخ[۱]

پس مریم زید کی دختر رضاعی ہوئی تو عبد الصمد پسر زید از بطن زوجہ ثانیہ خانم جان۔ مریم کا بھائی ہوا اور مریم کی دختر عبد الصمد کی بھانجی رضاعی ہوئی۔ پس عبد الصمد کا نکاح مریم یا مریم کی دختر سے صحیح نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ واخواتکم من الرضاعۃ[۲] وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[۳]

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ و ص ۵۵۷ ج ۲ ۔ ظفیر

[۲] سورۃ [illegible] ۔ ظفیر [۳] عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] روایۃ [illegible] ما حرم [illegible] مشکوٰۃ باب المحرمات [illegible] ظفیر

بچی نے صرف منھ لگایا تو کیا اس سے حرمت رضاعت ثابت ہوگی

**سوال ۶۵۰:** ہندہ لیٹی ہوئی تھی۔ احمدی دختر ہندہ اپنی ماں ہندہ کا دودھ پی رہی تھی احمدی نے تو اپنی چھاتی کو چھوڑا اور ہندہ کسی عورت سے منھ موڑ کر بات کرنے لگی کہ اچانک بے خبری میں حمیدہ نے جو ہندہ کی ہمشیرہ کی بیٹی ہے ہندہ کی چھاتی منھ میں لے لی۔ ہندہ نے اسی وقت فوراً اپنی چھاتی حمیدہ کے منھ سے نکال لی۔ اور حمیدہ کا منھ کھولا تو کچھ دودھ نظر نہیں آیا اور احتیاطاً حمیدہ کے ہونٹوں کو کپڑے سے پونچھ دیا۔ کیا اتنی سی بات پر رشتہ رضاعت ثابت ہوگیا اور کیا نکاح زید پسر ہندہ کا حمیدہ سے حرام وناجائز ہے۔

**الجواب:** اگر گمان غالب ہندہ کا یہ ہے کہ حمیدہ کے منھ میں کچھ دودھ نہیں گیا تو حرمت رضاعت اس صورت میں ثابت نہیں اور نکاح زید پسر ہندہ کا حمیدہ سے درست ہے اور اگر ظن غالب حمیدہ کے حلق میں کوئی قطرہ دودھ کا گیا ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہوگئی اور زید پسر ہندہ کا نکاح حمیدہ سے درست نہیں ہے۔ اصل یہ ہے کہ محض شک سے تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور گمان غالب اگر دودھ پینے کا ہو تو حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہے اور حرمت رضاعت ایک قطرہ دودھ کا رضیع کے حلق میں جانے سے بھی ثابت ہوجاتی ہے درمختار میں ہے ویثبت به الخ وان قل ان علم وصوله لجوفه من فمه او انفه لا غير فلو التقم الحلمة ولم يدر ادخل اللبن فی حلقه ام لا لم يحرم لان فی المانع شکا ولوالجیه الخ[1] اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ اگر رضیع کے حلق میں دودھ جانے میں شک ہوا اور دودھ حلق میں جانا معلوم نہ ہو تو حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ اور اگر قرائن سے یہ معلوم ہوا اور گمان غالب ہو کہ کوئی قطرہ پیٹ میں حمیدہ کے گیا ہے تو حمیدہ دختر رضاعی ہندہ کی ہوگئی اور نکاح زید کا اس سے درست نہیں ہے اور قرائن میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہندہ کی دختر ہندہ کا دودھ پی رہی تھی اور اسی وقت اس کے علیحدہ ہوتے ہی حمیدہ نے ہندہ کی چھاتی منھ میں لی تو ظاہر حال اس پر دال ہے کہ

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ و ص ۵۵۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر



حمیدہ کے حلق میں دودھ گیا ہے اور ایسے قرائن کا فقہا نے اعتبار کیا ہے کما نقله الشامی عن الطحطاوی[1]

پلانے والی کو دودھ پلانا صحیح یاد نہیں تو کیا حکم ہے،

**سوال (۶۵۱):** ہندہ کے والدین قسم کھاتے ہیں کہ ہماری ہندہ نے ماما عظمت کا دودھ نہیں پیا ہے علاوہ ہندہ کے چار لڑکیوں نے ماما عظمت کا دودھ پیا ہے۔ زید نے بھی ماما عظمت کا دودھ پیا ہے۔ ماما عظمت کہتی ہے کہ مجھکو اچھی طور سے یاد نہیں ہے کہ ہندہ کو بھی میں نے دودھ پلایا ہے کبھی خیال پڑتا ہے کہ پلایا ہے کبھی خیال پڑتا ہے کہ نہیں پلایا۔ ایسی صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں اور زید کا نکاح ہندہ سے جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب:** شک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور صرف ایک عورت کے بیان سے بھی ثابت نہیں ہوتی اور صورت مذکورہ میں اس ایک عورت دودھ پلانے والی کو بھی شبہ ہے لہذا حرمت رضاعت مابین زید و ہندہ ثابت نہ ہوگی اور نکاح زید کا ہندہ کے ساتھ درست ہے کذا فی الدر المختار[2]

مرنے والی بیوی نے کہا کہ فلاں لڑکی کو میں نے دودھ پلایا ہے تم شادی نہ کرنا۔ کیا حکم ہے

**سوال ۶۵۲:** ایک خاتون نے اپنے مرض الموت میں اپنے خاوند سے تخلیہ میں کہا کہ اب میں قریب المرگ ہوگئی ہوں۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ میں نے فلاں لڑکی کو دودھ پلایا تھا ایسا نہ ہو کہ میری موت کے بعد تم اس سے نکاح کر بیٹھو۔ عورت کے فوت ہونے پر مسئلہ کسی عالم کے سامنے پیش ہوا۔ سائل نے

[1] قوله ان لم تظهر علامة ارمن قرها ويمكن ان تمثل بتردد المرأة ذات اللبن علی المحل الذی فيه الصبية او کونها ساکنة فيه فانه امارة قوية علی الارضاع ط رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲

[2] فلو التقم الحلمة ولم يدر ادخل اللبن فی حلقه ام لا لم يحرم لان فی المانع شکا (درمختار) لو ادخلت الحلمة فی فی الصبی وشکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمة بالشک (رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲) والرضاع حجتها حجة المال وهی شهادة عدلين او عدل وعدلتين (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲) ظفیر

کل ماجرا سنا کر فتویٰ مانگا۔ قاضی عالم مذکور نے محض اس بناء پر کہ کوئی گواہ موجود نہیں سائل کو لڑکی مذکورہ کے ساتھ بمطابق شریعت اسلام نکاح کی اجازت دی۔ چنانچہ نکاح بھی ہوگیا۔ اب سوال یہ ہے کہ از روئے شریعت غراء مفتی کو اس معاملہ میں صرف سائل کے بیان پر اعتبار کرنا جائز تھا یا نہیں اور یہ نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں۔؟

**الجواب۔** شخص مذکور نے اگر اپنی زوجہ مرحومہ کے بیان کی تصدیق نہیں کی اور اس کو یقین دودھ پلانے کا نہیں تو چوں کہ شہادت شرعیہ دودھ پلانے کی موجود نہیں ہے لہٰذا نکاح مذکور صحیح ہے اور فتویٰ عالم کا صحیح ہے قال فی الدر المختار حجتہ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین وفی الشامی قولہ وھی شہادۃ عدلین ای من الرجال وافاد انہ لا یثبت بخبر الواحد امرأۃ کان او رجلاً قبل العقد او بعدہ وبہ صرح فی الکافی والنہایۃ الی اٰخر ما حقق وفصل[1] (لیکن اگر شخص مذکور بیوی کی تصدیق کرتا ہے اور سوال سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ کہیں شخص مذکور کا انکار مذکور نہیں ہے تو پھر نکاح درست نہ ہوگا۔ ظفیر)

| | |
|---|---|
| جب خالہ کا دودھ پیا تو اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں | **سوال ۶۵۳۔** دو چچازاد بہنیں ہیں ایک کے محض شیرخوار لڑکا ہے اور دوسری کے ایک لڑکی۔ شیرخوار بچہ کا رشتہ اس لڑکی سے |

قرار پاگیا۔ یہ شیرخوار بچہ اکثر اوقات اپنی خالہ یعنی آئندہ ہونیوالی ساس کے پاس رہنے لگا۔ یہ خالہ اس شیرخوار لڑکے کو راضی اور خوش رکھنے کے لئے اپنے پستان دیتی تھی تو کچھ دودھ مثل پانی نکلکر لڑکے کی تسلی کر دیتا تھا گو پیٹ بھر کر وہ اپنی اصلی والدہ کا دودھ پیتا تھا مگر قدرے قلیل پانی سا دودھ آئندہ ساس کے پستان سے بھی پیتا رہا۔ اب وہ دونوں قابل شادی ہوگئے ہیں! اس صورت میں اس لڑکے کا نکاح اس دختر سے جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب۔** اس صورت میں وہ لڑکا اپنی خالہ کا رضاعی پسر ہوگیا۔ کیوں کہ ایک قطرہ دودھ سے بھی جو بحالت شیرخوارگی کسی بچے کو پلایا جاوے حرمت رضاعت

---

[1] رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ / ۲ ۱۲ ظفیر



ثابت ہو جاتی ہے۔ پس وہ لڑکی خالہ کی اور یہ لڑکا جس نے کوئی قطرہ دودھ کا پیا بہن بھائی رضاعی ہوگئے۔ ان دونوں کا باہم نکاح درست نہیں ہے۔[1]

| | |
|---|---|
| ہندہ نے جس لڑکے کو دودھ پلایا اسکی شادی ہندہ کی نواسی سے جائز نہیں | **سوال ۶۵۴۔** ہندہ کے چھ بچے پیدا ہوئے۔ تین لڑکے اور تین لڑکیاں۔ ہندہ نے سب سے چھوٹے لڑکے کی باری کا دودھ |

اپنی خالہ زاد بہن کے لڑکے کو پلایا۔ ایک سال کی عمر میں۔ تو اس رضاعی لڑکے کا نکاح ہندہ کی نواسی سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب۔** ہندہ کی نواسی کے ساتھ ہندہ کے رضاعی پسر کا نکاح درست نہیں ہے کیونکہ وہ نواسی ہندہ اس لڑکے کی بھانجی رضاعی ہوئی۔[2]

| | |
|---|---|
| جس سالی کی لڑکی نے اس کی بھاوج کا دودھ پیا ہے اس سے شادی جائز نہیں | **سوال ۶۵۵۔** (۲) خالو سے بھانجی کا نکاح درست ہے یا نہیں جبکہ دختر سالی نے خالو کی بھاوج کا دودھ پیا ہے |

تو دودھ کے رشتہ سے دختر مذکور خالو کی بھتیجی ہوتی ہے ایسی حالت میں خالو دختر سالی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہ۔

**الجواب۔** بھتیجی رضاعی سے نکاح درست نہیں ہے لحدیث الشیخین یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب۔[3]

| | |
|---|---|
| تین سال کی عمر میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی | **سوال ۶۵۶۔** چھوٹی ہمشیرہ کو بڑی ہمشیرہ نے دودھ پلایا۔ بڑی ہمشیرہ کہتی ہے کہ دودھ پلانے کے وقت چھوٹی ہمشیرہ کی |

---

[1] قلیل الرضاع وکثیرہ سواء اذا حصل فی مدۃ الرضاع تعلق بہ التحریم (ھدایہ) اما لو شک بان ادخلت الحلمۃ فی فم الصغیر وشکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمۃ بالشک لان الواجب علی النساء ان لا یرضعن کل صبی من غیر ضرورۃ (فتح القدیر لابن الہمام کتاب الرضاع ص ۳۰۴ / ۳ و فتح ۳۰۵ / ۳) ظفیر [2] یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب (ہدایہ) فحدیث الصحیحین مشہور (فتح القدیر کتاب الرضاع ص ۳۰۴ / ۳) ظفیر [3] ایضاً ۱۲ ظفیر

عمر تین برس کی تھی اس کے سوا اور کوئی شہادت کسی قسم کی نہیں ہے تو اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں۔ والدہ نے یہ کہا تھا کہ تم ہر دو ہمشیرہ نے باہم ایک دوسرے کو دودھ پلایا ہے آپس میں ناطہ نہ کرنا۔

**الجواب** - دودھ پلانے والی جبکہ عمر چھوٹی ہمشیرہ کی بوقت دودھ پلانے کے تین برس کی بتلاتی ہے اور کوئی دوسری شہادت رضاعت اور عمر کے بارے میں موجود نہیں ہے تو اس صورت میں حرمت رضاعت کا حکم نہ کیا جاویگا اور چھوٹی بہن بڑی بہن کی دختر رضائی متصور نہ ہوگی کما فی الدر المختار ویثبت التحریم فی المدۃ فقط الخ وفی الشامی امابعدھا فانہ لایوجب التحریم[1] اور ان کی والدہ کا بیان مبہم ہے اور اس کے سوا دو شہادت کافی بھی نہیں ہے[2]۔

جس کی نانی کا دودھ پیا ہے۔ اس کے نواسے سے نکاح جائز نہیں

**سوال ۶۵۷** - ایک عورت نے ایسے مرد سے نکاح کیا جس کی نانی کا دودھ اس عورت نے پیا ہے اور نانی کا دودھ ولادت کے سبب سے نہ تھا بلکہ بچہ کو چھاتی سے لگانے سے دودھ اتر آیا تھا۔ زمانہ اس کے دودھ پینے کا چھ ماہ کی عمر ہے۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہ۔ بعض علماء اس نکاح کو ناجائز فرماتے ہیں۔؟

**الجواب** - بیشک نکاح مذکور ناجائز ہے کیونکہ وہ عورت جس نے اس مرد کی نانی کا دودھ پیا خالہ رضاعی اس مرد کی ہے اور خالہ جیسے نسبی حرام ہے رضاعی خالہ بھی حرام ہے لقولہ علیہ السلام یحرم من الرضاع مایحرم من النسب[3] اور مدۃ رضاعت میں دودھ پینے سے ہر طرح حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے خواہ مرضعہ کے ولادت

[1] دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۵ ج۲ ۱۲ ظفیر

[2] حجۃ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الرضاع ص۵۶۵ ج۲) ظفیر [3] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الرضاع ص۵۵۷ ج۲ ۱۲ ظفیر



فی الحال نہ ہوئی ہو ویسے ہی بچہ کو چھاتی پر لگانے سے دودھ اتر آیا ہو[1]۔

زید کی دوسری بیوی نے عائشہ کو دودھ پلایا تو زید کے بیٹے کا نکاح عائشہ سے درست ہے یا نہیں

**سوال ۶۵۸** - زینب ایک لڑکا نمیر احمد چھوڑ کر مر گئی۔ بعد ازاں زید شوہر زینب و والد نمیر احمد نے نکاح ثانی خاتون سے کیا جس سے ایک دختر حامدہ پیدا ہوئی۔ خاتون نے اس کا جھوٹا دودھ عائشہ کو پلا دیا۔ اگر اب نمیر احمد ابن زینب زوجہ اولی کا عقد عائشہ سے کیا جائے تو جائز ہوگا یا نہیں۔ جبکہ نمیر احمد نے نہ خاتون کا دودھ پیا ہے اور نہ عائشہ کی ماں و نانی کا دودھ پیا ہے اور عائشہ نے بھی زینب کا دودھ ہرگز نہیں پیا ہے۔

**الجواب** - نمیر احمد کے باپ زید نے جبکہ نمیر احمد کی ماں زینب کے مرنے کے بعد خاتون سے نکاح ثانی کیا اور خاتون کے بطن سے زید کی دختر حامدہ پیدا ہوئی اور عائشہ نے خاتون کا دودھ پیا تو عائشہ زید کی بھی دختر رضاعی ہو گئی۔ اور نمیر احمد کی بہن رضاعی علاتی ہو گئی۔ لہذا نمیر احمد کا نکاح عائشہ سے درست نہیں ہے۔ کما فی الدر المختار ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنھا منہ لہ الخ اور شامی میں ہے وقد یکونان لاب کما اذا کان لرجل امرأتان وولدتا منہ فارضعت کل واحدۃ صغیراً فان الصغیرین اخوان لاب حتی لوکان احدھما انثی لایحل النکاح بینھما الخ[3]۔

رضاعی دادا اور نانا کی بیوی کیوں حرام ہے اور شرح وقایہ کی عبارت کا کیا مطلب ہے

**سوال ۶۵۹** - آنجناب کی طرف سے میرا سوال جو دادا رضاعی اور نانا رضاعی کی زوجہ کو رضیع کے لئے نکاح جائز ہونے کے بارے میں تھا اس کا جواب ملنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جیسا نانا کی زوجہ اور دادا نسبی کی زوجہ سے نکاح حرام ہے اسی طرح نانا دادا رضاعی کی زوجہ سے بھی نکاح حرام ہے۔ مگر شرح وقایہ کتاب الرضاع میں مستثنے کے آخر میں جو یہ عبارت وام عمہ وعمتہ وام خالہ وخالتہ

[1] ویثبت بہ الخ وان قل (الیناً ص۵۵۵ ج۲) ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۵ ج۲ ۱۲ ظفیر

[3] رد المحتار باب الرضاع تحت قولہ تکونھما اخوین ص۵۶۱ ج۲ ۱۲ ظفیر

میں ہے اس میں تین صورتیں نکلنے پر شارح نے اشارہ فرمایا جیسا کہ اوپر وام اخیہ واختہ کی تین تین صورتیں بنتی تھیں اسی طرح اگر یہاں بھی نکلیں تو ان صورتوں میں سے ایک صورت ایسی نکلتی ہے جس سے رضاعی دادا یا نانا کی زوجہ یعنی رضاعی باپ یا ماں کی سوتیلی ماں کو نکاح کرنا جائز ثابت ہوتا ہے پہلی صورت چچا یا ماموں نسبی کی رضاعی ماں۔ دوسری صورت چچا یا ماموں رضاعی کی ماں رضاعی۔ خیر ان دونوں کے جواز میں کچھ شبہ نہیں رہا۔ لیکن تیسری صورت میں شبہ ہے ماں یا باپ رضاعی کی سوتیلی ماں جائز ہونا چاہیے یہ جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** - حدیث شریف میں آیا ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1]۔ اس سے متعلق حرمت ان عورتوں رضاعی کی ثابت ہوتی ہے جن کی حرمت نسب سے ثابت ہے اور اس میں دادا رضاعی اور نانا رضاعی کی زوجہ بھی داخل ہے کما فی الدر المختار وزوجة اصله وفرعه مطلقاً ولو بعیداً دخل بہا ام لا واما بنت زوجة ابیه او ابنه فحلال وحرم الکل مما مر تحریمه نسباً ومصاهرة رضاعاً[2] الخ اور رد المحتار میں ہے یعنی یحرم من الرضاع اصوله وفروعه وفروع ابویه وفروعهم وکذا فروع اجداده وجداته الصلبیون وفروع زوجته واصولها وفروع زوجها واصوله وحلائل اصوله وفرعه[3] الخ اور مسوّی شرح موطا میں شاہ ولی اللہ صاحب باتفاق علما تحریر فرماتے ہیں کل من عقد النکاح علی امرأة یحرم المنکوحة علی آباء الناکح وان علوا وعلی ابنائه وابناء اولاده من النسب والرضاع جمیعاً وان سفلوا تحریماً مؤبداً بمجرد العقد اور عالمگیری میں محرمات صہریہ کے بیان میں لکھا ہے والرابعة نساء الآباء والاجداد من جهة الاب والام وان علوا فهؤلاء محرمات علی الذابین نکاحاً ووطئاً کذا فی الحاوی القدسی[4] اور پھر

---

[1] مشکوٰۃ باب المحرمات ص ۲۷۳ ظفیر [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ۱۲ ظفیر [3] رد المحتار فصل ایضاً ص ۳۸۳ ۱۲ ظفیر

[4] عالمگیری مصری باب اقسام المحرمات ص ۲۵۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر



اسی میں محرمات رضاع کے بیان میں لکھا ہے کل من تحرم بالقرابة والصهریة تحرم بالرضاع علی ما عرف فی کتاب الرضاع[1]۔ اور کتاب الرضاع میں اگرچہ لکھا ہے وتحل ام اخیه وام عمه وعمته وام خاله وام خالته من الرضاعة کذا فی شرح الوقایہ لیکن تیسری صورت مسئولہ کا اس میں ذکر نہیں۔ پس مقتضی احتیاط اسی میں ہے کہ تمام صورتوں مسئولہ میں بمقابلہ ان عبارات معتبرہ کے اس کے خلاف پر عمل کرنا درست نہیں۔

جس عورت کا دودھ پیا ہے اس کی کسی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

**سوال ۶۵۰** - ایک لڑکے نے اپنے باپ کی حقیقی چچی کا دودھ پیا جس کے بہت فرزند ہیں۔ جس لڑکی کے ساتھ اس نے دودھ نہیں پیا اس سے اس لڑکے رضیع کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - مرضعہ کی تمام اولاد رضیع پر حرام ہو جاتی ہے خواہ اس کے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو یعنی اگلی پچھلی اولاد مرضعہ کے سب بچے شیر خوار پر حرام ہیں۔ پس کسی کے ساتھ ان میں سے نکاح درست نہیں ہے[2]۔ ع از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند الخ

رضاعی بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

**سوال ۶۵۱** - زید نے ہندہ کا دودھ پیا اور ہندہ کی بیٹی نسبی زینب نے سلیمہ کو دودھ پلایا اس لئے یہ سلیمہ زید کی رضاعی بھانجی ہوئی۔ اب زید کا نکاح سلیمہ سے جائز ہے یا حرام۔؟

**الجواب** - ہندہ مرضعہ کے دختر نسبی زید کی بہن رضاعی ہوئی اور سلیمہ زید کی بھانجی رضاعی ہوئی لہذا بحکم حدیث یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[3] وبحکم حرمت علیکم امهاتکم

---

[1] عالمگیری مصری باب ثالث فی بیان المحرمات ص ۲۵۹ ج ۱۲ ظفیر

[2] یحرم علی الرضیع ابواه من الرضاع واصولهما وفروعهما من النسب والرضاع جمیعاً (عالمگیری مصری کتاب الرضاع ص ۳۲۱ ج ۲) ظفیر

[3] مشکوٰۃ شریف باب المحرمات ص ۲۷۳

دبناتکم الی قولہ تعالیٰ وبنات الاخ وبنات الاخت الآیۃ[1] زید کا نکاح سلیمہ سے ناجائز اور حرام ہے۔ فقط

رضاعی بیٹی سے نکاح درست نہیں ہے

**سوال ۶۵۲** - ہندہ زید کی رضاعی بہن ہے۔ زید کی والدہ فوت ہو گئی اب زید کا باپ بکر ہندہ سے عقد شرعی کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - ہندہ اور زید کے بہن بھائی ہونے کی اگر یہ صورت ہوتی ہے کہ ہندہ نے زید کی والدہ منکوحہ بکر کا دودھ پیا ہے" تو اس صورت میں ہندہ بکر کی بھی دختر رضاعی ہو گئی پس نکاح بکر کا ہندہ سے اس صورت میں حرام ہے[2] اور اگر یہ صورت ہوتی کہ زید نے ہندہ کی والدہ کا دودھ پیا ہے یا دونوں نے کسی تیسری عورت کا دودھ پیا ہے اس وجہ سے وہ دونوں بہن بھائی رضاعی ہیں۔ تو اس صورت میں زید کے باپ بکر کا نکاح ہندہ سے جائز ہے کما فی الدر المختار وتحل اخت اخیہ رضاعاً[3] الخ وقس علیہ اخت ابنہ۔ فقط

دو بہنوں میں سے ایک نے دوسرے کی بعض اولاد کو دودھ پلایا اور بعض کو نہیں تو شادی کا کیا حکم ہے

**سوال ۶۵۳** - رقیہ و زینب حقیقی بہنیں ہیں۔ اور رقیہ نے زینب کے لڑکے ظہور الحسن و نہال الحسن و صدر الحسن کو دودھ پلایا ہے اور زینب نے بھی رقیہ کی لڑکی فاطمہ اور لڑکے غلام محمد مرتضیٰ کو دودھ پلایا ہے۔ پس اب رقیہ کے لڑکے غلام محمد مصطفےٰ و غلام محمد مجتبیٰ کی شادی زینب کی لڑکی آمنہ و کلثوم سے جائز ہے یا نہیں۔ یہ واضح رہے کہ غلام محمد مصطفےٰ اور غلام محمد مجتبیٰ نے زینب کا

---

[1] سورۃ النساء رکوع ۴

[2] ویثبت بہ وان قل الخ امومۃ المرضعۃ للرضیع ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ لہ والا لا، فیحرم منہ ای بسببہ مایحرم من النسب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع صـ ۵۵۷/۲ ۱۲ ظفر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع صـ ۵۶۱/۲ ۱۲ ظفر



دودھ نہیں پیا۔ اور نہ آمنہ و کلثوم نے رقیہ کا دودھ پیا۔

**الجواب** - درمختار میں ہے وتحل اخت اخیہ رضاعاً[1]۔ پس صورت مسئولہ میں غلام مصطفےٰ اور غلام مجتبیٰ پسران رقیہ کا نکاح آمنہ و کلثوم دختران زینب سے درست ہے

جس پوتے کو دادی نے دودھ پلایا اس کا نکاح اسکی نواسی سے جائز نہیں

**سوال ۶۵۴** - شوکت علی لڑکا چودہ پندرہ یوم کا تھا کہ اس کی والدہ بیمار ہو گئی۔ اس حالت میں دو تین مرتبہ اسکی دادی مسماۃ حسینی بیگم نے اس کو دودھ پلایا اور دودھ پلانے کی عینی شاہد سوائے اس کی ماں اور دادی کے اور کوئی نہیں ہے تو شوکت علی سے مسماۃ محمودہ بانو کی دختر کا نکاح یعنی مسماۃ حسینی بیگم کی نواسی کا نکاح شوکت علی سے جائز ہے یا نہیں۔ اور شوکت علی عباس علی کا لڑکا ہے یعنی حسینی بیگم کا پوتا۔

**الجواب** - اگر واقعی حسینی بیگم نے شوکت علی پسر عباس علی کو دودھ پلایا ہے تو شوکت علی مسماۃ حسینی بیگم کا پسر رضاعی ہوا اور حسینی بیگم کی تمام اولاد شوکت علی کے بہن بھائی رضاعی ہو گئے اور محمودہ بانو کی دختر شوکت علی کی بھانجی رضاعی ہوئی لہذا بقاعدہ یحرم من الرضاع مایحرم من النسب[2] شوکت علی کا نکاح محمودہ بانو کی دختر سے حرام ہے درمختار میں ہے واحل بین الرضیعۃ وولد مرضعتہا الخ وولد ولدہا الخ[3] لیکن حرمت رضاعۃ بدون دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عادل عورتوں کی شہادت کے ثابت نہیں ہوتی۔ لیکن گواہی کی ضرورت بصورت انکار ہے۔ اگر زوجین کو اس کا اقرار ہے تو پھر گواہی کی حاجت نہیں ہے ان کے حق میں حرمت ثابت ہے درمختار میں ہے وحجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین (درمختار) قولہ وحجتہا ای دلیل اثباتہ وھذا عند الانکار لانہ یثبت بالاقرار مع الاصرار کما مر شامی صـ ۴۱۳[4]

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع صـ ۵۶۱/۲ ۱۲ ظفر

[2] رد المحتار باب الرضاع صـ ۵۵۷/۲ ۱۲ ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع صـ ۵۶۱/۲ ۱۲ ظفر

[4] رد المحتار باب الرضاع صـ ۵۶۹/۲ ۱۲ ظفر

رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح درست نہیں

**سوال ۶۵۵** - زید نے عمر کی ہمشیرہ حقیقی کے ساتھ جو عمر سے صغیرہ ہے عمر کی حقیقی والدہ کا دودھ پیا۔ اب خود عمر نے زید کی دختر حقیقی کے ساتھ نکاح کرلیا ہے کیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع مایحرم من النسب[1] بھانجی بھتیجی جیسے نسبی حرام ہے رضاعی بھی حرام ہے اور زید نے جبکہ عمر کی والدہ کا دودھ پیا تو بقاعدہ سے از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند مرضع کی تمام اولاد عمر وغیرہ خواہ اس نے زید کے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو کذا فی الدر المختار و ان اختلف الزمن و الاب الخ[2] زید کے بھائی بہن رضاعی ہوئے پس زید کی دختر عمر کی بھتیجی رضاعی ہے اس لئے نکاح عمر کا زید کی دختر سے حرام قطعی ہے۔

ساٹھ سالہ ضعیفہ نے بچہ کو چھاتی میں لگالیا اور پانی نکلا کیا حکم ہے

**سوال ۶۵۶** - ایک عورت نے دو سال اپنے بچہ کو دودھ پلاکر چھیڑ زیادہ خود تو کاروبار میں مصروف ہوجاتی اور بچہ کی دادی ضعیفہ ساٹھ سالہ جس کے پندرہ سولہ سال سے بچہ نہیں ہوا۔ اس بچہ کو روتے وقت بہلانے کی خاطر خالی پستان جن میں سولہ سال سے دودھ خشک تھا لڑکے کے منھ میں دیدیا کرتی۔ اسی طرح دو تین ماہ کرتی رہی۔ تین چار ماہ کے بعد ایک دن اس کو معلوم ہوا کہ میرے پستان سے کوئی چیز خارج ہوتی ہے۔ دودھ کر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ لیس دار پانی نکلتا ہے اس لئے اس نے بچہ کو پلانا بند کردیا۔ کیا ایک دو قطرہ لڑکے کے پیٹ میں جانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - عالمگیریہ میں ہے دخل فی فم الصبی من الثدی مائع لونه اصفر تثبت حرمة الرضاعة لانه لبن تغیر[3] الخ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر لبن متغیر

---

[1] رد المحتار، باب الرضاع صفحہ ۵۵۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع صفحہ ۵۵۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[3] عالمگیری مصری کتاب الرضاع ج ۱ ص ۳۲۲ ۱۲ ظفیر



بھی ہوجاوے تو حرمت رضاعت اس سے ثابت ہوجاتی ہے[1]۔ اور ایک دو قطرہ بھی بچہ کے پیٹ میں جانے سے حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہے جیسا کہ در مختار میں ہے ویثبت به وان قل ان علم وصوله بجوفه من فمه او انفه الخ[2]

رضاعی بہن سے نکاح جائز نہیں ہوا اور جو خرچ ہوا وہ خود اس کا ہوا

**سوال ۶۵۷** - امداد خاں نے شیخ جہانگیر کی زوجہ کا دودھ پیا پھر شیخ جہانگیر کی اس زوجہ کا انتقال ہوگیا۔ اور شیخ جہانگیر نے مسماۃ نفیسا سے نکاح کیا۔ اس کے بطن سے مسماۃ حمید النساء دختر پیدا ہوئی۔ امداد خاں کا نکاح حمید النساء سے جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو امداد خاں کے والد کا چونکہ شادی میں بہت خرچ ہوا تھا وہ کون دیگا اور شیخ جہانگیر بھی خرچ وصول کرنے کے درپے ہے۔

**الجواب** - جبکہ امداد خاں نے شیخ جہانگیر کی زوجہ کا دودھ پیا تو امداد خاں شیخ جہانگیر کا بیٹا رضاعی ہوگیا۔ پس حمید النساء سے نکاح باطل ہے[3]۔ اور خرچ کسی کا کوئی نہ دیگا۔ جو کچھ جس نے خرچ کیا وہ دوسرے سے نہیں لے سکتا۔

ایک عورت نے عمر کو دودھ پلایا اور اسکی دختر نے میرن کو۔ تو ان دونوں میں شادی جائز نہیں

**سوال ۶۵۸** - ایک عورت اور اس کی لڑکی دونوں نے رضاعت اختیار کی۔ ماں نے ایک لڑکے عمر کو دودھ پلایا اور لڑکی نے دختر میرن کو دودھ پلایا۔ پس لڑکے عمر کا نکاح لڑکی میرن سے درست ہے یا نہیں

**الجواب** - جس لڑکے کی ماں نے دودھ پلایا وہ اس کی بیٹی کا رضاعی بھائی ہوا۔

---

[1] صورت مسئولہ میں حرمت ثابت ہونے میں خاکسار کو تردد ہے اس وجہ سے کہ ساٹھ سالہ عورت جس کو پندرہ سولہ سال سے بچہ ہونا بند ہوگیا ہے۔ اس کے پستان میں دودھ متغیر کہاں سے آئیگا۔ یہ تو دراصل پانی ہے جس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جیسا کہ باکرہ کے سلسلہ میں فقہاء صراحت کرتے ہیں مکول لم تتزوج لو نزل لها لبن فارضعت صبیا صارت اما وتثبت جمیع احکام الرضاع الخ آگے مذکور ہے ولکن الو نزل للکبیرة اصغر لایثبت من ارضاعه تحریمه هکذا فی فتح القدیر (عالمگیری مصری کتاب الرضاع ص ۳۲۲ ج ۱) ظفیر غفاہ

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع صفحہ ۵۵۶ ج ۲ ظفیر

[3] ویثبت ابوة زوج مرضعة اذا کان لبنها منه له والا لا الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع صفحہ ۵۵۸ ج ۲ ظفیر

اس بیٹی نے جس لڑکی کو دودھ پلایا وہ اس لڑکے کی بھانجی رضاعی ہوئی اور بقاعدہ یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب[۱] ان میں باہم نکاح حرام ہے۔

جس لڑکے نے دودھ پیا ہے اس کی بہن سے دودھ پلانے والی کے لڑکے کا نکاح جائز ہے

**سوال ۶۵۹** ۔ زید و عمر دونوں بھائی ہیں عمر چھوٹا ہے ان کی والدہ کا دودھ ہندہ نے عمر کے ساتھ پیا ہے۔ جس وقت ہندہ نے دودھ پیا ہے اس وقت عمر کی عمر اٹھائیس ماہ کی تھی اور ہندہ ایک ماہ کی۔ اب ہندہ سے زید کا نکاح جائز ہے یا کیا۔؟ اور ایک بہن ہندہ سے چھوٹی ہے اس کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** ۔ ہندہ نے جبکہ زید اور عمر کی والدہ کا دودھ پیا تو مرضعہ کی تمام اولاد ہندہ کے لئے حرام ہو گئی جیسا کہ اس شعر میں اس کو بیان کیا گیا ہے

؎ از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند ۔ و از جانب شیرخوار زوجان و فروع

اور در مختار میں ہے۔ و لا حل بین الرضیعۃ وولد مرضعتہا[۲] اس عبارت سے بھی واضح ہے کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے لئے حرام ہے لہذا نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ درست نہیں ہے اور ہندہ نے اگرچہ زید کی ساتھ دودھ نہیں پیا بلکہ عمر کے ساتھ پیا ہے لیکن جبکہ زید بھی بیٹا مرضعہ کا ہے لہذا وہ ہندہ کے لئے حرام ہے۔ ساتھ دودھ پینے نہ پینے کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ درمختار میں ہے وان اختلف الزمن والاب الخ[۳] اور شامی میں ہے قولہ وان اختلف الزمن کان ارضعت الولد الثانی بعد الاول بعشرین سنۃ مثلاً الخ[۴] البتہ ہندہ کی دوسری بہن کے ساتھ جس نے زید و عمر کی والدہ کا دودھ نہیں پیا زید کا نکاح درست ہے وتحل اخت اخیہ رضاعاً درمختار[۵]

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

**سوال ۶۶۰** ۔ زید نے ہندہ کا دودھ پیا۔ اب ہندہ کے

۱ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج۲ ۱۲ ظفیر

۲ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج۲ ۱۲ ظفیر ۳ ایضاً ۱۲ ظفیر

۴ رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج۲ ۱۲ ظفیر

۵ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج۲ ۱۲ ظفیر



شوہر کی لڑکی جو کہ زینب کے بطن سے ہے اس کی پوتی کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ زید کا نکاح زید کے رضاعی باپ کے دختر کی پوتی سے ناجائز ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[۱] وفی الدر المختار و یثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ لہ الخ قولہ لہ ای للرضیع للشامی[۲]۔

جب نانی نے دودھ پلایا تو ماموں کی لڑکی سے نکاح نہیں ہوسکتا

**سوال ۶۶۱** ۔ زید کو اس کی نانی نے ایک مرتبہ غلطی سے دودھ پلایا تھا۔ اب زید کا نکاح اس کے ماموں کی لڑکی سے ہوسکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ جبکہ نانی نے ایک مرتبہ اپنے نواسہ زید کو بحالت شیرخوارگی دودھ پلایا تو زید اپنی نانی کا پسر رضاعی ہو گیا اور نانی کی اولاد زید کی بھائی بہن ہو گئے۔ پس زید کے ماموں کی دختر زید کی بھتیجی رضاعی ہوئی۔ لہذا زید کا نکاح اس سے درست نہیں لانہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب کذا فی عامۃ کتب الفقہ[۳]۔

عورت منکر ہو اور گواہ گواہی دیں تو رضاعت کیلئے کیا حکم ہے

**سوال ۶۶۲** ۔ ہندہ کی نسبت عام طور پر مشہور ہے کہ اس نے مسماۃ زینب ایک نوزائیدہ لڑکی کو اپنا دودھ پلایا ہے اور اس پر چار عورتوں اور ایک مرد نے شہادت دی کہ ہم نے ہندہ کو اپنی آنکھوں سے زینب کو دودھ پلاتے دیکھا ہے۔ ہندہ حلفاً بیان کرتی ہے کہ میں نے زینب کو ہرگز دودھ نہیں پلایا بلکہ اصل واقعہ یوں ہے کہ جب زینب کی ماں زینب کو ایام نفاس میں چھوڑ کر مرگئی تو تین روز کے اندر کبھی کبھی زینب کو بہلانے کے لئے لیتی تھی۔ دودھ مطلق نہیں پلایا بلکہ میرے پستان میں اس وقت دودھ نہ تھا۔ ہندہ دودھ پلانے سے انکار کرتی ہے اب جبکہ زینب کا نکاح ہندہ کے

۱ مشکوٰۃ باب المحرمات ص ۲۷۳ ۔ ظفیر

۲ رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج۲ ۱۲ ظفیر

۳ دیکھو رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج۲ ۱۲ ظفیر

دیور سے ہوگیا تو چوں کہ بعض لوگ اس رشتہ پر معترض تھے حرمت رضاعت کا مسئلہ زیر بحث آگیا جس پر چند علماء نے مذکورہ بالا شہادتیں لے کر یہ فتویٰ دیا کہ حرمت ثابت ہے اور ہندہ کا بیان نہیں لیا۔ مگر جب لڑکی کے والد نے بیرونی علماء سے فتویٰ دریافت کیا تو انھوں نے ہندہ کا بیان مسموع رکھ کر جواز نکاح کا فتویٰ دیا اور عبارت مندرجہ ذیل دلیل میں پیش کی وفی القنیۃ امرأۃ کانت تعطی ثدیہا صبیۃ و اشتہر ذلک بینہم ثم تقول لم یکن فی ثدیی لبن حین القمتہا ثدیی ولا یعلم ذلک الا من جہتہا جاز لابنہا ان یتزوج بہذہ الصبیۃ[50] ۔ اس صورت میں مجوزین نکاح حق پر ہیں یا مانعین اور جملہ واشتہر ذلک الخ اور جملہ ولا یعلم ذلک الخ قابل غور ہیں۔

**الجواب** - قنیہ کی روایت امرأۃ کانت تعطی ثدیہا الخ[51] کا منشا یہی ہے کہ صورت مسئولہ میں جبکہ ہندہ اپنے پستان میں دودھ ہونے کی منکر ہے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی کیوں کہ گواہاں سے غایت یہی ثابت ہوسکتا ہے کہ انھوں نے ہندہ کے پستان کو زینب کے منھ میں دیتے ہوئے دیکھا ہو۔ مگر محض اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جیسا کہ عبارت درمختار فلو التقم الحلمۃ ولم یدر ادخل اللبن ام لا لم یحرم لان فی المانع شکا[52] اور عبارت قنیہ مذکورہ سے ثابت ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اس بارہ میں مجوزین نکاح حق پر ہیں۔ اور پستان میں دودھ ہونے یا نہ ہونے کا حال عورت سے ہی معلوم ہوسکتا ہے اس بارہ میں شہود کو کچھ علم نہیں ہوسکتا۔ شہود سے فقط اثبات ادخال حلمہ فی فم الصبی ہوسکتا ہے سو وہ حرمت کے لئے کافی نہیں ہے اور جملہ واشتہر ذلک بینہم[53] نے اس کو صاف کردیا۔

---

[50] دیکھئے ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ ظفیر

[51] ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ ظفیر

[52] الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۶۶ ج ۲ ظفیر

[53] ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ ظفیر



کہ گواہوں کے بیان کانت تعطی ثدیہا کے مقابلہ میں عورت کا بیان لم یکن فی ثدیی لبن حین القمتہا ثدیی[1] مسموع ہوگا۔

### دودھ پینے والی لڑکی کی شادی دودھ پلانے والی کے لڑکے سے جائز نہیں

**سوال ۶۶۳** - آ مر گیا اس کی زوجہ ہندہ نے اسکے بھائی ب سے عقد شرعی کرلیا۔ ہندہ کے بطن سے آ کی اولاد دو لڑکے ہیں۔ ہندہ نے جب ب سے عقد شرعی کیا تو اس سے اس کی اولاد ہوئی ب کی دوسری عورت زبیدہ بھی تھی زبیدہ کے بطن سے ب کی دو لڑکیاں ہیں ایک ہندہ کے ساتھ عقد سے پہلے کی اور دوسری لڑکی نے زبیدہ کے پیٹ سے پیدا شدہ لڑکے کے ساتھ دودھ ایام رضاعت میں پیا ہے آیا ب کو اپنے بھائی آ کی بیٹیوں سے اپنی دو لڑکیوں کا نکاح جو از بطن ہندہ ہیں کردینا درست ہے یا نہیں۔

**الجواب** - ب کی جس دختر از بطن زبیدہ نے ہندہ کا دودھ پیا ہے اس کا نکاح ہندہ کے پسر از صلب آ سے جائز نہیں ہے[2] اور جس دختر نے ہندہ کا دودھ نہیں پیا اس کا نکاح ہندہ کے پسر از صلب آ سے درست ہے[3]۔ فقط

### سوتیلی دادی کا دودھ پیا تو کیا اس کا نکاح پھوپھی زاد بہن کی لڑکی سے درست ہوگا

**سوال ۶۶۴** - زید کی شادی نسبی پھوپی زاد بہن کی لڑکی سے ایسی صورت میں کہ زید اپنی سوتیلی دادی کا دودھ بھی پی چکا ہے یا یوں سمجھے کہ زید اپنی رضاعی ماں کی سوتیلی بیٹی کی نواسی سے شادی کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - رضاعی والدہ کے حقیقی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد رضیع پر حرام ہے اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ والدہ رضاعی کا شوہر جس سے اس کا دودھ ہے وہ باپ رضیع کا ہوجاتا ہے

---

[1] ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ ظفیر

[2] یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲) ظفیر

[3] اس لئے کہ جب دودھ نہیں پیا حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ ظفیر

پس اس کی اولاد کی اولاد بھی رضیع پر حرام ہوگی۔ لہٰذا نکاح مذکور صحیح نہ ہوگا در مختار میں ہے ویثبت منہ و ان قل الخ ابومۃ المرضعۃ للرضیع ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ الخ[1] ۔ فقط

**بہن کے لڑکے کے منھ میں چھاتی دیدی تو کیا حکم ہے۔**

**سوال ۶۶۵** ۔ دو بہن حقیقی ایک مکان میں سو رہی تھی ایک بہن کسی ضرورت سے گئی اور اپنے لڑکے کو اپنی بہن کے پاس لٹا گئی وہ سو رہی تھی لڑکا بھی سو رہا تھا۔ یہ لڑکا خود یا اس نے اپنا لڑکا سمجھ کر اپنا دودھ اس کے منھ میں دیدیا یہ بھی تحقیق نہیں ہوا کہ کتنا دودھ اس کے منھ میں پہنچا اس کی ماں نے آکر اپنی بہن کے پاس سے اٹھالیا بہن نے لڑکے کے منھ میں دیدیا تھا اس کی لڑکی سے اس لڑکے کا نکاح ہوگیا ہے تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ اور کوئی گواہ دودھ پلانے کا نہیں ہے تو نکاح ان کا قائم ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیا ہونا چاہیئے

**الجواب** ۔ اس صورت میں رضاعت ثابت نہیں ہے کیوں کہ اس کے ثبوت کے لئے دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت شرط ہے صرف ایک عورت کے کہنے سے رضاعت ثابت نہ ہوگی کنز میں ہے ویثبت الرضاع بما یثبت بہ المال[2] اور اسپر بحرالرائق میں لکھا ہے وھو شہادۃ رجلین عدلین او رجل وامرأتین فلا یثبت بشہادۃ امرأۃ واحدۃ[3] لہٰذا نکاح زوجین کا بدستور قائم اور صحیح ہے۔ فقط

**جس بھائی نے دودھ نہیں پیا اس کی شادی دودھ پلانے والی کی لڑکی سے جائز ہے**

**سوال ۶۶۶** ۔ زید کے لڑکے نے بکر کی زوجہ کا دودھ پیا۔ بکر کے ایک دختر ہے۔ نیز زید کا بڑا لڑکا جس نے بکر کی زوجہ کا دودھ نہیں پیا، اس سے بکر کی دختر کا نکاح جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو حدیث یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب کا کیا مطلب ہے اور روایت فقہی ویجوز ان یتزوج الرجل باخت اخیہ من الرضاع کا کیا مطلب جواب ہوگا۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ و ص ۵۵۷ ج ۲ ظفیر

[2] کنز الدقائق علی ھامش البحر الرائق کتاب الرضاع ص ۲۴۹ ج ۳ ظفیر

[3] البحر الرائق کتاب الرضاع ص ۲۴۹ ج ۳ ظفیر



**الجواب** ۔ زید کے بڑے لڑکے کو جس نے بکر کی زوجہ کا دودھ نہ پیا ہے بکر کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہے کما فی الھدایۃ ویجوز ان یتزوج الرجل باخت اخیہ من الرضاع[1] اور اس میں قرآن عزیز اور حدیث شریف کی مخالفت نہیں ہے اس لئے حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ جو نسب سے حرام ہے اس کی نظیر رضاع سے بھی حرام ہے، پس جہاں نظیر مفقود ہے وہاں حکم بھی نہ ہوگا جیسے کہ نسباً بھائی کی ماں حرام ہے لیکن اس وجہ سے کہ وہ اس کی بھی ماں ہوگی یا موطوئہ اب ہوگی اور یہ معنی رضاع میں مفقود ہیں اس لئے کہ بھائی کے دودھ پینے سے اس کی ماں کیسے بن گئی اسی طرح بھائی کا اب رضاعی اپنا اب رضاعی کیوں کر ہوگا تا کہ اس کی اولاد کے ساتھ اخوت ثابت ہوجائے۔ اس طرح بھائی کی بہن رضاعاً دوسرے بھائی کے لئے اجنبی کی طرح ہے۔ پس نکاح میں کوئی حرج نہیں، اور اس صورت میں تو اعتراض کا کوئی موقع بھی نہیں اس لئے کہ یہاں نسباً بھی جائز ہے اخ الام کی بہن سے یعنی منکوحہ اب کی پچھلی لڑکے کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے۔ پس یہاں کوئی اعتراض بھی نہیں البتہ باقی مستثنیات کے بارے میں اعتراض کیا گیا ہے جس کے جواب میں علماء نے ثابت کیا ہے کہ مستثنیات پر حدیث شامل ہی نہیں کما فی الشامی تحت قولہ استثناء منقطع[2] ۔ اور اس کا خلاصہ وہی ہے جس کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا فلیراجع۔ فقط

**بیوی کی چھاتی منھ میں لیا گیا ہے**

**سوال ۶۶۷** ۔ اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کی چھاتی منھ میں لیتا رہا ہو اور بعد میں وہ حاملہ ہوجاوے اور پھر منہ میں لے اور اچانک دودھ منھ میں آجاوے اور ذائقہ معلوم ہوجائے مگر پیٹ میں نہ گیا ہو بلکہ تھوک دیا ہو۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

**الجواب** ۔ اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی اور اگر دودھ حلق میں چلا جاتا تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوتی۔ مگر ایسا فعل حرام ہے یعنی اپنی زوجہ کا

---

[1] ھدایہ کتاب الرضاع ص ۳۳۱ ج ۲ ظفیر

[2] تفصیل کیلئے دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۸ ج ۲ و ص ۵۵۹ ج ۲ ۔ ظفیر

دودھ پینا حرام ہے آئندہ ایسا نہ کرے۔[1]

**ایک عورت کی گواہی حرمت رضاعت کیلئے کافی نہیں**

**سوال ۶۶۸** - زینب کا حلفیہ بیان ہے کہ میں نے خالد کو دودھ پلایا ہے اور کوئی گواہ نہیں تو زینب کی یہ شہادت مقبول ہوگی یا نہیں اور اگر کوئی مفتی یا قاضی صورت مذکورہ میں تفریق بین الزوجین کا حکم کردے تو نافذ ہوگا یا نہیں۔؟

**الجواب** - درمختار باب الرضاع میں ہے وحجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الخ اور شامی میں ہے وافاد انہ لا یثبت بخبر الواحد امرأۃ کان او رجلا قبل العقد او بعدہ وبہ صرح فی الکافی والنہایۃ تبعاً لما فی رضاع الخانیۃ الخ[2] پس اس صورت میں اس ایک عورت کا قول معتبر نہیں ہے اور حرمت ثابت نہ ہوگی اور اگر کسی نے حکم تفریق کردیا تو وہ حکم صحیح نہیں ہے بلکہ وہ توڑ دیا جاویگا۔ فقط

**ایک عورت کی گواہی ایک مانتا ہے ایک نہیں فیصلہ فرمائیں**

**سوال ۶۶۹** - ایک لڑکے اور ایک لڑکی کا جو بالغ تھے باہم عقد نکاح ہوا اور اس عقد سے تیرہ ماہ بعد لڑکی کی نو مسلم سوتیلی ماں بیان کرتی ہے کہ میں ان دونوں کو اپنا دودھ پلا دیا تھا اور اس واقعہ کی خبر وقت نکاح لڑکے و لڑکی کے دادا سے چھوٹی پھوپی کے روبرو کردی تھی اور اس پھوپی سے قبل نکاح بھی خبر کردی تھی اب لڑکی کا باپ اس کی سوتیلی ماں کے بیان کو ٹھیک جان کر نکاح کو کالعدم قرار دیتا ہے اور لڑکے کا باپ اس عورت کے بیان کو قطعاً لغو جان کر نکاح کو جائز رکھتا ہے اور وہ عورت اپنے بیان کی تائید میں کوئی گواہ پیش نہیں کرسکتی ہے تو صورت ہذا میں نکاح قائم ہے یا نہ اور وہ دونوں بھی دودھ پینے کا اقرار نہیں کرتے ہیں۔

**الجواب** - صورت مسئولہ میں جبکہ ثبوت رضاعت پر شرعی ثبوت نہیں اور زوجین بھی

[1] ولم یبح الارضاع بعد مدتہ لانہ جزء آدمی والانتفاع بہ لغیر ضرورۃ حرام علی الصحیح (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲) (مص حلمۃ ثدی [illegible] محرم (ایضاً ص ۵۶۹ ج ۲) ظفر

[2] دیکھئے رد المحتار للشامی باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲۔ ظفر



اقراری نہیں تو پھر صرف ایک عورت کے کہنے پر حرمت رضاعت کا تحقق نہیں ہوسکتا۔ دونوں نکاح بدستور قائم ہے کتب فقہ میں تصریح ہے کہ ثبوت رضاعت بغیر دو عادل مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کے نہیں ہوتا کما فی الدر المختار والرضاع حجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین[1] فقط کتبہ عتیق الرحمٰن عثمانی جواب صحیح ہے اس صورت میں محض ایک عورت کے بیان سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اور نکاح زوجین کا باہم قائم ہے فقط

کتبہ عزیز الرحمٰن مفتی دارالعلوم دیوبند

**جس نے دودھ پیا اگر اس کی عمر دو سال ہے یا ڈھائی سال تو کیا حکم ہے۔**

**سوال ۶۷۰** - ہندہ کا بچہ دو سال کا ہوگیا اور اس نے دودھ چھوڑ دیا۔ ہندہ نے دوسرے کے بچہ کو دودھ پلایا ان دونوں میں رشتہ رضاعت قائم ہوگیا یا نہیں۔ اگر بچہ ڈھائی سال کا ہوگیا اس کے بعد ہندہ نے دوسرے بچہ کو دودھ پلایا رشتہ رضاعت قائم ہوگا یا نہیں۔

**الجواب** - ہندہ نے جس بچہ کو دودھ پلایا اگر اس کی عمر دو اڑھائی سال سے زیادہ نہیں ہے تو وہ بچہ ہندہ کا بیٹا رضاعی ہوجاویگا اور ہندہ کی اولاد اس بچہ کی بہن بھائی رضاعی ہوجاویں گے اور حرمت رضاعت ثابت ہوجاوے گی[2]۔

**دس سالہ بیوہ کی چھاتی بچہ نے منہ میں لے لیا اور اسکو پانی آتا ہے کیا حکم ہے،**

**سوال ۶۷۱** - ہندہ کی والدہ کا انتقال ہوگیا تو مدت رضاعت میں ہندہ کے لئے ایک غیر عورت دودھ پلانے والی مقرر کی گئی مگر ہندہ کو اس کی دادی لے کر سوتی ہے جو دس سال سے بیوہ ہے رات کو جب ہندہ روتی ہے تو دادی اس کے منہ میں چھاتی دیدیتی ہے۔ ہفتہ کے بعد دادی کی چھاتی کو دبا کر دیکھا تو اس میں سے سفید پانی نکلا تو کیا یہ حرمت رضاعت ثابت ہوجاوے گی اور ہندہ کا نکاح اس کی پھوپی کے

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۹ ج ۲۔ ظفر

[2] ویثبت التحریم فی المدۃ فقط وھو حولان ونصف عندہ وحولان فقط عندھما وھو الاصح (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۲ ج ۲ وص ۵۵۵ ج ۲) ظفیر

بیٹے سے جائز ہوگا یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ اس صورت میں جبکہ دودھ کے اترنے اور ہندہ کے حلق میں دودھ کے جانے میں شبہ ہے لہٰذا حرمت رضاع ثابت نہ ہوگی۔ اور ہندہ کا نکاح اس کی پھوپی کے پسر سے جائز اور صحیح ہے ردالمحتار المعروف بہ شامی میں ہے قنیۃ، امرأۃ کانت تعطی ثدیہا صبیۃ واشتہر ذالک بینہم ثم تقول لم یکن فی ثدی لبن الفتہا ثدی ولم یعلم ذالک الا من جہتہا جاز لابنہا ان یتزوج بھذہ الصبیۃ اھ وفی الفتح لو دخلت الحلمۃ فی فی الصبی وشکت فی الارتضاع لاتثبت الحرمۃ بالشک الخ شامی[1]

**سوال ۶۷۲** ۔ خلاصہ سوال یہ ہے کہ مسماۃ شریفاً اقرار کرتی ہے کہ میں نے اپنے نواسہ احمد علی کو دودھ پلایا ہے اس کے سوا اور کوئی شہادت نہیں ہے تو احمد علی کا نکاح شریفاً کی نواسی حشمت بی بی سے جائز ہے یا نہیں۔؟

(نانی اقرار کرتی ہے کہ نواسہ کو دودھ پلایا تو اس کی شادی اسکی نواسی سے ہوگی یا نہیں؟)

**الجواب** ۔ درمختار میں ہے کہ رضاعت بدون دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتوں عادل کی شہادۃ کے ثابت نہ ہوگی اور شامی میں ہے کہ خبر واحد سے رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ والرضاع حجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الخ درمختار وفی الشامی وافاد انہ لایثبت بخبر الواحد امرأۃ کان او رجلاً الی ان قال لکن قال فی البحر ان ظاہر المتون انہ لایعمل بہ مطلقاً فلیکن ھو المعتمد فی المذہب[2] شامی جلد ثانی باب الرضاع۔ پس صورت مسئولہ میں نکاح احمد علی کا ساتھ حشمت بی بی کے صحیح ہے۔ فقط

**سوال ۶۷۳** ۔ ہندہ کے ایک لڑکی زینب اور ایک لڑکا زید تھا۔ زینب نے صغرا کو ایام رضاعت میں ایک دن

(زید کی بہن نے جس لڑکی کو دودھ پلایا اس سے زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں)

[1] دیکھئے ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ ظفیر۔ [2] دیکھئے ردالمحتار الشامی باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲ ظفیر



دو تین مرتبہ دودھ پلایا۔ اب زید کا نکاح صغریٰ سے ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر نکاح ہو گیا ہو تو کیا ہونا چاہیئے۔

**الجواب** اگر دودھ پلانا زینب کا صغریٰ کو بطریق شرعی ثابت ہے یعنی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادلہ گواہ دودھ پلانے کی ہیں تو زید کا نکاح صغریٰ کے ساتھ جائز نہیں ہے اور اگر نکاح ہو گیا ہے تو ان میں تفریق کرادی جاوے کیونکہ صغریٰ زید کی بھانجی رضاعی ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جس طرح بھانجی نسبی سے نکاح حرام ہے اسی طرح بھانجی رضاعی سے بھی نکاح حرام ہے ویحرم من الرضاع مایحرم من النسب وفی الدرالمختار والرضاع حجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتان الخ اور شامی میں ہے کہ تنہا مرضعہ کا قول اس بارے میں معتبر نہیں ہے وما فی شرح الوھبانیۃ عن المنتقی من انہ لاتقبل شہادۃ المرضعۃ عند ابی حنیفۃ واصحابہ الخ۔ قال فی البحر بعد ذالک ان ظاہر المتون انہ لایعمل بہ مطلقاً فلیکن ھو المعتمد فی المذہب[1]، شامی جلد ثانی باب الرضاع۔ فقط

**سوال ۶۷۴** ۔ گود لئے ہوئے بیٹے نے ہماری بیوی کا دودھ پیا تو ہمارا نکاح اس گود لئے ہوئے بیٹے کی بیوی سے جائز ہے یا نہ۔؟

(جس لڑکے نے کسی کی بیوی کا دودھ پیا اس لڑکے کی بیوی سے نکاح کیسا ہے)

**الجواب** ۔ جس بچہ نے تمہاری زوجہ کا دودھ پیا وہ تمہارا رضاعی بیٹا ہو گیا پس اس کی زوجہ سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہے[2] کما فی الشامی وقولہ تعالیٰ وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم والحلیلۃ الزوجۃ الخ وذکر الاصلاب لاسقاط حلیلۃ الابن المتبنی لا لاحلال حلیلۃ الابن رضاعاً فانہا تحرم کالنسب بحر وغیرہ[3]۔ فقط

[1] دیکھئے ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ ظفیر۔ [2] ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ ولالا (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ ظفیر۔ [3] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۰۴ ج ۲ ظفیر

جس نے پھوپی کا دودھ پیا اس کا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

ایک شخص کی شادی اس کی پھوپی کی لڑکی کے ساتھ قرار پائی مگر بعد کو معلوم ہوا کہ لڑکے نے اپنی پھوپھی کا دودھ پیا ہے اس پر لوگوں نے اس کے ماں باپ کو سمجھایا مگر انھوں نے نہ مانا اور ناصح کو برا بھلا کہا اور نکاح پر آمادہ ہوگئے اور طرفین سے رضامندی ہوگئی یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - اگر بہ حقیقت اس نے اپنی پھوپی کا دودھ پیا ہے تو اس کی دختر سے نکاح اس کا صحیح نہیں ہے[1] لیکن بصورت انکار دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے رضاعت ثابت ہوتی ہے اگر گواہ نہ ہوں تو حرمت ثابت نہ ہوگی۔ فقط

رضاعی ماں باپ کی سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے

**سوال ۶۷۵** - رضاعی ماں یا باپ کی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - درمختار باب المحرمات میں ہے[2] وزوجة اصله وفرعه مطلقاً ولو بعيدًا الخ اور باب الرضاع میں ہے فيحرم منه مايحرم من النسب[3] - پس جیسا کہ نانا نسبی کی زوجہ اور دادا نسبی کی زوجہ سے نکاح حرام ہے اسی طرح نانا رضاعی اور دادا رضاعی کی زوجہ سے بھی نکاح حرام ہے اور رضاعی ماں اور رضاعی باپ کی سوتیلی ماں کا یہی مطلب ہے کہ وہ نانا رضاعی کی زوجہ ہے یا دادا رضاعی کی زوجہ ہے اور یہ صورت ان صورتوں میں سے بھی نہیں ہے جو کہ مستثنیٰ کی گئی ہیں - قاعدہ فيحرم منه مايحرم من النسب کما لا يخفى - فقط

رضاعی برادرزادی سے اس کے بھائی کا نکاح جائز ہے۔

**سوال ۶۷۶** - (۱) زید کی رضاعی برادرزادی زید کے نسبی بھائی کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - زید کی رضاعی برادرزادی زید کے بھائی کے لئے حلال ہے۔ کما فی

[1] ويثبت به وان قل الخ ابوة المرضعة الرضيع الخ فيحرم منه مايحرم من النسب (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۵) ظفیر [2] ایضاً فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ ظفیر

[3] ایضاً باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ ظفیر



الدرالمختار وتحل اخت اخيه رضاعاً يعم اتصاله بالمضاف كان يكون له اخ نسبي له اخت رضاعية[1] الخ پس معلوم ہوا کہ جب نسبی بھائی کی بہن رضاعی حلال ہے تو بھتیجی رضاعی بھی حلال ہے۔

جس پھوپی کا دودھ پیا اس کی اس لڑکی سے بھی نکاح جائز نہیں جو دوسرے شوہر سے ہے

**سوال** - زید نے اپنی پھوپی کا دودھ پیکر پرورش پائی بعد کو اس کے پھوپا کا انتقال ہوگیا اس کی پھوپی نے عقد ثانی کیا اس سے لڑکی پیدا ہوئی تو زید کا نکاح اس دختر سے جو کہ شوہر ثانی سے ہے جائز ہے یا نہ؟

**الجواب** - اس صورت میں زید کا نکاح اس کی پھوپی مرضعہ کی اس دختر سے بھی صحیح نہیں ہے جو کہ دوسرے شوہر سے پیدا ہوئی کیوں کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کی بھائی بہن رضاعی ہوجاتی ہیں اور اخت رضاعی کی حرمت قرآن شریف میں منصوص ہے واخواتكم من الرضاعة[2] وفی الشعر المعروف ؎ از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند وکذا فی الدرالمختار

رضاعی نواسہ کی شادی اس لڑکی سے جائز نہیں ہے جس کو اس کی دوسری بیوی نے دودھ پلایا ہے

**سوال ۶۷۷** - زید کی دو زوجہ ہیں ایک مسماۃ زینب ایک مسماۃ خاتون اور زینب کے بطن سے زید کی دختر مسماۃ خدیجہ ہے خدیجہ نے بکر کو اپنا دودھ پلایا بکر مذکور خدیجہ کے بطن سے نہیں ہے صرف دودھ پلایا ہے اور زید کی دوسری زوجہ خاتون نے مسماۃ مریم کو دودھ پلایا ہے۔ مریم بھی خاتون کے بطن سے نہیں ہے۔ تو بکر کے نکاح میں مسماۃ مریم آسکتی ہے یا نہ؟

**الجواب** - یہ مسلم ہے اور درمختار وغیرہ میں مصرح ہے کہ جو عورت کسی بچہ کو دودھ پلاتی ہے تو اس کا شوہر جس کا وہ دودھ ہے اس رضیع کا رضاعی باپ ہوجاتا ہے۔ پس مسماۃ خاتون نے جس لڑکی مسماۃ مریم کو دودھ پلایا تو وہ زید کی دختر رضاعی ہوگی[3] اور خدیجہ کا

[1] ایضاً باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[2] سورۃ النساء رکوع ۴ ولا حل بين الرضيعة وولد مرضعتها اى التى ارضعتها وولد ولدها (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲) ظفیر [3] ويثبت ابوة زوج مرضعة اذا كان لبنها منه له وإلا لا (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲) ظفیر

پسر رضاعی مسمی بکر مسماۃ مریم کا بھانجہ رضاعی ہوا لہذا بحکم و یحرم من الرضاع ما یحرم من الولادۃ بکر مذکور کا نکاح مریم مذکورہ سے شرعاً صحیح نہ ہوگا۔ فقط

اپنی مرضعہ کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

**سوال ۶۷۸** - ایک شخص نے ایک عورت کا دودھ مدت رضاعت میں ایک دفعہ پیا ہے تو جس لڑکی کے ساتھ میں دودھ پیا ہے اسکی ساتھ اس کا نکاح جائز ہوگا یا نہیں۔ اور نکاح کو چھ ماہ ہو چکے ہیں امام شافعی کا اس میں کیا مذہب ہے اگر حنفیہ کی مخالف ہے تو ان کے دلائل کا کیا جواب ہے

**الجواب** - اس صورت میں حرمت رضاعت عند الحنفیہ ثابت ہے اور نکاح مابین رضیع وولد مرضعہ حرام اور ناجائز ہے واستدلال الحنفیۃ بآیۃ وامھاتکم اللاتی ارضعنکم[1] الآیۃ معروف قال فی الشامی بعد نقل مذھب الشافعی ح والجواب ان التقدیر منسوخ صرح بنسخہ ابن عباس وابن مسعود رض وروی عن ابن عمر رض انہ قیل لہ ان ابن الزبیر یقول لا باس بالرضعۃ والرضعتین فقال قضاء اللہ خیر من قضائہ قال تعالیٰ وامھاتکم اللاتی ارضعنکم واخواتکم من الرضاعۃ فھذا اما ان یکون رد الروایۃ بنسخھا او لعدم صحتھا او لعدم اجازۃ تقیید اطلاق الکتاب بخبر الواحد وھذا معنی قولہ فی الھدایۃ انہ مردود بالکتاب او منسوخ بہ الخ ص ۴۰۵ ج ۲ شامی[2] باب الرضاع۔ فقط اور جو نکاح مابین مرضع وولد مرضعہ ہو چکا ہے وہ باطل ہے ان میں تفریق اور علیحدگی کرادینی چاہیئے۔ فقط

جس پوتے نے دادی کا دودھ پیا اس کا نکاح اپنے چچا کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں

**سوال ۶۷۹** - زید کی پہلی بیوی سے دو لڑکے پیدا ہوئے پھر وہ بحکم الٰہی فوت ہوگئے زید نے اور نکاح کرلیا۔ پہلی بیوی کے بطن سے جو دو بچے تھے ایک کے لڑکا پیدا ہوا اور اس لڑکے نے زید کی

[1] سورۃ النساء - ۴
[2] رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ - ظفیر



دوسری بیوی یعنی اپنی سوتیلی دادی کا دودھ پیا۔ اب زید نے اپنے اس پوتہ کو اپنے چھوٹے لڑکے کے یہاں بیاہ دیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - جس پوتے نے زید کی زوجہ ثانیہ کا دودھ پیا ہے وہ زید اور اس کی زوجہ کا رضاعی بیٹا ہوگیا اور اوسکی بیٹی اس پوتا کی رضاعی بھتیجی ہوگئی لہذا نکاح پوتا مذکور کا زید کے چھوٹے لڑکے کی دختر سے جائز نہیں ہے حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1] یعنی جیسا کہ نسبی بھتیجی سے نکاح حرام ہے اسی طرح رضاعی بھتیجی سے بھی نکاح حرام ہے۔ لہذا نکاح مذکور جائز نہیں ہوا۔ اون میں علیحدگی کرادی جاوے

نسبی بھائی کی رضاعی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

**سوال ۶۸۰** - زید کی شادی طلحہ سے ہوئی زید کی بیوی طلحہ نے اپنی بہن صابرہ کو دودھ پلایا۔ طلحہ فوت ہوگئی زید نے طلحہ کی دوسری بہن ہاجرہ سے نکاح کیا۔ اب سوال یہ ہے کہ صابرہ کی شادی زید کے حقیقی بھائی بکر سے ہوسکتی ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - بکر کی شادی صابرہ سے نہیں ہوسکتی اس لئے کہ صابرہ بکر کی رضاعی بھتیجی ہے اور بھتیجی رضاعی مثل بھتیجی نسبی کے حرام ہے فیحرم منہ ای بسببہ ما یحرم من النسب[2] واللہ اعلم

رضاعی باپ کی موطوئہ حرام ہے یا حلال

**سوال ۶۸۱** - موطوئہ اب رضاعی حلال است یا حرام فتویٰ علماء احناف چہ طور است (رضاعی باپ کی موطوئہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں ظفیر)

**الجواب** - قال فی رد المحتار قولہ ما یحرم من النسب معناہ ان الحرمۃ بسبب الرضاع معتبرۃ کالحرمۃ النسب فیشمل زوجۃ الابن والاب من الرضاع لانہا حرام بسبب النسب وکذا بسبب الرضاع وھو قول اکثر اھل العلم کذا

[1] دیکھئے مشکوۃ المصابیح باب المحرمات ص ۲۷۳ ظفیر
[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ ظفیر

فی المبسوط بحر الخ[1] وفی الھدایۃ ولا امرأۃ ابیہ وامرأۃ ابنہ من الرضاع لایجوز ان یتزوجھا کما لایجوز ذلک من النسب لما تلونا وذکر الاصلاب فی النص لاسقاط اعتبار المتبنی علی ما بینا[2] الخ وھکذا فی اکثر الکتب پس معلوم شد کہ موطوءہ اب رضاعی بنکاح باو حرام است وکتب فقہیہ معتبرہ بر حرمتش شاہد اند وہر گاہ قول اکثر فقہاء ہمین است وبمقتضائے نص قطعی ولاتنکحوا ما نکح آباؤکم[3] رضاعی باپ کی موطوءہ سے نکاح حرام ہے ظفیر)

**دھوکہ سے دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے**

**سوال ۶۸۲** - ایک عورت بیان کرتی ہے کہ ایک دفعہ میرے بھائی کی لڑکی بے خبری میں میری گود میں آکر میرا دودھ پینے لگی جب مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ میرے بھائی کی لڑکی ہے اور میرا لڑکا نہیں ہے تو میں نے اس کو اپنی گود سے نکال دیا۔ کیا اس لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے ہو سکتا ہے شرعاً یا نہیں۔؟

**الجواب** - جبکہ اس عورت کے بھائی کی دختر نے بحالت شیر خوارگی اس کا دودھ پیا ہے تو وہ لڑکی اس عورت کی دختر رضاعی ہو گئی اور اس کے پسر کی بہن رضاعی ہو گئی اور نکاح ان دونوں کا باہم حرام ہے کیوں کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رشتہ نسب سے حرام ہے وہ رضاع[4] سے بھی حرام ہے کما ورد یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب ﷺ قال اللہ تعالیٰ واخواتکم من الرضاعۃ[5]۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ثبوت رضاعت کا بصورت انکار فریق ثانی صرف عورت کے بیان سے نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے ثبوت کے لئے شہادت دو رجل عادل یا ایک رجل اور دو عورتوں کی ضروری ہے کما فی الدر المختار وحجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الخ[6]

---

[1] رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[2] ھدایہ کتاب الرضاع ص ۳۳۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[3] النساء - ۳۔ [4] الدر علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ ظفیر

[5] سورۃ النساء رکوع - ۴

[6] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۹ ج ۲۔ ظفیر



**عبارت ذیل کا مطلب**

**سوال ۶۸۳** - عبارت ذیل سے کیا مراد ہے۔ ثبوت رضاعت کا بصورت انکار فریق ثانی عورت کے بیان سے نہ ہوگا بلکہ اس کے ثبوت کے لئے شہادت دو رجل عادل یا ایک رجل اور دو عورتوں کی ضروری ہے۔ فریق ثانی سے کیا مراد ہے اور انکار کس طرح ہوگا آیا شہادت عینی مراد ہے یا سماعی کیا شہادت سماعی بھی معتبر ہے۔

**الجواب** - فریق ثانی سے مراد اس صورت میں جو آپ نے لکھی تھی وہ ہو سکتا ہے جو اس دودھ پلانے کا اقرار نہ کرے مثلاً اس عورت کا بھائی جس کی دختر کو دودھ پلانے کا وہ دعویٰ کرتی ہے اگر یہ کہہ کر میں اس کو تسلیم نہیں کرتا تو بدون دو مرد عادل یا ایک مرد دو عورتوں کی عینی شہادۃ کے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اس طرح سے بعض جگہ فریق ثانی شوہر ہو سکتا ہے مثلاً زید کا نکاح ہندہ سے ہوا ہے اور وہ دونوں زن و شوہر ہیں اتفاق سے ایک عورت نے آکر کہا کہ میں نے تم دونوں کو لڑکپن میں دودھ پلایا تھا تو تم دونوں بہن بھائی رضاعی ہو۔ لہٰذا تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوا تو اس صورت میں اگر زید اس کو تسلیم نہ کرے یا زید و ہندہ دونوں تسلیم نہ کریں تو محض ایک عورت کے کہہ دینے سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اور تفریق ان میں لازم نہ ہوگی اور بلکہ اصل تو یہ ہے کہ اگر کوئی بھی فریق ثانی نہ ہو تب بھی مسئلہ یہ ہے کہ مجرد ایک عورت کے قول سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اور سماعی شہادت بھی معتبر نہیں ہے جبکہ گواہ یہ تصریح کریں کہ ہم نے سنا ہے کہ فلاں عورت نے فلاں بچہ کو دودھ پلایا ہے البتہ اگر وہ سماع کی تصریح نہ کریں اور نہ یہ کہیں کہ ہم نے دیکھا ہے بلکہ محض یہ گواہی دیں کہ فلاں عورت نے فلاں بچہ کو دودھ پلایا ہے اور حاکم وغیرہ سننے والا شہادت کا کچھ جرح نہ کرے تو ان کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے۔ اور اگر حاکم تحقیق کرے اور پوچھے کہ کیا تم نے دیکھا ہے اور وہ گواہ کہیں کہ نہیں ہم نے دیکھا نہیں ہے بلکہ سنا ہے تو پھر گواہی ان کی معتبر نہ ہوگی۔ فتاویٰ قاضی خاں اور عالمگیریہ معتبر کتابیں فقہ کی ہیں لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی مسئلہ ان کتابوں میں ایسا مختلف فیہا ہو کہ اس میں ان کی روایت کے خلاف دوسری روایت راجح ہو چنانچہ اسی مسئلہ رضاعت میں فتاویٰ قاضیخاں وغیرہ کی بعض عبارات جن سے ایک عورت کی شہادت کا بعض

صورتیں در بارہ حرمت رضاعت معتبر ہونا ثابت ہوتا ہے صاحب البحرالرائق نے اس کو رد کردیا ہے اور صحیح مذہب حنفیہ کا اس کے خلاف نقل کیا اور اسی کو راجح فرمایا چنانچہ شامی میں قاضی خاں کی عبارت مذکورہ نقل کر کے لکھا ہے لکن قال فی البحر بعد ذلک ان ظاهر المتون انه لا یحل به مطلقاً فلیکن هو المعتمد فی المذهب قلت وهو ایضا ظاهر کلام کافی الحاکم الذی هو جمع کتب ظاهر الروایة ۔ فقط

**سوال ۶۸۴** ۔ بیوی کے رضاعی لڑکے کی بیوی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

زید نے بکر کو متبنٰی بنایا اور زید کی زوجہ نے جو کہ عقیمہ تھی ۔ مدتِ رضاعت میں بکر کو دودھ پلایا تو بعد مرنے بکر کے زید بکر کی زوجہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

**الجواب** ۔ اگر زوجہ زید کے کبھی زید سے بچہ پیدا نہیں ہوا ، اور زوجہ زید ہمیشہ سے عقیمہ رہی اور یہ لبن بسبب ولادت از زید نہیں تو اس کا دودھ زید کی طرف منسوب نہ ہوگا یعنی زوجہ زید سے اگر مدت رضاعت میں کسی بچہ نے دودھ پیا تو وہ زید کا پسر رضاعی نہ ہوگا اور جب وہ لڑکا پسر رضاعی زید کا نہیں ہے تو اس کی زوجہ سے نکاح زید کا درست ہے کیوں کہ غایت یہ کہ وہ زوجہ کے پسر رضاعی کی زوجہ ہے تو یہ وجہ حرمت کی نہیں ہے کیونکہ ربیب کی زوجہ حرام نہیں ہے ۔ فقط

**سوال ۶۸۵** ۔ افواہ ہے کہ فلاں نے فلاں کا دودھ پیا تو اس سے حرمت رضاعت ہوگی یا نہیں

یہ خبر بلا کسی شہادت چشم دید کے صرف ایک شخص افواہاً بیان کرتا ہے کہ بحالت خواب مسماۃ ہندہ کے مسماۃ سلمہ کی دختر نے ہندہ کا دودھ پی لیا ۔ اس حالت میں سلمہ کی دختر کا عقد ہندہ کے لڑکے سے ہو سکتا ہے یا نہیں ۔ مگر اس ایک شخص کی شہادت کو کوئی دوسرا مرد یا عورت تصدیق نہیں کرتا اور سلمہ و ہندہ دونوں وفات پا چکی ہیں ۔

---

ل رد المحتار باب الرضاع ص ۵۹۰ ج ۲ ظفر ۔ ۲ ویثبت ابوة زوج مرضعة اذا کان لبنها منه له والا لا کما سیجئی (درمختار) المراد به اللبن الذی نزل منها بسبب ولادتها من رجل زوج او سید (رد المحتار کتاب الرضاع ص ۵۸۰ ج ۲) ظفر



**الجواب** ۔ رضاعت کے ثبوت کے لئے پوری شہادت شرعیہ کی ضرورت ہے یعنی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں معتبر کی شہادت سے رضاعت ثابت ہوتی ہے کذا فی الدر المختار[1] ۔ پس صرف ایک شخص کے بیان سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی لہٰذا سلمہ کی دختر کا عقد نکاح ہندہ کے پسر سے صحیح ہے ۔

**سوال ۶۸۶** ۔ بوڑھی عورت نے بچہ کو چھاتی میں لگایا اور اسے پانی آیا تو حرمت ہوگی یا نہیں

ہندہ جدہ حقیقیہ نے اپنے پوتے زید کو مدت شیر خوارگی میں اپنی پستان سے لگایا اور اس سے باوجود آئسہ ہونے کے دو چار قطرہ آب کی مانند آ جاتے تھے اور بچہ کو آرام ہو جاتا تھا اب اس لڑکے زید کا نکاح اس کی جدہ حقیقیہ ہندہ کے فرزند حقیقی کی دختر سے ہو سکتا ہے یا نہیں جو کہ اس کے بھائی رضاعی کی لڑکی ہے ۔

**الجواب** ۔ اس صورت میں نکاح اس دودھ پینے والے لڑکے کا مرضعہ کی دوسری پوتی سے درست نہیں ہے کیوں کہ یہ پوتا جس نے اپنی دادی کا دودھ پیا اگرچہ قلیل قطرات اس کے حلق میں جاتے ہوں بیٹا رضاعی ہو گیا اور وہ دوسرے پسر کی دختر اس کی بھتیجی رضاعی ہو گئی تو بحکم یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب نکاح اس میں درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور درمختار میں ہے ویثبت به وان قل ان علم وصوله لجوفه من فمه او انفه الخ[2] وفیه ایضاً ولا حل بین الرضیعة وولد مرضعتها الخ وولد ولدها الخ لانه ولد الاخ[3] ۔ فقط

**سوال ۶۸۷** ۔ چمچہ میں نکال کر دودھ پلایا رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں ؟

والدہ مریم نے زید کو اپنی پستان سے لگایا مگر زید نے پستان سے دودھ نہیں پیا مگر جب مریم کی والدہ نے

---

ل والرضاع حجته حجة المال وهی شهادة عدلین او عدل وعدلتین لکن لا تقع الفرقة الا بتفریق القاضی (درمختار) وافاد انه لا یثبت بخبر الواحد امرأة کان او رجلاً قبل العقد او بعده وبه صرح فی الکافی والنهایة (رد المحتار باب الرضاع ص ۵۹۰ ج ۲) ظفر

۲ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۸۱ ج ۲ ظفر ۳ ایضاً ص ۵۸۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر

علیحدہ چمچہ میں نکالکر پلایا تو پی لیا۔ ایسی صورت میں کیا زید مریم سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں ؟

**الجواب** - جبکہ زید نے مریم کی والدہ کا دودھ پیا خواہ پستان سے یا چمچہ سے نکال کر زید کے حلق میں ڈالا گیا تو زید والدہ مریم کا بیٹا رضاعی اور مریم کا بھائی رضاعی ہوگیا پس بموجب قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1] - زید اور مریم کا باہم نکاح حرام قطعی ہے قال اللہ تعالیٰ واخواتکم من الرضاعۃ[2] وفی الدر المختار والحق بالمص الوجور[3] الخ فقط

**سوال ۶۸۸** - ہندہ نے اپنے سوتیلے بھائی خالد کو مدت رضاعت کے اندر دودھ پلایا۔ ہندہ کے زید پیدا ہوا اور خالد کے دختر زینب تولد ہوئی۔ زید کا نکاح زینب سے درست ہے یا نہیں

(سوتیلے بھائی کو دودھ پلایا تو کیا اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کی شادی کرسکتی ہے)

(۲) صورت مذکورہ میں اگر بوجہ ناواقفی عقد ہوجاوے تو کیا حکم ہے تفریق کی ضرورت ہے یا خود جدا ہوسکتے ہیں۔

(ناواقفیت میں عقد ہوجانے تو کیا حکم ہے)

(۳) صورت مذکورہ میں اگر دخول اور خلوت کے بعد تفریق ہو تو شوہر کے ذمہ کیا واجب ہے۔

(صورت مذکورہ میں خلوت کے بعد تفریق ہو تو کیا حکم ہے)

(۴) اگر قبل دخول وخلوۃ تفریق ہوجائے تو عورت پر عدت ہے یا نہیں برتقدیر اول شہور سے عدت ہوگی یا اقراء سے۔

(خلوت سے پہلے تفریق ہو تو)

(۵) اگر عقد مذکور کے بعد زوج نے دخول کیا اور علوق ہوگیا تو ثابت النسب ہوگا یا ولد الزنا۔

(اس نکاح میں جو بچہ ہوا اسکے نسب کا کیا حکم ہے)

(۶) حرمت رضاعت کی کوئی ایسی علت جامعہ بیان فرماسے کہ جہاں اس کا وجود ہو حرمت متحقق ہوجائے۔

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ ظفیر [2] سورۃ النساء - ۴
[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۴ ج ۲ ظفیر



**الجواب** - (۱) نکاح زید کا ساتھ زینب کے شرعاً حرام ہے اور شعر مشہور از جانب شیر دہ الخ سے حرمت نکاح مذکور ثابت ہے اور حدیث یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1] سے بھی حرمت نکاح مذکور کی ثابت ہے اور در مختار میں ہے ولا حل بین الرضیعۃ وولد مرضعتہا ای التی ارضعتہا وولد ولدہا لانہ ولد الاخ[2] الخ

(۲) تفریق ضروری ہے اور متارکت کردینا کافی ہے۔ شوہر اس کو علیحدہ کردے اسی سے تفریق ہوجاوے گی - (۳) بصورت دخول وخلوت مہر مثل لازم ہے اور بصورت عدم دخول و خلوت کے کچھ لازم نہیں ہے - (۴) قبل الدخول تفریق میں عدت لازم نہیں اور بعد دخول عدت لازم ہے اور عدت حائضہ کیلئے تین حیض ہیں (۵) نسب ثابت ہوگا - کذا فی الشامی (۶) حدیث مذکور یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[3] اور شعر فارسی معروف درباره حرمت رضاعت قاعدہ کلیہ اور علت جامعہ ہے - فقط

**سوال ۶۸۹** - مسماۃ زینب واحمد علی دونوں حقیقی بھائی بہن ہیں احمد علی کے لڑکا اور زینب کے لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا حسب قاعدہ دودھ چھڑا دیا گیا تھا۔ دودھ چھڑانے سے آٹھ نو ماہ بعد زینب نے اپنا دودھ اپنے بھائی احمد علی کے لڑکے کو پلایا۔ یہ یاد نہیں کہ دودھ اترا تھا یا نہیں۔ کئی مرتبہ بچے کے منہ میں پستان دینے کا اتفاق ہوا۔ لیکن دودھ اترنے نہ اترنے کی بابت کسی کو یقینی یاد نہیں۔ اب زینب کے لڑکا پیدا ہوا اور احمد علی کے لڑکی زینب کے اس لڑکے سے احمد علی کی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں - ؟

(جس لڑکے نے دودھ نہیں پیا اس کا نکاح جائز ہے)

**الجواب** - احمد علی کی اس دختر کا نکاح جس نے زینب کا دودھ نہیں پیا زینب کے پسر سے بہرحال درست ہے خواہ احمد علی کے پسر سابق نے زینب کا دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو -

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲ ظفیر [2] ایضا ص ۵۶۱ ج ۲ - ظفیر
[3] ایضا ص ۵۵۷ ج ۲ ظفیر

کمافی الدر المختار وتحل اخت اخیہ رضاعاً الخ[1] فقط

**ضعیفہ کا جس لڑکی نے دودھ پیا ہے اس کی شادی ضعیفہ کے پوتے سے درست ہے یا نہیں**

**سوال ۶۹۰** - زید کی بیوی زمانۂ پیری میں جبکہ اس کے قریب بیس سال سے کوئی اولاد نہ ہوئی تھی ایک غیر لڑکی کو محض پیار میں اپنی ثدیین منہ میں دیدیا کرتی تھی۔ بعد چند ایام کے اسکی ثدیین میں دودھ اتر آیا اور اس لڑکی نے عرصہ تک اس دودھ سے پرورش پائی کیا اس لڑکی کا عقد مرضعہ کے پوتے سے ہوسکتا ہے یا نہ۔؟

**الجواب** - مرضعہ کے پوتے کا نکاح لڑکی رضیعہ یعنی دودھ پینے والی سے درست نہیں ہے کیوں کہ وہ رضیعہ مرضعہ کے پوتے کی پھوپی یعنی باپ کی بہن رضاعی ہوتی اور مسئلہ یہ ہے کہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1] - فقط

**جس بیوہ سے نکاح کرنا چاہا اس نے کہا مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ میں نے تمہاری ماں کا دودھ پیا ہے کیا حکم ہے**

**سوال ۶۹۱** - ایک مرد بیوہ عورت سے عقد کرنا چاہتا ہے چنانچہ مرد نے اپنی ہمشیرہ کے ذریعہ سے اس عورت سے عقد کی بابتہ کہلوایا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے ان کی والدہ کا ایک مرتبہ دودھ پیا ہے اور شاید خود ان کی والدہ ہی نے مجھ سے کہا تھا کہ تیری ماں سو رہی تھی اور تو رو رہی تھی تو میں نے تیرے منہ میں دودھ دیدیا تھا اور کسی سے مجھ کو یہ بات معلوم نہیں ہوئی اور بیوہ مذکورہ نے دریافت کرنے پر یہ بھی کہا کہ شاید میری غلطی ہو کسی اور کی بابتہ کہا ہو اور مجھ کو یہ یاد رہا پچیس تیس برس کی بات ہے۔ مرد نے چند روز کے بعد بیان کیا کہ بہت غور کے بعد کچھ خیال مجھ کو بھی ہوتا ہے کہ اس بیوہ عورت نے مجھ سے بھی شاید یہ بات کہی تھی مگر شبہ کیا تھا یہ خیال ہوتا ہے پورے طور پر یاد نہیں ہے۔

**الجواب** - چونکہ اس صورت میں پوری شہادۃ شرعیہ موجود نہیں ہے یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہ دودھ پلانے کی نہیں ہیں تو شرعاً حرمت رضاعت ثابت





نہیں ہوتی۔ اور وہ عورت بیوہ اس مرد کی بہن رضاعی نہیں ہوتی اور شبہ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی لہذا از راہ فتویٰ و حکم شریعت اس مرد کو اس عورت بیوہ سے نکاح کرنا درست ہے البتہ اگر وہ مرد اس عورت کی اس بارہ میں تصدیق کرے تو احوط ہے کہ اس سے نکاح نہ کرے اور اگر مرد اس کی تصدیق نہیں کرتا اور بیوہ کو بھی یقینی طور سے مرد کی والدہ کا قول یاد نہیں اور یاد بھی ہو تو وہ صرف ایک عورت کا قول ہے تو اس حالت میں حرمت رضاعت ثابت نہیں اور نکاح صحیح و جائز ہے قال فی الدر المختار وحجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الخ[1] فقط

**جس نے نانی کا دودھ پیا اس کا نکاح خالہ کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں**

**سوال ۶۹۲** - ایک شخص نے مدت رضاعت میں اپنی نانی کا دودھ پیا۔ آیا خالہ کی لڑکی سے اس شخص کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - اس صورت میں خالہ کی لڑکی دودھ پینے والے کی رضاعی بھانجی ہوئی اور جب کہ حقیقی بھانجی سے نکاح حرام ہے ایسا ہی رضاعی بھانجی سے بھی حرام ہے حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[2] - پس نکاح اس شخص کا جس نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہے اس کی خالہ کی دختر سے درست نہیں ہے کیوں کہ وہ اس کی بھانجی رضاعی ہوئی ہے۔ فقط

**صرف دودھ پلانے والی کہتی ہے گواہ نہیں تو کیا حکم ہے**

**سوال ۶۹۳** - رضاعت صرف مرضعہ کے کہنے سے بلا کسی شاہد کے صرف عورت کے کہنے سے کہ میں نے اپنا بچہ خیال کر کے غلطی سے زید کے لڑکی کے منہ میں دودھ دیدیا رضاعت ثابت ہوسکتی ہے یا نہیں اور کوئی اس واقعہ کا گواہ نہیں ہے اور اس واقعہ میں قضاءً اور دیانتاً حکم میں کچھ فرق ہوگا یا نہ۔

**الجواب** - عورت کے صرف اس کہنے سے کہ میں نے فلاں بچہ کو دودھ پلایا ہے

حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی اور بدون شہادت تامہ حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی جیساکہ مفاد عبارت در مختار وشامی کا ہے قال فی الدر المختار والرضاع حجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الخ وقال فی الشامی وافاد انہ لایثبت بخبر الواحد امرأۃ کانت او رجلاً قبل العقد او بعدہ وبہ صرح فی الکافی والنہایۃ تبعاً لما فی رضاع الخانیۃ الخ الی ان قال لکن قال فی البحر بعد ذلک ان ظاہر المتون انہ لا یعمل بہ مطلقاً فلیکن ہو المعتمد فی المذہب[1] الخ پس معلوم ہوا کہ صحیح ومفتی بہ یہ ہے کہ حرمت رضاعت بدون شہادت تامہ کے ثابت نہیں ہوتی اور صحیح قول کے موافق دیانۃً وقضاءً کسی طرح ایک عورت کے قول سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔

**جس نیت سے بھی مدت رضاعت میں دودھ پلایا حرمت ثابت ہوگی**

**سوال ۶۹۴**۔ کلثوم وزینب حقیقی بہنیں ہیں کلثوم کے لڑکا پیدا ہوا اور نو ماہ بعد مرگیا۔ زینب کی لڑکی نے جس کی عمر ایک سال تین ماہ کی تھی صرف تین بار کلثوم کا دودھ کھچوایا گیا تین دن تک روز ایکبار۔ اِس دودھ کھچوانے سے یہ منشا تھی کہ تکلیف دفع ہوجائے دودھ پلانے کی نیت نہیں تھی۔ یہ بیان صرف زینب کا ہے اور کلثوم کا انتقال ہوگیا۔ آیا کلثوم کے پسر واحد سے زینب کی لڑکی کا عقد جس نے زینب کا دودھ پیا ہے ہوسکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب**۔ مسئلہ یہ ہے کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے بھائی بہن ہوجاتے ہیں اور سب حرام ہوجاتی ہیں[2] جیساکہ شعر مشہور میں ہے ؎ از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند الخ پس اگر یہ ثابت ہوجاوے اور معلوم ومعروف ہو کہ زینب کی دختر نے کلثوم کا دودھ پیا ہے اگرچہ ایک دفعہ ہی پیا ہو اور اگرچہ قصد دودھ پلانے کا نہ ہو تو کلثوم کے کس پسر سے

[1] دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲۔ ظفر

[2] ولا حل بین الرضیعۃ وولد مرضعتہا ای التی ارضعتہا وولد ولدہا لانہ ولد الاخ رالدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲۔ ظفر



زینب کی دختر کا نکاح نہیں ہوسکتا نہ واحد کے ساتھ نہ اس کے کسی دوسرے بھائی کے ساتھ

**جس لڑکے نے تمہاری ماں کا دودھ پیا ہے اس سے اپنی لڑکی کا نکاح نہیں کرسکتے**

**سوال ۶۹۵**۔ میرے بھانجہ خلیل نے۔ مجھ سے چھوٹی بہن کا جھوٹا دودھ میری والدہ کا پیا۔ اب میں خلیل کی شادی اپنے دختر سے کرنا چاہتا ہوں جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب**۔ جبکہ مسمی خلیل نے تمہاری والدہ کا دودھ پیا تو تمہارا رضاعی بھائی ہوگیا اور تمہاری لڑکی محمد خلیل کی رضاعی بھتیجی ہوگئی۔ لہٰذا نکاح خلیل مذکور کا تمہاری دختر سے جائز نہیں ہے کیوں کہ حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع مایحرم من النسب[1] الحدیث فقط

**دودھ پینا ثابت ہوا مگر اسے مدت رضاعت کے بعد ثابت کیا گیا کیا حکم ہے**

**سوال ۶۹۶**۔ زید نے عائشہ سے نکاح کیا۔ بعد از نکاح عائشہ نے دعویٰ دائر کیا کہ یہ زید میرا رضاعی بھائی ہے اور چاروں گواہوں نے بچشم خود دودھ پینے دیکھنے کی گواہی دی اور دو نے بیان کیا کہ زید نے ہمارے روبرو اقرار رضاعت کیا ہے اور زید نے جواب دعویٰ میں کہا ہے کہ میں اسوقت مدت رضاع سے خارج تھا اور اس پر چار گواہ گزارے اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوتی یا نہیں۔؟

**الجواب**۔ رد المحتار میں بعد نقل اقوال وعبارت کے فرمایا قلت وجہ ذلک ان الرضاع لما کان مما یخفی لانہ لا یعلمہ الا بالسماع من غیرہ لم یمنع التناقض فیہ لاحتمال انصلا اقربہ بناء علی ما اخبرہ غیرہ تبین لہ کذبہ فرجع عن اقرارہ الخ[2] ص ۴۱۲ جلد ۲ کتاب الرضاع پس اقرار برضاعت میں اول تو یہ نہیں تھا کہ مدت رضاعت میں دودھ پیا ہے۔ اسی طرح دودھ پینے دیکھنے کی شہادت میں بھی مدت رضاعت میں دودھ پینا بیان نہیں ہوا لہٰذا شہادت مرد کی اس امر پر کہ دودھ پینا

[1] دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲۔ ظفر

[2] رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۶ ج ۲۔ ظفر

بعد مدت رضاعت کے ہوا منافی اور معارض شہادت سابقہ و اقرار سابق کے نہیں ہے لہذا شہادت زوج معتبر ہوگی اور نکاح باطل نہ ہوگا فقط

**ایک بیوی نے جب کسی لڑکی کو دودھ پلایا تو اس لڑکے کا نکاح جو دوسری بیوی سے ہے درست نہیں**

**سوال ۶۹۷** - ایک شخص کی دو بیوی ہیں محل اولیٰ و محل ثانی محل اولیٰ نے ایک غیر کی لڑکی نواباً کو دودھ پلایا ہے کچھ عرصہ دراز کے بعد محل ثانی کو ایک لڑکا پیدا ہوا اور نواباً کے لڑکی پیدا ہوئی ان دونوں میں شرعاً عقد جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - مساۃ نواباً کی دختر اس لڑکے محل ثانی کی بھانجی رضاعی ہوئی لہذا نکاح اس لڑکے کا دختر مساۃ نواباً سے صحیح نہیں ہے لقولہ علیہ السلام یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1]

**بڑی بہن نے چھوٹی بہن کو دودھ پلایا تو دونوں کی اولاد میں شادی جائز نہیں**

**سوال ۶۹۸** - بڑی بہن نے چھوٹی بہن کو جبکہ وہ ایک برس کی تھی کئی مرتبہ اپنا دودھ پلایا جس کے تین گواہ چشم دید موجود ہیں جنھوں نے بقسم قرآن کہدیا ہے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دودھ پلاتے دیکھا ہے اب چھوٹی بہن کی اولاد اور بڑی بہن کی اولاد میں باہم نکاح درست ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - جبکہ معتبر گواہوں سے یہ امر ثابت ہے کہ بڑی بہن نے بحالت شیر خوارگی دودھ پلایا ہے تو چھوٹی بہن بڑی بہن کی رضاعی بیٹی ہوگئی اور بڑی بہن کی اولاد اس کے بہن بھائی ہوگئے۔ پس چھوٹی بہن کی اولاد سے بڑی بہن کی اولاد کا نکاح شرعاً صحیح نہ ہوگا۔ هكذا في كتب الفقه[2] فقط

**عینی بھائی کی رضاعی لڑکی کی لڑکی سے نکاح**

**سوال ۶۹۹** - ایک مرد جاہل دھامی قاسم علی نامی نے حسب مذہب حنفیہ ایک مولوی عبدالرزاق سے اس مسئلہ کے بارہ میں فتویٰ طلب کیا میرے عینی بھائی کی دختر دختر رضاعی کو میں نکاح میں لا سکوں گا یا نہیں، مولوی صاحب

[1] ایضاً ص ۲۰ ج ۲ ظفیر [2] حرم بسبب الرضاع ما حرم بسبب النسب قرابة و صهرية ولو كان الرضاع قليلا لحديث الصحيحين المشهور يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب (البحر الرائق كتاب الرضاع ص ۲۳۸ ج ۳) ظفیر



مذکور نے ساڑھے ستر روپیہ لے کر بلا تامل فتویٰ دیدیا کہ تم کو بلا وسواس حلال ہے اس نے بلا تامل و تاخیر عورت مذکورہ کو نکاح میں لایا۔ مولوی محمد لقمان نے اس نکاح کے جواز کی تردید اور حرمت میں مدلل و مفصل فتویٰ لکھا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے اور یہ نکاح جائز ہے یا حرام؟

**الجواب** - فتویٰ مولوی عبدالرزاق کا درباره جواز نکاح دختر دختر رضاعی برادر عینی محض باطل اور لغو ہے بنات الاخ و بنات الاخت جیسا کہ نسبی حرام ہیں رضاعی بھی حرام ہیں لقوله عليه الصلوة والسلام يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب[1] اور اس کو حنفیہ اور شافعیہ سب نے تسلیم کیا ہے اور صاحب خازن جو شافعی المذہب ہیں وہ بھتیجی رضاعی کی حرمت کو تسلیم فرماتے ہیں اور جبکہ بھتیجی رضاعی حرام ہے تو بھتیجی کی دختر بھی حرام ہے چنانچہ تفسیر خازن میں بعد نقل حدیث مذکور بنت حمزہ رضی اللہ عنہ کی حرمت کی حدیث نقل فرمائی ہے انها لا تحل لي يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب وانها ابنة اخي من الرضاعة فكل من حرمت بسبب النسب حرم نظيرها بسبب الرضاعة[2] اس سے معلوم ہوا کہ شافعیہ کے نزدیک بھی بھتیجی رضاعی اور بھتیجی رضاعی کی دختر سے جس کو دختر دختر رضاعی برادر عینی سے تعبیر کیا ہے نکاح حرام ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فتویٰ مولوی عبدالرزاق کا محض باطل ہے اور فتویٰ مولوی محمد لقمان صاحب کا صحیح اور موافق کتاب و سنت کے ہے اور حنفیہ کو تقلید اور اتباع اپنے امام کا لازم ہے اور صورت مذکورہ میں کسی کا مذہب خلاف بھی ہو تو اس پر عمل کرنا درست نہیں ہے فقط

**بچہ کو جس عورت نے دودھ پلایا عورت اس بچہ سے اپنی پوتی کا نکاح نہیں کر سکتی**

**سوال ۷۰۰** - ایک شیر خوار بچہ جسکی عمر ایکسال چار ماہ کی ہو اور اس کی ماں فوت ہو چکی ہو اور اس کی نانی اپنے پستان اس کو چوساتی رہی ہے چار ماہ بعد اس کے دودھ اتر آیا اور بچہ برابر شیر بھی چوستا رہا اب وہ لڑکا جوان ہوا تو مرضعہ اپنی پوتی سے اس لڑکے رضیع مذکور کا نکاح کرنا چاہتی ہے کیا حرمت رضاعت ثابت ہے یا نہیں۔؟

[1] دیکھئے البحر الرائق کتاب الرضاع ص ۲۳۸ ج ۳ ظفیر [2] دیکھئے تفسیر خازن المسمی بلباب التاویل ج

**الجواب** - مرضعہ کی پوتی اس رضیع کی بھتیجی رضاعی ہوئی پس بقاعدہ یحرم من الرضاع مایحرم من النسب[۱] نکاح اس رضیع کا مرضعہ کی پوتی سے حرام اور ناجائز ہے اور زیلعی کے قول کو جو انھوں نے خصاف سے نقل کیا ہے درمختار اور شامی میں رد کر دیا ہے درمختار میں ہے ویثبت التحریم فی المدۃ فقط ولو بعد الفطام والاستغناء بالطعام علی ظاہر المذہب وعلیہ الفتوی فتح وغیرہ قال المصنف فی البحر فما فی الزیلعی خلاف المعتمد لان الفتوی متی اختلفت رجح ظاہر الروایۃ الخ قولہ لان الفتوی الخ ولان الاکثرین علی الاول ای علی الحرمۃ کما فی النہر[۲] - فقط

جس غیر مسلم لڑکی کو ایک عورت نے دودھ پلایا اس سے عورت کے بھائی کی شادی جائز ہے کہ نہیں

**سوال** (۱۱۰۱) - زید و ہندہ حقیقی بہن بھائی ہیں ہندہ نے مدت رضاعت میں ایک غیر مسلم کی لڑکی کو دودھ پلایا - بعد چند مدت کے زید نے اس لڑکی کو مسلمان کر کے نکاح کیا اور دودھ پینے کا حال بخوبی معلوم نہ تھا اب جبکہ اس کے پانچ چھ بچے ہوئے درمیان گفتگو کے معلوم ہوا زبانی ہندہ کے کہ اس لڑکی کو میں نے بھی دودھ پلایا ہے ہندہ کی یہ گواہی مقبول ہے یا نہیں۔ اور یہ نکاح ناجائز ہے تو علیحدگی کیوں کر ہوگی اور بچوں کا نفقہ کس پر ہے اور ولی کون ہے اور تفریق کے لئے قاضی کا ہونا ضروری ہے یا نہیں اور اگر زوجین اس کو نہ مانیں تو کیا کیا جائے

**الجواب** - درمختار میں ہے والرضاع حجتہ حجۃ المال وہی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین[۳] اس عبارت سے واضح ہے کہ بصورت انکار زوجین صرف ایک عورت مرضعہ کے قول سے حرمت رضاع ثابت نہ ہوگی اور نکاح صحیح رہے گا اور اولاد ثابت النسب ہوگی اور وراثت ان میں جاری ہوگی اور نفقہ اولاد و زوجہ کا اس شخص ناکح یعنی زید کے ذمہ ہوگا - البتہ اگر زوجین اس بارہ میں ہندہ کی تصدیق کریں تو حرمت ثابت ہو جاوے گی۔

[۱] البحر الرائق کتاب الرضاع ص ۲۳۸ / ج ۳ ظفیر [۲] دیکھئے ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ / ج ۲ ظفیر

[۳] الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۵ / ج ۲ ظفیر



اور ان میں تفریق کی جاویگی یعنی جبکہ وہ مقر ہیں تو خود علیحدہ علیحدہ ہو جاویں گے - قاضی کی تفریق کی ضرورت اس میں نہیں ہے شامی میں ہندیہ سے منقول ہے تعنی وجامعۃ فقالت امی انی ارضعتکما الخ ان صدقاہا فسد النکاح ولا مہر ان لم یدخل الخ[۱] - فقط

جس لڑکی کو ایک بیوی نے دودھ پلایا اس سے اس لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں جو دوسری بیوی سے ہے

**سوال** (۱۱۰۲) - ایک شخص کے دو بیوی ہیں نصیبا و مراداً، نصیبن نے ایک غیر لڑکی کو دودھ پلایا ہے تو مراداً کے لڑکے کے ساتھ اس لڑکی رضیعہ کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں -؟

**الجواب** - اس غیر لڑکی نے جبکہ اس مرد کی ایک زوجہ کا دودھ پیا تو وہ لڑکی جیسا کہ دودھ پلانے والی کی دختر رضاعی ہوئی - اس طرح اس کے شوہر کی بھی دختر رضاعی ہوئی اور دوسری زوجہ سے جو اس مرد کا لڑکا ہے وہ بھائی رضاعی اس لڑکی کا ہوا - پس نکاح دونوں میں درست نہیں ہے[۲] - فقط

بھائی نے بہن کا دودھ پیا تو ان دونوں کی اولاد میں نکاح جائز ہوگا یا نہیں

**سوال** (۱۱۰۳) - زید ایک طفل پانچسالہ ہے اور ہندہ اس کی حقیقی ہمشیرہ بیس پچیس سالہ شادی شدہ - زید نے ہمشیرہ مذکورہ کا دودھ پیا - زید کی کسی دختر کا نکاح ہندہ کے کسی لڑکے سے جائز ہے یا نہ ؟

**الجواب** - زید نے اگر اپنی ہمشیرہ کا دودھ بعمر شیر خوارگی یعنی دو برس کی عمر یا اڑھائی برس کی عمر میں یا اس سے کم عمر میں پیا ہے تو زید اپنی بہن کا پسر رضاعی ہو گیا اور اس بہن کی جس قدر اولاد ہے وہ بہن بھائی رضاعی زید کے ہو گئے - پس زید کی کسی دختر کا نکاح ہندہ کے کسی پسر اور دختر سے جائز نہیں ہے[۳] اور اگر زید کی عمر بوقت شیر نوشیدگی اڑھائی برس سے زیادہ تھی تو پھر حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اور نکاح زید کی اولاد کا ہندہ کی اولاد سے

[۱] ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۶۵ / ج ۲ ظفیر [۲] ویثبت بہ الخ امومیۃ المرضعۃ للرضیع ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ لہ والا لا فیحرم منہ مایحرم من النسب (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ / ج ۲) ظفیر

[۳] ویثبت بہ الخ امومیۃ المرضعۃ للرضیع الخ (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ / ج ۲) ظفیر

حرام نہ ہوگا۔ فقط

**دو ڈھائی سال کی عمر کے درمیان دودھ پیا تو کیا حکم ہے**

**سوال (۷۰۴)** ۔ مدت رضاعت میں امام صاحبؒ کا قول ڈھائی سال ہے اور صاحبینؒ پورے دو سال فرماتے ہیں جب بچے نے دو اور ڈھائی سال کے درمیان دودھ پیا ہے امام صاحب ان کا نکاح باہم حرام قرار دیتے ہیں شرعی فیصلہ مفتی بہ کیا ہے۔؟

**الجواب** ۔ فقہاء رحمہم اللہ ہر دو قول را مفتی بہ فرمودہ اند صاحب درمختار در بارۂ قول صاحبینؒ فرمودہ و بہ یفتی و در بارہ قول امام اعظمؒ فرمودہ و علیہ الفتویٰ و در شامی گفتہ وحاصلہ انہما قولان افتی بکل منہما پس در ہر موضع احوط را اختیار کنند مثلاً در فطام بر قول صاحبین عمل کنند و در حرمت رضاعت بر قول امام اعظم عمل کنند یعنی در صورت مسئولہ حرمت رضاعت خواہد شد[۱]۔ فقط

(خلاصہ یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں نکاح حرام ہوگا۔ ظفیر)

**شامی اور موطا کی عبارت میں غور**

**سوال (۷۰۵)** ۔ آپ نے ایک مسئلہ کا جواب وتحل اخت اخیہ رضاعاً فرمایا تھا مگر موطا امام محمدؒ ص ۲۷۹ باب الرضاع کی یہ عبارت مخالف ہے تطبیق کی کیا صورت ہے فالاخ من الرضاعۃ من الاب تحرم علیہ اختہ من الرضاعۃ من الاب و ان کانت الامان مختلفان۔

**الجواب** ۔ بندہ نے وتحل اخت اخیہ رضاعاً لکھا ہوگا[۲] اور اس کی صورتیں شامی نے لکھدی ہیں اس کو ملاحظہ کیا جاوے[۳] موطا امام محمد کی صورت اسکی مخالف نہیں ہے۔

---

[۱] حولان ونصف عندہ وھو الاصح فتح وبہ یفتی کما فی تصحیح القدوری عن العون لکن فی الجوہرۃ انہ فی الحولین ونصف ولو بعد الفطام محرم وعلیہ الفتویٰ (درمختار) قولہ لکن الخ استدراک علی قولہ بہ یفتی وحاصلہ انہما قولان افتی بکل منہما (رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۳ ج ۲ ظفیر)

[۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲ ظفیر

[۳] اس عبارت کے بعد درمختار میں ہے کان یکون لہ اخ نسبی لہ اخت رضاعیۃ وکان یکون (بقیہ ص ۴۳۵)



**بلوغ کے بعد پستان منھ میں لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی**

**سوال (۷۰۶)** ۔ عمر ہندہ سے زنا کرتا تھا اور ایک دفعہ اس کی پستان منھ میں لی تو عمر کا نکاح ہندہ سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ عمر کا نکاح اس صورت میں صحیح ہے کیونکہ حرمت رضاعت اس صورت میں ثابت نہیں ہوتی کذا فی عامۃ کتب الفقہ[۱]۔ فقط (دو ڈھائی سال کی عمر کے بعد دودھ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ ظفیر)

**رات میں بچہ نے پستان منھ میں لے لیا کیا حکم ہے**

**سوال (۷۰۷)** ۔ ہندہ سوئی ہوئی تھی اس کے برابر ہندہ کے دیور کے بیٹا جس کی عمر دو سال سے کم تھی سو رہا تھا، جب یہ لڑکا بیدار ہوا تو اس نے ہندہ کی پستان منھ میں لے لیا مگر یہ معلوم نہیں کہ پستان کتنی دیر منہ میں رہا جب ہندہ بیدار ہوئی تو پستان بچہ کے منھ سے نکال لیا۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ بچہ نے دودھ پیا یا نہیں اس صورت میں رضاعت ثابت ہوئی یا نہیں، زید کہتا ہے کہ یہ صورت شک کی ہے اور حالت شک میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ مگر بطریق تنزہ اور احتیاط کے حرمت رضاعت ثابت ہے اب دونوں قولوں میں سے کس قول میں احتیاط اور تنزہ ہے۔

**الجواب** ۔ اس صورت میں زید کا قول صحیح ہے شک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی درمختار میں ہے فلو التقم الحلمۃ ولم یدر ادخل اللبن فی حلقہ ام لا لم یحرم لان فی المانع شکاً ولوالجیۃ[۲] الدر المختار، وفیہ ایضاً حجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الخ[۳] اور احتیاط اور تنزہ بیشک یہ ہے کہ اس بچہ کا نکاح اس عورت کی

---

(بقیہ ص ۴۳۴) لاخیہ رضاعاً اخت نسباً وبہما وھو ظاہر (درمختار) قولہ وھو ظاہر کان یکون لہ اخ رضاعی مع بنت من امرأۃ اخری (رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲) ظفیر

[۱] وقید بالثلاثین (شہر) لان الرضاع بعدہا لا یوجب التحریم (البحر الرائق کتاب الرضاع ص ۲۳۹ ج ۳) ظفیر

[۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ وفی القنیۃ لو ادخلت الحلمۃ فی فی الصبی وشکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمۃ بالشک (رد المحتار ایضاً) ظفیر [۳] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۶ ج ۲ ظفیر

اولاد سے نہ کیا جاوے اگر کیا جاویگا تو فتوی جواز کا ہوگا۔ فقط

شادی کے بعد ایک مرد و دو عورت نے رضاعت کی گواہی دی۔ کیا کیا جائے

ایک عورت کی شادی ہونے سے چھ سات ماہ کے بعد ایک مرد و دو عورتیں گواہی دیتے ہیں کہ منکوحہ نے اپنے شوہر کی ماں کا دودھ ایام رضاعت میں پیا تھا۔ اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔؟

**الجواب**۔ ایک مرد و دو عورتیں نمازی و معتبر گواہی دودھ پینے کی دیتے ہیں تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی کما فی الدر المختار باب الرضاع وحجتہ حجۃ المال وہی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الخ[1]

صرف عورت رضاعت کی گواہی دے تو کیا حکم ہے

**سوال**[۴۰۸]۔ اذا شہدت امرأۃ واحدۃ او نسوۃ منفردات فی اثبات الرضاع وعلم صدقہا فما حکم الافتاء والقضاء

**الجواب**۔ حکم الافتاء والقضاء فی ہذہ الصورۃ انہ لا یحکم ولا یفتی بشہادۃ النساء فی حرمۃ الرضاع فان حجتہ حجۃ المال کما فی الدر المختار[2]۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲۔ ظفیر

[2] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲۔ ظفیر



# چوتھی فصل

## حرمت نکاح بہ سبب جمع

بیوی کی حقیقی بہن سے نکاح باطل ہے اولاد ثابت النسب نہیں ہوگی اور نہ وارث ہوگی

**سوال**[۴۰۹]۔ زید نے اول مسماۃ ہندہ سے نکاح کیا اور مہر بھی مقرر ہوا۔ اب چند سال بعد زید نے ہندہ کی بہن حقیقی سے نکاح کر لیا۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح اول و ثانی دونوں باطل ہیں۔ یا صرف ثانی۔ اور در صورت جواز نکاح اول جو اولاد زید سے پیدا ہوئی وہ دعویٰ جائداد منقولہ و غیر منقولہ میں کر سکتی ہے یا نہیں۔ دوسرے در صورت عدم جواز نکاح ثانی جو اولاد زید سے زوجہ ثانیہ کے بطن سے پیدا ہوئی وہ حرامی ہوئی یا کیا اور یہ اولاد جائداد منقولہ وغیرہ پر دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب**۔ نکاح اول صحیح ہوا اور دوسرا نکاح جو زوجہ اولیٰ کی بہن سے ہوا وہ باطل ہے اور زوجہ اولیٰ سے جو اولاد ہوئی وہ صحیح النسب ہے اور زید کی وارث ہوگی اور دوسری بہن سے اگر کچھ اولاد ہوئی تو اس کا نسب زید سے ثابت نہیں اور وہ وارث زید کی نہ ہوگی[1]۔

دو سوتیلی بہنوں کو جمع کرنا بھی حرام ہے

**سوال**[۴۱۰]۔ زید کے دو بیویاں ہیں ایک امینہ جس کے بطن سے زینب ہے اور دوسری سکینہ جس کے بطن سے کلثوم ہے۔ زید نے عمر سے

---

[1] فان تزوج الاختین فی عقدۃ واحدۃ فیفرق بینہما وبینہ الخ وان تزوجہما فی عقدتین فنکاح الاخیرۃ فاسد ویجب علیہ ان یفارقہا ولو علم القاضی بذالک یفرق بینہما فان فارقہا قبل الدخول لا یثبت شئ من الاحکام وان فارقہا بعد الدخول فلہا المہر ویجب الاقل من المسمی ومن مہر المثل وعلیہا العدۃ ویثبت النسب ویعتزل عن امرأتہ حتی تنقضی عدۃ اختہا کذا فی محیط السرخسی (عالمگیری کشوری القسم الرابع المحرمات بالجمع ص ۲۸۵) ظفیر

زینب کا نکاح کر دیا چند روز بعد زینب کی زندگی ہی میں کلثوم سے بھی نکاح کر دیا۔ فی الحال دونوں بہنیں جن کا باپ ایک ہے زید کے گھر میں ہیں تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب** - قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[1] اور حرام ہے تم پر دو بہنوں کا جمع کرنا یعنی نکاح میں۔ پس جو نکاح عمر کا بعد میں کلثوم سے ہوا وہ باطل اور زنا جائز ہے اور حرام ہے اس کو علیحدہ کر دینا چاہیئے

**سالے کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال ۴۱۱** - سالے کی لڑکی بہنوئی کے نکاح میں رہ سکتی ہے یا نہیں ؟

**الجواب** - پہلی زوجہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح حرام ہے غرض یہ کہ جمع کرنا درمیان خالہ بھانجی اور پھوپی بھتیجی کے درست نہیں ہے[2] البتہ جب زوجہ نکاح میں نہ رہے تو پھر اس کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح درست ہے

**خالہ بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا درست نہیں**

**سوال ۴۱۲** - زید نے پہلے ہندہ سے بعدہ صالحہ سے نکاح کیا اور ہندہ و صالحہ آپس میں خالہ بھانجی ہیں جس کا حکم شرعاً وان تزوجہما علی التعاقب صح الاول وبطل الثانی۔ ناطق ہے اور صالحہ جس کا نکاح آخری ہے زید سے متارکت نہیں کرتا جس کے لئے تفریق ضروری ہے آیا قبل متارکۃ یا تفریق غیر مدخولہ سے نکاح درست ہے یا نہ۔؟

**الجواب** - یہ ظاہر ہے اور عبارت منقولہ سے ثابت ہے کہ اس صورت میں نکاح ثانی باطل ہوا۔ پس جب تک زوجہ اولیٰ کو طلاق نہ دیگا دوسری عورت سے نکاح صحیح نہ ہوگا اور اس صورت میں طلاق ہی تفریق کے لئے متعین ہے تفریق قاضی یہاں نہیں ہو سکتی کیونکہ دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوا وہ تو خود باطل ہے اور پہلا نکاح صحیح ہے پس منکوحہ اولیٰ جس کا نکاح صحیح ہے اس سے تفریق کی ضرورت نہیں اور ثانیہ کا نکاح نہیں ہوا اگر اس سے جماع کریگا

[1] سورۃ النساء رکوع ۴
[2] ولا یجمع الرجل بین اختین من الرضاعۃ ولا بین امرأۃ وابنۃ اختہا او ابنۃ اخیہا (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۲ ج ۳) ظفر



تو زنا ہوگا در مختار میں ہے وان تزوجہما معاً او بعقد تین ونسی الاول فرق القاضی بینہ وبینہما الخ وفی الشامی قولہ ونسی الاول فلو علم فہو الصحیح والثانی باطل[1]۔ اس عبارت اور عبارت شامی سے واضح ہوتا ہے کہ تفریق قاضی یا متارکۃ کی ضرورت وہاں ہے جبکہ نکاح صحیح و نکاح باطل متعین نہ ہو اور صورت مسئولہ میں یہ امر متعین ہے کہ نکاح اول صحیح ہے اور ثانی باطل ہے تو لا محالہ ثانیہ سے اگر مقاربت کریگا زنا ہوگا۔ عام مسلمانان اگر قدرت رکھیں اس عورت ثانیہ کو اس مرد سے علیحدہ کر سکتے ہیں اور اگر ان کو قدرت نہ ہو تو ہر ایک حاکم اس کو حکم کر سکتا ہے کہ اس عورت کو علیحدہ کر دے یا اگر وہ مرد اس عورت ثانیہ سے نکاح کرنا چاہے تو پہلی کو طلاق دیدے پھر اگر وہ غیر مدخولہ ہے تو دوسرے سے فوراً نکاح کر سکتا ہے۔

**طلاق دے کر فوراً اس کی بہن یا بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال ۴۱۳** - ایک شخص کا نکاح ایک عورت سے ہوا۔ اس کے اولاد نہیں ہوئی اسی وجہ سے اس کو چھوڑ کر اس کی دوسری بہن سے نکاح کیا۔ اسی روز ایک بہن کو طلاق دی اور دوسری بہن سے نکاح کر لیا۔ یہ نکاح جائز ہوا یا نہ اسی طرح ایک شخص نے زوجہ کو طلاق دیکر فوراً ہی اس کی سگی بھتیجی سے نکاح کر لیا جائز ہے یا نہ؟

**الجواب** - دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے لہذا ایک بہن کو طلاق دیکر جس وقت اس کی عدت گذر جائے اس وقت دوسری بہن سے نکاح کر سکتا ہے اس طرح پھوپی کو طلاق دیکر جس وقت اس کی عدت گذر جائے اس وقت اس کی بھتیجی سے نکاح جائز ہے قبل عدت گذرنے کے دوسرے سے نکاح جائز نہیں ہے۔ فقط[2]

**زوجہ کی سوتیلی ماں سے نکاح کسی صورت میں درست ہے یا نہیں**

**سوال ۴۱۴** - زوجہ کی زندگی میں یا بعد وفات زوجہ اس کی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں معہ دلیل بیان فرمائیے۔

[1] دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲۔ ظفر
[2] وحرم الجمع بین المحارم نکاحاً ای عقداً صحیحاً وعدۃ ولو من طلاق بائن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲) ظفر

**الجواب**۔ زوجہ کی زندگی میں بھی اس کی سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہے یعنی زوجہ اور اس کی سوتیلی ماں کو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے درمختار فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا[1] یہ امرأۃ سوتیلی ماں ہے اور بنت زوج سوتیلی بیٹی ہے اور جبکہ زوجہ وفات پا چکی ہے تو اس حالت میں اس کی سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہونے میں کچھ شک و شبہ ہی نہیں۔ فقط

**بھائی کی بیوہ سے جو اس کی بیوی کی بہن ہے نکاح جائز نہیں**

**سوال ۱۵**۔ زید نے اپنی شادی ایک لڑکی کے ساتھ کی اور زید کے حقیقی چھوٹے بھائی نے بھی اپنی شادی ایک بھاوج کی حقیقی چھوٹی بہن کے ساتھ کی۔ کچھ دنوں میں زید کا انتقال ہوگیا۔ اب عمر اپنی بھاوج کا عقد ثانی اپنے ساتھ کر سکتا ہے یا نہ۔

**الجواب**۔ جب تک عمر کے نکاح میں اس کی زوجہ موجود ہے اس وقت تک اپنی زوجہ کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ دو بہنوں کا جمع کرنا کسی کے نکاح میں حرام ہے۔ لقولہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[2]۔

**پھوپھی بھتیجی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے**

**سوال ۱۶**۔ پھوپی بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں جمع ہو سکتی ہیں یا نہیں؟

**الجواب**۔ پھوپی اور بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتی، درمختار میں اور مسلم شریف میں ہے لا تنکح المرأۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا ولا علی ابنۃ اخیھا ولا علی ابنۃ اختھا الحدیث[3]۔ پس ایسا ارادہ ہرگز نہ کیا جاوے یہ حرام قطعی ہے البتہ اگر منکوحہ سابقہ کو طلاق دیدے اور اس کی عدت گذر جاوے یا وہ فوت ہو جائے تو پھر اس کی بھتیجی سے نکاح صحیح ہے۔

**پہلی بہن کو اسی مجلس میں طلاق دے کر دوسری بہن سے نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال ۱۷**۔ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دے کر اس مطلقہ کی ہمشیرہ حقیقی سے اسی مجلس میں نکاح کر لیا۔ بعد نکاح کے

---

[1] الدرالمختار علی ہامش رد المختار فصل فی المحرمات ص۳۹۱ ج۲ [2] سورۃ النساء رکوع ۴۔
[3] دیکھئے البحر الرائق فصل فی المحرمات ص... ج۳۔ ظفیر



عورت نے میکہ جاکر دوسرے شخص سے نکاح کر لیا تو کونسا نکاح درست ہوا اور جائز ہوا۔

**الجواب**۔ جو نکاح عورت مذکورہ کا اس کی بہن کی عدت کے اندر ہوا تھا وہ باطل ہے[1]۔ لہٰذا جو نکاح عورت مذکور نے اپنے والدین کے گھر جاکر دوسرے شخص سے کیا وہ صحیح ہو گیا۔

**بیوی کی بھانجی سے نکاح**

**سوال ۱۸**۔ زید کی بیوی فاطمہ حیات ہے اور یہ زید کی خالہ زاد بہن ہے اور فاطمہ کی ہمشیرہ مریم بھی حیات ہے اور اس کی ایک دختر ہے اس کا نکاح مریم کی دختر فاطمہ کی بھانجی سے درست ہے یا نہیں۔؟

**الجواب**۔ بموجودگی فاطمہ کے نکاح زید میں زید کا نکاح ہمشیرہ زادی فاطمہ سے درست نہیں ہے لقولہ علیہ السلام لا تنکح المرءۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا ولا علی ابنۃ اخیھا ولا علی ابنۃ اختھا رواہ مسلم[2]۔ فقط

**جس کے نکاح میں کسی عورت کی بھتیجی ہو پھر وہ عورت اس مرد سے نکاح نہیں کر سکتی**

**سوال ۱۹**۔ ہندہ نے اپنی بھتیجی کا نکاح الف سے کر دیا تو ہندہ کا نکاح الف سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور ہندہ کو الف سے پردہ کرنے کا کیا حکم ہے۔ اگر ہندہ الف کے سامنے آئی تو گنہ گار ہوئی یا نہیں۔؟

**الجواب**۔ جس حالت میں کہ الف کے نکاح میں ہندہ کی بھتیجی ہے اس وقت تک الف کا نکاح ہندہ سے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پھوپھی بھتیجی کو جمع کرنا نکاح میں حرام ہے[3]۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ہندہ الف کے محرمات ابدیہ میں سے نہیں ہے لہٰذا پردہ کے بارہ میں وہ بحکم اجنبیہ ہے باقی فقہاء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر خوف فتنہ نہ ہو تو چہرے کے دیکھنے میں گناہ نہیں ہے پس اس بناء پر ہندہ اگر الف کے سامنے آئی اور منہ نہ چھپایا تو گنہ گار نہ ہوگی البتہ اگر خوف فتنہ ہو تو احتیاط

---

[1] وحرم الجمع بین المحارم نکاحاً وعدۃ ولو من طلاق بائن (در مختار) واشار الی ... من طلق الاربع لا یجوز له ان یتزوج خامسۃ قبل انقضاء عدتھن (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۶ ج۲) ظفیر
[2] دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۱ ج۲ ظفیر [3] ولا یجمع بین اختین من الرضاعۃ ولا بین امرأۃ وابنۃ اختھا او ابنۃ اخیھا الخ (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص... ج۳) ظفیر

کرنی چاہیئے در مختار میں ہے من محرمہ ہی من لا یحل لہ نکاحہا ابدا الخ و ینظر من الاجنبیۃ الخ الی وجہہا وکفیہا فقط للضرورۃ الخ وان خاف الشہوۃ او شک امتنع نظرہ الی وجہہا۔ فحل النظر مقید بعدم الشہوۃ والا فحرام الخ در مختار[1]۔ فقط

**پھوپھی نکاح میں ہوتے ہی پھوپھا سے نکاح جائز نہیں**

**سوال نمبر ۲۰**: ہندہ کی پھوپھی زندہ ہے اس نے اپنے پھوپھا کے ساتھ نکاح کر لیا یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں بصورت عدم جواز اُن دونوں کے لئے کیا سزا و کفارہ ہے

**الجواب**۔ پھوپا کے ساتھ بموجودگی پھوپھی کے اور بحالت منکوحہ ہونے پھوپھی کی ہندہ کا نکاح جائز نہیں ہے غرض یہ ہے کہ پھوپھی اور بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتی کما فی الحدیث لا تنکح المرأۃ علی عمتہا و خالتہا الحدیث[2] او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم اور کفارہ اس کا یہ ہے کہ نکاح کرنے والا ہندہ کو علیحدہ کر دیوے اور اپنے گناہ سے توبہ کرلے۔

**بیوی کے رہتے ہوئے سالی یا سالی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں**

**سوال نمبر ۲۱**: عبد السلام کی ایک سالی ہے اس کی دختر زبیدہ ہے عبد السلام کا نکاح زبیدہ سے جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب**۔ بموجودگی اپنی زوجہ کے سالی سے یا سالی کی دختر سے نکاح نہیں کر سکتا اس لئے کہ سالی کی دختر اس کی زوجہ کی بھانجی ہے اور خالہ و بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے البتہ اگر وہ زوجہ اس کے نکاح میں نہ رہے مر جاوے یا اس کو طلاق دیدے تو عدت طلاق کے بعد اس کی بھانجی سے نکاح درست ہے۔

**بیوی کے ہوتے ہوئے ناجائز بہن سے بھی نکاح حرام ہے**

**سوال نمبر ۲۲**: زید کی ایک زوجہ حمیدہ ہے اور دوسری عورت غیر منکوحہ مسماۃ ہندہ جو زید کی زر خرید موجود ہے زوجہ منکوحہ کے بطن سے ایک لڑکی سعیدہ ہے اور غیر منکوحہ عورت سے ایک لڑکی کریمہ ہے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس ص ۳۲۳ ج ۵ و صفحہ ۳۰ ج ۵۔ ظفر

[2] دیکھئے رد المحتار فصل المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ظفر



زید نے سعیدہ کا عقد اپنے بھانجہ خالد کے ساتھ کر دیا جو بقید حیات موجود ہے لیکن خالد اب یہ چاہتا ہے کہ کریمہ کے ساتھ بھی نکاح کرے تو کیا سعیدہ کی موجودگی میں کریمہ سے خالد کا عقد صحیح ہو سکتا ہے۔؟

**الجواب**۔ فی الشامی قال ح قولہ و لو من زنا تعمیم بالنظر الی کل ما قبلہ ای لا فرق فی اصلہ او فرعہ او اختہ ان یکون من الزنا او لا[1] الخ شامی پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں جمع کرنا درمیان سعیدہ کے اور کریمہ کے جو بہنیں علاتی ہیں خالد کو درست نہیں ہے۔ فقط

**ماں شریک دو بہن ایک مرد کے نکاح میں نہیں آسکتیں**

**سوال نمبر ۲۳**: ایک عورت نے نکاح کیا اس خاوند سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ خاوند کا انتقال ہو گیا۔ عورت مذکورہ نے نکاح ثانی کر لیا۔ اس سے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی اس عورت نے ہر دو لڑکیوں کا نکاح بالغہ ہونے پر کر دیا۔ دو مردوں کے ساتھ ایک لڑکی کے خاوند کا انتقال ہو گیا۔ کیا وہ لڑکی اپنی ہمشیرہ کے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ ایک مرد کے نکاح میں دو بہنیں ماں شریک جمع ہو سکتی ہیں۔؟

**الجواب**۔ ماں شریک بہنیں ایک مرد کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں لہذا اس بیوہ لڑکی کا نکاح اس کی بہن کے شوہر سے بحالت موجودگی بہن کے صحیح نہیں بلکہ قطعاً حرام اور باطل ہے لقولہ تعالیٰ و ان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[2] پس یہ آیت تینوں قسم کی بہنوں کو شامل ہے یعنی عینی بہنیں ہوں یا علاتی یا اخیافی، علاتی وہ جن کا باپ ایک اور ماں دو اور اخیافی وہ جن کی ماں ایک اور باپ دو ہوں۔ فقط

**پھوپا کا نکاح زوجہ کی بھتیجی سے جائز ہے یا نہیں**

**سوال نمبر ۲۴**: پھوپھا کا نکاح بھتیجی سے جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب**۔ پھوپھا کا نکاح زوجہ کی بھتیجی سے بعد مرنے زوجہ کے

---

[1] دیکھئے رد المحتار الشامی فصل فی المحرمات ص ۳۸۱ ج ۲۔ ظفر [2] سورۃ النساء رکوع ۴

یا بعد طلاق دینے اور عدت گذرنے کے درست ہے[1]

بیوی کے مرنے کے بعد خوشدامن کی بہن سے نکاح جائز ہے یا نہیں

**سوال ۴۲۵** زید کی بیوی کا انتقال ہوگیا ہے۔ زید اپنی بیوی کی خالہ حقیقی سے نکاح کرنا چاہتا ہے یعنی خوشدامن کی بہن حقیقی سے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب**:۔ بیوی کے مرنے کے بعد اس کی خالہ یعنی خوشدامن کی بہن حقیقی سے نکاح درست ہے۔ فقط

بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے نکاح کرنیوالا اور کرانیوالے کا کیا حکم ہے

**سوال ۴۲۶** ایک شخص نے اپنی زوجہ کی موجودگی میں بغیر اس کو طلاق دئے اس کی حقیقی بھانجی سے یعنی اپنی سالی کی دختر سے نکاح کیا۔ آیا وہ نکاح شرعاً درست ہے یا نہیں اور پہلی زوجہ اس پر حلال ہے یا حرام۔ مسلمانوں کو اس کے بیاہ میں شریک ہونا کیسا ہے اور جن لوگوں نے اس نکاح میں مدد کی، ان کے لئے کیا حکم ہے۔ اگر ان میں کوئی مرگیا ہو اس کی جنازہ کی نماز شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ وہی خطیب جس نے خلافِ شرع نکاح پڑھایا تھا فوت ہوگیا اس کی تجہیز و تکفین میں کوئی مسلمان شریک نہیں ہوا۔ دو آدمیوں نے گاڑیوں میں ڈالکر بغیر نماز پڑھے دفن کردیا۔ آیا اس کی جنازہ کی نماز مسلمانوں کو پڑھنی چاہیئے تھی یا نہیں اور تارک الصلوٰۃ کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہیئے یا نہیں۔؟

**الجواب**۔ خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا یعنی دونوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔ کما فی حدیث مسلم لا تنکح المرءۃ علی عمتها ولا علی خالتها ولا علی اخیها ولا علی ابنة اختها[2] اور ان دونوں میں جو پچھلا نکاح ہوا وہ باطل ہے کما فی

[1] وحرم الجمع بین امرأتین ایتهما فرضت ذکراً لم تحل للاخری ابداً لحدیث مسلم لا تنکح المرأۃ علی عمتها (در مختار) ولا علی خالتها ولا ابنة اخیها ولا علی ابنة اختها (رد المحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{391}{ج2}$) ظفیر
[2] فتح القدیر ص $\frac{133}{ج3}$ ظفیر



الشامی فلو علم فهو الصحیح والثانی باطل وله وطئ الاولیٰ الا ان یطأ الثانیة فتحرم الاولیٰ الی انقضاء عدة الثانیة[1] الخ پس جس شخص نے نکاح کیا ہے اس کو چاہیئے کہ اس فعل شنیع سے توبہ کرلے۔ اور دوسری زوجہ کو علیحدہ کردے اور اس کے پاس نہ جاوے اور اگر اس سے وطی کرلی ہے تو جب تک اس کی عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک پہلی زوجہ سے وطی نہ کرے۔ اور جن لوگوں نے باوجود علم کے اس نکاح ثانی کی مدد کی اور شرکت کی وہ سب عاصی و فاسق ہوئے توبہ و استغفار کریں اور اللہ سے معافی چاہیں اور جب تک وہ توبہ نہ کریں مسلمانان اُن سے ملنا جلنا چھوڑ دیں اور ان کو تنبیہ کریں بعد توبہ کے ان سے ملنا اور شریک شادی و غمی ہونا درست ہے اور جو ان میں سے فوت ہوگیا ہے اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں کیوں کہ فاسق کے جنازہ کی نماز پڑھنے کا حکم ہے لقوله علیه الصلوٰۃ والسلام صلوا علی کل بر و فاجر الحدیث[2] پس اس خطیب کے جنازہ کی نماز بھی پڑھنی چاہیئے تھی یہ کام مسلمانوں نے برا کیا اس سے توبہ کریں اور تارک الصلوٰۃ کے جنازہ کی نماز بھی پڑھنی چاہیئے بوجہ حدیث مذکور کے کہ اس کا حاصل یہ ہے کہ ہر ایک نیک اور فاجر کی جنازہ کی نماز پڑھو۔ فقط

دو علاتی بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔

**سوال ۴۲۷** ہمارے خسر صاحب کے دو بی بی سے ایک ایک لڑکی ہے۔ بڑی لڑکی ہماری بیوی زندہ ہے اس سے کوئی اولاد نہیں آیا دوسری لڑکی کا نکاح ہمارے ساتھ جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب**۔ دو بہنوں علاتی کا بھی نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ مثل دو حقیقی بہنوں کے۔ بعموم قوله تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیة[3] فقط

دو اخیافی بہن سے نکاح جائز سمجھنے والے کا کیا حکم ہے

**سوال ۴۲۸** اگر کوئی شخص دو بہن اخیافی کو ایک ساتھ نکاح میں رکھے اور اس فعل کو جائز سمجھے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{393}{ج2}$ ۔ظفیر
[2] دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح [3] سورۃ النساء۔ رکوع ۴۔

**الجواب۔** دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے خواہ دونوں بہنیں عینی ہوں یا علاتی یا اخیافی کما قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[1] وھکذا فی عامۃ التفاسیر وکتب الفقہ اور جمع کرنیوالا دو بہنوں کا ایک ساتھ نکاح میں فاسق ہے اور منکر اس کی حرمت کا کافر ہے۔

**بیوی کے ہوتے ہوئے سالے کی نواسی سے نکاح جائز نہیں**

**سوال ۴۲۹** زید کے سالے کی لڑکی کی لڑکی سے زید نکاح کرنا چاہتا ہے اور زید کی زوجہ سابقہ بھی موجود ہے تو زید اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب۔** زید کے سالے کی نواسی زید کی زوجہ کی بھتیجی کی دختر ہوئی۔ پس جبکہ زید کی زوجہ سابقہ موجود ہے تو جمع کرنا ان دونوں میں حرام ہے یعنی زید اپنی زوجہ کی بھتیجی کی دختر سے نکاح نہیں کر سکتا۔ کذا فی کتب الفقہ[2]۔ فقط

**بیوی کے رہتے ہوئے اس کی سوتیلی ماں سے نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال ۴۳۰** زید کا نکاح اپنے خسر کی منکوحہ ہندہ سے درست ہے یا نہیں۔ ہندہ زید کی زوجہ زینب کی ماں نہیں ہے تو ہندہ و زینب کا جمع کرنا زید کے لئے درست ہے یا نہیں۔؟

**الجواب۔** زید کا نکاح ہندہ مذکورہ سے درست ہے اور جمع کرنا مابین زینب و ہندہ درست ہے کما فی الدرالمختار فجاز الجمع بین امرأۃ و بنت زوجھا[3] الخ۔ فقط

**بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح نہیں ہوتا۔ ہاں صحبت کے بعد مہر اور عدت لازم ہے**

**سوال ۴۳۱** اگر زید نے اپنی بی بی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح کر لیا تو صحیح ہوگا یا نہیں

[1] النساء رکوع ۴ [2] ولا یجمع الرجل بین اختین من الرضاعۃ ولا بین امرأۃ وابنۃ اختھا او ابنۃ اخیھا وکذالک کل امرأۃ ذات محرم منھا من الرضاعۃ للاصل الذی بینا ان کل امرأتین کانت احداھما ذکرا والاخری انثی لم یجز للذکر ان یتزوج الانثی فانہ یحرم الجمع بینھما بالقیاس علی حرمۃ الجمع بین الاختین (البحرالرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۲ ج ۳) ظفیر

[3] الدرالمختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ظفیر



اگر صحیح نہ ہوا تو زید کو طلاق دینا ہوگی یا نہیں اور مہر واجب الادا ہوگا یا نہیں اور عدت لازم ہوگی یا نہ اگر ہندہ زوجۂ زید مر جائے تو اس کی بہن سے زید نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب۔** اپنی زوجہ کے نکاح میں رہتے ہوئے اس کی بہن سے خواہ عینی ہو یا علاتی یا اخیافی نکاح کرنا حرام ہے لقولہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[1] اور وہ نکاح ثانی زوجہ کی بہن سے باطل ہے حاجت طلاق دینے کی نہیں ہے وہ نکاح صحیح ہی نہیں ہوا اور اگر صحبت کر لی تو مہر مثل اس کا اور عدت اس پر لازم ہے[2] اور زوجہ اولیٰ فوت ہو جائے تو اسکی بہن سے دوبارہ نکاح کرنا جائز ہے

**بیوی کے ہوتے ہوئے اس کے رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں اور اسی طرح رضاعی بھتیجی سے بھی نکاح درست نہیں**

**سوال ۴۳۲** ہندہ نے زید و عمر کو ایام رضاعت میں دودھ پلایا۔ ہندہ نے اپنی لڑکی صالحہ کا عقد عمر کے بھائی خالد سے کیا چند سال کے بعد زید نے اپنی لڑکی حمیدہ کا عقد خالد سے کرنا چاہا بموجودگی صالحہ کے۔ اس وقت بکر نے زید کو لکھا کہ حمیدہ کا نکاح بموجودگی صالحہ خالد سے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پھوپھی، بھتیجی رضاعی کا اجتماع حرام ہے۔ اس لئے حمیدہ کا نکاح خالد سے نہیں ہوا۔ لیکن چند سال بعد جبکہ شاہدوں میں سے سوائے مرضعہ و دیگر چند عورتوں کے کوئی شاہد رضاعت کا نہ رہا۔ تب عمر نے یہ خواہش کی کہ میں اپنا نکاح زید کی لڑکی حمیدہ سے کروں گا۔ اب اس وقت سوائے دو چار عورتوں کے کوئی شاہد رضاعت کا مردوں میں سے نہیں رہا۔ البتہ زید رضیع جو نہایت ثقہ و عالم باعمل تھا۔ اس کی تحریر موجود ہے جس کو خالد بمنزلہ ایک شاہد عدل کے تصور کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تحریر زید و دیگر مستورات کی شہادت کا مجموعہ

[1] سورۃ النساء ۴ [2] وان تزوجھا ای الاختین او بعقدتین ونسی النکاح الاول فرق القاضی بینہ وبینھما او ان کانت الفرقۃ بعد الدخول وجب لکل واحدۃ مھر کامل (درمختار) قولہ نسی الاول فلو علم فھو الصحیح والثانی باطل ولہ وطی الاولی الا ان یطأ الثانیۃ فتحرم الاولی الی انقضاء عدۃ الثانیۃ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲ و ص ۳۹۴ ج ۲) ظفیر

ثبوت رضاعت کے لئے کافی شہادت شرعیہ ہے۔ پس نکاح حمیدہ کا عمر سے جائز نہیں۔ عمر کہتا ہے کہ صرف مستورات کی شہادت سے رضاعت ثابت نہیں ہوسکتی کیوں کہ زید کی تحریر کا دیانۃً وقضاءً کچھ اعتبار نہیں لہذا نکاح حمیدہ کا عمر سے جائز ہے ایسی حالت میں عمر کا نکاح حمیدہ سے دیانۃً وقضاءً جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** - جیسا کہ پھوپی بھتیجی نسبی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے ایسے ہی پھوپی بھتیجی رضاعی کا جمع کرنا بھی حرام ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب [1] وقال الشیخان [2] وفی الشامی والمراد بالمحارم ما یشمل النسب والرضاع [3] الخ ولیکن رضاع از شہادت زنان ثابت نمی شود (یعنی حرمت رضاعت صرف عورتوں کی گواہی سے ثابت نہیں ہوتی ہے) کما فی الدر المختار وحجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین [4] وتحریر زید بحکم شہادت زید نخواہد شد (زید کی تحریر شہادت کے حکم میں نہ ہوگی) لان الشہادۃ بیان عن العیان واللہ المستعان۔ (لیکن جب رضاعت پہلے سے ثابت شدہ ہے اور خود عمر بھی جانتا ہے اس لئے دیانۃً اس کا نکاح زید کی لڑکی حمیدہ سے درست نہیں ہے) واللہ اعلم ظفیر

| سوال ۷۳۳ | بیوی اور اس کے شوہر سابق کی لڑکی کا جمع کرنا جائز ہے یا نہیں |
|---|---|

**سوال ۷۳۳** - ھل یجوز الجمع بین امرأۃ وابنۃ زوجھا من غیرھا ام لا۔ بینوا توجروا

**الجواب** - قال فی الدر المختار فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا او امرأۃ ابنھا الخ - وکذا فی غیرہ من کتب الفقہ پس معلوم شد کہ جمع کردن درمیان زن وبنت زوج او کہ از زن دیگر است جائز وحلال است کہ علت حرمت جمع در آنہا یافتہ نمی شود کما حقق فی رد المحتار

---

[1] دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ ظفیر [2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹ ج ۲ ظفیر

[3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲ ظفیر

[4] الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ظفیر صدیقی



| سوال ۷۳۴ | بیوی کے رہتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح حرام ہے اور زنا تو ہر حال میں |
|---|---|

**سوال ۷۳۴** - زبیدہ چار سال سے بیوہ ہے اور اس کو چار ماہ کا حمل ہے جو اس کے دیور مسمی اکبر سے ہے۔ اب حرام کے حمل میں مسماۃ مذکور کا نکاح اس کے دیور اکبر سے جائز ہے یا نہیں جبکہ مسماۃ زبیدہ کی حقیقی بہن اکبر کے گھر میں موجود ہے دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - جو عورت حاملہ زنا سے ہوئی ہے اس کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے ان تزوج حبلی من زنا جاز النکاح ھدایہ ص ۲۹۲ مگر جب اکبر کے نکاح میں مزنیہ کی بہن ہے تو اس صورت میں مزنیہ کے ساتھ اکبر کا نکاح درست نہیں ولا یجمع بین اختین نکاحاً ھدایہ ص ۲۸۸ ج ۲

| سوال ۷۳۵ | دو رضاعی بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے |
|---|---|

**سوال ۷۳۵** - ایک لڑکی ہے جس کا باپ عرصہ تک لاپتہ رہا اور ماں کا انتقال ہوگیا۔ حالت لاوارثی میں اس لڑکی کے ایک عزیز نے اپنے یہاں لے جاکر اپنے لڑکے کے ساتھ عقد کر دیا جس کو زمانہ بیس سال کا ہوتا ہے لیکن اس وقت لڑکا و لڑکی دونوں نابالغ تھے حالت بلوغیت پر لڑکی نے اس عقد کو منظور نہیں کیا اور عرصہ سولہ سال کا ہوتا ہے کہ وہ اپنی لڑکی اپنے شوہر کے یہاں سے اپنے مکان چلی آئی اس وقت اس کا لاپتہ والد بھی آگیا اور شروع عقد سے آج تک اس لڑکے اور لڑکی میں کسی قسم کا واسطہ نہیں رہا ہے۔ اب اس لڑکے نے اپنی بیوی کی خالہ زاد بہن سے عقد کر لیا ہے مگر ان دونوں لڑکیوں نے ایک ہی ماں کا دودھ پیا ہے۔ آیا اس پہلی لڑکی کا عقد ناجائز ہو کر دوسرا عقد ہوسکتا ہے یا نہیں اور یہ دوسری لڑکی اس لڑکے کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - جب کہ اس کی پہلی زوجہ اور اس زوجہ کی خالہ زاد بہن رضاعی بہنیں ہیں تو وہ دونوں ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہوسکتیں اور اگر اس پہلی زوجہ کی خالہ زاد بہن سے جو کہ اس کے رضاعی بہن ہے نکاح کرنا منظور ہے تو پہلی زوجہ کو طلاق دیدیوے جب اس کی عدت تین حیض گزر جاویں اس وقت اس کی رضاعی بہن سے نکاح درست ہوسکتا ہے

اور محض عورت کے انکار سے بعد بلوغ کے بلا قضائے قاضی نکاح فسخ نہیں ہوتا کذا فی الدر المختار۔[1]

بیوی کے رہتے ہوئے اس کی بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

**سوال ۴۳۶** ایک شخص نکاح ثانی کرنا چاہتا ہے اسکی زوجہ حیات ہے۔ جس عورت سے عقد کرنا چاہتا ہے وہ زوجہ کی حقیقی بھتیجی کی لڑکی اور حقیقی بھانجی کی لڑکی ہے یعنی بھائی حقیقی کی نواسی ہے اور حقیقی بہن کی پوتی ہے، علماء کرام اس نکاح کو حرام ثابت کرتے ہیں۔ آیا فتویٰ ان کا صحیح ہے یا نہیں۔ ؟

**الجواب۔** علماء کرام کا فتویٰ صورت مذکورہ میں صحیح ہے بموجودگی زوجہ کے اس کے بھائی کی نواسی اور بہن کی پوتی سے نکاح درست نہیں ہے قطعاً حرام ہے ہکذا فی کتب الحدیث والفقہ۔[2] فقط

بیوی کے ہوتے ہوئے پھوپھانے بیوی کی بھتیجی سے نکاح کیا، پھر باپ نے اسکا دوسرا نکاح کردیا کونسا صحیح ہے

**سوال ۴۳۷** ایک شخص نے اپنی لڑکی کو اس کے پھوپھا کے پاس چھوڑ آیا۔ عرصہ کے بعد جب وہ اپنی لڑکی کو لینے گیا۔ تو لڑکی کا پھوپھا کہنے لگا کہ میں نے تیری لڑکی سے نکاح کر لیا ہے میں نہیں بھیجتا، دنگہ فساد ہو کر بمشکل تمام لڑکی کو وہاں سے لے آیا۔ جب یہ شہرت ہوئی تو لوگوں نے لعنت ملامت کی۔ کہنے لگا کہ میں نے تو اپنی زوجہ کو طلاق دیکر اس سے نکاح کیا ہے حالانکہ وہ عورت اس وقت تک اس کے گھر میں ہے کیا ایسی صورت میں نکاح جائز ہو سکتا ہے لڑکی کے والد نے لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دیا ہے صحیح ہے یا نہ ؟

**الجواب۔** پھوپی کے نکاح میں رہتے ہوئے اس کی بھتیجی سے نکاح حرام ہے جمع کرنا

[1] بشرط القضاء للفسخ (در مختار) حاصلہ انہ اذا کان المزوج للصغیر والصغیرۃ غیر الاب والجد فلھما الخیار بالبلوغ او العلم بہ فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ص ۴۲۱ ج ۲ ظفیر)

[2] ولا یجمع الرجل الخ بین امرأۃ وابنۃ اختھا او ابنۃ اخیھا وکذلک کل امرأۃ ذات محرم منھا من الرضاعۃ للاصل الذی بینا ان کل امرأتین لو کانت احدھما ذکرا والاخری انثی لم یجز للذکر ان یتزوج الانثی فانہ یحرم الجمع بینھما بالقیاس علی حرمۃ الجمع بین الاختین۔ (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۲ ج ۳ ظفیر)



پھوپی اور بھتیجی کو نکاح میں حرام قطعی ہے۔[1] پس اگر پھوپھا نے اپنی پہلی زوجہ کو طلاق نہیں دی تو کس طرح اس لڑکی سے نکاح درست نہیں ہے اور اگر طلاق دی۔ لیکن عدت طلاق کی جو تین حیض ہیں نہیں گزرے تب بھی نکاح لڑکی سے حرام ہے اور اگر طلاق بھی دیدے اور عدت بھی گذر گئی لیکن لڑکی نابالغہ ہے تب بھی بدون اجازت باپ کے نکاح ناجائز ہے البتہ اگر پہلی زوجہ کو طلاق دیدی ہو اور اس کی عدت پوری ہو گئی ہو اور لڑکی بالغہ ہو اور لڑکی کی رضا و اجازت سے نکاح ہوا ہو تب نکاح صحیح ہے اور جن صورتوں میں پھوپھا کا نکاح ناجائز ہوا ان صورتوں میں اگر لڑکی کے باپ نے کسی دوسری جگہ نکاح لڑکے کا کردیا تو وہ نکاح صحیح ہے

مندرجہ ذیل رشتہ کی دو عورتوں کو جمع کرنا کیسا ہے

**سوال ۴۳۸** زید کے نکاح میں ہندہ عرصہ تک رہی اب وہ زبیدہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ ہندہ و زبیدہ کا رشتہ ذیل ہے زبیدہ کے باپ کے نانا کے دو عورتیں تھیں ان کے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ زبیدہ کے نانا کے باپ کی پہلی بیوی ہندہ پیدا ہوئی اور دوسری بیوی وہ لڑکی جو زبیدہ کے باپ کی ماں ہے اب ان دونوں میں دادی پوتی کا رشتہ ہے یا نہیں۔ اور ان دونوں کو جمع کرنا نکاح میں درست ہے یا نہیں۔ اگر زید ہندہ کو طلاق دیدے اور اس کی عدت میں زبیدہ سے نکاح کرے تو جائز ہے یا نہ اگر نکاح ہو گیا ہو اب کیا کرنا چاہیئے۔ نکاح اول جو عدت میں پڑھایا گیا باطل ہو گیا تو تجدید نکاح کیوں کر ہو۔ کیوں کہ اب زبیدہ حاملہ بھی ہے اور نکاح خواں و حاضرین کے لئے شرعاً کیا حکم ہے ؟

**الجواب۔** زبیدہ اور ہندہ میں ایسا رشتہ اور قرابت ہے کہ ان دونوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے کیونکہ ان میں سے جس کو مرد فرض کرو۔ دوسرے اس کے لئے حرام ہو گئے اس لئے کہ زبیدہ کی دادی ہندہ کی ہمشیرہ علاتی ہے۔[2] اور اگر ہندہ کو طلاق دیدی جاوے

[1] ولا یجمع بین المرأۃ وعمتھا الخ (ہدایہ باب المحرمات ص ۲۹۰ ج ۲) ظفیر [2] وحرم الجمع وطأ بملک یمین بین امرأتین ایتھما فرضت ذکرا لم تحل للاخری ابدا الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲) ظفیر

تو اس کی عدت میں بھی زبیدہ سے نکاح حرام ہے اگر ایسا ہو گیا تو اس نکاح کو باطل سمجھا جاوے بعد عدت کے پھر نکاح کیا جاوے[1]۔ زبیدہ اگرچہ حاملہ ہو ہندہ کی عدت گزرنے کے بعد زبیدہ سے اسی حالت حمل میں تجدید نکاح ہو سکتی ہے کیوں کہ وہ حمل ثابت النسب نہیں ہے اور حاملہ عن الزنا سے قبل از وضع حمل نکاح صحیح ہے[2] اور نکاح خواں اور حاضرین توبہ کریں۔ اور کوئی تعزیر ان کے لئے نہیں ہے۔

**سوال ۴۳۹** (بیوی کی علاتی بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں) ایک شخص نے ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جو اس کی بیوی کی علاتی بھتیجی تھی اور نیز نکاح کرنیوالا قبل از نکاح اپنی بیوی کو طلاق بھی دے چکا تھا۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہ۔؟

**الجواب۔** اکٹھا کرنا پھوپی اور بھتیجی کا نکاح میں حرام ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا تنکح المرأۃ علی عمتہا ولا علی خالتہا ولا علی ابنۃ اخیہا ولا علی ابنۃ اختہا (رواہ مسلم)[3] لیکن اگر اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تھی اور اس کی عدت بھی گذر گئی تھی یعنی تین حیض پورے ہو گئے تھے تو اس کے بعد بیوی کی بھتیجی سے نکاح درست ہے اور حقیقی اور علاتی پھوپی اور بھتیجی حرمت میں برابر ہیں۔

**سوال ۴۴۰** (بیوی کی حقیقی بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں) زید منکوحہ کے ہوتے ہوئے اس کی حقیقی برادر زادی سے نکاح کرے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب۔** بیوی کی حقیقی برادر زادی (بھتیجی) سے نکاح حرام ہے کیوں کہ پھوپھی بھتیجی کا نکاح میں جمع کرنا احادیث میں ممنوع اور حرام آیا ہے لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا (الحدیث، مشکوٰۃ باب المحرمات ص ۲۷۳) ظفیر

[1] واذا طلق الرجل امرأتہ طلاقا بائنا او رجعیا لم یجز لہ ان یتزوج باختہا حتی تنقضی عدتہا (ہدایہ فصل فی المحرمات، ص ۲۸۹ ج ۲)

[2] وان تزوج حبلیٰ من زنا جاز النکاح ولا یطأہا حتی تضع حملہا (ہدایہ ص ۲۸۹ ج ۲) ظفیر

[3] ردالمحتار ص ۳۶۱ ج ۲



**سوال ۴۴۱** (ایک شخص نے دو بہنوں سے نکاح کیا کیا حکم ہے) ایک شخص نے دو بہنوں سے نکاح کیا پھر لوگوں کے کہنے سننے سے پہلی بہن کو طلاق دیدی بعد عدت کے دوسری بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب۔** مسئلہ شریعت کا یہ ہے کہ اگر دو بہنوں سے آگے پیچھے نکاح کیا جاوے تو پہلا نکاح صحیح ہوتا ہے اور دوسرا باطل ہے۔ پس صورت مسئولہ میں اگر اس شخص نے دونوں بہنوں سے آگے پیچھے نکاح کیا تھا یعنی ایک وقت میں ایک ایجاب و قبول سے نکاح نہ ہوا تھا بلکہ متفرق وقت میں نکاح ہوا تھا تو دوسرا نکاح جو بعد میں ہوا وہ باطل ہوا اور پہلا صحیح ہے لیکن جب اس نے زوجہ اولیٰ کو طلاق دیدی تو اگر طلاق بائنہ یا مغلظہ دی تھی یا طلاق رجعی دیکر عدت میں رجوع نہ کیا تھا تو وہ نکاح بھی ٹوٹ گیا۔ پس اس کی عدت گذرنے کے بعد اگر وہ دوسری عورت سے نکاح کرے تو صحیح ہے[1]۔ فقط

**سوال ۴۴۲** (دو بہن سے نکاح اور ان کی اولاد کا حکم) دو بہن سے ایک عقد میں نہ بلکہ دو عقد میں ایک شخص نے نکاح کر لیا اور دونوں سے لڑکے بالے بھی شروع ہو گئے تو اب اولاد کا نسب اس شخص سے ثابت ہوگا یا نہ، اور پچھلی عورت کے انتقال کے بعد پہلی عورت کا نکاح سابق باقی رہے گا یا نکاح جدید کرنا ہوگا۔ اور اس پر کیا کفارہ ہے اور جس قاضی یا امام نے باوجود مسلمانوں کے منع کرنے کے نکاح پڑھایا۔ اس کا کیا حکم ہے؟

**الجواب۔** اگر نکاح دو بہن سے آگے پیچھے ہوا ہے تو پہلی کا صحیح ہو گیا اس سے جو اولاد ہوئی وہ صحیح النسب ہے اور دوسری پچھلی کا نکاح باطل ہوا۔ اس سے جو اولاد

[1] وحرم الجمع بین المحارم نکاحا ای عقدا صحیحا وعدۃ ولو من طلاق بائن (درمختار) اذا تزوجہما فی عقد واحد فانہ لا یکون صحیحا قطعا ولا فیما اذا تزوجہما علی التعاقب وکان نکاح الاولیٰ صحیحا فان نکاح الثانیۃ والحالۃ ہذا باطل قطعا (ردالمحتار باب المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲) ظفیر۔

ہوئی اس کا نسب ثابت نہ ہوگا اور پچھلی کے مرنے کے بعد پہلی عورت سے نکاح جدید کی ضرورت نہیں ہے وہ نکاح قائم و باقی ہے[1] اور کفارہ اس گناہ کا یہ ہے کہ وہ شخص اپنے فعل بد سے تائب ہو اور استغفار کرے اور کچھ کفارہ نہیں ہے۔

اور قاضی فاسق و گنہ گار ہے توبہ کرے اور اس قاضی کی امامت مکروہ ہے

## پانچویں فصل ۔ حرمت نکاح بہ سبب اختلاف مذہب کے

**غلام احمد قادیانی کو جو پیغمبر مانے وہ مرتد ہے اس سے نکاح درست نہیں**

**سوال ۴۴۳** زوجین میں اس قسم کی گفتگو ہوئی جس سے مرد پر قادیانی ہونے کا شبہ ہوتا ہے مثلاً یہ کہ مرد نے کہا کہ نبوت ختم ہو چکی ہے یا نہیں عورت نے کہا نبوت ختم ہو چکی مرد نے کہا نہیں انکے بعد مرزا غلام احمد قادیانی بھی پیغمبر ہوا ہے

**الجواب** ۔ الفاظ و کلمات مذکورہ کی وجہ سے معلوم ہوا کہ وہ مرد قادیانی ہے اور قادیانی مرتد و کافر ہے لہذا ان میں نکاح قائم نہیں رہا۔ عورت کو چاہیئے کہ اس سے علیحدہ ہو جاوے

[1] وحرم الجمع بین المحارم نکاحا وعدۃ الخ وان تزوجہما معا ای الاختین الخ ونسبی النکاح الاول فرق القاضی بینہ وبینہما (درمختار) قولہ نسبی الاول فلو علم فہو الصحیح والثانی باطل الخ و فرق بینہ وبین الاخری (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۳ ج۲) رجل مسلم تزوج بمحارمہ فجئن باولاد یثبت نسب الاولاد منہ عند ابی حنیفۃ خلافا لہما بناء علی ان النکاح فاسد عند ابی حنیفۃ و باطل عندہما کذا فی الظہیریۃ (عالمگیری کشوری ص۵۵ ج۲) وان تزوجہما ای الاختین فنکاح الاخیرۃ فاسد ویجب علیہ ان یفارقہا ولو علم القاضی بذالک یفرق بینہما فان فارقہا قبل الدخول لا یثبت شئی من الاحکام وان فارقہا بعد الدخول فلہا المہر الخ وعلیہا العدۃ ویثبت النسب ویعتزل امرأتہ حتی تنقضی عدۃ اختہا (عالمگیری باب المحرمات ص۲۸ ج۲) وتقدم فی باب المہر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ وثبوت النسب ومثل لہ فی البحر ہناک بالتزوج بلا شہود وتزوج الاختین معا۔ (ردالمحتار باب العدۃ ص۸۳۵ ج۲ نیز دیکھئے البحر الرائق ص۱۶۹ ج۳ باب المہر۔ اس تفصیلی حوالے کا منشاء یہ ہے کہ دوسری کی اولاد بھی ثابت النسب ہوگی۔ واللہ اعلم۔ ظفیر



اور اگر وہ اپنے عقائد باطلہ کفریہ سے توبہ کرے اور تجدید ایمان کرے تو اگر عورت راضی ہو تو از سر نو ان میں نکاح ہونا ضروری ہے[1]۔ فقط

**سنی لڑکی کا نکاح قادیانی سے درست نہیں اور شوہر اگر بعد نکاح قادیانی ہو گیا تو نکاح باطل ہو گیا**

**سوال ۴۴۴** زید حنفی نے اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح عمر سے کیا اگر عمر بوقت نکاح قادیانی تھا تو نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور اگر بوقت نکاح حنفی تھا بعد کو قادیانی ہو گیا تو نکاح قائم رہا یا نہیں اور ہندہ حنفیہ کسی دوسرے حنفی سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ شوہر کے قادیانی ہونے کی صورت میں ہندہ سنیہ حنفیہ کا نکاح اس کے ساتھ صحیح نہیں ہوا[1]۔ اور اگر شوہر بعد نکاح کے قادیانی ہو گیا تو نکاح باطل ہو گیا لان ارتداد احد الزوجین موجب لفسخ النکاح[2] پس اس صورت میں بعد عدت کے ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے

**شیعہ اہل قرآن وغیرہ سے نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال ۴۴۵** اگر لڑکا اہل سنت اور لڑکی شیعہ یا مرزائی یا چکڑالوی وغیرہ ہو تو وہ باہمی نکاح کر سکتے ہیں یا نہ، اور اگر لڑکی اہل سنت اور لڑکا شیعہ وغیرہ ہو تو باہم نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

**مسلمان کی شادی عیسائی عورت سے**

**۲** مسلمان مرد عیسائی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

**الجواب** ۔ نہیں ہو سکتا کیوں کہ مرزائی چکڑالوی و روافض غالی کی تکفیر کی گئی ہے اور باہم مسلمان و کافر میں مناکحت جائز نہیں ہے[3]

**۲** کر سکتا ہے کیونکہ اہل کتاب سے مناکحت مسلمان کو درست ہے کذا فی الدر المختار وغیرہ[4]

[1] وحرم نکاح الوثنیۃ بالاجماع وفی الفتح ویدخل عبدۃ الاوثان عبدۃ الشمس الخ وکل مذہب یکفر بہ معتقدہ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۷ ج۲) ظفیر [2] وارتداد احدہما ای الزوجین فسخ الخ عاجل بلا قضاء (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب النکاح الکافر ص۵۳۹ ج۲) ظفیر [3] وحرم نکاح الوثنیۃ الخ وکل مذہب یکفر معتقدہ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۳ ج۲) ظفیر [4] وصح نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیہا مومنۃ بنبی مرسل مقرۃ بکتاب منزل وان اعتقد والمسیح الٰہا (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۶ و ص۳۹۷ ج۲) ظفیر

(لیکن بچنا بہتر ہے ففی الفتح دیجوز تزوج الکتابیات والاولیٰ ان لا یفعل رد المحتار ص۳۹۷ ج۲ ظفیر)

مرزائی کی لڑکی سے نکاح اور اس سے تعلقات کا کیا حکم ہے

**سوال ۴۴۳** ایک شخص نے مرزائیوں کے یہاں اپنے لڑکے کی شادی کرلی ہے اور جو شخص مرزائی کی لڑکی کو بیاہ کر لایا ہے اس سے مسلمانوں کو تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ اگر اس مرزائی لڑکی کا عقیدہ بھی مرزائی ہے تو اس سے مسلمان سنی کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ اس شخص مسلمان سے کہدیا جاوے کہ مرزائی عورت کو علیحدہ کردے یا اس کو اسلام کی تلقین کرکے اور مسلمان کرکے تجدید نکاح کرے۔ فقط (قادیانی کے کفر پر علماء امت متفق ہیں)

شیعہ جو قرآن کو محرف کہتا ہے اس سے نکاح درست نہیں

**سوال ۴۴۴** ہندہ سنیہ کا نکاح زید شیعہ سے ہوگیا۔ اب ہندہ کو لوگوں نے یہ شک دلادیا ہے کہ شیعہ عموماً کافر ہوتے ہیں تیرا نکاح زید کے ساتھ صحیح نہیں۔ ایک شخص کے دریافت کرنے سے زید نے بحلف اپنے عقیدہ کا اظہار کیا اور کہا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں تقیۃً نہیں کہتا اور نہ یہ موقع تقیہ کا ہے بلکہ اپنے دلی خیالات کو صحیح صحیح ظاہر کرتا ہوں کہ میں صحبت ابوبکر رضؓ کا قائل ہوں۔ قذف عائشہ رضؓ حرام جانتا ہوں۔ اور الوہیت حضرت علی رضؓ کا قائل نہیں ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہرگز غلطی نہیں ہوئی قرآن شریف موجودہ کو اپنا قرآن جانتا ہوں۔ اسی وقت سائل نے زید سے یہ کہا کہ تمھاری کتاب اصول کافی میں حضرت امام جعفر رضؓ سے ایک حدیث مروی ہے جس کا ایک ٹکڑا یہ ہے واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد اس حدیث کا کیا جواب ہے تو زید نے کہا کہ میں اپنے مجتہد سے دریافت کرکے اس کا جواب دوں گا۔ سائل نے پھر زید سے پوچھا کہ موجودہ قرآن محرف ہے یا نہیں۔ زید نے اس کے جواب کو بھی مجتہد کے پوچھنے پر اٹھا رکھا۔ پندرہ یوم ہوئے جواب نہیں ایسی صورت میں نکاح ہندہ کا زید سے صحیح رہے گا یا نہیں۔ اور حدیث مذکور کا کیا جواب ہے؟

**الجواب** ۔ یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر افترا ہے اور وہ رافضی جس سے گفتگو ہوئی ہے اگر قرآن شریف موجودہ کے محرف ہونے کا قائل ہے



تو وہ بھی کافر ہے اس سے نکاح سنیہ کا نہیں ہوسکتا۔

علی ہذا القیاس اگر کوئی دوسرا امر موجب کفر اس میں موجود ہے تب بھی نکاح سنیہ کا اس سے صحیح نہ ہوگا اور اگر وہ جملہ عقاید کفریہ سے برائت ظاہر کرے تو نکاح صحیح ہوگا۔ لیکن رافضیوں کا کسی حال میں اعتبار نہیں ہے کہ تقیہ کی آڑ غضب ہے اس لئے سنیہ کو اس سے علیحدہ ہی کرنا چاہیئے[1]۔ فقط

مرزائی سے سنیہ کا نکاح درست نہیں ہے

**سوال ۴۴۵** کچھ عرصہ ہوا کہ ایک عقد نکاح مابین مرزائی و اہل سنت والجماعت کے ہوگیا تھا اور زوجین بوقت نکاح نابالغ تھے اور اب بھی نابالغ ہیں مگر اس وقت لڑکی کے والد سنی نے لڑکے کے والد کو جو سخت بدعقیدہ مرزائی ہے دیکھکر یہ چاہا کہ یہ نکاح فسخ ہوجائے اور اسی وجہ سے وہ لڑکی کو رخصت نہیں کرتا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔؟

**الجواب** ۔ اس صورت میں نکاح مذکور منعقد نہیں ہوا۔ سنی کو چاہیئے کہ اپنی دختر کو وہاں رخصت نہ کرے اور اہل سنت و جماعت میں نکاح کردیوے کیوں کہ اس جماعت مرزائیہ کی تکفیر کا فتویٰ جمہور علماء کا ہے اور مابین کافر و مسلم نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اولاد نابالغ تابع والدین کے ہوتی ہیں ولا یصح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احد من الناس در مختار[2] وفی الشامی لانہ قبل البلوغ تبع لابویہ الخ ص۳۹۷ ج۲ شامی[3]۔ فقط

کلمہ کفر جس نے کہا اس سے مسلمان لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں

**سوال ۴۴۶** ہندہ کا نکاح نابالغی میں زید سے ہوا۔ زید اور زید کے گھر والے نکاح ہونے کے قبل سے شرک کا اعتقاد رکھتے

[1] وبہذا ظہر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوہیۃ فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃ فہو کافر لمخالفتہ القواطع المعلوم من الدین بالضرورۃ (رد المحتار ص۳۹۸ ج۲ فصل فی المحرمات) ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۴۵ ج۲ ۱۲ ظفیر [3] رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۴۶ ج۲ ظفیر

ہیں اور رام رام کہتے دیکھا ہے اور چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ آیا زید سے ہندہ مسلمہ کا نکاح صحیح اور منعقد ہوا یا نہیں۔؟

**الجواب۔** اگر زید سے خاص کوئی فعل شرک کا دیکھا گیا جس میں کچھ تاویل نہ ہو سکتی ہو یا کلمہ کفر کہتے سنا گیا غرض یہ کہ زید کے ارتداد اور کفر میں کچھ شبہ نہ رہے تو اس وقت بطلان نکاح کا حکم ہوگا ورنہ نہیں[1]

**مرزائی سے نکاح پڑھانے والے اور اس میں شرکت کرنیوالے کا حکم**

**سوال ۷۴۷:** ایک ملا نے ایک دختر سنیہ کا نکاح ایک مرزائی عقیدہ سے کر دیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور ملا و حاضرین کا نکاح ٹوٹا یا نہیں اور اس ملا کی بیعت و امامت کا کیا حکم ہے۔؟

**الجواب۔** دختر سنیہ کا نکاح مرزائی عقیدے کے شخص سے جائز نہیں ہے۔[2] پس ملا نے فساد عقیدہ اس مرزائی کے جاننے کے باوجود نکاح پڑھا وہ گنہ گار و فاسق ہے اور اس کی بیعت درست نہیں اور امامت اس کی مکروہ تحریمی ہے مگر اس کا نکاح باقی ہے اور حاضرین کا نکاح بھی باقی ہے ان سب کو توبہ کرنا چاہیئے اور ظاہر کر دینا چاہیئے کہ یہ نکاح جو مرزائی سے ہوا صحیح نہیں ہوا۔ فقط

**شیعہ سے نکاح کرنے میں احتیاط ضروری ہے**

**سوال ۷۴۸:** زید سنت والجماعت کا مذہب رکھتا ہے اور اس کا پھوپی زاد بھائی بکر خاندان غیر مغلظہ شیعہ سے ہے لیکن معلوم ہے کہ وہ پابند مذہب روافض نہیں ہے اور اس کی والدہ زید کی پھوپی اہل تسنن سے ہے اور بکر کی بیوی بھی خاندان اہل سنن کی لڑکی ہے اور بکر کہتا ہے کہ ہم رافضی نہیں ہیں ہمارے نزدیک تمام صحابہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں ہم کسی کی برائی نہیں کرتے سب صحابہ پر تبرا ناجائز ہے اور نماز جمعہ پڑھتے ہیں اور باجماعت پڑھتے ہیں اور باجماعت نمازیں ادا کرتے

[1] وارتداد احدهما اى الزوجين فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ص ۵۲۹ ج ۲) ظفير

[2] ولا يصلح ان ينكح مرتد او مرتدة احدا من الناس مطلقا (الدر المختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ص ۵۴۵ ج ۲) ظفير



ہیں۔ پس بکر اپنے لڑکے کے لئے زید کی دختر کا خواستگار ہے آیا ان کا نکاح جائز ہے یا نہیں علاوہ ازیں ایک تقریر مستفتی نے لکھی تھی جس کا حاصل یہ ہے کہ ثواب و عقاب کا دار و مدار عمل پر ہے خواہ عقیدہ کچھ ہو۔

**الجواب۔** جواب مسئلہ کا یہ ہے کہ اگر بکر شیعہ غالی تبرائی نہیں ہے تو اس لڑکے سے جب کہ وہ بھی ایسا ہی ہو زید کی دختر کا نکاح صحیح ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ جب تک بکر پورا اہل سنت والجماعت نہ ہو اس وقت تک نکاح نہ کیا جاوے اور ایک تردد اس جگہ دوسرا ہے وہ یہ ہے کہ روافض میں تقیہ ضروری سمجھا جاتا ہے تو یہ کیوں کر اطمینان ہو کہ جو کچھ وہ زبان سے کہتے ہیں ان کا یہ کہنا از راہ تقیہ تو نہیں ہے اور واضح ہو کہ عقاید کی خرابی بہت بڑی اور مضر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تہتر فرقہ بتلا کر یہ ارشاد فرمایا ہے کلهم فی النار الا واحدة الخ[1] کہ وہ سب دوزخی ہیں سوائے ایک فرقہ کے کہ وہ اہل سنت والجماعت ہیں اور اس فرقہ اہل سنت والجماعت کی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے ما انا علیه واصحابی کہ وہ اس طریقہ پر ہوں گے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔ پس جو فرقہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہے وہ ناری ہے اور اہل اہواء اور اہل باطل میں سے ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جاننے والا قرآن شریف کا کون ہو سکتا ہے اس لئے یہ تقریر آپ کی سب بیکار اور بے اصل ہے طریقہ صحابہ کا دیکھنا چاہیئے کہ کیا تھا کیوں کہ وہی طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہی نجات دینے والا ہے محض نام مسلمان ہونے سے کام نہیں چلتا اور فساد عقیدہ کے ساتھ اعمال صالحہ کچھ کام نہیں آتے۔ جیسا کہ حدیث خوارج میں مذکور ہے یحقر احدکم صلاته مع صلاتهم الحدیث۔ فقط

[1] وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة كلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه واصحابی (مشکوٰۃ ص ۳۰) ظفیر

سنی لڑکے کا نکاح شیعہ عورت سے جائز ہے یا نہیں

**سوال (۱۴۹)** میرا مذہب سنی ہے اور میں نے ایک شیعہ کی دختر سے نکاح کیا ہے یہ نکاح صحیح اور جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ روافض میں وہ لوگ جو غالی ہیں مثلاً حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے افک کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں[1] اور جو روافض سب شیخین کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے[2]۔ بہرحال احتیاط اس میں ہے کہ اس عورت کو سنیہ کر کے پھر نکاح کیا جاوے کیونکہ کافرہ عورت کا نکاح مسلمان سنی سے نہیں ہوتا۔ فقط

مرتد مطلقہ کو مسلمان کر کے دوسرا شخص شادی کر سکتا ہے یا نہیں

**سوال (۱۵۰)** ایک مسلمان شخص نے ایک ہندو عورت کو مسلمان کر کے نکاح کر لیا لیکن عورت شوہر کے گھر سے باہر ہو کر بددین کے پاس چلی گئی، جب شوہر کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے فوراً عورت کو تین طلاق دیدی اب کسی دوسرے مسلمان کو اس عورت سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ عورت مرتد ہوگئی اس کو مسلمان کرانے سے مسلمان ہوگئی یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ اگر وہ عورت مرتدہ ہوگئی تو اس کو پھر مسلمان کر کے اور کلمہ پڑھا کر عدت گذار کر کوئی مسلمان اس سے نکاح کر سکتا ہے اور مطلقہ ثلثہ اگر مرتدہ ہو جاوے العیاذ باللہ تعالیٰ تو اس کے اسلام لانے کے بعد اگر شوہر اول اس سے نکاح کرنا چاہے تو پھر حلالہ کی ضرورت ہے بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی۔ فی الشامی توجیہ الشبہ بین المسئلتین ان الردة واللحاق والسبی لم تبطل حکما الظهار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق[3] ص ۵۲۸

[1] وبهذا ظهر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوهیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فهو کافر رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ظفر

[2] بخلاف ما اذا کان یفضل علیاً او یسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر (الفتاویٰ) فی البحر عن الجوهرة معزیاً للشهید من سب الشیخین او طعن فیهما کفر ولا تقبل توبته وبه اخذ الدبوسی وابو اللیث وهو المختار للفتوی (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ص ۳۲۰ ظفر

[3] رد المحتار باب الرجعة ص ۲۶۰



اور جس شخص کی دو بی بیاں ہوں اور اس نے ایک دو تین طلاق زبان سے کہا اور کسی زوجہ کا نام نہیں لیا تو اس سے دریافت کیا جاوے کہ کونسی زوجہ مراد لی ہے جس کو وہ کہدے اس پر تین طلاق واقع ہوں گی۔ فقط

تبرائی شیعہ سے سنیہ عورت کا نکاح درست نہیں ہے

**سوال (۱۵۱)** زید شیعہ تبرائی جو حضرت صدیقہ عائشہ رضی کو تہمت لگائے اور شیخین کو برا کہے اور خلافت کا منکر ہو اس کے ساتھ نکاح ہندہ حنفیہ سنیہ کا جائز ہے یا نہیں اور ہندہ مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔

**الجواب** ۔ شیعہ مذکور سے نکاح سنیہ کا صحیح نہیں ہے اور اگر دخول ہو چکا ہے تو مہر کامل ہے قال فی الشامی نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها او انکر صحبة الصدیق او اعتقد الالوهیة فی علی رض او ان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح[1] الخ باب المرتد وفی الدر المختار فللموطوءة ولو حکما کل مهرها لتاکده[2] الخ۔ فقط

شیعہ سنی شادی میں اولاد کا حکم۔؟

**سوال (۱۵۲)** کسی سنی مرد کا شیعہ عورت سے یا سنی عورت کا شیعہ مرد سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں اگر ہو گیا تو اولاد ولد الزنا ہوگی یا کیا۔؟

**الجواب** ۔ شیعہ تبرائی پر بہت سے علماء کا فتویٰ کفر کا ہے لیکن محققین حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ ان کو مبتدع فاسق کہا جاوے اور کافر نہ کہا جاوے کہ کافر نص قطعی کا منکر ہوتا ہے لہذا جو روافض حضرت صدیقہ رض کے افک و الوہیت حضرت علی رض وغیرہ عقائد کفریہ کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں اور جو ایسے نہیں ہیں محض تبرائی ہیں وہ کافر نہیں ہیں[3]۔ لیکن نکاح سے احتیاط

[1] رد المحتار باب المرتد مطلب مهم فی حکم ساب الشیخین ص ۳۰۴ ج ۳ و ص ۳۰۶ ج ۳ ۱۲ ظفر

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ص ۲ ج ۲

[3] وبهذا ظهر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوهیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی (بقیہ ص ۴۶۲)

کی جاوے کہ عورت سنیہ کا نکاح ان سے نہ کیا جاوے اور اگر ہوگیا ہے تو اولاد کو ولد الزنا نہ کہیں گے نسب اولاد کا والدین سے ثابت ہوگا[1]

**فرقہ اثنا عشریہ سے نکاح درست ہے یا نہیں**

**سوال ۷۵۳** فرقہ اثنا عشریہ کافر ہیں یا مسلم سنیہ عورت کا ان کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہ؟

**الجواب۔** روافض کے فرقہ مختلف ہیں بعض غالی ہیں جو حضرت علی کی الوہیتہ کے قائل ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر افک کے قائل ہیں وہ باتفاق قطعاً کافر ہیں اور بعض سب شیخین کرتے ہیں بعض فقہاء نے ان کو بھی کافر کہا ہے ایسے روافض کے ساتھ عورت مسلمہ سنیہ کا نکاح نہیں ہوتا[2] اور بعض محض تفضیلیہ ہیں وہ کافر نہیں اگرچہ مبتدع ہیں ان کے ساتھ نکاح سنیہ کا ہوجاتا ہے[3]

**شیعہ تبرائی سے شادی کا کیا حکم ہے اور جو لوگ اس میں حصہ لیں ان کیلئے کیا حکم ہے**

**سوال ۷۵۴** (۱) عورت اہل سنت والجماعت کا نکاح کہ جس کے والدین بھی اہل سنت والجماعت ہوں شیعہ مرد کے ساتھ کہ جس کے باپ دادا بھی شیعہ ہوں جائز ہے یا نہیں۔؟

(۲) یہ کہ نکاح عورت مرد مذکورہ بالا کے بارہ میں مولوی نکاح خواں اور حاضرین مجلس پر تعزیر شرعی کا کچھ خوف ہے یا نہیں اگر ہے تو کیا حکم ہے۔؟

**الجواب۔** قال فی رد المحتار و بھذا ظھر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد

(بقیہ صفحہ ۴۶۳) اوکان ینکر صحبۃ الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃ فھو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب الصحابۃ فانہ مبتدع لا کافر (رد المحتار فصل المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲) ظفیر

[1] وتقدم فی باب المھر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ وثبوت النسب (رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر [2] وحرم نکاح الوثنیۃ الخ وکل من ھب یکفر معتقدہ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲) ظفیر [3]



الوھیۃ علی رضی اللہ عنہ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق رضی اللہ عنہ او یقذف السیدۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا فھو کافر لمخالفتہ القواطع المعلومۃ من الدین ضرورۃ بخلاف ما اذا یفضل علیاً او یسب الصحابۃ فانہ مبتدع لا کافر الخ[1] ص ۳۹۸ اس عبارت سے واضح ہے کہ رافضی اگر منکر قطعیات ہے جیسے قائل ہونا افک اور قذف حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تو قطعاً کافر ہے نکاح اس کا سنیہ مسلمہ سے درست نہیں ہے بالکل باطل ہے[2] لان اختلاف الملۃ مانع عن صحۃ النکاح کذا فی کتب الفقہ۔ اور واضح ہو کہ سب شیخین کو بھی اگرچہ بعض فقہاء نے کفر کہا ہے لیکن عند المحققین وہ فسق و بدعت ہے کفر نہیں ہے[3]۔ لیکن اگر سب شیخین کے ساتھ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت کا انکار ہو جو کہ نص قطعی سے ثابت ہے یا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہ کے افک کا قائل ہو تو پھر باتفاق کافر ہے اور تبرا گو غالباً حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہ کے قذف و افک کے بھی قائل ہوتے ہیں اور اس سے خوش ہوتے ہیں لہٰذا ایسے رافضی کے کفر میں کچھ خفا نہیں ہے اور نکاح اسکا سنیہ مسلمہ سے درست نہیں ہے اور جن لوگوں نے باوجود علم کے نکاح پڑھا اور گواہ ہوئے اور وکیل ہوئے وہ فاسق ہوئے توبہ کریں اور مابین الزوجین یعنی مابین شوہر رافضی اور زوجہ سنیہ مسلمہ تفریق کرادیویں یہی ان کے لئے کفارہ ہے۔ فقط

**باپ نے شیعہ سے نکاح کردیا پھر دوسرے سے کردیا کیا حکم ہے**

**سوال ۷۵۵** ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک مرد شیعی کے ساتھ جس کے عقاید باطل ہیں یعنی افک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قائل ہے اور سب شیخین کرتا ہے الی غیر ذلک۔ اس لڑکی کے باپ نے یہ خیال کرکے کہ یہ مرد شیعی مسلمان نہیں ہے اس وجہ سے نکاح صحیح نہیں ہوا۔ اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سنی سے

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲ ظفیر

[2] وحرم نکاح الوثنیۃ الخ وکل من ھب یکفر معتقدہ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲) ظفیر

[3] بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب الصحابۃ فانہ مبتدع لا کافر (الفتاوی ص ۳۹۸ ج ۲) ظفیر

کردیا ہے نکاح ثانی صحیح ہے یا نکاح اول باقی ہے۔؟

**الجواب۔** روافض جو سب شیخین کرتا ہے ان کے کفر میں اختلاف ہے بعض فقہاء نے ان کی تکفیر کی ہے اور محققین علماء عدم تکفیر کے قائل ہیں لیکن جو روافض افک صدیقہؓ کے قائل ہیں وہ بالاتفاق کافر ہیں۔ اسی طرح بعض دیگر عقاید روافض غالیہ کے مثلاً یہ کہ حضرت جبرئیلؑ نے وحی کے پہنچانے میں غلطی کی یا حضرت علیؓ خدا تھے وغیرہ وغیرہ یہ عقاید باتفاق اہل سنت کفر ہیں در مختار میں ہے فی البحر عن الجوهرة معزيا للشهيد من سب الشيخين او طعن فيهما كفر ولا تقبل توبته وبه اخذ الدبوسي وابو الليث وهو المختار للفتوى انتهى وجزم به في الاشباه واقره المصنف (الى ان قال) لكن في النهر وهذا لا وجود له في اصل الجوهرة وانما وجد على هامش بعض النسخ فالحق بالاصل مع انه لا ارتباط بما قبله انتهى در مختار (ص۲۲۲-۲۰۲ ج۳) قال الشامي تحت قوله لكن في النهر الخ واذا كان كذلك فلا وجه للقول لعدم قبول توبة من سب الشيخين بل لم يثبت ذلك عن احد من الائمة فيما علم (الى ان قال) على ان الحكم عليه بالكفر مشكل (ثم قال في آخر كلامه تحت القول المذكور) نعم لاشك في تكفير من قذف السيدة عائشة رضي الله تعالى عنها او انكر صحبة الصديق او اعتقد الالوهية في عليؓ او ان جبرئيل غلط في الوحي او نحو ذلك من الكفر الصريح المخالف للقرآن الخ (ص۲۰۵ ص۲۰۶) پس صورت مسئولہ میں نکاح اول جو ایسے غالی شیعہ سے ہوا صحیح نہیں ہوا بلکہ باطل ہوا اور دوسرا نکاح صحیح ہے۔ فقط

| | |
|---|---|
| سنی عورت شیعہ سے بیاہی گئی۔ اب کیا کرے | **سوال ۵۶**) ایک عورت سنی مذہب ایک مرد شیعہ سے بیاہی گئی ہے اس کے جبر واکراہ و تبدیل مذہب واطوار وغیرہ |

سے نہایت تنگ ہے علیحدگی کی خواستگار ہے۔ طلاق نہیں دیتا۔ ایسی صورت میں عورت مذکورہ کا نکاح دوسرے مرد سنی سے ہوسکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب۔** اقول وباللہ التوفیق۔ فرقہ شیعہ کی تکفیر و عدم تکفیر میں اختلاف ہے۔



والاصح عدم التکفیر اور بعض فقہا حکم ان کا اہل کتاب کا سا فرماتے ہیں پس بنا ءً علیہ صورت مسئولہ میں نکاح اس عورت مسلمہ سنیہ کا مرد شیعہ سے نہیں ہوا ہے[۵]۔ عورت مذکورہ بدون طلاق شوہر عقد ثانی اپنا کرسکتی ہے، اور سنی کو بیٹی اپنی شیعہ کو دینا درست نہیں ہے۔

| | |
|---|---|
| مندرجہ ذیل صورت میں کیا حکم ہے | **سوال ۵۷**) ایک عورت مسلمان ہوئی جب اس کے شوہر |

پر اسلام پیش کیا تو اس نے انکار کیا۔ لہذا تفریق ہوگئی مگر بعد کو مرد بھی مسلمان ہوگیا اور مبلغ ما[۱۲۵]ٹھ سکہ کلدار پر نکاح ہوگیا اس شرط پر کہ فلاں مقام میں رہوں گی۔ جہاں دین اسلام اور مسلمان ہیں۔ رہوں گی۔ انجولی میں نہیں جاؤں گی۔ بعد کو مرد نے عورت کو انجولی لیجانا چاہا۔ مگر عورت نہیں گئی تو مرد نومسلم نے لوگوں سے یہ کہا کہ میں عورت کے واسطے دین سے بے دین ہوا جب بھی مولوی صاحب میری عورت میرے سپرد نہیں کرتے۔ آٹھ آدمیوں نے اس بات کی گواہی دی۔ اس پر اس نومسلم نے یہ کہا کہ یہ سب گواہ میری ناڑ یعنی گردن کاٹتے ہیں۔ ایکمرتبہ میں بھی ان کی ناڑ سیتلا پر چڑھاؤں گا بعد کو اس مرد نومسلم نے توبہ کرلی۔ اس صورت میں وہ مرد نومسلم کافر و مرتد ہوا یا نہیں اور عورت اس کی سپردگی میں بلا تجدید نکاح دے دی جاوے گی یا کیا۔ اور عورت کی رضامندی تجدید نکاح کے وقت ضروری ہوگی یا نہیں۔ اور مہر جدید مقرر ہوگا یا نہیں۔؟

**الجواب۔** اس صورت میں حکم کفر وارتداد اس نومسلم کا نہ کیا جاویگا اور جبکہ حکم کفر نہ ہوا تو نکاح بھی باطل نہیں ہوا۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ تجدید نکاح کرادی جاوے۔ جدید نکاح میں مہر جدید ہوگا۔ لیکن عورت کو گنجائش انکار کی نہیں ہے کیونکہ نکاح اول درحقیقت فسخ نہیں ہوا کہ وہ متفرع ہے کفر وارتداد پر اور وہ ثابت نہیں ہے۔ اور تکفیر مسلم کا حکم حتی الوسع نہ کرنا چاہئے۔

---

[۵] یہ حکم عدم انعقاد نکاح کا غالباً ان روافض اور اہل تشیع کے متعلق ہے جن کا انکار ضروریات دین سے ثابت ہوجائے جیساکہ شامی کی عبارت آئندہ سے بھی مستفاد ہے اور خود حضرت مفتی صاحب کے دوسرے فتاویٰ میں اسکی تفصیل موجود ہے ورنہ جو شیعہ صرف تفضیل علی رضا کے قائل ہوں اور ضروریات دین میں سے کسی چیز کے منکر نہ ہوں ان پر نہ کفر کا فتویٰ دیا جاسکتا ہے اور نہ عدم انعقاد نکاح کا جیساکہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے دوسرے فتاویٰ اس پر شاہد ہیں۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد شفیع غفرلہٗ محرم ۵۴ھ

جبکہ گنجائش تاویل کی موجود ہو اور پہلے جملے سے خود انکار اس شخص کا ثابت ہے کیونکہ اس کا یہ کہنا کہ یہ گواہ میری ناڑ یعنی گردن کاٹتے ہیں انکار ہے الفاظ مذکورہ کے کہنے سے یا انکار محتمل ہے تب بھی اس احتمال کو ترجیح دی جاوے گی اور دوسرا جملہ موجب کفر و ارتداد نہیں ہے گو معصیت ہے۔ فقط

## چھٹی فصل۔ حرمتِ نکاح بہ سبب حق غیر

دوسرے کی منکوحہ سے نکاح جائز نہیں

**سوال ۷۵۸** محمد خاں معمار نے چھجو کو بیٹا بنا کر رکھا اور کام معماری کا سکھایا۔ جب محمد خاں کی زوجہ مر گئی تو اس نے چھجو کی بیوی کو اپنے یہاں رکھ لیا اور چھجو کے یہاں نہیں جانے دیتا۔ چھجو نے منصفی میں اپنی زوجہ کو لینے کا دعویٰ کیا ہے اور چھجو نے اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی۔ محمد خاں نے ایک قاضی کو سوا روپیہ دے کر نکاح پڑھا لیا ہے۔ تو اس صورت میں وہ عورت چھجو کو ملنی چاہیئے یا محمد خاں کی ہے۔

**الجواب۔** جبکہ چھجو نے اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی اور کوئی دوسری وجہ فسخ نکاح کی بھی نہیں پائی گئی تو وہ عورت چھجو کی زوجہ ہے محمد خاں سے نکاح اس کا باطل ہے وہ عورت چھجو کو ملنی چاہیئے[۱]۔ فقط

غیر مطلقہ سے شادی اور اس کے معاونین کا حکم

**سوال ۷۵۹** مسماۃ ہندہ کو اس کے شوہر نے طلاق نہیں دی چند روز آوارہ رہ کر ایک دوسرے شخص نے بلا طلاق اس سے عقد کر لیا ان کے ساتھ کھانا پینا نشست و برخاست شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ چند لوگوں نے دانستہ جا کر کھانا کھایا ان کی کیا سزا ہے۔ اور ایک شخص نے تہمت عیب لگا کر جرمانہ لیا تو مستحق سزا ہوئے یا نہ۔ اور جملہ برادران کی دولت تین آدمیوں نے چرا لیا۔ ان کی سزا کیا ہے۔

**الجواب۔** منکوحہ غیر سے بدون طلاق کے نکاح کرنا حرام اور باطل ہے وہ فاسق

[۱] اما نکاح منکوحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب المہر ص۲۲/۲ ظفیر)



ہوا۔ توبہ کرے اور اس عورت سے علیحدگی کرے یہی کفارہ اس کا ہے[۱]۔ اور جو شخص کھانے میں شریک ہو گئے وہ بھی توبہ کریں بعد توبہ کے ان کا گناہ معاف ہو جاوے گا اور جرمانہ مالی لینا شریعت میں ناروا ہے[۲]۔ اور تہمت لگانا گناہ کبیرہ ہے اس سے توبہ کرے اور جرمانہ واپس کرے اور معاف کرا دے اور چوروں کی سزا یہ ہے کہ توبہ کریں اور مال واپس کریں اور حدود اس ملک میں جاری نہیں ہیں[۳]۔ فقط

دوسرے کی منکوحہ سے شادی اور اس سے جو لڑکا ہوا اس کا حکم

**سوال نمبر ۷۶۰** ہندہ نے اپنا عقد ثانی بعد گزرنے ایام عدۃ کے زید سے کر لیا تین ماہ بعد زید لڑائی پر چلا گیا۔ بعدہ ہندہ نے تین یا چار ماہ بعد عمر سے اپنا عقد کر لیا۔ حالانکہ عمر و نیز سب لوگوں کو اطلاع تھی کہ اس کا شوہر لڑائی پر ہے اب زید لڑائی سے واپس آ گیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور عمر اور اس کے معین لوگوں کی متعلق شرعاً کیا حکم ہے اور عمر سے جو لڑکا ہوا وہ حلال ہے یا حرام، اور صحیح النسب لڑکی سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب۔** ہندہ کا نکاح عمر سے صحیح نہیں ہوا۔ بلکہ باطل و نا جائز ہوا۔ کذا فی کتب الفقہ اور اگر وطی ہوئی تو وہ زنا ہوا۔ پس زید کے آنے پر وہ عورت اس کو ملے گی۔ ہندہ و عمر اور اس کی معین سب فاسق و آثم ہوئے توبہ کریں۔ لڑکے کا نسب عمر سے ثابت نہ ہوگا اور وہ کفو صحیح النسب لڑکی کا نہیں ہے۔ باقی جن صورتوں میں غیر کفو سے نکاح ہو سکتا ہے اس سے بھی ہو سکتا ہے مگر و آنکہ غیر کفو کے ساتھ نکاح اس طرح صحیح ہو سکتا ہے کہ لڑکی اگر بالغہ ہے تو وہ بھی راضی ہو اور اس کے اولیاء بھی راضی ہوں تو غیر کفو سے بھی نکاح ہو جاتا ہے۔

بلا طلاق منکوحہ کا دوسرا تیسرا چوتھا پانچواں نکاح درست نہیں ہوا

**سوال ۷۶۱** ایک عورت نے اپنے خاوند کو چھوڑ کر ۲ سے آشنائی کی۔ بعد دو سال کے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر ۲ کو

[۱] اما نکاح منکوحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا و بھذا لا یجب الحد مع العلم بالحرمۃ لکونہ زنا (رد المحتار باب المہر ص۲۲/۲ ظفیر) [۲] لا اخذ المال فی المذہب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب ... ص۲۳/۳ ظفیر) [۳] لا حد بالزانی دار الحرب (ایضاً کتاب الحدود ص۱۹۵/۳ ظفیر)

چھوڑ کر ج کے ہمراہ نکاح کیا اس نے بھی طلاق دیدی پھر د کے ہمراہ نکاح کیا اور پھر د کو بھی چھوڑ کر ہ کے ہمراہ نکاح کا قصد کیا۔ ایک جاہل قاضی نے نکاح پڑھایا۔ چونکہ قاضی جاہل تھا تو جس قدر اشخاص وہاں پر موجود تھے انھوں نے یہ کہا کہ نکاح نہیں ہوا۔ اور عورت نے دریافت کرنے پر یہ کہا کہ میرے خاوند نے طلاق دیدی اور عدت ختم ہوگئی تو جو اشخاص نکاح ہ میں شریک تھے وہ گناہگار ہوئے یا نہیں ہوئے اور نکاح ان کا ٹوٹا یا نہ۔

**الجواب۔** جبکہ پہلے شوہر نے طلاق نہیں دی تھی تو اس کے بعد کوئی نکاح اس عورت کا جائز نہیں ہوا۔ پس ہ سے جو نکاح کیا گیا وہ باطل اور ناجائز ہے۔ شوہر اخیر کو چاہیئے کہ اس سے علیحدگی کرے[1] اور جب تک شوہر اول کا طلاق دینا ثابت نہ ہوجائے اس وقت تک نکاح نہ کرے باقی جن لوگوں کو کچھ حقیقت حال کی خبر نہیں ہے ان پر کچھ گناہ نہیں ہے اور نہ ان کا نکاح ٹوٹا۔ فقط

جو نکاح صرف گھنٹہ دو گھنٹہ عدت سے پہلے ہو وہ جائز ہے یا نہیں

**سوال ۶۶۲۔** زید کا نکاح عدت گذرنے سے پہلے گھنٹہ دو گھنٹہ ہندہ کے ساتھ غلطی سے ہوگیا تو وہ نکاح نافذ ہوا یا نہیں۔؟

**الجواب۔** وہ نکاح نافذ صحیح نہیں ہوا کما فی عامۃ المعتبرات[2]۔ فقط

عدت میں نکاح کرنے سے جو اولاد ہو اس کا نسب

**سوال ۶۶۳۔** ایک شخص نے عدت میں نکاح کیا اور اس سے اولاد ہوئی اس کو یہ معلوم ہو کہ یہ نکاح شرع میں جائز ہے تو یہ نکاح ہوا یا نہیں اور اولاد کا نسب ثابت ہوگا یا نہیں اور اس کی وارث ہوگی یا نہیں۔؟

**الجواب۔** زمانہ عدت میں نکاح باطل ہے لیکن نسب ثابت ہے اور اولاد وارث ہوگی[3]۔ فقط

غیر کی منکوحہ سے نکاح کو جو درست بتلائے اس کے متعلق کیا حکم ہے

**سوال ۶۶۴۔** ایک عورت منکوحہ بیکانیر سے اجمیر شریف اپنی خالہ کے یہاں آئی۔ موضع تاراپور کا قاضی اس عورت کو اجمیر شریف

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (رد المحتار باب المہر ص ۴۸۲ ج ۲) ظفیر
[2] اما نکاح منکوحۃ الخ [3] وتقدم فی باب المہر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ و ثبوت النسب (رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر



سے فرار کر کے تاراپور لے آیا اور اس کے ساتھ نکاح کر لیا حالانکہ شوہر اول نے طلاق نہیں دی اور اس نکاح کو حلال کہتا ہے۔ کتب عقاید میں مشرح موجود ہے کہ جس چیز کا حرام ہونا قرآن سے یا حدیث متواتر سے ثابت ہو، جو اس کو حلال کہے گا کافر ہوجائیگا۔ لہذا اس صورت میں اس نکاح اور ناکح منکوحۃ الغیر کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے۔ آیا ناکح کافر ہوگیا یا نہیں۔ اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے۔؟

**الجواب۔** قال فی رد المحتار اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ ان علم انہا للغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً الی ان قال ولہذا یجب الحد مع العلم بالحرمۃ لانہ زنا الخ[1] ص ۳۵ ومثلہ فی عامۃ کتب الفقہ۔ الحاصل منکوحۃ الغیر سے بدون طلاق وانقضائے عدت کے نکاح درست نہیں ہے اور وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا اور حرمت منکوحۃ الغیر قطعیہ ہے جیسا کہ آیت والمحصنات الآیۃ[2] سے ثابت ہے لہذا ناکح مذکور فاسق مرتکب کبیرہ کا ہے۔ البتہ چونکہ تکفیر مسلم میں فقہاء نے بہت احتیاط فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اگر ننانوے وجوہ کسی شخص میں کفر کے ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو اور وہ بھی ضعیف تو مفتی کو میلان عدم تکفیر کی طرف لازم ہے[3] اور چونکہ صورت مذکورہ میں تاویل ممکن ہے اس لئے تکفیر سے بچنا چاہیئے اور اس شخص کو کافر نہ کہا جاوے اور معاملہ مسلمانوں کا اس کے ساتھ کیا جاوے۔ اس کو فاسق و عاصی کہا جاوے اور توبہ کرائی جائے۔ فقط

شوہر پاگل ہو اور نان و نفقہ کی خبر نہ لے آیا بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

**سوال ۶۶۵۔** زید چھ برس سے پاگل ہے اور اس حالت میں بیوی کے نان و نفقہ کی خبر نہیں لے سکتا ایسی حالت میں اس کی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۸۲ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] سورۃ النساء رکوع ۴ ۴۶ [3] وقد ذکروا ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسع وتسعون احتمالاً للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولیٰ للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی لان الخطأ فی ابقاء الف کافر اہون من الخطأ فی افناء مسلم واحد الخ (شرح فقہ اکبر ص ۱۹۹) ظفیر

**الجواب** - مجنوں کی زوجہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی[1] لیکن اگر مجنوں کے پاس کچھ مال جائداد ہے تو اس میں سے زوجہ کو خرچ دیا جائے۔

**دوسرا نکاح منکوحہ کا جو زبردستی کیا گیا ہے جائز نہیں**

**سوال ۴۶۶** ہندہ بیوہ نے اپنا نکاح اپنی رضا سے کیا اور گواہ بھی موجود ہیں اب اس عورت کو کسی نے مار پیٹ کر نکاح سے منکر کرا دیا اور نکاح خواں سے بھی انکار کرا دیا۔ اب وہ نکاح خواں اس عورت کا نکاح دوسرے شخص سے کرتا ہے حالاں کہ پہلے نکاح کا بھی مقر ہے مگر جبراً منکر ہے۔ کوئی عالم صاحب کہتے ہیں کہ جب عورت منکر ہے۔ تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے اور عورت سے خلوت بھی ہو چکی ہے پہلے شوہر سے۔

**الجواب** - بیوہ بالغہ کا نکاح خود اس کی رضا و اجازت سے کفو میں صحیح ہو جاتا ہے اور جبکہ دو گواہ عادل نکاح کے موجود ہوں تو عورت کا انکار شرعاً معتبر نہیں[2] ہے اور اس صورت میں دوسرے شخص سے نکاح اس کا جائز نہیں ہے اور نکاح کرنیوالا وغیرہ شرکا رسب عاصی و فاسق ہیں۔ اگر دو گواہ معتبر نکاح سابق کے موجود نہیں ہیں اور عورت منکر ہے تو پھر وہ نکاح ثابت نہیں ہے ایسی حالت میں کسی عالم کا فسخ یا عدم جواز کا حکم کرنا صحیح ہے۔ فقط

**جس کو کالا پانی کی سزا ہو گئی اسکی بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں**

**سوال ۴۶۷** ایک شخص کو بحکم سرکار کالا پانی ہو گیا اب اس کے آنے کی امید نہیں ہے تو اس کی بیوی کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - جب تک وہ شخص زندہ ہے یا طلاق نہ دیوے اس وقت تک اس کی

---

[1] ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن الخ الدر المختار علی ہامش رد المختار ص ۸۲۳ ج ۲ مجنوں کی بیوی کس طرح چھٹکارا حاصل کرے اس کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق - ظفیر

[2] فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضاء ولی الخ ولہ الاعتراض فی غیر الکفو۔ الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الولی ص ۴۰۲ ج ۲ (ظفیر)



زوجہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔ وہ نکاح شرعاً باطل ہوگا[1]۔ فقط

**نکاح کرنے کے بعد انکار کر دینے سے نکاح رہتا ہے یا نہیں۔؟**

**سوال ۴۶۸** ایک شخص نے اپنی دختر کا نکاح ایک جگہ کر دیا بعد میں کسی وجہ سے دختر اور اس کا باپ دونوں منکر ہو گئے۔ اس صورت میں وہ نکاح صحیح رہا یا نہیں۔؟

**الجواب** - جس سے پہلے نکاح ہوا وہ صحیح ہو گیا۔ دوسری جگہ اس کا نکاح صحیح نہیں ہے اور بعد نکاح کر دینے کے ولی یا خود دختر کے انکار کر دینے سے نکاح مذکور فسخ نہیں ہو سکتا۔ شوہر دعویٰ کر کے اپنی زوجہ کو رخصت کرا سکتا ہے۔

**مطلقہ نے طلاق کے بعد دوسرا نکاح کر لیا۔ اب بذریعہ عدالت پھر اس عورت کو حاصل کر لیا تو کیا حکم ہے**

**سوال ۴۶۹** خلاصہ سوال یہ ہے کہ میاں دین نے اپنی زوجہ بتولن کو خط میں طلاق بائن لکھ کر بھیجدی عورت نے دوسرا نکاح کر لیا۔ اس کے بعد جب میاں دین گھر آیا تو اس نے نالش کر دی کہ میری عورت کو فلاں شخص نے بھگا دیا۔ بخوف قید عقد ثانی والے شوہر نے انکار کر دیا کہ میرے یہاں عورت نہیں ہے۔ عدالت نے مسماۃ بتولن میاں دین کو واپس کرا دی تو وہ عورت میاں دین کے لئے حلال ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - اس صورت میں موافق اس طلاق نامے کے اگر یہ طلاق نامہ میاں دین کا لکھا ہوا ہے یا اس نے دوسرے شخص سے لکھوا کر اس کی تصدیق کی اور خوشی سے دستخط کئے تو اسکی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگی[2] اور عدت کے بعد جو دوسرے شخص سے اس نے نکاح کیا وہ صحیح ہو گیا

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر

[2] کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا وعلی نحو الماء فلا مطلقا ولو کتب علی وجہ الرسالۃ والخطاب کان یکتب یا فلانۃ اذا اتاک کتابی ھذا فانت طالق طلقت بوصول الکتاب (در مختار) اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب ھذا یقع الطلاق وتلزمھا العدۃ من وقت الکتابۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲) ظفیر

اب وہ عورت میاں دین کیلئے حلال نہیں ہے۔ البتہ لوگوں کو طلاق نامہ لکھنے سے یا اس کے تسلیم کرنے سے انکار کرے اور دو گواہ عادل نہ ہوں تو پھر وہ عورت میاں دین کے لئے حلال ہے

**نکاح ہوا اور انگوٹھا نہیں لگایا تو کیا حکم ہے۔**

**سوال ۷۷۰** ایک عورت کا نکاح ہو چکا ہے مگر بوقت نکاح سرکاری رجسٹر پر انگوٹھے نہیں لگائے اب عورت مذکورہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ جب اس عورت کا نکاح ہو چکا ہے تو دوسرے شخص سے اس کا نکاح باطل اور حرام ہے کیوں کہ منکوحۃ الغیر کا نکاح حرام ہے کما قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النساء الآیۃ[1] ۔ فقط

**خاوند سے عاجز ہو کر پیشہ عصمت فروشی کر لیا اب دوسرے سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں**

**سوال ۷۷۱** عورت نے اپنے خاوند کی لاپرواہی سے دام مصیبت میں پھنس کر حکومت سے سند حاصل کر کے بازار میں ناجائز کام شروع کر دیا ہے۔ اب وہ نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے تو اس کو طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔؟

(۲) اگر کوئی شخص اپنی سالی کو بلا نکاح رکھ لے اور بچہ بھی پیدا ہو گیا، اور منکوحہ کو بلا طلاق علیحدہ کر دے تو زوجہ کو طلاق ہو گئی یا طلاق لینے کی ضرورت ہے۔؟

**الجواب** ۔ طلاق لینے کی ضرورت ہے بدون طلاق کے دوسرا نکاح کرنا اسکو جائز نہیں ہے[2]

(۲) طلاق لینے کی اس کو ضرورت ہے بدون طلاق کے پہلی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ اور سالی کو رکھنا بحالتِ موجودہ جائز نہیں ہے[3] ۔ فقط

[1] سورۃ النساء ۴ [2] جب تک شوہر نے طلاق نہیں دی ہے شوہر کی بیوی ہے۔ چاہے حرامکاری کا پیشہ اختیار کرے واما نکاح منکوحۃ الغیر الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (رد المحتار ص $\frac{۴۸۲}{۲۲}$) ظفیر

[3] سالی کے ساتھ اس نے جو کچھ کیا وہ زنا کے حکم میں ہے اور بیوی کا رشتہ طلاق کے بعد ہی ختم ہو سکتا ہے ظفیر



**جب نکاح ہو چکا ہے تو عدالت انگلشیہ کے فیصلہ سے وہ ختم نہیں ہو سکتا،**

**سوال ۷۷۲** ہندہ کا ایک شخص سے نکاح ہوا تھا لیکن دو تین سال بعد منکر نکاح ہو کر شوہر کے مکان میں نہیں جاتی۔ شوہر نے مجبور ہو کر دعویٰ عدالت میں دائر کیا۔ حاکم نے گواہ لے کر یہ فیصلہ کیا کہ نکاح ہونے کا مجھے اعتبار نہیں ہے اب ہندہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ اگر نکاح درحقیقت ہو گیا تھا تو عورت کے انکار کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹا۔ اس عورت کو دوسرے مرد سے نکاح درست نہیں ہے جب کہ اس کو معلوم ہے کہ میرا نکاح اول شخص سے ہو گیا ہے، باقی ثبوت نکاح عند الحاکم دو گواہان عادل سے ہو سکتا ہے[1] پس شوہر دعویٰ نکاح کا کرے اور عورت انکار کرے تو مرد اگر دو گواہ عادل نکاح کے پیش کرے تو نکاح ثابت ہوگا ورنہ ثابت نہ ہوگا، لیکن عورت کو جبکہ معلوم ہے کہ میرا نکاح اس سے ہو چکا ہے تو حاکم وقت کے نزدیک ثابت نہ ہونے سے اس کو یہ درست نہیں ہے کہ بدون طلاق دینے شوہر اول کے دوسرے شخص سے نکاح کرے قال فی الشامی اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ ان علم انہا للغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً الخ[2] ص $\frac{۳۵}{۲۲}$ ۔ فقط

**جب شوہر بارہ سال تک خبر نہ لے تو دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں**

**سوال ۷۷۳** مسماۃ رحمت بیوہ نے اپنی دختر مسماۃ چراغی نابالغہ کا نکاح مسمی بندو کے ساتھ کر دیا تھا جس کو عرصہ بارہ سال کا ہو چکا ہے۔ بندو مذکور نے کوئی خبر گیری اپنی بیوی کی نہیں کی بلکہ پاس تک بھی نہیں گیا اور نہ طلاق دیتا ہے۔ نہ خبر گیری کرتا ہے۔ لڑکی جوان ہے خاوند کے گھر جانا نہیں چاہتی اور اس کی والدہ بھی دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے اس صورت میں جو حکم شرعی ہو

[1] ونصابہا (ای الشہادۃ) لغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالاً او غیرہ کنکاح وطلاق ووکالۃ الخ رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص $\frac{۵۱۵}{۴۲}$ و ص $\frac{۵۱۶}{۴۲}$) ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار باب العدۃ ص $\frac{۸۳۵}{۲۲}$ ظفیر

اس سے مطلع فرمائیں۔

**الجواب** - مسئلہ شرعی اس صورت میں یہ ہے کہ مسماۃ رحمت جبکہ ولی جائز چراغی نابالغہ کی تھی اور اسی حالت میں اس نے چراغی کا نکاح مسمی بندو کے ساتھ کیا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا[1]۔ اب جب تک بندو طلاق نہ دے یا فوت نہ ہو جائے۔ چراغی کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے جس طرح ہو جبراً قہراً بندو سے طلاق لی جاوے[1]۔ فقط

بلا طلاق منکوحہ نے جو دوسرا تیسرا نکاح کیا وہ صحیح نہیں ہوا،

**سوال ۷۷۴** المرأة بالغة زوجت نفسها بامرأتها فذهب بها الزوج مدة ودخل بها مراراً ثم فر منه الى ديار آخر فزوجها الثاني ولم يطلقها الاول فولدت بنتا ومات الزوج الثاني ثم زوجها الثالث فولدت بنتين وزوجها الاول حى طالب وهى راغبة فهل النكاح الاول باق ام لا وهل صح الثاني والثالث وكيف حال البنات وكيف المصلحة فيه۔

**الجواب** - النكاح الاول باق ولم يصح النكاح الثاني والثالث والبنات للثاني والثالث وترد الزوجة الى الاول قال فى الدر المختار غاب عن امرأته فتزوجت بآخر وولدت اولاداً ثم جاء الزوج الاول فالاولاد للثاني على المذهب الذى رجع اليه الامام وعليه الفتوى كما فى الخانية والجوهرة والكافي[2]

ولی کی اجازت سے نابالغہ کا نکاح ہو جاتا ہے اور وہ بلا طلاق دوسری شادی نہیں کر سکتی

**سوال ۷۷۵** آٹھ سالہ لڑکی کی شادی کرنا درست ہے یا نہیں اور جس میں عرصہ چھ سال کے اندر کل ایک یوم کے واسطے گئی ہو۔ اگر خاوند کی رضامندی نہ ہو، طلاق لینے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں۔ ؟

---

[1] بہار و اڑیسہ میں قاضی شریعت کے یہاں درخواست دیکر فسخ نکاح کرا سکتی ہے اور دوسرے صوبوں میں مسلمان پنچائت کے ذریعہ جس میں عالم کا ہونا بھی ضروری ہے دیکھئے حیلۂ ناجزہ از تھانوی یا کتاب الفسخ والتفریق از مولانا رحمانی - ظفر [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب ثبوت النسب ص ۸۶۸ لو عاد حيا بعد الحكم بموت اقرانه قال الطحطاوي الظاهر انه كالميت اذا احى والمرتد اذا اسلم الخ ونقل ان زوجته له والاولاد للثاني (رد المحتار كتاب المفقود ص ۳۵۵ ج ۳) ظفر



**الجواب** - آٹھ سال کی عمر میں اگر لڑکی کی شادی اس کے والد او رولی نے کی تو نکاح صحیح ہو گیا۔ اب جب تک شوہر بالغ ہونے کے بعد طلاق نہ دیوے اس وقت تک وہ لڑکی اس کے نکاح سے باہر نہیں ہوئی اسی کی زوجہ ہے بدون طلاق دینے شوہر کے دوسری جگہ اس کا نکاح جائز نہیں ہے[1]۔

شوہر چوری کیوجہ سے جیل چلا جائے تو بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں،

**سوال ۷۷۶** میری لڑکی کی شادی بعمر نو ید میں ایک شخص سے ہو گئی تھی وہ شخص جواری اور چور ہے اس وجہ سے اسکو ڈھائی برس کی سزا ہو گئی ہے۔ میری لڑکی کا ایسی حالت میں دوسرا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب** - شوہر سے طلاق دلوائی جائے بدون طلاق دینے شوہر کے دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا۔

اگر کوئی سرکاری عدالت سے شوہر کے خلاف فیصلہ حاصل کرلے تو کیا حکم ہے

**سوال ۷۷۷** زید نے ہندہ اپنی زوجہ کو میکے نہ جانے دیا۔ ایک اجنبی آدمی جبراً قہراً زید کی بی بی کو لے گیا اور چار ماہ اپنے گھر رکھا۔ زید نے عدالت میں دعویٰ کیا۔ فیصلہ زید کے خلاف ہوا تو ایسی صورت میں اجنبی شخص ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

**الجواب** - فیصلہ خلاف ہونے پر زید کی زوجہ زید کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی اور وہ شخص اجنبی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا۔ کیونکہ منکوحۃ الغیر سے نکاح حرام ہے قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النساء الآیۃ[2] یعنی حرام ہے نکاح خاوند والی عورتوں سے[3]۔ فقط

دادا نے نابالغہ کا نکاح کر دیا مگر اب شوہر خبر نہیں لیتا کیا کیا جائے۔

**سوال ۷۷۸** لڑکی نابالغہ تمیمہ ۳ سالہ کا نکاح اس کے دادا نے اپنی قوم میں کر دیا جس کو ۱۴ سال ہوتے ہیں آج تک لڑکے والوں کا کوئی شخص واپس نہیں آیا۔ نہ لڑکی کی روٹی کپڑے کی فکر کی۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ وہ لڑکا اور اس کی ماں زندہ ہیں، ایسی حالت میں لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] وللولي انكاح الصغير والصغيرة جبراً ولو ثيبا الخ ولزم النكاح ولو بغبن فاحش (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولي ص ۴۳۸ ج ۲) ظفر [2] سورة النساء - ۴ [3] سورة النساء ركوع ۴

**الجواب** - ایسی حالت میں لڑکی کا دوسرا نکاح عند الحنفیۃ درست نہیں ہے اگر شوہر طلاق دیدیوے تو عدت گذار کر دوسرا نکاح ہو سکتا ہے بدون طلاق لئے نہیں ہو سکتا کذا فی الدر المختار[1] - فقط

**شوہر کی موجودگی میں جس غیر کا حمل ہو گیا اس سے نکاح**

**سوال ۴۷۹** زید کا ہندہ سے نکاح ہوا ہندہ چند ماہ اپنے شوہر کے پاس رہ کر اپنے عزیزوں میں آ گئی اور چند سال رہی کچھ دن بعد ہندہ اور خالد میں تعلقات ہو گئے اور خالد سے ہندہ کو حمل رہ گیا - حمل سے تین ماہ بعد ہندہ کے عزیزوں نے خالد کو زید کے انتقال کی خبر دی اور اس قدر مدت کے بعد خبر دی جو ایام عدت کے برابر ہیں - اس صورت میں دونوں کا نکاح صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں - ؟

**الجواب** - ہندہ کا نکاح خالد سے بعد وضع حمل کے ہو سکتا ہے اس سے پہلے درست نہیں، کیونکہ مسئلہ یہ ہے کہ شوہر کی موت سے اگر دو برس کے اندر بچہ پیدا ہو جائے تو نسب اس کا شوہر متوفی سے ثابت ہوتا ہے کما فی الدر المختار[2] ویثبت نسب ولد معتدۃ الموت لاقل منھما من وقتہ ای الموت اذا کانت کبیرۃ ولو غیر مدخول بھا الخ باب ثبوت النسب وفیہ ایضاً من العدۃ وفی حق الحامل مطلقاً ولو امۃ او کتابیۃ او من زنا - بان تزوج حبلی من زنا ودخل بھا ثم مات الخ وضع جمیع حملھا الخ[3] - فقط

**شوہر کے رہتے ہوئے بلا طلاق دوسرا نکاح باطل ہے البتہ شوہر کے مرنے کے بعد جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے**

**سوال ۴۸۰** ایک عورت نے اپنے زندہ شوہر کو چھوڑ کر دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا اور پہلے نے طلاق نہ دی تھی - اب پہلا خاوند مر گیا اب دوسرے خاوند سے نکاح صحیح ہوا یا نہیں - اور زیادہ

[1] ایسی حالت میں کہ شوہر نہ حقوق ادا کرے اور نہ طلاق دے تو جہاں محکمہ قضا امیر شریعت کے تحت قائم ہے وہاں قاضی کے ذریعہ ورنہ مسلمان پنچائت کے ذریعہ نکاح فسخ کرا دے پھر نکاح کی بات سوچے تفصیل کیلئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق - ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب ثبوت النسب ص ۸۶۰/۲ ۱۲ ظفیر

[3] ایضاً باب العدت ص ۸۳۱/۲ ۱۲ ظفیر



مستحق اس کے نکاح کا کون ہے اور عورت تیسرے سے بھی نکاح کر سکتی ہے یا دوسرا ہی مستحق ہے -

**الجواب** - دوسرے مرد سے اس کا نکاح ناجائز اور باطل ہے - پہلا نکاح قائم تھا بعد مرنے شوہر اول کے عدت وفات دس دن چار مہینے پوری کر کے جس سے چاہے وہ عورت نکاح کر سکتی ہے اس شخص ثانی کا جس نے اپنے گھر میں رکھا کچھ حق نہیں بلکہ وہ اس فعل سے فاسق و عاصی ہوا - فقط

**شریر شوہر بھی جب تک طلاق نہ دے دوسرا نکاح درست نہیں**

**سوال ۴۸۱** عرصہ زائد از چھ سال منقضی ہوا کہ میرے شوہر نے شرارت سے مجھے چھوڑ رکھا ہے نان و نفقہ سے سخت مجبور ہوں سنا گیا ہے کہ کسی رنڈی کے یہاں مجھے فروخت کرنے پر آمادہ تھا اس صورت میں دوسرا نکاح کرنا درست ہے یا نہیں - ؟

**الجواب** - ایسے شوہر سے جس طرح ہو طلاق لی جاوے بعد طلاق کے اور بعد گذرنے عدۃ کے دوسرا نکاح صحیح ہو گا - طلاق سے پہلے دوسرا نکاح کرنا عورت کو درست نہیں ہے[1] فقط

**بلا طلاق پندرہ سال سے دوسرے کے گھر میں ہے کیا اس سے نکاح ہو سکتا ہے**

**سوال ۴۸۲** ایک عورت تقریباً پندرہ سال سے شوہر کے گھر سے نکل کر دوسرے شخص کے گھر میں آباد ہو گئی ہے اور شوہر نے ابھی تک اس کو طلاق نہیں دی کیا اس عورت کا نکاح اس شخص کے ساتھ ہو سکتا ہے جس کے گھر میں اب رہتی ہے -

**الجواب** - جب تک شوہر اول طلاق نہ دے یا فوت نہ ہو جاوے اور عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک دوسرے شخص سے نکاح درست نہیں ہے - فقط

**بد دین جاہل شوہر کی بیوی بھی بغیر طلاق دوسرا نکاح نہیں کر سکتی**

**سوال ۴۸۳** ایک جاہل کی ایک خواندہ لڑکی کی شادی غلطی سے ہو گئی - اب لڑکی شوہر کی بد دینی کیوجہ سے متنفر ہے اور روئے شریعت

[1] ایسے شوہر کے خلاف محکمہ قضا میں درخواست دیکر مسلمان قاضی یا مسلمان پنچائت سے نکاح فسخ کرا سکتی ہے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق - ظفیر

کیا کرنا چاہیئے ۔ فقط

**الجواب** ۔ اس صورت میں جب تک شوہر طلاق نہ دے گا اس وقت تک کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہو سکتی اور نہ دوسرا نکاح ہو سکتا ہے ۔ فقط

عورت بلا طلاق اور بلا فسخ دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی

**سوال ۴۸۴** بموجودگی شوہر اول و بلا طلاق او زوجہ اش نکاح ثانی میتواں کرد یا نہ ۔ زوجہ مذکورہ نکاح ثانی بموجودگی شوہر اول کردہ است ۔ از شوہر ثانی اولاد ذکور و اناث کہ پیدا شدہ موجود است و در ترکہ او استحقاق ملکیت می دارد ۔ ایں اولاد کہ از شوہر دیگر است شرعاً حکم حلالش میدارد ۔ اکنوں اگر شوہر اول زن خود را خواہد در حق او شرعاً چہ حکم است ۔ ؟

**الجواب** ۔ بموجودگی شوہر اول و عدم طلاق او و نبودن امرے کہ موجب فسخ نکاح ما بینہما باشد زنش را نکاح ثانی جائز نیست و باوجود علم بآنکہ شوہرش موجود است و طلاق نداوہ و ہیچ وجہ از وجوہ فرقت درمیاں واقع نہ شدہ است نکاح شوہر ثانی آں زن باطل و کالعدم است و اولادش صحیح النسب نیست و وارث ترکہ شوہر ثانی ہم نیست کما قال فی البحر لو تزوج بامرأۃ الغیر عالماً بذلک ودخل بہا لا تجب العدۃ علیہا و لا یحرم علی الزوج وطؤھا بہ یفتی لانہ زنا والمزنی بہا لا تحرم علی زوجہا الخ شامی ص ۲۹۳ ج ۲[1] وفیہا ایضاً اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ ان علم انہا للغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً الخ ص ۳۵۰ ج ۲[2] پس واضح گشت کہ بصورت موجودہ نکاح ثانی باطل است و اولادش ولد الحرام است و وارث ترکہ شوہر ثانی نیست و نکاح شوہر اول باقی است و او را وطی جائز است و زوجہ اش باو سپرد خواہد شد

صرف وہم و گمان سے شوہر کو مردہ سمجھکر نکاح کرنا درست نہیں

**سوال ۴۸۵** امام الدین کا کچھ روپیہ اس کے بھائی کے پاس تھا اس نے خط لکھا کہ میرا روپیہ بھیجدو ۔ جب روپیہ کے پہونچنے میں دیر ہوئی تو بیماری کی حالت میں وہ خود آیا اس وقت مرض دبا ہوا تھا اس کے بھائی نے

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات قبیل باب الولی ص ۴۰۳ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر [2] رد المحتار باب المہر ص ۴۸۲ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر



کہا کہ میں نے تمہارا روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیا ہے تم خود جاؤ اور وصول کر لو وہ واپس اپنے وطن کو چلا گیا مگر اس وقت زیادہ بیمار ہو گیا تھا بھائی اور بھانجہ نے ریل میں سوار کرا دیا جب امام الدین وطن نہ پہونچا اس کی بیوی نے اس کے بھائی کو خط لکھا کہ میرے خاوند کو جلد بھیجدو تاکہ روپیہ منی آرڈر کا وصول کر لے ۔ یہاں سے جواب لکھا گیا کہ اس کو فلاں تاریخ کو ریل میں سوار کرا دیا تھا اور وہ بیمار بھی تھا ۔ تب اس کی بیوی بچوں کو فکر ہوا اور تلاش سے بھی پتہ نہ چلا ۔ اس کی بیوی نے یہ سمجھکر کہ وہ مر گیا عدت وفات گذار کر نکاح کر لیا ۔ آیا یہ نکاح اس صورت میں صحیح ہوا یا نہیں ۔ ؟

**الجواب** ۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت کو یہ خبر پہنچی کہ تیرا شوہر مر گیا ہے اور اس خبر پر اس نے عدت وفات دس دن چار ماہ پورے کر کے دوسرا نکاح کیا تو دوسرا نکاح صحیح ہے اور اگر بلا کسی کی خبر دینے کے محض یہ خیال کر کے کہ میرا شوہر فوت ہو گیا ہوگا ورنہ ضرور آتا ۔ عدت گذار کر نکاح ثانی کیا تو نکاح ثانی اس صورت میں صحیح نہیں ہوا ۔ در مختار میں ہے غاب عن امرأتہ فتزوجت بآخر الخ قولہ غاب عن امرأتہ الخ شامل لما اذا بلغہا موتہ او طلاقہ فاعتدت و تزوجت[1] الخ شامی فقط

شوہر کا دعویٰ خارج کر دے تو اس سے عورت کو شادی کا حق نہیں ہوتا ،

**سوال ۴۸۶** ایک عورت بیوہ نے ایک مرد کے ساتھ نکاح کیا اور چار ماہ تک اس کے گھر میں رہی پھر گھر سے نکل گئی بوجہ تکرار شدید کے کہ شخص ناکح کی منکوحہ قدیم بھی ہے اور عمر ناکح کی ساٹھ پینسٹھ سال ہے اب وہ عورت اس کے گھر میں رہنے سے قطعاً انکار کرتی ہے ۔ شخص مذکور لینے کو آیا تو اس کے ساتھ نہیں گئی اور مرد پر بہت کچھ تشدد کیا لاٹھی بھی ماری اور دوسری جگہ نکاح کر لیا ایک ماہ یا دو ماہ بعد وہاں سے بھی کہیں اور چلی گئی اب اس شخص نے جس کے یہاں چار ماہ تک رہی تھی عدالت مجاز میں دعویٰ کیا ۔ عورت گرفتار ہوئی ۔ عورت کا بیان لے کر عدالت نے دعویٰ اس شخص کا خارج کر دیا اور عورت کو خود مختار کر دیا ۔ اب یہ عورت ایک اور شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہے

[1] رد المحتار الشامی باب ثبوت النسب ص ۸۶۸ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر

کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - جب تک وہ شخص جس نے اس بیوہ سے نکاح کیا تھا اور عدالت مجاز سے اس کا دعویٰ خارج کردیا گیا تھا۔ طلاق نہ دے اور عدت نہ گذر جاوے دوسرے شخص سے وہ عورت نکاح نہیں کر سکتی۔ اگر کرے گی تو نکاح باطل متصور ہوگا[1] -

شوہر گھر سے نکال دے تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

**سوال ۴۸۷** ایک لڑکی بالغہ کو اس کے شوہر نے نکال دیا ہے اس کا نکاح دوسری جگہ جائز ہے یا نہ -

**الجواب** - دوسری جگہ نکاح شوہر اول سے طلاق لینے کے بعد ہو سکتا ہے۔ یعنی جس وقت شوہر اول طلاق دیدے اور عدت طلاق کی تین حیض گذر جاویں اس وقت دوسرے مرد سے وہ عورت نکاح کر سکتی ہے۔ محض نکالدینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، البتہ اگر شوہر یہ لفظ کہے اپنی زوجہ کو کہ نکل جا اور چلی جا اور نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور بعد عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ غرض یہ ہے کہ نکل جا وغیرہ الفاظ کنایہ ہیں انہیں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ اور نیت کا حال شوہر کے کہنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ یا قرائن ایسے ہوں جن سے معلوم ہو جاوے کہ نیت شوہر کی طلاق کی ہے اور یہ تفصیل کتب فقہ میں ہے کہ بعض کنایات میں مذاکرہ طلاق اور بعض میں حالت غیظ وغضب قرینہ طلاق کے مراد ہونے کا ہوتا ہے اور نکلجا وغیرہ ان الفاظ میں سے ہیں کہ ان میں ہر حال میں نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کذا فی الدر المختار[2] - فقط

بیس برس سے جو عورت شوہر سے علیحدہ ہو وہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

**سوال ۴۸۸** خلاصہ سوال یہ ہے کہ ایک عورت بیس برس سے اپنے شوہر سے علیحدہ ہے تو وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

[1] والمحصنٰت من النساء (سورۃ النساء-۲۴) [2] کنایۃ عند الفقہا ما لم یوضع لہ ای الطلاق واحتملہ وغیرہ فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲ و ص ۶۳۶ ج ۲) ظفیر



**الجواب** - جب تک اس عورت کے شوہر سے طلاق نہ لی جاوے اس وقت تک دوسرا نکاح اس کا صحیح نہ ہوگا اول اس سے طلاق لی جاوے بعد طلاق کے جس وقت عدت گذر جاوے اس وقت دوسرے شخص سے اس کا نکاح صحیح ہوگا۔ فقط

غیر مطلقہ سے نکاح عدالت کے فیصلہ کے باوجود جائز نہیں

**سوال ۴۸۹** اصغری واکبری دو بہنیں ہیں اصغری کا نکاح زید کے ساتھ ہوا لیکن کچھ عرصہ کے بعد اصغری کے ساتھ اپنے نکاح کا دعویٰ عدالت میں دائر کراکر بلکہ ثابت کر کے اصغری کو اپنے قبضہ میں کر کے نکاح کر لیا۔ بغیر طلاق دینے زید کے اور اکبری نے زید سے اپنا نکاح کر لیا۔ بعدہ عمر پاگل ہو کر پاگل خانہ پہونچ گیا جس کو آٹھ دس سال ہوئے اور لا علاج ہے اصغری بکر کے پاس رہنے لگی جس سے بغیر نکاح کے ایک لڑکا تولد ہوا جو اب سات آٹھ سال کا ہو چکا ہے لیکن اب بکر اصغری کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے زید وعمر سے طلاقنامہ حاصل کرنا ناممکن ہے۔ شرعاً جائز ہے یا نہیں

**الجواب** - جب تک زید اصغری کو طلاق نہ دیوے اور عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک بکر کے ساتھ اس کا نکاح صحیح نہ ہوگا اور عمر کے ساتھ اصغری کا نکاح جائز نہ ہوا تھا[1] اور نہ زید کا اکبری کے ساتھ، کیونکہ اکبری کی بہن اصغری زید کے نکاح میں ہنوز موجود ہے[2] - فقط

خنثیٰ سے جب نکاح کر دیا گیا ہو تو دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں

**سوال نمبر ۴۹۰** ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے والدین نے ایک مرد خنثیٰ سے کر دیا۔ اعضائے تناسل بہت صغیر ہے اور اسکی جڑ میں ایک سوراخ ہے اس میں سے پیشاب آتا ہے بعد بلوغ لڑکے کے یہ بات ظاہر ہوئی اس صورت میں اگر وہ لڑکی دوسرے شخص سے عقد کرنا چاہے تو بلا طلاق کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - اگر وہ شخص جس سے لڑکی نابالغہ کا نکاح کیا گیا ہے خنثیٰ شکل ہے کہ اس کا مرد وعورت ہونا متحقق نہیں ہے تو وہ نکاح موقوف رہتا ہے بعد میں اگر متحقق ہو جاوے کہ

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار ص ۴۸۲ ج ۲) اور حکومت کا فیصلہ غلط ہے [2] وحرم الجمع بین المحارم نکاحا وعدۃ الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۴ ج ۲) ظفیر

مرد ہے تو نکاح صحیح ہوجاتا ہے اور اگر متحقق ہوجائے کہ وہ عورت ہے تو نکاح باطل ہے کیونکہ عورت کا نکاح عورت سے صحیح نہیں ہے اور خنثیٰ مشکل وہ ہے کہ اس کے دونوں علامتیں ہوں۔ مرد کی بھی عورت کی بھی یا کوئی بھی نہ ہو اور اگر اخیر تک بھی اشکال باقی رہے کہ نہ اس کا مرد ہونا معلوم ہو نہ عورت ہونا تو۔ نکاح باطل ہوجاتا ہے[1]۔ صورت مسئولہ میں سائل نے یہ لکھا ہے کہ عضو تناسل اس کا بہت صغیر ہے اور اس کی جڑ میں سوراخ ہے کہ اس سے پیشاب آتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ خنثیٰ نہیں ہے بلکہ رجل ہے لیکن نامرد اور عنین ہے اس میں حنفیہ نے یہ تفصیل فرمائی ہے کہ اس صورت میں نکاح منعقد ہوجاتا ہے پھر اگر عضو تناسل شوہر کا اس قدر صغیر ہے کہ مثل گھنڈی کے ہے کہ ادخال اس کا فرج زوجہ میں ممکن نہیں ہے تو حکم اس کا مجبوب یعنی مقطوع الذکر کا سا ہے کہ عورت کی طلب پر قاضی ان میں فوراً تفریق کرادیگا اور جو ایسا نہیں بلکہ عنین ہے تو ایک سال کی مہلت شوہر کو بغرض علاج دی جاتی ہے اس کے بعد اگر عورت طلب کرے قاضی تفریق کرادے گا[2]۔ مگر اس زمانہ میں جب کہ قاضی نہیں تو حکم مسلم فریقین یہ کام کریگا۔ اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو بدون طلاق دینے شوہر کے اور بدون گذرنے عدت کے اگر خلوت ہوچکی ہے دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔ فقط

**دائم الحبس کی بیوی دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں**

**سوال ۷۹۱** ایک شخص کو حکام وقت نے دائم الحبس کیا اور آب شور سے گذران کردیا۔ باقی عورت منکوحہ بالغہ غیر مدخولہ اس کے گھر موجود ہے بسبب خوف فتنۂ زنا اور عدم نفقہ بعد فرقت و فسخ نکاح اول اس عورت کو کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب**۔ اس صورت میں عورت اپنے نکاح کو فسخ نہیں کرسکتی اور دوسرا نکاح نہیں کرسکتی مفقود کا مسئلہ یہاں جاری نہیں ہوسکتا۔ جب تک شوہر طلاق نہ دے یا موت کی خبر نہ

[1] ھو عقد یفید ملک المتعة ای حل استمتاع الرجل من امرأة لم یمنع من نکاحھا مانع شرعی فخرج الذکر والخنثی المشکل (در مختار) ای ایراد العقد علیھما لا یفید ملک استمتاع الرجل بھما لعدم محلیتھما الخ (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۶ ج ۲) ظفیر [2] اذا وجدت المرأة زوجھا مجبوبا او مقطوع الذکر فقط او صغیرہ جدا

(بقیہ ص ۴۸۳ پر)



آجاوے اور عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک دوسرا نکاح درست نہیں ہوسکتا۔

**عدت کے اندر نکاح جائز نہیں اور جو ایسا کریں یا کرائیں وہ فاسق ہیں**

**سوال ۷۹۲** بعض اشخاص عدت طلاق کے اندر نکاح کرتے کراتے ہیں ان کی بابت کیا حکم ہے اور یہ صحیح ہے یا نہیں ان کے لئے کیا کفارہ ہے۔؟

**الجواب**۔ عدت کے اندر نکاح ثانی کرنا باطل و ناجائز ہے۔ عدت کے اندر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ عدت کے اندر ہرگز نکاح نہ کرنا چاہئے۔ عدت طلاق کی تین حیض ہیں اس کے بعد نکاح جائز ہے اور جو شخص ایسا کرتے ہیں اور کراتے ہیں وہ مرتکب فعل حرام کے ہیں اور گنہ گار ہیں[1]۔ ان کے لئے یہی کفارہ ہے کہ توبہ کریں اور آئندہ ہرگز ایسا نہ کریں سوائے توبہ کے اور کوئی سزا یا جرمانہ ان کے لئے نہیں ہے البتہ یہ سزا ہوسکتی ہے کہ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان سے متارکت کردی جائے اور کوئی تعلق کسی قسم کا ان سے نہ رکھا جاوے۔

**جس عورت کا شوہر مرجائے وہ کب نکاح کرسکتی ہے**

**سوال ۷۹۳** (۱) بیوہ عورت کا نکاح کم از کم کس قدر مدت میں ہونا چاہئے۔ آیا تین مہینہ تیرہ دن میں بھی ہوسکتا ہے یا چار مہینہ دس روز ہی مشروط ہیں۔

(۲) شوہر اول کی فوت گاہ قبل از عدت بلا ضرورت چھوڑنے سے عقد ثانی میں کچھ سقم تو نہیں ہے۔ (۳) اگر قبل از مدت چار ماہ دس روز نکاح ہوا تو جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو طلاق دیکر مکرر اسی شخص سے تو نکاح کرنا ضروری نہیں۔ یا اسی کو مجبوراً ختم عدت پر کرنا ہوگا (۴) نکاح ثانی قبل از عدت ہوا تو شب حیض کی تھی۔ اس وجہ سے مجامعت متروک ہوئی تو اس کے

(بقیہ از ص ۴۸۲) جدا کالزر و قصیرا لا یمکنہ ادخالہ داخل الفرج (قولہ) فرق بینھما الحاکم بطلبھا فی الحال الخ ولو وجدتہ عنینا او خصیا اجل سنة الخ فان وطی مرة والا بانت بالتفریق بطلبھا۔ (الدر المختار ص ۳۵۴ ج ۲) ظفیر [1] اما نکاح منکوحة الغیر و معتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر

واسطے طلاق کی کیا شکل ہے (۵) کسی شخص کا نکاح بالا اسی طریقہ پر کیا گیا ہو کہ عورت کی جھوٹی تو صیف کی گئی ہے اور اس کے برخلاف پاکر ناکح متنفر ہو گیا ہو تو اس کو کیا کرنا چاہیئے اور آدمی مہر کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہو۔

**الجواب** - عدت بیوہ یعنی متوفی عنہا زوجہا کی چار ماہ دس یوم ہیں[1]۔ اس مدت سے پہلے نکاح نہیں ہو سکتا اور جو نکاح عدت میں ہوا وہ باطل ہے منعقد نہیں ہوا اس میں طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور نہ وہ عورت اسی مرد سے نکاح کرنے پر مجبور ہے بعد گذرنے عدت کے جس سے چاہے نکاح کرے اور ایسے ناجائز نکاح میں بلا دخول و صحبت کے مہر لازم نہیں ہوتا۔ اگر صحبت ہو گئی ہے تو مہر مثل لازم ہے[2]

بالغہ کا جو نکاح اجازت سے ہوا دوسرا نکاح درست نہیں

**سوال ۷۹۴** ایک شخص نے منصوری پر اپنی لڑکی بالغہ کا نکاح کر دیا۔ لڑکی شیر کوٹ اپنے مکان پر تھی مگر اس شخص نے کہا کہ میں اپنی لڑکی سے دریافت کر کے آیا ہوں اس نے بخوشی نکاح کی اجازت دیدی ہے اور اس نکاح میں بہت آدمی موجود تھے اب برادری رخصت کرنے سے مانع ہے حالاں کہ سب کے روبرو اس نے اقرار کر لیا کہ میں نکاح کر آیا ہوں۔ بہت سے آدمیوں نے روپیہ کی طمع دی ان کے بہکانے سے وہ رخصت نہیں کرتا۔ بلکہ دوسری جگہ نکاح کرنے پر آمادہ ہے اور قبل از نکاح منصوری پر لڑکی کے باپ بابتہ مہر مبلغ پانچسو روپیہ اور بابتہ نان و نفقہ تحریر کرا لیا ہے برادری کہتی ہے کہ لڑکی کی غیر حاضری میں نکاح نہیں ہوا اور دباؤ ناجائز دیتی ہے شرعاً اس کا نکاح ہو گیا یا نہیں، باپ ہر طرح راضی ہے اور تحریر کر دیا ہے اور اب بہکانے سے پھر گیا ہے بہت گواہ موجود ہیں۔

---

[1] والعدة للموت اربعة اشهر بالاهلة لو في الغرة وعشر من الايام بشرط بقاء النكاح صحيحا الى الموت مطلقا الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۳۰ / ج ۲ ظفير

[2] باب النكاح الفاسد: فما يجب فيها مهر المثل والعدة بالوطى لا بمجرد العقد ولا بالخلوة رد المحتار باب العدة ص ۸۳۶ / ج ۲ ظفير



**الجواب** - باپ نے جو نکاح دختر بالغہ کا با جازت دختر کے کیا وہ نکاح صحیح ہو گیا اور منعقد ہو گیا اب دوسرے شخص سے نکاح اس لڑکی کا درست نہیں ہے اور برادری کا دباؤ ناجائز ہے اور اس ناجائز دباؤ سے پہلا نکاح نہیں ٹوٹ سکتا اور باپ کا انکار کرنا بھی معتبر نہیں ہے جبکہ اس کی تحریر سے اور گواہوں سے نکاح ثابت ہے اور نص قرآنی سے منکوحہ کا نکاح باطل اور حرام ہے کما قال اللہ تعالیٰ والمحصنات من النساء۔

جس کا شوہر مر گیا اس کا نکاح عدت کے اندر درست نہیں

**سوال ۷۹۵** ایک عورت کا خاوند ۳ ر ماہ رمضان کو فوت ہو گیا۔ پورے چار ماہ گذرنے پر اس کے رشتہ داروں نے اس کا نکاح جبراً ایسے شخص سے کر دیا کہ جس سے وہ متنفر تھی۔ یہ نکاح ۴ ر ماہ محرم کو ہوا۔ کیا یہ نکاح جو عدت کے اندر ہوا جائز ہے۔

**الجواب** - عدت وفات کی دس دن چار ماہ ہیں عدت کے ختم ہونیسے پہلے اگرچہ ایک دو دن پہلے بھی ہو نکاح ثانی حرام ہے اور باطل ہے وہ نکاح شرعاً صحیح نہیں ہوا قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله الاية[1] (ترجمہ) اور نکاح کا ارادہ نہ کرو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جاوے وقال اللہ تعالیٰ والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا الاية[2] (ترجمہ) اور جو لوگ تم میں کے فوت ہو جاویں اور زوجات کو چھوڑیں تو وہ بیوہ عورتیں چار ماہ اور دس دن تک اپنے آپ کو نکاح وغیرہ سے روکیں اور عدت کے پورا ہونے کا انتظار کریں۔ فقط

عدت کے اندر نکاح درست نہیں ہوا اور ایک دو طلاق کے بعد بھی شوہر سے نکاح درست ہے

**سوال ۷۹۶** ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دیدی۔ اس کا نکاح عدت میں دوسرے شخص سے کرا یا گیا۔ اب زوج ثانی نے بھی طلاق دیدی۔ عورت چاہتی ہے کہ میرا نکاح عدت کے اندر زوج اول سے کرا دیا جاوے۔ آیا اس صورت میں زوج اول سے نکاح اس عورت کا

---

[1] البقرة — ۳۰ —　[2] البقرة — ۳۰ —

ہو سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

**الجواب۔** دوسرا نکاح جو عدت کے اندر ہوا باطل ہوا اس کی طلاق بھی واقع نہ ہوئی[1]۔ اور شوہر اول نے اگر تین طلاق نہ دی تھی بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھی تو اگر صریح الفاظ میں طلاق دی تھی تو عدت کے اندر وہ بلا نکاح رجوع کر سکتا ہے اور اگر صریح الفاظ سے طلاق نہ دی تھی بلکہ یہ کنایہ کے الفاظ سے طلاق دی تھی اور طلاق بائنہ تھی تو بلا نکاح رجعت نہیں ہو سکتی۔ لیکن شوہر اول سے نکاح عدت میں اور بعد عدت کے ہو سکتا ہے۔ اور اگر تین طلاق دی تھی تو پھر بلا حلالہ شوہر اول سے نکاح صحیح نہ ہوگا[2]۔ فقط

بسم اللہ کے باپ کا نام نہ بتاؤں تو طلاق اس کہنے کا کیا حکم ہے۔

**سوال ۷۹۷** زید نے کہا کہ اگر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے باپ کا نام نہ بتا سکوں تو میری بیوی پر طلاق ہے اور باپ کا نام نہ بتا سکا تو کیا حکم ہے۔ اس پر مجیب نے احتیاطاً تجدید ایمان و تجدید نکاح کا حکم دیا زید جب تجدید نکاح کے لئے اپنی زوجہ کے پاس گیا۔ تو زوجہ نے انکار کیا۔ اور شوہر ثانی کا ارادہ ظاہر کیا۔ آیا زوجہ زید زوج ثانی کی زوجیت میں جا سکتی ہے۔

**الجواب۔** اقول وباللہ التوفیق چوں کہ حکم تجدید ایمان و تجدید نکاح اس صورت میں احتیاطاً تھا نہ اس وجہ سے کہ یقیناً وہ کافر ہو گیا ہے بمکن التاویل وان کان ضعیفاً لا یحکم بکفرہ کذا فی رد المحتار وغیرہ۔ لہٰذا عورت مذکورہ کو یہ جائز نہیں کہ بدون طلاق زید و انقضاء عدت دوسرے شخص سے نکاح کر سکے۔ در مختار میں ہے وما فیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح الخ قولہ وتجدید النکاح ای احتیاطاً قولہ ای

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا رد المحتار باب المہر ص ۴۸۲ ج ۲ ظفیر [2] اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعہا فی عدتہا رضیت بذالک او لم ترض (ہدایہ باب الرجعۃ ص ۳۷۳ ج ۲) واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا الخ وان کان الطلاق ثلثا الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجاً غیرہ ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (الیضاً فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص ۳۷۵ ج ۲) ظفیر



یا مر بہ المفتی۔ بحیث ان یکون وطؤہ حلالاً باتفاق وظاہرہ انہ لا یحکم القاضی بالفرقۃ بینہما وتقدم ان المراد بالاختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ رد المحتار شامی باب المرتد ص ۳۹۹ ج ۳ فقط

خواہ وجہ کچھ بھی ہو منکوحہ کا بلا طلاق نکاح درست نہیں

**سوال ۷۹۸** زید نے اپنی بیوی کو بیچنا چاہا، وہ بلا طلاق علیحدہ ہو گئی۔ وہ دوسرے کے گھر آباد ہے اب اس دوسرے سے نکاح کرنا چاہتی ہے کیا حکم ہے ؟

**الجواب۔** جب تک زید طلاق نہ دے اور عدت نہ گذر جائے اس وقت تک دوسرے سے شادی درست نہیں ہے۔

توبہ کرے اور بعد عدت پھر نکاح کرے تو اسے معاف کر دیا جائے

**سوال ۷۹۹** ۔ زید نے عورت بیوہ سے ایام عدۃ میں نکاح کر لیا اس خیال سے کہ تا ایام حمل و اختتام عدۃ زید کے والدین عورت کو عدت گذارنے کے لئے اپنے مکان میں نہ رہنے دیں گے۔ برادری نے علیحدہ کر دیا۔ کیا حکم ہے۔ ؟

**الجواب** ۔عورت حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ پس اس سے پہلے جو نکاح کیا گیا وہ باطل اور حرام ہے اسے معدوم سمجھ کر بعد عدت کے پھر نکاح برضاء زوجین ہونا ضروری ہے اور زید نے اگرچہ کسی خیال سے عدت میں نکاح کیا ہو وہ عاصی اور فاسق ہوا۔ توبہ کرے۔ اور نکاح پھر بعد عدت کے کرے اور زید اگر توبہ کرے اور عدت کے ختم ہونے تک اس کو علیحدہ کر دے تو برادری کو چاہیے کہ اس کا قصور معاف سمجھیں اور اس سے میل جول قائم کریں۔ اس وقت جو کچھ برادری نے زید وغیرہ مجرموں کی تنبیہ کے لئے کیا اچھا کیا۔ بعد توبہ کرنے کے اور اپنے گناہ سے نادم ہونے کے پھر اس سے میل جول قائم کر لیں۔

پہلے شوہر نے جب طلاق نہیں دی تو دوسرا نکاح درست نہیں ہوا

**سوال ۸۰۰** رحمت بی بی قادر بہشتی کے نکاح میں تھی۔ قادر بہشتی ایک مقدمہ کے خوف سے رحمت بی کو چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ اسی درمیان میں حافظ عبد الغفور نے مسماۃ مذکورہ کو اپنے گھر میں ڈال لیا اور

کہتے ہیں کہ میں نے اس کے ساتھ نکاح کرلیا ہے اس کے بعد رحمت بی اور عبدالغفور میں جھگڑا ہوا اور تقریباً چھ ماہ سے رحمت بی عبدالغفور سے علیحدہ ہے اب رحمت بی کا نکاح دوسرے شخص سے جائز ہے یا نہ اور اگر رحمت بی کا نکاح عبدالغفور سے ہوا بھی ہو تو اب طلاق ہو چکی ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - ابھی تک مسماۃ رحمت قادر بہشتی کے نکاح میں ہے کیوں کہ قادر بہشتی کے فرار ہو جانے سے اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ لہٰذا اگر بالفرض عبدالغفور نے اوسی عورت سے نکاح بھی کیا ہو تو وہ نکاح باطل ہے اور طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور نہ طلاق واقع ہو سکتی ہے اور مسماۃ رحمت کا نکاح اب کسی اور شخص سے بھی جائز نہیں ہے البتہ اگر قادر بہشتی شوہر اول فوت ہو گیا یا مفقود الخبر ہو تو پھر اس کے موافق دوسرا حکم ہو سکتا ہے۔ فقط

| شوہر گم ہو جائے تو بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہ؟ |
|---|

**سوال ۸۰۱** زید نے ہندہ سے نکاح کیا تین سال ہوئے اور زید ایک سال سے گم ہے۔ ہندہ کے والدین نے روپیہ لے کر ہندہ کا نکاح عمر کے ساتھ کر دیا۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور نا کچھ دشر کا پر کیا جرم ہے؟

**الجواب** - اس صورت میں ہندہ کا دوسرا نکاح عمر کے ساتھ صحیح نہیں ہے[1]۔ نکاح کرنے والے اور معاونین گنہگار ہیں توبہ کریں۔

| شوہر پاگل ہو جائے تو عورت دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں |
|---|

**سوال ۸۰۲** زید کی منکوحہ تقریباً دس سال تک زید کے پاس رہی لیکن اتفاقاً زید پاگل ہو گیا۔ عورت نے چند ماہ مزدوری کر کے اپنا گزارہ کیا۔ آخر کار مرد کی طمع دامن گیر ہوئی۔ وہ دوسرے شہر میں چلی گئی اور مثلاً عمر کے پاس سکونت اختیار کی۔ سات سال تک عمر کے پاس رہی۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ عورت عمر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اگر نکاح کے جواز کی صورت ہو تو اطلاع بخشی جائے۔

[1] امانکاح منکوحۃ الغیر الخ لم یقل احد بجوازہ (رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر



**الجواب** - بدون طلاق دینے شوہر اول زید کے دوسرا نکاح عمر سے درست نہیں ہے اور زید چوں کہ مجنون ہو گیا ہے اس کی طلاق بھی واقع نہیں ہو سکتی جب تک زید کو افاقہ نہ ہو اس وقت تک اس کی طلاق واقع نہیں ہو سکتی[1]۔ بعد افاقہ اگر وہ طلاق دے اور عدت گزر جاوے اس وقت دوسرے شخص سے نکاح ہو سکتا ہے۔

| جس عورت کو شوہر نے سترہ سال سے چھوڑ رکھا ہو وہ کیا کرے |
|---|

**سوال ۸۰۳** ایک عورت عرصہ سترہ سال سے نکاح کرا چکی ہے مگر وہ اتنے ہی عرصہ سے اپنے والدین کے گھر بیٹھی ہوئی ہے۔ شوہر اس کا خرچ دیتا ہے نہ خیال کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے آیا اگر بلا طلاق دوسری جگہ نکاح کیا جاوے تو جائز ہے۔؟

**الجواب** - در مختار میں ہے ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا بانواعہا الثلاثۃ ولا بعدم ایفائہ ولو غائبا حقہا[2] الخ پس معلوم ہوا کہ عورت مذکورہ کو بدون طلاق دینے شوہر کے اور بدون گزرنے عدت کے دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔

[1] ولا یقع طلاق الصبی والمجنون (ہدایہ کتاب الطلاق ص ۳۳۷ ج ۲) اس سے چھٹکارا کیلئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النفقۃ مطلب فسخ النکاح بالعجز ص ۹۰۳ ج ۲ ایسا شوہر متعنت کہا جاتا ہے ایسے شوہر سے چھٹکارا کی صورت مسلمان پنچائت یا قاضی کے ذریعہ بآسانی ہو سکتی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق از مولانا عبدالصمد رحمانی یا الحیلۃ الناجزہ از مفتی محمد شفیع۔ ظفیر

# ساتویں فصل ۔ حرمت نکاح بہ سبب طلاق

**غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق دی اب نکاح جائز ہے یا نہیں**

**سوال ۸۰۴** زید نے اپنی منکوحہ غیر مدخولہ کو تین طلاق دی آیا ایک سال کے بعد بلا حلالہ کے زید کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب** ۔ کتب فقہ میں ہے کہ اگر غیر مدخولہ کو تین طلاق متفرق طریق سے دی جاویں تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے دوسری اور تیسری طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اکٹھی تین طلاق ایک کلمہ سے دی جاویں، یہ کہے کہ انت طالق ثلاثا یعنی تجھ کو تین طلاق ہے تو تینوں واقع ہو جاتی ہیں[۱] اس صورت میں بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہیں اور پہلی صورت میں بلا حلالہ کے نکاح صحیح ہے[۲] ۔ فقط

**اپنی مطلقہ سے دوبارہ نکاح**

**سوال ۸۰۵** کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے کیا عرصہ پانچ ماہ بعد مطلقہ اسی شخص کے نکاح میں آسکتی ہے؟

**الجواب** ۔ اگر اس عورت کو شوہر نے تین طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے شوہر اول سے اس کا نکاح صحیح نہیں ہے اور اگر ایک یا دو طلاق دی تھی تو بعد عدت کے یا پہلے عدت کے شوہر اول سے نکاح درست ہے ۔ فقط

**شوہر ثانی نے جب وطی سے پہلے طلاق دیدی تو اس پر عدت نہیں ہے لیکن وہ شوہر اول کیلئے درست نہیں ہوگی**

**سوال ۸۰۶** مطلقہ نے نکاح ثانی کر لیا لیکن شوہر ثانی نے بھی کسی وجہ سے اسی وقت طلاق ثلاثہ

---

[۱] قال لزوجتہ غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثا وقعن الخ وان فرق بانت بالاولیٰ لا الیٰ عدۃ ولم تقع الثانیۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۲۲۳ و ص ۲۲۶ ج ۲) ظفیر

[۲] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (ہدایہ باب الرجعۃ ص ۳۷۰ ج ۲) واذا کان الطلاق بائنا فلہ ان یتزوج فی العدۃ وبعد انقضائہا الخ



دیدی اور وطی نہ کی اس صورت میں خاوند اول سے نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب** ۔ اگر شوہر ثانی نے قبل وطی و قبل خلوت طلاق دیدی ہے تو اس کی عدت نہیں ہے لقولہ تعالیٰ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا[۱] لیکن شوہر اول نے اگر تین طلاق دی تھی تو بدون وطی شوہر ثانی وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی کیوں کہ حلالہ میں وطی شوہر ثانی کی شرط ہے کما فی عامۃ کتب الفقہ[۲]

**مراہق سے حلالہ میں نکاح ہو تو کیا حکم ہے**

**سوال ۸۰۷** زید نے زوجہ کو تین طلاق دیدی اور حلالہ ایسے شخص سے ہوا جس کے بلوغ میں بظاہر کچھ معلوم ہوتی ہے اور عمر تخمیناً پندرہ سال کی ہے اس صورت میں نکاح زید کا دوبارہ شرعاً درست ہے یا نہیں؟

**الجواب** ۔ حلالہ کے بعد زید اس مطلقہ ثلثہ سے نکاح کر سکتا ہے اور وہ نکاح شرعاً صحیح ہے اور حلالہ میں اگر شوہر ثانی جس سے دوسرا نکاح ہوا تھا مراہق یعنی قریب البلوغ بھی تھا اور اس نے بعد دخول و مجامعت کے طلاق دی تو عدت گذرنے کے بعد شوہر اول اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے ۔ کذا فی کتب الفقہ[۳] ۔ فقط

(مراہق بعد بلوغ طلاق دیگا تو واقع ہوگی ورنہ نہیں ۔ ظفیر)

**حلالہ کے بعد نکاح درست ہے اور حلالہ کی نیت سے شادی مکروہ تحریمی ہے**

**سوال ۸۰۸** زید نے ثلاثاً اپنی زوجہ کو طلاق دی اور پھر وہ نکاح اس عورت سے کرنا چاہتا ہے

---

[۱] سورۃ البقرہ رکوع

[۲] لا ینکح مطلقۃ بہا ای بالثلاث الخ حتی یطاہا غیرہ الخ بنکاح نافذ الخ والشرط التیقن بوقوع الوطی فی المحل المتیقن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۷۳۶ ج ۲ و ص ۷۳۹ ج ۲) ظفیر

[۳] ولو الغیر مراہقا یجامع مثلہ (در مختار) ہو الدانی من البلوغ نہر ولا بد ان یطلقہا بعد البلوغ لان طلاقہ غیر واقع در منتقی عن التاتارخانیہ الخ والاولیٰ ان یکون حرا بالغا فان الانزال شرط عند مالک فالاولی الجمع بین المذہبین (رد المحتار باب ایضا ص ۷۳۷ ج ۲) معلوم ہوا کہ اگر مراہق بالغ نہیں ہے تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی ۔ ظفیر

تو کسی شخص سے کہتا ہے کہ تم فلاں عورت سے ایک رات کے لئے نکاح کرلو اور وطی کرکے طلاق دیدو تاکہ میں دوبارہ اس عورت سے نکاح کرسکوں تو اس شرط سے نکاح درست ہے یا نہ اور ملاجی نکاح خواں کہتا ہے کہ میں نے کتاب سے اس مسئلہ کا استخراج کیا ہے۔ مجھ کو کچھ روپیہ دینا پڑیگا تو اس کو یہ لینا جائز ہے یا نہ اور وہ ملاجی غنی ہے وہ صدقۃ الفطر و چرم قربانی بھی لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے یا نہ۔؟

**الجواب۔** درمختار میں ہے وکرہ التزوج للثانی تحریماً لحدیث لعن المحلل والمحلل له بشرط التحلیل الخ وان حلت للاول الخ اما اذا اضمر ذالک لا یکرہ وکان الرجل ماجوراً الخ[1] اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بشرط تحلیل نکاح کرنا مکروہ ہے لیکن وہ عورت اس طرح نکاح ثانی کرنے اور بعد وطی کے طلاق ہونے سے شوہر اول کے لئے حلال ہو جاویگی اور ملاجی کو اس صورت میں روپیہ لینا جائز نہیں ہے اور غنی کو صدقہ فطر اور قیمت چرم قربانی اور زکوٰۃ لینا درست نہیں ہے۔

| حلالہ میں وطی شرط ہے |
|---|

**سوال ۸۰۹** ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی اس عورت نے تین ماہ دس دن بعد ایک شخص سے نکاح کرلیا اس نے ہمبستر ہونے سے پہلے اس کو طلاق دیدی اب وہ عورت پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے یا نہ۔؟

**الجواب۔** اگر اس شخص شوہر اول نے تین طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے شوہر اول اس مطلقہ سے نکاح نہیں کرسکتا اور حلالہ میں دوسرے شوہر کا وطی کرنا ضروری ہے پس شوہر ثانی نے جبکہ بلا وطی کے اس کو طلاق دیدی ہے تو وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہوئی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره الآیة[2]

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب الرجعۃ قبیل مطلب فی حکم لعن العصاۃ ص۷۴۲، د ص۷۴۴ ج۲۔ ظفیر

[2] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹ الشرط الیقین بوقوع الوطئ فی المحل المتیقن (درمختار) فلذا اشترطوا فیه الوطئ الموجب للغسل بایلاج الحشفۃ بلا حائل فی المحل المتیقن احترازاً (بقیہ ص۴۹۳ پر)



اور شوہر جبکہ طلاق کا مقر ہو تو کسی گواہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ اگر شوہر طلاق دینے سے انکار کرے اور عورت دعویٰ طلاق کا کرے تو دو گواہوں کی ضرورت ہوگی۔ فقط

| حلالہ میں چھوٹے بھائی سے نکاح کردیا تو کیا حکم ہے |
|---|

**سوال ۸۱۰** کسی شخص نے اپنی حاملہ عورت کو تین طلاق دی بعد وضع حمل مرد اور عورت جو بسبب جدائی کے رنجیدہ تھے اتفاقاً دونوں یکجا ہوگئے دوبارہ نکاح کی تجویز کرکے مطلق مذکور نے اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ صرف پانچ روپیہ مہر پر نکاح کرادیا۔ بعد یکماہ کے چھوٹے بھائی نے بھی طلاق دیدی۔ اب شوہر اول سے اس عورت کا نکاح کردیں تو درست ہوگا یا نہیں۔؟

**الجواب۔** بعد وضع حمل اس مطلقہ ثلثہ کی عدت گزر گئی لہٰذا مطلق کے چھوٹے بھائی سے نکاح صحیح ہوا اور پھر اگر اس نے مجامعت اور دخول کے بعد طلاق دی ہے تو اس طلاق کی عدت گزرنے کے بعد شوہر اول سے نکاح صحیح ہو سکتا ہے[1]۔ اور عدت طلاق کی جبکہ وہ حاملہ نہ ہو تین حیض ہیں اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ ہیں۔ الغرض عدت گزرنے سے پہلے شوہر اول نکاح نہیں کرسکتا اور اگر کیا جاوے تو وہ نکاح صحیح نہ ہوگا بلکہ باطل اور حرام ہوگا۔ کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره الآیة[2] وطلاق الزوج الثانی ووطیه وانقضاء عدته ثبت من نصوص اُخر (دیکھو ہدایہ باب الرجعۃ ص۳۹۹ ج۲)

(بقیہ ص۴۹۲ کا مضمون) عن المفضاۃ والصغیرۃ من با لغ او مراهق قادر علیه بعقد صحیح لا فاسد ولا موقوف (رد المحتار باب الرجعۃ ص۷۴۱ ج۲، د ص۷۴۳ ج۲) ظفیر

---

[1] لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بها ای بالثلاث لو حرۃ الخ حتی یطأها غیره الخ بنکاح نافذ (درمختار) ولا بد من کون الوطئ بالنکاح بعد مضی عدۃ الاول لو مدخولا بها (رد المحتار باب الرجعۃ مطلب فی العقد علی المبانۃ ص۷۳۹ ج۲) ظفیر

[2] سورۃ البقرہ ع ۲۹

**مدخولہ سے تین طلاق بعد بلا حلالہ نکاح درست نہیں**

**سوال ۸۱۱** ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دیدی تھی۔ چار پانچ یوم بعد ایک قاضی نے اسی عورت کا نکاح شوہر اول سے کر دیا۔ آیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ تین طلاق کے بعد بدون حلالہ کے شوہر اول سے نکاح نہیں ہو سکتا ایسی حالت میں جو نکاح پڑھا گیا۔ وہ باطل اور حرام ہے نکاح نہیں ہوا، ان میں علیحدگی کرا دیجائے[1]

**مطلقہ مغلظہ کی شادی بعد تین حیض درست ہے اور پہلے شوہر سے بغیر حلالہ درست نہیں**

**سوال ۸۱۲** ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی تین ماہ پندرہ یوم کے بعد اس کا نکاح دوسرے سے کر دیا۔ بعد پندرہ یوم کے اس نے طلاق دیدی جس کو تین ماہ پندرہ یوم ہو گئے اب اس کا نکاح پہلے شوہر سے جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ مطلقہ کی عدت تین حیض ہیں یعنی اگر اس کو حیض آتا ہو جس وقت تین حیض پورے ہو جاویں۔ اس وقت دوسرا نکاح صحیح ہوتا ہے اور تین طلاق میں بدون حلالہ کے شوہر اول سے اس مطلقہ کا نکاح صحیح نہیں ہو سکتا اور طریقہ حلالہ کا یہ ہے کہ عدت طلاق یعنی حیض کے بعد وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کرے اور بعد وطی اور صحبت کے طلاق دے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے[2] یعنی تین حیض پورے ہو جاویں اس وقت شوہر اول سے نکاح صحیح ہو سکتا ہے قال اللہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلاثة قروء یعنی مطلقہ عورتیں تین حیض تک اپنے نفس کو روکیں یعنی عدت ان کی تین حیض ہیں۔ فقط

---

[1] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة الخ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (ہدایہ باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ص ۳۷۸ ج ۲) ظفیر

[2] وهی ای العدة فی حق حرة تحیض لطلاق الخ بعد الدخول حقیقة او حکما الخ ثلاث حیض کوامل (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۲۵ ج ۲) لا ینکح مطلقة من نکاح صحیح نافذ بها ای بالثلاث الخ حتی یطأها غیره الخ بنکاح نافذ الخ وتمضی عدته (ایضاً باب الرجعة ص ۷۳۶ ج ۲ و ص ۷۴۲ ج ۲) ظفیر



**حلالہ میں اختلاف ہوا شوہر ثانی کہتا ہے صحبت نہیں ہوئی عورت کہتی ہے ہوئی کیا حکم ہے**

**سوال ۸۱۳** ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی پھر عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا ڈیڑھ ماہ کے بعد اس نے بھی طلاق دیدی پھر شوہر اول نے نکاح کر لیا اس کے بعد شوہر اول و ثانی میں جھگڑا ہوا اور زوج ثانی کہتا ہے کہ میں نے عورت سے صحبت نہیں کی لیکن حلفیہ نہیں کہتا اور عورت حلفیہ بیان کرتی ہے کہ صحبت ہوئی ہے اس صورت میں کس کا قول معتبر ہے۔؟

**الجواب** ۔ اس صورت میں قول عورت کا معتبر ہے اور حلالہ صحیح ہو گیا اور نکاح شوہر اول کا اگر بعد گذرنے عدت طلاق شوہر ثانی کے ہوا تو صحیح ہو گیا[1]۔

**دباؤ سے تین طلاق دلوادی تو پھر نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں**

**سوال ۸۱۴** اہل برادری نے ایک شخص پر دباؤ ڈالکر اس کی زوجہ کو اس سے تین طلاق دلوادی۔ اب وہ مرد اس عورت کو پھر اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی[2] اور حرام مغلظہ ہو گئی۔ اب بلا حلالہ کے شوہر اول اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا ہے[3]۔ فقط

**تین طلاق کے بعد ہندہ پہلے شوہر کے پاس اس وقت تک نہیں جا سکتی جب تک دوسرا شوہر طلاق دیدے**

**سوال ۸۱۵** زید ہندہ را شادی کردہ باوے سہ سال روزگار گذرانید بعد ازاں بجہت عدم موافقت با زید بخانہ پدر رفتہ دو سال بسر برد و زید گاہ گاہ برائے آوردن او میرفت اماد

---

[1] قال الزوج الثانی کان النکاح فاسدا او لم ادخل بها وکذبته فالقول لها در مختار و عبارة البزازية ادعت ان الثانی جامعها وانکر الجماع حلت للاول وعلى القلب لا الخ (رد المحتار باب الرجعة ص ۷۴۶ ج ۲) [2] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبدا او مکرها فان طلاقه صحیح (در مختار) ای طلاق المکره (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۰ ج ۲) ظفیر

[3] وان کان الطلاق ثلاثا الخ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (ہدایہ باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ص ۳۷۹ ج ۲) ظفیر

برآمدن راضی نشدے وبعد دو سال ہندہ نوٹس اعلان نمود کہ اندریں مدت مرا خورد وپوش دادہ بخانہ تو بردی دگرنہ من حسب تفویض طلاق کابین نامہ نفس خود را طلاق خواہم داد۔ زید نوٹس را نگرفتہ وخاموش ماند۔ بعدازاں ہندہ پیش قاضی رجسٹر رفتہ بحضور قاضی نفس خود را طلاق داد۔ قاضی انگشت زدہ گرفتہ طلاقنامہ رجسٹری نمود۔ پس از یک سال عمرو۔ از ہندہ نکاح کرد وہندہ نزد عمرو لبست روز ماندہ۔ باز نزد زید آمد۔ پس عمرو بنام زید مذکور وخالد دیگر بایں طور نوضدائے نمود کہ زید وخالد زنم را از خانہ من بردند وطلاق نامہ ہندہ پیش حاکم نمودہ۔ زید وخالد وہندہ بروز مقررہ پیش حاکم زمان حاضر شدند۔ ہندہ جواب داد کہ زید شوہر من است بخانہ او ماندم۔ وعمرو شوہرم نے۔ پرسیدہ شد کہ شادی از عمر کردہٴ جواب داد کہ نہ۔ باز پرسیدہ شد کہ ایں طلاق نامہ رجسٹری کردہ دادہٴ۔ جواب داد کہ من ندانم لیکن از انگشت من زدہ گرفت بعدازاں حاکم ہر دو زوج وہندہ را معائنہ نمودہ حکم داد کہ ایں برائے زید است نہ عمرو۔ پس بحسب دادن حاکم کافر مر زید را بعد عدت شبہ حلال گردد یا نہ۔

**الجواب** - ہرگاہ ہندہ موافق تفویض زید نفس خود را طلاق داد وہندہ بعد عدت بعمرو نکاح کرد۔ دریں صورت حکم حاکم بآنکہ ہندہ زوجہ زید است۔ ہندہ را برائے زید حلال نمیکند کہ از شرائط نفوذ قضاء باطناً ایں است کہ آں زن منکوحہٴ غیر نباشد وفی الشامی قولہ کما کانت المرأۃ محرمۃ۔ ھذا محترز قولہ حیث کان المحل قابلاً اھ فاذا ادعی انہا زوجتہ واثبت ذلک بشہادۃ الزور وھو یعلم انہا محرمۃ علیہ لکونہا منکوحۃ الغیر او معتدتہ او بکونہ مرتدۃ فانہ لاینفذ باطناً اتفاقاً الخ رد المحتار ج[۱] ص ۶۶۲ ط

| | |
|---|---|
| حلالہ کی صورت مطلقہ ثلثہ سے نکاح عدت کے بعد ہو سکتا ہے۔ مگر نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی | **سوال** ۸۱۶ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق ثلثہ مغلظہ دی بعد اس کے ایک نابالغ لڑکے |

مسمی عمر کے ساتھ ہندہ کا نکاح کیا۔ عمر نے فوراً اسی مجلس میں تین طلاق دیدی۔ بدون عدت

---

[۱] رد المحتار کتاب القضا فصل فی الحبس مطلب فی القضاء بشہادۃ الزور



گذارنے کے زید نے نکاح کر لیا۔ پھر علماء کے قول پر چونکہ نابالغ سے وطی نہیں ہوئی تو ہندہ کا نکاح بکر سے کیا۔ مگر یہ نکاح عدت کے اندر ہوا۔ پھر بعد خلوت صحیحہ کے طلاق دی۔ اب عدت کے بعد زید نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - قال فی رد المحتار اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ فالدخول فیہ لایوجب العدۃ ان علم انہا للغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً الخ[۱] پس اگر اس نابالغ نے عدت میں نکاح کیا تھا تو وہ صحیح نہیں ہوا اور نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی کما صرح بہ الفقہاء اور چونکہ نکاح عدت میں منعقد نہیں ہوا تو طلاق کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ البتہ اگر نابالغ سے بعد عدت کے اس مطلقہ ثلاثہ کا نکاح ہوا تو نکاح منعقد ہو گیا اور پھر طلاق نابالغ کی واقع نہیں ہوئی۔ پھر جو بکر سے نکاح ہوا وہ ناجائز ہوا۔ اور زید نے جو نکاح کیا وہ بھی غیر صحیح ہوا۔ واضح ہو کہ مطلقہ ثلاثہ سے شوہر اول کے نکاح صحیح ہونے کیلئے ضروری ہے کہ بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح ہو اور وہ بعد وطی کے طلاق دے پھر عدت اس طلاق کی بھی گذر جاوے۔ اس وقت شوہر اول سے نکاح درست ہو سکتا ہے۔[۲] فقط

| | |
|---|---|
| تین طلاق کے بعد جماع حرام ہے اور عدت میں نکاح درست نہیں | **سوال** ۸۱۷ ہندہ کے رشتہ داروں نے زید کو دھمکا کر ہندہ کو طلاق دلوادی تین مرتبہ، بعد میں پھر زید اور ہندہ |

ایک جگہ رہے۔ ہندہ زید سے حاملہ ہو گئی۔ اس نے حالت حمل میں دوسرے شخص سے نکاح کر لیا یہ نکاح جائز ہے یا نہ اور حمل ہندہ کا حلال ہے یا حرام؟

**الجواب** - اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی اور دوسرا نکاح جو ہندہ نے قبل انقضائے عدت کیا وہ صحیح نہیں ہوا اور عدت اس کی وضع حمل ہے اور زید اگر جانتا تھا کہ ہندہ

---

[۱] رد المحتار باب العدۃ [illegible] ج ۲ ص ۸۳۵ ظفیر

[۲] [illegible] لکن الطلاق ثلاثاً فی الحرۃ [illegible] حتی تنکح زوجاً غیرہ نکاحاً صحیحاً ویدخل بہا [illegible]

[illegible] ظفیر

مجھ پر حرام ہو گئی اور پھر اس نے اس سے جماع کیا تو یہ زنا ہے اور وہ حمل حرام کا ہے شامی میں ہے ومفاده انه لو وطئها بعد الثلث في العدة بلا نكاح عالما بحرمتها لا تجب عدة اخرى لانه زنا وفي البزازية طلقها ثلثا ووطئها في العدة مع العلم بالحرمة لا تستانف العدة بثلث حيض ويرجمان اذا علما بالحرمة[1] ص ۷۹ ج ۲ وفي الدر المختار وفي حق الحامل مطلقا الخ ومن زنا الخ وضع جميع حملها الخ[2] ۔ فقط

**سوال ۸۱۸** (مطلقہ ثلاثہ شیعہ ہو گئی تھی تو اب پہلے شوہر کیلئے بلا حلالہ درست ہے یا نہیں) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دی بعد اس کے ایسی صورت کا متلاشی ہوا کہ اپنے نکاح میں وہ بلا حلالہ آ کے مفتیوں نے اس کو انکاری جواب دیا۔ شیعوں نے اس کو بہکایا کہ ہمارے مذہب میں بلا حلالہ نکاح میں آ سکتی ہے شیعہ ہو جاؤ چنانچہ دونوں شیعہ ہو گئے اور اس عورت مطلقہ کو اپنے نکاح میں لے آیا۔ اس شخص کی والدہ نے اس سے گفتگو اور ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ اب وہ شخص اس امر کا خواستگار ہے کہ میں سنی ہو جاؤں گا بشرطیکہ یہ عورت نکاح میں باقی رہے۔ اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ جبکہ اکثر علماء کے نزدیک شیعہ کافر ہیں تو اب سنی ہو جانے کی صورت میں وہ عورت بلا حلالہ نکاح میں آ سکتی ہے۔؟ اور اسلام یہدم ما کان قبلہ کا اثر ہو سکتا ہے یا نہیں

**الجواب۔** قال في الشامي اي لو طلقها ثنتين وهي امة ثم ملكها او ثلاثا وهي حرة فارتدت ولحقت بدار الحرب ثم سبيت وملكها لا يحل له وطئها بملك اليمين حتى يزوجها فيدخل بها الزوج ثم يطلقها[3] الخ پس اگر تسلیم کر لیا جاوے کہ رافضی ہونا ارتداد ہے تب بھی بعد سنی ہونے کے حلالہ کی ضرورت ہے بدون حلالہ کے مطلقہ ثلثہ اپنے شوہر اول کے لئے حلال نہ ہو گی۔

[1] رد المحتار باب العدة ج ۲ مطلب في وطء المعتدة بشبهة۔ ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۲ ظفیر

[3] رد المحتار باب الرجعة مطلب حيلة اسقاط عدة المحلل ج ۲ ص ۷۲۱ ظفیر



# آٹھویں فصل متفرق مسائل نکاح

**سوال ۸۱۹** (بھائی اگر چھوٹے بھائی کی بیوی سے زنا کرے تو نکاح رہتا ہے یا نہیں) بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کی زوجہ سے تعلق ناجائز کر لیا اور لڑکا پیدا ہوا تو عورت مذکورہ شوہر کے نکاح میں رہی یا نہ۔؟

**الجواب۔** اس صورت میں نکاح اس عورت کا فسخ نہیں ہوا وہ عورت اپنے شوہر کے نکاح میں ہے وہ چاہے اپنے نکاح میں رکھے[1] یا طلاق دیدے[2]۔ فقط

**سوال ۸۲۰** (زانیہ کا معاون گنہ گار ہے) ایک بیوہ عورت بعد مرنے اپنے شوہر کے آوارہ اور بد چلن ہو گئی۔ چند مرتبہ مسلمانان نے اسکو سمجھایا مگر وہ باز نہیں آتی۔ ایک حمل ضائع ہوا اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا جو زندہ ہے اور وہ عورت نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ بعض لوگ عورت کے معین اور مددگار ہیں اور نکاح ہونے سے مانع ہیں ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔؟

**الجواب۔** اس عورت کا جس طرح ہو نکاح کر دینا چاہیئے اور جو لوگ اس کے مددگار ہیں اور نکاح نہیں ہونے دیتے وہ گنہ گار ہیں توبہ کریں[3]۔ فقط

**سوال ۸۲۱** (کسی کی ساس جب اس کی بیوی کو نہ آنے دے تو کیا حکم ہے) فدوی کے نکاح کو ایک سال ہوا۔ لڑکی بالغہ ہے لیکن اس کی ماں اس کو یہ کہہ کر بھیجنا نہیں چاہتی شرعاً کیا حکم ہے

**الجواب** شریعت کا فتویٰ یہی ہے کہ تمہاری زوجہ تم کو ملنی چاہیئے اور اس کی والدہ

[1] لو زنت امرأة رجل لم تحرم عليه وجاز له وطؤها عقب الزنا (رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲ ظفیر

[2] لا يجب على الزوج تطليق الفاجرة ولا عليها تسريح الفاجر الا اذا خافا ان لا يقيما حدود الله فلا باس ان يتفرقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲) ظفیر

[3] قال الله تعالیٰ لا تعاونوا على الاثم والعدوان (سورة المائدة)

کو لازم ہے کہ رخصت کرنے میں تامل نہ کرے[1] - فقط

**سرکاری فیصلہ سے اصل نکاح میں کوئی فرق نہیں آیا -**

## سوال ۸۲۲

ایک شخص کا نکاح ایک عورت کی ہمراہ ہوا عرصہ تک زوجین رضامند رہے بعد مدت ایک غیر شخص نے اس عورت کو بہکا کر شوہر کے گھر سے نکال لی اور اپنی ہمراہ لے گیا - شوہر نے دعویٰ کر دیا - لیکن حاکم نے اس عورت کو اختیار دیدیا کہ جس کے پاس چاہے رہے اور قانوناً اس کے نکاح کا ثبوت نہیں لیا - دریافت طلب یہ ہے کہ اس شخص کا نکاح سرکاری قانون سے ہونے سے شرعی نکاح ثابت شدہ کو صدمہ پہنچتا ہے یا نہیں اور وہ شخص بہکانیوالا کہ جس کے پاس اب وہ عورت ہے اور نکاح کر لیا ہے شرعاً مجرم ہے یا نہیں -

## الجواب

اس سے نکاح ثابت شدہ شرعی میں کچھ خلل نہیں آتا اور اغوا کنندہ کا نکاح اس عورت سے نہیں ہو سکتا - کیوں کہ منکوحۃ الغیر سے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النساء[2] الآیۃ فقط

**فلاں کام کریں تو کعبہ سے پھر جائیں پھر وہ کام کیا تو نکاح رہا یا ٹوٹا**

## سوال ۸۲۳

زید کا ناجائز تعلق ہندہ بیوہ سے تھا ایکدن زید و ہندہ نے کعبہ کی طرف ہاتھ اٹھا کر قسم کھائی کہ اب یہ ناجائز فعل کریں تو کعبہ سے پھر جائیں - کئی دن کے بعد پھر دونوں مرتکب فعل ناجائز کے ہوئے - اب زید نے توبہ کر لی ہے - زید کی نکاح کردہ بیوی بھی ہے - اب زید کے نکاح میں تو کچھ نقصان نہیں آیا -

## الجواب

زید کا نکاح اس کی زوجہ سے باقی ہے لیکن احتیاطاً تجدید کرلے اور آئندہ اس فعل قبیح سے احتراز کرے - فقط

---

[1] ولا یمنعہا من الخروج الی الوالدین فی کل جمعۃ ان لم یقدرا علی اتیانہا الدر المختار علی حاشیۃ رد المحتار باب النفقۃ ۔۔۔ معلوم ہوا بیوی شوہر کے زیر حکم ہوتی ہے ماں کے نہیں، جو ماں میاں بیوی کے تعلقات میں ۔۔۔ وہ شریعت کی نگاہ میں عاصی ہے اور وہ اسطرح فتنے کے دروازے کھولتی رہے گی۔ [2] سورۃ النساء



**نابالغ نابالغہ تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں - کیا حکم ہے**

## سوال ۸۲۴

زید و ہندہ کا نکاح نابالغی میں ہوا تھا بعد بلوغ وہ تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں کیوں کہ مہر وغیرہ یاد نہیں - ؟

**زوجہ سے لواطت کی تو کیا حکم ہے**

(۲) زید نے اپنی زوجہ سے لواطت کی تو نکاح فاسد ہوا یا نہیں - ؟

## الجواب

تجدید نکاح میں دوبارہ کچھ حرج نہیں ہے (لیکن شرعاً جب نکاح ہو چکا ہے تو اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ نابالغی کا نکاح بذریعہ ولی جائز ہے - ظفیر)

(۲) نکاح میں کچھ فساد نہیں ہوا توبہ کرے اور پھر ایسا فعل قبیح نہ کرے[1] -

**دو چپیدہ لڑکیاں ہیں نکاح کیسے کیا جائے**

## سوال ۸۲۵

دو لڑکیاں یکجا پیدا ہوئیں اور ایک دوسرے سے چپیدہ ہیں ایک پیشاب پاخانہ کو جاوے تو دوسرے کو بھی اس کے ساتھ جانا لازمی ہے - اب وہ لڑکیاں بڑی عمر کی ہیں اور شادی کرنا چاہتی ہیں اور ایک شخص ان سے شادی کرنے پر رضامند ہوا - لہذا اگر اس شخص کے ساتھ شادی کردی جاوے تو آیۃ کریمہ وان تجمعوا بین الاختین کے خلاف ہوگا یا نہیں - ؟

## الجواب

جب کہ وہ دونوں لڑکیاں باہم چپیدہ ہیں اور ایک دوسرے سے منفک نہیں ہو سکتیں تو جب تک ان کو آپریشن وغیرہ کے ذریعہ سے علیحدہ نہ کیا جاوے اسوقت تک ان کا نکاح کسی مرد سے جائز نہیں ہے کیوں کہ اگر دونوں لڑکیوں سے ایک مرد کا نکاح ہو تو اس میں جمع بین الاختین لازم آتا ہے جو آیۃ وان تجمعوا بین الاختین سے حرام ہے اور اگر ایک سے کیا جاوے تو وہ علیحدہ نہیں ہو سکتی اور شوہر کو اس سے استمتاع حلال نہیں اور استمتاع مقصود ہے - در مختار کتاب النکاح میں ہے - ھو عقد یفید ملک المتعۃ ای حل استمتاع الرجل من امرأۃ لم یمنع من نکاحہا مانع شرعی[2] - الخ فقط

---

[1] بیوی سے لواطت حرام ہے اور شوہر قابل تعزیر ہے اور بو طہادبرا قال ان فعل فی الاجانب حد وان فی عبدہ او امتہ او زوجتہ فلا حد اجماعاً بل یعزر نحو الاحراق بالنار وھدم الجدار ۔۔۔ الدر المختار علی حاشیۃ رد المحتار کتاب الحدود ج ۳ ) ظفیر [2] الدر المختار علی حاشیۃ رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۵۵ - ظفیر

**اس دور کی زر خرید عورت سے بلا نکاح وطی درست نہیں نکاح ضروری ہے**

**سوال ۸۲۶** فی زمانہ عورتیں بہت مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں اور اگر ہوتی بھی ہیں تو اس طرح سے کہ لوگ دور دراز سے جاکر خرید لاتے ہیں ایسی عورت سے بلا نکاح صحبت جائز ہے یا نہیں کیونکہ یہ زر خرید ہو گئی اور اگر نابالغ عورت اس طرح سے دستیاب ہو تو کیا حکم ہے۔

(۲) فی زمانہ جو امراء اور رؤساء کے مکان میں جو لونڈیاں رہتی ہیں ان سے بھی پردہ ہے یا نہیں اور بلا نکاح صحبت جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب** ۔ وہ عورتیں باندی نہیں ہیں ان سے بلا نکاح صحبت و خلوۃ حرام ہے اور نکاح ان سے بعد بلوغ کے ان کی اجازت سے ہو سکتا ہے[1]

(۲) وہ لونڈیاں نہیں ہیں ان سے بلا نکاح کے صحبت درست نہیں ہے اور پردہ بھی ہے

**پندرہ سال تک شوہر خبر نہ لے تو بھی نکاح باقی رہتا ہے**

**سوال ۸۲۷** ہندہ کے نکاح کو ۲۰ سال ہوئے اور پندرہ سال سے شوہر بوجہ نا اتفاقی کے بالکل خبر گیراں نان و نفقہ کا نہیں ہے اور نہ صحبت صحیحہ زن و شوہر میں ہے ، ایسی صورت میں نکاح ہندہ کا قائم ہے یا نہ ۔؟

**الجواب** ۔ ہندہ کا نکاح اس صورت میں باقی ہے کیوں کہ عند الحنفیہ نفقہ نہ دینے سے زوجین میں تفریق نہیں کرا سکتے۔ پس بدون طلاق دینے شوہر کے یا خلع کرانے کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے ۔ نفقہ جس طرح ہو شوہر سے وصول کیا جائے قال فی الدر المختار[2] ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا بانواعھا الثلاثۃ الخ ولا بعدم ایفائہ لو غائبا حقھا الخ۔ فقط

**بیوی کی بہن سے زنا کرنا موجب حرمت یا فسخ نکاح نہیں**

**سوال ۸۲۸** رابعہ کا نکاح زید سے ہوا ۔ ہندہ رابعہ کی بہن ہے اور زید سے زنا سرزد ہوا تو رابعہ کا نکاح ساقط ہوا یا نہ ؟

**الجواب** ۔ رابعہ کا نکاح زید سے فسخ نہیں ہوا ۔ مگر ہندہ سے اس کا نہیں ہو سکتا اور

---

[1] آزاد عورتوں کی خرید و فروخت باطل ہے اور خلاف شرع خرید و فروخت سے وہ لونڈی کے حکم میں نہیں ہوتیں

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقہ ص ۹۰۳ ج ۲ ۔ ظفر



جو فعل حرام سرزد ہوا اس سے توبہ کرے اور ہمیشہ کو ہندہ سے علیحدہ رہے[1] ۔ فقط

**لڑکی والے کا لڑکے والے سے روپیہ لینا جائز نہیں ہے**

**سوال ۸۱۹** آج کل رواج ہو گیا ہے کہ لڑکی کا والد روپیہ لے کر نکاح کرتا ہے اور مرد خوشی سے خواہ ناخوشی سے دیدیتا ہے ۔ یہ رواج جائز ہے یا نہیں ۔ اور ایسا نکاح صحیح ہو جاتا ہے یا نہیں ۔؟

**الجواب** ۔ روپیہ لینا درست نہیں ہے اس کا واپس کرنا ضروری ہے[2] اور نکاح صحیح ہے[3] ۔ فقط

**شوہر نے عورت سے کہا کہ تیرا فلاں سے تعلق ہے اب اسے رکھ سکتا ہے یا نہیں**

**سوال ۸۲۰** زید نے اپنی عورت سے کہا کہ تیرا تعلق ناجائز عمر کے ساتھ ہے لیکن یہ جھوٹ تھا کوئی تعلق نہ تھا ۔ لیکن زید کے اس کہنے سے زید کی عورت کو غصہ اور ضد ہوئی ۔ اور عمر کے ساتھ مذاق کرنے لگی ۔ آیا زید اپنی عورت کو رکھ سکتا ہے یا نہیں ۔؟

**الجواب** ۔ زید کی زوجہ زید کے نکاح میں ہے اور زید کو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اس کو طلاق دے لیکن اس کی زوجہ پر یہ لازم ہے کہ اجنبی مرد سے مذاق نہ کرے اور بے حجاب اس کے سامنے نہ آوے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے ۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گی تو عند اللہ اس پر سخت مواخذہ ہے اس کو چاہیئے کہ گذشتہ سب افعال ناشائستہ سے توبہ کرے ۔ فقط

**لڑکی کی شادی کے اخراجات کس کے ذمہ ہیں**

**سوال ۸۲۱** بیٹی کی شادی میں جو خرچ ہوتا ہے

---

[1] وفی الخلاصۃ وطی اخت امرأتہ لا تحرم علیہ امرأتہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲) ظفر

[2] ومن السحت ما یاخذہ الصہر من الختن بسبب بنتہ بطیب نفسہ حتی لو کان بطلبہ یرجع الختن بہ (رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ص ۵ ج ۲) اخذ اھل المرأۃ شیئا عند التسلیم فللزوج ان یستردہ لانہ رشوۃ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ص ۵۰۳ ج ۲) ظفر

[3] ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونہ یعنی لو عقد مع شرط فاسد لم یبطل النکاح بل الشرط (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ص ۴۰۶ ج ۲) ظفر

وہ باپ کے ذمہ ہے یا بیٹی کے ۔؟

**الجواب** ۔ جو خرچ ضروری کپڑے وزیور وغیرہ کا ہے وہ باپ اپنی طاقت کیموافق کرے اور فضولیات اور خلاف شرع کاموں میں کچھ خرچ نہ کرے (فاذا بلغ فلیزوج فی روایۃ من بلغت ابنتہ اثنتی عشرۃ سنۃ ولم یزوجہا فاصابت اثما فاثم ذالک علیہ ۔ مشکوٰۃ باب الولی ص۲۷۱ ظفیر)

**سوال ۸۲۲** | حاملہ عن الزنا سے نکاح پر برادری سے خارج کرنا کیسا ہے ۔

زید نے حاملہ عن الزنا سے نکاح کیا مگر زید کو برادری سے خارج کر دیا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے ۔؟

**الجواب** ۔ حاملہ عن الزنا سے نکاح درست ہے لیکن اگر نکاح غیر زانی سے ہو تو اس کو تا وضع حمل وطی کرنا درست نہیں ہے پس اگر اس نے قبل وضع حمل صحبت نہیں کی تو اس نے کوئی کام خلاف شریعت نہیں کیا اس کو برادری سے خارج نہ کرنا چاہیئے لیکن اس کو خوب تنبیہ کر دینی چاہیئے کہ قبل وضع حمل صحبت نہ کرے اگر اس نے صحبت کرلی تو پھر واقعی لائق متارکت ہے اور اسی وجہ سے حالت حمل میں نکاح کرنے میں احتیاط مناسب ہے تاکہ وطی نہ ہو جائے[۱] ۔ فقط

**سوال ۸۲۳** | ایک جواب کے متعلق استفسار

زید نے عمر سے سوال کیا کہ خالد نے غیر وطن میں شادی کی تو کیا یہ اپنی بیوی کو جبراً اپنے وطن میں لاسکتا ہے عام اس سے کہ اس نے وہاں رہنے کا اقرار کیا ہو یا نہ کیا ہو ۔ عمر نے جواب دیا کہ اس باب میں راجح امر کا تفوص برائے مفتی ہوتا ہے چنانچہ علامہ شامی نے بحر سے فقیہ ابو اللیث اور فقیہ ابو القاسم صفار[۲] سے بلا رضامندی عورت کے مطلقاً عدم جواز ۔ اور در مختار میں اسی پر فتویٰ ہونیکی تصریح کا ہونا اور محیط میں اسی کو مختار کہنا نقل کر کے تفویض الامر الی المفتی کے ساتھ جزم فرمایا چنانچہ بحث طویل کے بعد فرمایا فتعین تفویض الامر الی المفتی ولیس ھذا خاصاً بہذہ المسئلۃ بل لو علم المفتی انہ یرید نقلہا من محلۃ الی محلۃ اخری فی البلدۃ بعیدۃ عن اھلہا لقصد اضرارہا لا یجوز لان

---

[۱] وصح نکاح حبلیٰ من زنا لا حبلیٰ من غیرہ الخ وان حرم وطؤھا ودواعیہ حتی تضع الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۴۰۱ ج۲ ظفیر



ان یعینہ علی ذلک[۱] اھ پس اگر شان خالد سے عدم اضرار ظاہر ہے بایںطور کہ پابند شرع متقی ہے تو مفتی کو چاہیئے کہ فتویٰ جواز پر دیوے اور اگر اضرار ظاہر ہے بایںطور کہ خالد فاسق و فاجر ہے تو فتویٰ عدم جواز پر دیوے پس عمر کا جواب صحیح ہے یا نہیں ۔؟

**الجواب** ۔ یہ جواب عمر کا صحیح ہے ۔ فقط

**سوال ۸۲۴** | لڑکی کے ولی کو شوہر یا اس کے ولی سے روپیہ لینا درست نہیں ہے

لڑکی والوں کو شوہر کی طرف سے بوقت نکاح روپیہ لینا کیسا ہے ۔؟

**الجواب** ۔ یہ روپیہ دلیا دختر کو لینا درست نہیں ہے فقہاء نے اس کو رشوت قرار دیا ہے در مختار میں ہے اخذ اھل المرءۃ شیئاً عند التسلیم فللزوج ان یسترد لانہ رشوۃ[۲] بزازیہ ۔ فقط

**سوال ۸۲۵** | کسی عیب کی وجہ سے شادی نہ ہو تو شادی کیلئے لڑکی کے والدین کو کچھ دینا کیسا ہے؟

چونکہ میں نابینا ہوں میری شادی نہیں ہوتی اگر لڑکی کے والدین کو کچھ روپیہ یا زمین دیکر شادی کرالوں تو جائز ہے یا نہ ۔ یا شہوت کم کرنے کیلئے کچھ دوا استعمال کر دوں ۔

**الجواب** ۔ اگر بطور ہدیہ آپ لڑکی کے والدین کو کچھ روپیہ یا زمین دیویں اور وہ آپ سے لڑکی کا نکاح کر دیں تو جائز ہے ۔ اور شہوت سے کم کرنیکے واسطے کسی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیئے بلکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کا نکاح نہ ہوا ہو تو روزہ رکھنا اس کے لئے شہوت کو توڑتا ہے اور کم کرتا ہے ۔ پس تاوقتیکہ نکاح ہو ۔ روزہ کی کثرت رکھیں تاکہ برے خیال سے بچے رہیں[۳] ۔

---

[۱] رد المحتار باب المہر مطلب فی السفر بالزوجۃ ص۴۹۶ ج۲ ظفیر

[۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص۵۰۳ ج۲ ۱۲ ظفیر

[۳] ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء متفق علیہ (مشکوٰۃ کتاب النکاح ص۲۶۷) ظفیر

شوہر کے مرنے کی اطلاع پاکر بعد عدت عورت نے نکاح کرلیا۔ پھر شوہر آگیا۔ کیا حکم ہے

**سوال ۸۲۶** (۷) اگر کوئی جنگ میں یا پردیس گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کے مرنے کی خبر بذریعہ خط یا بذریعہ سرکار ملی۔ اس کی منکوحہ نے عدت ختم کر کے نکاح ثانی کرلیا۔ اور نکاح ہونے کے بعد وہ شخص خود آگیا۔ اب وہ عورت شرعاً کس کو ملیگی۔ اگر شخص اول کو ملی تو تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں۔؟

**الجواب۔** بعد واپسی کے وہ عورت شوہر اول کو ہی ملنی چاہیئے اور تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہے[1]۔ فقط

جس سے نکاح کروں اس پر تین طلاق تعلیقاً کہا اور کام کرلیا تو پھر کیا صورت ہے

**سوال ۸۲۷** زید نے کسی معاملہ میں یہ قسم کھائی کہ اگر میں فلاں کام کروں تو جو نکاح کروں یا جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق مغلظہ اور پھر وہ کام کرلیا۔ اور ایسے ہی چند قسمیں کھائیں اور توڑ دیں تو اب اس کے نکاح کی بعض تو یہ صورت بتاتے ہیں کہ بوجہ خوف زنا یا اس کو یقین زنا ہو تو ضرورت کی وجہ سے جائز ہے اور ایک یہ صورت ہے کہ زید کا نکاح بذریعہ وکیل فضولی ہوا۔ اور زید اپنی زبان سے قبول کرے اور ایک یہ کہ زید قبول بالفعل کرے اور اگر زید یہ کہے کہ میں نے قبول کیا تو کیا حکم ہے۔؟

**الجواب۔** ایسی حلیق میں دو صورتیں فقہاء نے عدم حنث کی لکھی ہیں ایک یہ کہ فضولی اس کا نکاح کرے اور وہ فعل سے اجازت دے یعنی ایسا فعل کرے جس سے رضا

[1] ولو ان امرأة اخبرها ثقة ان زوجها الغائب مات عنها او طلقها ثلثاً او کان غیر ثقة واتاها بکتاب من زوجها بالطلاق الخ فلا باس بان تعتد ثم تتزوج (ہدایہ کتاب الکراہیۃ ص ۴۵۳ ج ۴) غاب عن امرأته فتزوجت بآخر لما اذا بلغها موته او طلاقه فاعتدت وتزوجت ثم بان خلافه (شامی) وولدت اولاداً ثم جاء الزوج الاول فالاولاد للثانی علی المذهب الذی رجع الیه الامام وعلیه الفتوی کما فی الخانیة (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی الحداد ص ۸۲۶ ج ۲) ظفیر



ثابت ہو جائے زبان سے اجازت نہ دے مثلاً یہ کرے کہ اس کا مہر بھیجدے اور بعد مہر بھیجنے کے وطی کرے یا تقبیل کرے تو حانث نہ ہوگا یعنی طلاق واقع نہ ہوگی اور دوسری صورت یہ کہ لکھکر دیدے کہ مجھے منظور ہے درمختار میں ہے حلف لا یتزوج فزوجه فضولی فاجاز بالقول حنث وبالفعل ومنه الکتابة الخ لا یحنث[1]۔ پس معلوم ہوا کہ صورت اولیٰ اور صورت ثانیہ عدم حنث کی نہیں ہے پہلی صورت تو جواز کی کسی نے لکھی ہی نہیں ہے اور دوسری صورت میں چونکہ قبول کرنا زبانی لکھا ہے اور نیز وکیل کا لفظ بھی ہے اس لئے وہ بھی صورت عدم حنث کی نہیں ہو سکتی۔ صرف تیسری صورت عدم حنث یعنی عدم وقوع طلاق کی ہے یا کتابت کے ذریعہ سے قبول ہو تب جائز ہے[2]۔ فقط

جس عورت سے جتنی دفعہ نکاح کروں ہر دفعہ تین طلاق" کسی نے یہ کہا تو کیا تدبیر کی جائے

**سوال ۸۲۸** (۲) ایک شخص نے کہا جس عورت سے جتنی دفعہ نکاح کروں، ہر دفعہ اس کو تین طلاق ہے اس صورت میں جواز نکاح کی کیا صورت ہے۔

**الجواب۔** اس صورت میں جب کبھی کسی عورت سے نکاح کریگا اس پر تین طلاق واقع ہو جاویں گی اور حیلہ جواز کا درمختار میں یہ لکھا ہے کہ فضولی کے نکاح کی اجازت فعل سے دیوے نہ قول سے۔ عبارت اس کی یہ ہے کل امرأة تدخل فی نکاحی او تصیر حلالاً لی فکذا ای طالق فاجاز نکاح فضولی بالفعل کبعث المهر مثلاً لا یحنث[3] الخ فقط

شوہر بیوی کو اپنے ساتھ غیر ملک لے جا سکتا ہے یا نہیں

**سوال ۸۲۹** ایک شخص اپنی زوجہ کو افریقہ لے جانا چاہتا ہے دوردراز مسافت کی وجہ سے زوجہ اور اس کے اقارب انکار کرتے

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الیمین فی الضرب والقتل مطلب حلف لا یتزوج ص ۱۸۸ ج ۳۔ ظفیر [2] وبالفعل کبعث المهر او بعضه بشرط ان یصل الیها الخ ومنه الکتابة ای من الفعل ما لو اجاز بالکتابة لما فی الجامع حلف لا یکلم فلاناً او لا یقول له شیئاً فکتب الیه کتاباً لا یحنث (رد المحتار باب ایضاً ص ۱۸۹ ج ۳) ظفیر [3] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الیمین فی الضرب والقتل مطلب قال کل امرأة الخ ص ۱۸۹ ج ۳۔ ظفیر

ہیں. شوہر مجبور کر کے لیجا سکتا ہے یا نہیں، شوہر کہتا ہے کہ مرد کا اپنی بی بی سے چار ماہ سے زیادہ غائب رہنا ممنوع ہے اور حضرت عمرؓ نے یہ حکم دیا تھا یہ صحیح ہے یا نہ - ؟

**الجواب** - فقہاء نے اس بارے میں یہ لکھا ہے کہ اس زمانہ میں اس قدر دور دراز مسافت پر شوہر اپنی زوجہ کو مجبور نہیں کر سکتا۔ اگر وہ خوشی سے جاری ہے تو خیر ورنہ جبراً نہ لے جاوے اور حضرت عمرؓ کا اثر اگر ثابت ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کو چاہیئے کہ وہ اپنی زوجہ سے زیادہ مدت تک غائب نہ رہے کسی نہ کسی طرح چلا آوے اس سے جبراً زوجہ کو لیجانے کا جواز نہیں نکلتا[1] - فقط

شادی پر طلاق معلق کردے تو نکاح کی کیا صورت ہے

**سوال ۸۳۰** عمر کا ناجائز تعلق زید سے تھا عمر نے زید سے یہ الفاظ کہلائے کہ اگر میں اس تعلق کو قطع کردوں تو جب میں نکاح کروں میری بیوی پر تین طلاق۔ چند روز بعد زید نے یہ تعلق قطع کر دیا۔ کوئی صورت اور گنجائش ایسی نکل سکتی ہے کہ یہ نکاح صحیح ہو جاوے -

**الجواب** - فقہاء حنفیہ رح نے یہ حیلہ جواز نکاح و عدم وقوع طلاق کا اس صورت میں یہ لکھا ہے کہ اس کا نکاح فضولی بدون اس کے امر اور حکم کے کر دیوے اور پھر یہ شخص جبکا نکاح ہوا ہے زبان سے اس کو قبول نہ کرے بلکہ مہر کل یا بعض اس عورت کے پاس بھیجدے اور صحبت و تقبیل وغیرہ کرے یہ نکاح صحیح ہوگا اور طلاق واقع نہ ہوگی کما فی الدر المختار حلف لایتزوج فزوجہ فضولی فاجاز بالقول حنث و بالفعل لایحنث بہ یفتی الخ قولہ و بالفعل کبعث

[1] ولیسافر بہا بعد اداء کلہ مؤجلاً ومعجلاً اذا کان مامونا علیہا والا لایسافر بہا و بہ یفتی کما فی شروح المجمع واختارہ فی ملتقی الابحر ومجمع الفتاوی واعتمدہ المصنف و بہ افتی شیخنا الرملی لکن فی النہر والذی علیہ العمل فی دیارنا انہ لایسافر بہا جبراً علیہا وجزم بہ البزازی وغیرہ وفی المختار وعلیہ الفتوی والتفصیل فی الشامی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المہر ص $\frac{۳۹۵}{۲ج}$) ظفر



المہر الخ[1] شامی جلد ۳ ص ۱۴۱ فقط

طلاق کے بعد مطلقہ کو علیحدہ گھر میں رکھنا درست ہے مگر اختلاط جائز نہیں

**سوال ۸۳۱** ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے کر اس کی ہمشیرہ سے نکاح کر لیا ہے اور پہلی زوجہ صاحب اولاد ہے اور یہ طلاق کسی مخالفت کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ عورت نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح اپنے خاوند سے کرانے کے لئے خود طلاق لی ہے اور اس نے اپنے خاوند سے یہ شرط کی ہے کہ تم مجھ کو بجائے مہر کے تاحیات روٹی کپڑا دیتے رہو اور یہ عورت مطلقہ اس کے ایک مکان میں علیحدہ رہتی ہے آیا یہ شخص اگر اس عورت کو روٹی کپڑا مہر کے عوض میں یا بطور احسان کے دے تو جائز ہے یا نہیں اور یہ عورت اس کے مکان میں علیحدہ رہ سکتی ہے یا نہیں - ؟

**الجواب** - زوجۂ اولیٰ کو طلاق دینے کے بعد جس وقت عدت اس کی طلاق کی گذر جاوے اس وقت زوجہ مطلقہ کی بہن سے نکاح درست ہے[2] اور زوجہ مطلقہ کا نفقہ بعد عدت کے شوہر کے ذمہ لازم نہیں ہے لیکن اگر مہر میں سے اس کا نفقہ دیتا رہے یا تبرعاً اس کو روٹی کپڑا دیوے تو جائز ہے اور علیحدہ مکان میں اگر عورت رہے تو کچھ حرج نہیں ہے مگر شوہر طلاق دینے والا اس سے اختلاط نہ رکھے در مختار میں ہے ولہما ان یسکنا بعد الثلاث فی بیت واحد اذا لم یلتقیا التقاء الازواج ولم یکن فیہ خوف فتنۃ انتہی[3] - فقط

مراہقہ کو شوہر رخصت کرا سکتا ہے

**سوال ۸۳۲** ایک لڑکی بعمر تیرہ سالہ جس کی شادی ہو چکی ہے وہ اپنی والدہ کے پاس رہتی ہے اور والدہ اس کی سخت بدچلن اور بدکار ہے اس کے پاس رہنے کی وجہ سے لڑکی کے بگڑنے کا اندیشہ ہے اور والدہ رخصت نہیں کرتی۔ شوہر لڑکی نے

[1] دیکھئے رد المحتار مع ھامشہ باب الیمین ص $\frac{۱۸۹}{۳ج}$ ظفر

[2] وحرم الجمع بین المحارم نکاحا ای عقدا صحیحا وعدۃ ولو من طلاق بائن (الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص $\frac{۳۹۰}{۲ج}$) ظفر

[3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی الحداد ص $\frac{۸۵۵}{۲ج}$ - ظفر

دعوی دخل زوجیت کر دیا ہے آیا بحالت موجودہ شوہر اس کو رخصت کرا سکتا ہے یا بوجہ نابالغہ ہونے کے رخصت نہیں کرا سکتا۔

**الجواب**۔ تیرہ برس کی لڑکی مراہقہ ہے لہذا شوہر اس کو رخصت کرا سکتا ہے خصوصاً بحالت اندیشہ مذکورہ شوہر اس کو اپنے پاس رکھنے کا مجاز ہے[1] فقط (حدیث میں ہے جب لڑکی بارہ سال کی ہو جائے تو اس کی شادی کر دی جائے مشکوۃ ص ۲۷۱ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عمر کے بعد لڑکی شوہر کے حوالہ ہو جانی چاہیئے۔ ظفر)

**اس شرط پر نکاح کیا کہ اس گھر میں رہا تو نکاح، ورنہ نہیں، شوہر نکاح کے بعد لے گیا، کیا حکم ہے**

**سوال ۸۳۳**۔ زید نے اپنی لڑکی زینب کا نکاح عمر سے اس شرط پر کیا کہ اگر اسی گھر میں رہا تو نکاح باقی ورنہ نکاح نہیں ہے اگر وہ اپنی عورت کو لیجاوے تو نکاح رہتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب**۔ اس صورت میں نکاح قائم رہیگا اور باہر لیجانے سے نکاح فسخ نہ ہوگا۔ فقط

**عورت کہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا اس پر قاضی اگر نکاح پڑھا دے تو مجرم نہیں**

**سوال ۸۳۴**۔ میں ایک مسجد میں امامت کرتا ہوں بعد نماز عشاء ایک شخص نکاح کے واسطے بلانے آیا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ دوسرے محلہ کی فلاں عورت ہے مجھے شک ہوا کیونکہ میں نے پہلے یہ سنا تھا کہ اس کا نکاح دوسرے شخص سے ہو چکا ہے میں نے اس سے دریافت کیا اس نے حلفیہ بیان کیا کہ نہیں ہوا۔ چنانچہ میں نے نکاح پڑھا دیا تو مجھ پر تو کچھ مواخذہ نہیں۔ فریق مخالف نے شور مچا رکھا ہے کہ اس کا نکاح پہلے ہو گیا تھا۔ اگر ہوا ہو یا نہ ہوا ہو دونوں صورتوں میں مجرم ہوں یا بری۔؟

**الجواب**۔ کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر عورت یہ کہے کہ میرا نکاح کسی سے

[1] وقد صرحوا عنه بان الزوجة اذا كانت صغيرة لا تطيق الوطى لا تسلم الى الزوج حتى تطيقه والصحيح انه غير مقدر بالسن بل يفوض الى القاضي بالنظر اليها من سمن او هزال (رد المحتار باب القسم ص ۵۴۹ ج ۲) ظفر



نہیں ہوا تو اس کے قول کے موافق اس کا نکاح کر دینا درست ہے۔ پس اس صورت میں نکاح پڑھنے والے پر کچھ مواخذہ نہیں ہے پھر اگر بعد میں تحقیق ہو جاوے اور گواہان عدول سے ثابت ہو جاوے کہ اس کا نکاح پہلے ہو چکا تھا تو یہ دوسرا نکاح باطل ہوگا اور وہ عورت پہلے شوہر کو ملے گی اور اگر کچھ ثبوت پہلے نکاح کا نہ ہو تو دوسرا نکاح درست رہے گا۔ فقط

**منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح بہتر ہو تو کرنا درست ہے**

**سوال ۸۳۵**۔ ہندہ کی صرف نسبت بکر کے ساتھ عرصہ سے ٹھیری ہوئی تھی اس درمیان میں ہندہ کے ولی کے بھتیجہ کی زوجہ مر گئی۔ تب ہندہ کے ولی نے ہندہ کا نکاح اپنے بھتیجہ سے کر دیا اب چند اشخاص کہتے ہیں کہ ہندہ کے ولی نے یہ برا کام کیا اور جو لوگ اس عقد میں شریک تھے وہ گنہگار ہوئے۔ جہاں پہلے نسبت ٹھیری تھی وہیں ہونا چاہیئے تھا۔ آیا اس صورت میں کیا حکم ہے۔؟

**الجواب**۔ نسبت اور منگنی کر دینا ایک وعدہ ہوتا ہے پس اگر مصلحت دختر کی دوسری جگہ نکاح کرنے میں ہو تو پہلی نسبت کو چھوڑنے اور دوسری جگہ جو کہ بہتر ہے نکاح کر دینے میں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے اصل یہ ہے کہ ولی کو لڑکی کی بہتری اور مصلحت دیکھنا مقدم ہے جہاں لڑکی کے لئے بہتری معلوم ہو وہاں نکاح کر دیوے اگر وہی موقع بہتر ہے جہاں پہلے نسبت ہوئی تھی تو موافق وعدے کے اسی کو اختیار کرے کہ ایفاء وعدہ بہت اچھا ہے لیکن اگر وہ موقع لڑکی کے لئے اچھا نہ ہو تو دوسری جگہ کرنا اچھا ہے۔ فقط

**غیر مطلقہ کو کوئی زبردستی رکھے ہو تو برادری کو کیا کرنا چاہیئے**

**سوال ۸۳۶**۔ زید کی برادری میں پنچائت ہوئی ہے جس سے خلاف قاعدہ کام ہوتا ہے اس کو کم ذات کر دیتے ہیں زید ہندہ کو عرصہ بیس پچیس برس سے نکاح پڑھا کر رکھے ہوئے ہے حالانکہ ہندہ کے شوہر نے اس کو طلاق نہیں دی تھی، برادری والے اب تک زید کے ساتھ کھاتے پیتے چلے آئے۔ کیا وہ بوجہ سکوت کے گنہگار ہوئے یا نہیں اگر زید توبہ کرے اور دوبارہ نکاح پڑھا دے تو پاک ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - برادری والوں نے اگر باوجود علم اور قدرت کے زید کو اس ناجائز نکاح سے نہیں روکا تھا تو وہ بھی گنہ گار ہوئے توبہ کریں[1]۔ اور زید اگر اب نکاح کرنا چاہے تو پہلے ہندہ کا شوہر اول طلاق دیدیوے بعد عدت گزرنے کے زید اس سے نکاح کر سکتا ہے اور زید سے جو گناہ اس عرصہ تک ہوا اس سے توبہ کرے اس طریق سے زید پاک ہو سکتا ہے اور پھر اس کو شامل برادری کر لینا چاہیئے۔ فقط

**لڑکے نے اقرار کیا کہ وہ سسرال میں رہیگا پھر نکاح ہوا۔ اب اقرار پورا نہیں کرتا کیا حکم ہے**

**سوال ۸۳۷** ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح عمر سے اس شرط پر کیا کہ عمر خود بطور فرزندی اس کے یہاں مقیم رہے عمر نے تحریری اقرار نامہ لکھدیا۔ اب عمر اپنے اقرار کو پورا نہیں کرتا تو کیا بدون طلاق کے لڑکی کا دوسرا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** - اس اقرار نامہ کی وجہ سے عمر کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی اور بدونِ طلاق کے اس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے درست نہیں ہے۔ فقط

**ماں کی وصیت نکاح کے باب میں واجب العمل ہے یا نہیں؟**

**سوال ۸۳۸** ایک عورت مرحومہ یہ وصیت کر گئی ہے کہ میری لڑکی نابالغہ کا عقد نبی بخش کے لڑکے سے نہ کریں اس وصیت کی وجہ سے لڑکی کا عقد اس لڑکے سے کرنا چاہیئے یا نہیں۔؟

**الجواب** - اس بارہ میں مرحومہ کی وصیت کا کوئی اعتبار نہیں ہے نانی کا حق مقدم ہے اور جہاں وہ مناسب سمجھے نابالغہ کا نکاح کردے مرحومہ کی وصیت کا اس بارہ میں کچھ اعتبار نہیں ہے[2]۔ فقط

---

[1] ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (القرآن) کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (القرآن)

[2] الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ بلا توسط انثی علی ترتیب الارث والحجب بشرط حریۃ وتکلیف واسلام فی حق مسلمۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص ۴۲۷ ج ۲) ظفیر



**کسی کی بیوی جب جھوٹا دعوی کرے کہ میں فلاں کی بیوی ہوں اور شوہر بھی تائید کرے تو کیا حکم ہے**

**سوال ۸۳۹** ہندہ بی بی عمر کی ہے مگر زید ایک جائداد والے آدمی کے مرنے پر اسی خیال سے کہ اس کی جائداد کی وارث بنے ہندہ نے اور اس کے شوہر نے دعوی کیا کہ میں زید کی بیوی ہوں اور اس پر گواہ پیش کئے اور عمر نے بھی لالچ کی وجہ سے اقرار کیا کہ ہندہ زید کی بیوی ہے اس صورت میں ہندہ کا نکاح عمر سے فسخ ہوا یا نہیں۔؟

**الجواب** - اس کذب بیانی سے ہندہ عمر کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی کذا فی الدر المختار والشامی۔

**جانتے ہوئے جو گواہی نہ دے اس کا کیا حکم ہے؟**

**سوال ۸۴۰** رحیم بی بی کا نکاح پانچ سال ہوئے غلام محمد سے ہوا تھا مساۃ مذکورہ نے فسخ نکاح کا دعوی کیا ہے۔ شہاب الدین کو نکاح کا پورا علم ہے لیکن اس وقت وہ منکر ہو گیا ہے۔ اس کے لئے کیا حکم ہے۔؟

**الجواب** - جبکہ نکاح مساۃ مذکورہ کا بقاعدہ شرعیہ ہو چکا ہے تو شوہر کو چاہیئے کہ نکاح کے گواہ عدالت میں پیش کرے اور جن لوگوں کو علم نکاح کا ہے ان کے ذمہ لازم ہے کہ وہ شہادت نکاح کی دیویں ورنہ وہ گنہ گار ہوں گے[1] اور شخص مذکور جو کہ باوجود علم کے نکاح مذکور سے منکر ہے شرعاً فاسق وعاصی ہے اس کو اس فعل سے توبہ کرنی چاہیئے اور اگر توبہ نہ کرے تو اس سے متارکت کی جاوے اور اس کو برادری سے خارج کیا جاوے فقط

**دو بہن جو جڑی ہوئی ہیں ان کی شادی کی کیا صورت ہوگی**

**سوال ۸۴۱** دو لڑکیاں توام ہیں۔ ایک کا داہنا کولھا دوسری کے بائیں کولہے سے خلقۃً جڑا ہوا ہے اس طرح کہ نہ ایک تنہا بیٹھ سکتی ہے نہ اٹھ سکتی ہے نہ لیٹ سکتی ہے نہ ہل سکتی ہے نہ پاخانہ پیشاب کو جا سکتی ہے اتنا تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اور اتنا دوسروں سے سنا ہے کہ ساتھ کھاتی ہیں ساتھ سوتی ہیں ساتھ بیمار ہوتی ہیں ساتھ اچھی ہوتی ہیں مرض بھی دونوں کو ایک ہی ہوتا ہے اور طمث

---

[1] ویجب اداؤہا بالطلب ولو حکما الخ لو فی حق العبد الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص ۵۱۳ ج ۴) ظفیر

بھی ساتھ ہی ہوتا ہے اور طہر بھی ساتھ، تیرہ چودہ برس کی عمر ہے مجریٰ طمث اور مبرز دونوں کا الگ الگ ہے مگر مجریٰ بول صرف ایک کے ہے دوسری کے نہیں۔ ایک جب پیشاب کرتی ہے تو دوسری بھی فارغ ہوجاتی ہے بہرحال لکھ کر یہ پوچھنا مقصود ہے کہ اگر وہ دونوں مسلمان ہوں یا اب وہ مسلمان ہوجاویں تو ان کے نکاح کی شرعی صورت کیا ہوگی۔

**الجواب۔** مکرمی جناب مولانا حکیم محمد جمیل الدین صاحب مدفیوضہم، السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہم، والا نامہ پہنچا واقعہ عجیب معلوم ہوا کتب فقہ میں کوئی جزئیہ اور اس کے حکم کے متعلق کوئی تصریح نہیں ملی، البتہ قواعد سے عدم جواز نکاح بصورت مذکورہ معلوم ہوتا ہے در مختار میں نکاح کی تعریف یہ کی ہے ھو عقد یفید ملک المتعۃ ای حل استمتاع الرجل من امرأۃ لم یمنع من نکاحہا مانع شرعی[1] الخ اور شامی میں بدائع سے منقول ہے ان من احکامہ ملک المتعۃ وھو اختصاص الزوج بمنافع بضعہا وسائر اعضائہا استمتاعاً او ملک الذات والنفس فی حق التمتع علی اختلاف مشائخنا فی ذلک[2] الخ شامی ان عبارات سے بالاجمال اس قدر واضح ہوتا ہے کہ صورت مسئول عنہا میں مانع شرعی استمتاع سے موجود ہے اور اگر اس کا لحاظ رکھا جائے کہ ایک سے استمتاع میں دوسری سے بھی استمتاع ہے تو پھر نص حرمت جمع بین الاختین سے بھی اسکی حرمت واضح ہوتی ہے۔ بہرحال جواز نکاح کی کوئی صورت بحالت موجودہ معلوم نہیں ہوتی البتہ اگر ان کو بذریعہ آپریشن جدا کردیا جائے تو پھر کچھ اشکال نہیں ہے۔ فقط

(اگر استمتاع ایک سے دوسری کے لئے بھی کافی ہوجاتا ہے تو اس صورت میں دونوں کو ایک کے حکم میں مان کر کسی ایک شخص سے شادی کردینے میں جمع بین الاختین لازم نہیں آنا چاہیئے بلکہ ایک کے حکم میں قرار دیدینا چاہیئے۔ بہرحال یہ مسئلہ قابل غور ہے۔ ظفیر)

| اس صورت میں نکاح ہوگیا یا نہیں | **سوال ۸۴۱** فاطمہ بالغہ نے دو گواہوں کے سامنے کہا |
|---|---|

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ / ج ۲۔ ۱۲ ظفیر

[2] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ / ج ۲۔ ۱۲ ظفیر



"میں ایک ہزار روپیہ نقد، پچھتر روپے کے کپڑے اور پانچ بیگہ زمین کے عوض میں تمہارے ساتھ راضی ہوں" اسماعیل نے جواباً کہا مجھے سب منظور ہے، فاطمہ نے کہا اب میں تمہاری ہوچکی اسماعیل نے کہا، میں نے قبول کیا، پھر فاطمہ بولی، میں نے اپنی ذات تمکو سونپی، اسمٰعیل نے کہا، میں نے منظور کیا۔ پھر دونوں نے بہت سے لوگوں سے اس کی اطلاع کردی نکاح ہوگیا یا نہیں۔؟

**الجواب۔** اس صورت میں بشرط نیت نکاح وفہم المقصود نکاح منعقد ہوگیا فی الدر المختار وعلا ما کنایۃ وھو کل لفظ وضع لتملیک عین کاملۃ۔ در مختار (علی الشامی ص ۳۹۰ / ج ۲)

| بیویوں کی تبدیلی | **سوال ۸۴۲** دو بھائیوں کے نکاح میں دو بہنیں تھیں دونوں نے |
|---|---|

طلاق دیدی اور چھوٹے بھائی سے بڑے بھائی کی بیوی نے نکاح کرلیا۔ اور بڑے بھائی سے چھوٹے بھائی کی بیوی نے، اب پھر اپنی اپنی بیویوں کو لوٹانا چاہتے ہیں۔؟

**الجواب۔** دونوں بھائی طلاق دیکر اپنی اپنی سابقہ بیوی سے عدت گذارنے کے بعد نکاح کرسکتے ہیں۔؟

| حرام نکاح پڑھانیوالا کیسا ہے؟ | **سوال ۸۴۳** شادی شدہ منکوحہ کا نکاح پڑھانیوالا کیسا ہے؟ |
|---|---|

**الجواب۔** فاسق ہے کافر نہیں ہے

| اولاد کے باب میں شوہر کے وعدۂ نکاح کا پورا کرنا کیسا ہے | **سوال ۸۴۴** زید کا نکاح خالد کی دختر سے |
|---|---|

اس شرط پر ہوا کہ وہ اپنی زوجہ کے بطن سے جو لڑکی ہوگی خالد کے لڑکوں کی اولاد میں کسی ایک کو نکاح میں دیگا۔ زید وخالد دونوں فوت ہوگئے۔ زید کے لڑکی پیدا ہوئی۔ اب بالغہ ہے اور خالد کا پوتا ابتک بالغ نہیں ہوا علاوہ ازیں زید وخالد کا کفو جدا ہے۔ کیا زوجہ زید کے ذمہ زید کا وعدہ کا پورا کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ یا زید کی زوجہ زید کے کفو میں لڑکی کا نکاح کردے۔؟

**الجواب۔** اس وعدہ کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے اور زید کا اس قسم کا وعدہ اس کی زوجہ کے ذمہ پورا کرنا ضروری نہیں ہے زید کی دختر کا نکاح کفو میں جہاں مناسب ہو کردیا جائے۔ فقط

گناہ سے بچانے کے لئے طوائف سے شادی بہتر ہے یا خاندان میں۔

**سوال ۸۴۵** ایک طوائف زید سے استدعا کرتی ہے کہ زید اس پیشہ کو ترک کرنے میں اسکی امداد کرے یعنی زید اس سے عقد کرے۔ آیا زید کو اپنے خاندان میں شادی کرنا شرعاً اچھا ہوگا یا بنظر ثواب اس طوائف کو عقد میں لانا اچھا ہے۔؟

**الجواب** ۔ زید کو اس سے عقد کرنا درست ہے اور اس وجہ سے کہ اس کے نکاح کرنے میں وہ عورت تائب ہوتی ہے اس کو ثواب حاصل ہوگا۔ لیکن اگر زید کو اس وجہ سے عار ہو کہ غیر خاندان اور غیر کفو میں نکاح کرنے سے وہ مطعون ہوگا اور اس کا خاندان اس کو چھوڑ دے گا یا مطعون کریگا تو پھر اپنے کفو میں نکاح کرنا بہتر ہے۔ غرض یہ کہ نکاح اس زانیہ سے درست ہے اور جبکہ وہ تائب ہوتی ہے اور اس کی توبہ واستقامت پر اطمینان ہے تو اس سے نکاح کرنے میں شرعاً کچھ حرج نہیں ہے۔ باقی اپنے مصالح قرابت داری اور خاندانی کو خود لحاظ کرلیوے جیسا مصلحت ہو ویسا کرے۔ شریعت اس سے نکاح کرنے پر مجبور نہیں کرتی اور مانع بھی نہیں ہے۔ فقط

سرکاری عدالت سے طلاق کی ڈگری سے طلاق نہیں ہوگی

**سوال ۸۴۶** زید نے پیرسالگی میں ہندہ نوجوان سے نکاح کیا۔ بعد چندروز کے ہندہ نے زید سے طلاق مانگی کہ میں مہر معاف کردوں تم طلاق دیدو۔ زید نے طلاق سے انکار کیا۔ ہندہ کے دعویٰ کرنے پر حاکم عدالت نے ہندہ کو طلاق کی ڈگری دیدی۔ اب ہندہ دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** اس صورت میں ہندہ دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی (کیوں کہ یہ ڈگری شرعاً طلاق کے حکم میں نہیں ہے ظفیر)

نکاح اور بیاہ میں کیا فرق ہے اور اولاد اکبر کسے کہتے ہیں

**سوال ۸۴۷** نکاحتا اور بیاہتا میں کیا فرق ہے دونوں میں کس کی اولاد اور کونسی اولاد کو اولاد اکبر کہا جاویگا۔؟

**الجواب** ۔ ہمارے بلاد میں بیاہ اور نکاح ایک چیز ہے اور شریعت میں بھی یہ دونوں



ایک ہیں کیوں جس میں ایجاب وقبول ہو وہی نکاح ہے اور وہی بیاہ وشادی ہے پس نکاحتا عورت اور بیاہتا عورت ہر دو منکوحہ ہیں[1] اور دونوں سے جو اولاد ہو وہی اسی شوہر کی اولاد ہے اور ان میں جسکی اولاد بڑی ہے وہی اولاد اکبر ہے اور جس عورت کو بلا ایجاب وقبول گھر میں رکھا وہ زوجہ نہیں ہے اس سے جو اولاد ہو وہ اس سے ثابت النسب نہیں ہے۔ فقط

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

**سوال ۸۴۸** وزیرخاں کا نکاح مسماۃ نصیبہ کے ساتھ بعمر اٹھارہ سال ہوا۔ رخصتی نہیں ہوئی، وزیرخاں بعد نکاح بجرم اعانت قتل عمد سزایاب حبس بعبور دریائے شور بمیعاد بیس سال ہوا۔ پہلے خطوط آتے تھے بعدہ دو تین سال تک بند رہے وزیر کے چھوٹے بھائی چمن نے یہ بات مشہور کردی کہ وزیر مرگیا اور اپنا نکاح نصیبہ سے کرلیا وزیرخاں کے خطوط بعد میں پھر آنے لگے چمن سے نصیبہ کے دو لڑکے ہوئے پھر چمن مرگیا۔ دو سال بعد چمن کے چھوٹے بھائی ناظرخاں نے مسماۃ مذکورہ سے اپنا نکاح کیا۔ ناظرخاں سے بھی چار لڑکے ہوئے وزیرخاں واپس آگیا اور اپنا دوسرا نکاح کیا۔ وزیرخاں نے ناظرخاں سے کہا کہ میں نے ابھی طلاق نہیں دی۔ مجھ سے طلاق لیلے جس میں میرا نکاح ٹوٹ جاوے۔ لیکن پھر طلاق نہیں ہوا۔ تین چار سال بعد ناظرخاں نے مسماۃ نصیبہ کو گھر سے نکالدیا۔ وزیرخاں نے اس کو بلا نکاح کے رکھ لیا۔ (۱) جب کہ وزیرخاں یہ کہتا تھا کہ میں نے ابھی طلاق نہیں دی اور نکاح ثانی چمن کے ساتھ ہوا اس کو اطلاع بھی نہیں ہوئی تھی کیا وزیرخاں کا نکاح ٹوٹ گیا۔

(۲) جب کہ وزیرخاں اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا کہ اس کی عورت دوسرے کے پاس رہتی ہے تو کیا اس کا صرف یہ کہنا کہ مجھ سے طلاق لے لو ورنہ میرا نکاح قائم ہے، کافی ہے۔

(۳) اگر نکاح وزیرخاں کا نہیں ٹوٹا تو اولاد چمن وناظر کیا شرعاً ثابت النسب ہیں۔

(۴) اب وزیرخاں کا مسماۃ نصیبہ کو رکھنا جائز ہے یا نہیں۔؟

[1] وینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الآخر الخ وشرط سماع کل من العاقدین لفظ الآخر وحضور شاھدین حرین او حر وحرتین مکلفین سامعین قولھما معاً الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۶۱ ظفیر

(۵) کیا ناظر خاں سے طلاق کی ضرورت نہیں ہے

**الجواب** ۔ نکاح وزیر خاں کا اس صورت میں نہیں ٹوٹا[1] ۔

(۲) نکاح وزیر خاں کا اس صورت میں قائم ہے اور اس پر طلاق دینا اس صورت میں واجب نہ تھا[2] ۔ گنہگار وہ شخص ہے جس نے باوجود اس علم کے کہ عورت مذکورہ کو طلاق نہیں ہوئی اور اس کا شوہر موجود ہے اس سے نکاح کیا اور اس کو اپنے گھر میں رکھا[3] ۔

(۳) وہ اولاد جن اور ناظر سے صحیح النسب نہیں ہے کما ورد فی الحدیث الولد للفراش و للعاهر الحجر[4] ۔ (۴) جائز ہے ۔ (۵) طلاق کی ضرورت نہیں ہے ۔ فقط

**آزاد کردوں گا کہنے سے کچھ نہیں ہوتا**

**سوال ۸۴۹** ایک آدمی نے جس کی بیوی نہیں ہے یہ کہا کہ آزاد کردوں گا تو وہ شادی کرے یا نہیں ۔ ؟

**الجواب** ۔ یہ قول اس شخص کا لغو ہے اس سے کچھ نہیں ہوتا وہ شخص نکاح کرے کچھ حرج نہیں ہے اور اس الفاظ سے اس کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوتی ۔

**لڑکی بالغ ہوگئی اور لڑکا ابھی بالغ نہیں ہوا کیا کیا جائے**

**سوال ۸۵۰** زید نے اپنی دختر کا نکاح عمر کے لڑکے سے نابالغی میں کردیا تھا ۔ اب دختر بالغ ہوگئی اور لڑکا دو تین برس میں بالغ ہوگا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے ۔ ؟

**الجواب** ۔ یہ نکاح لڑکی فسخ نہیں کرسکتی اور کوئی صورت تفریق کی بحالت عدم بلوغ شوہر کے نہیں ہے اور جس وقت شوہر بالغ ہوجاوے اگر وہ طلاق دیدے تو طلاق واقع ہوسکتی ہے بدون اس کے کوئی صورت علیحدگی کی اور جواز نکاح ثانی کی عورت کے لئے نہیں ہے ۔ فقط

(لڑکے کے بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے اور لڑکی اتنے صبر وضبط سے کام لے، روزے رکھے ظفیر)

---

[1] جب طلاق نہیں دی تو نکاح نہیں ٹوٹا ۔ ظفیر [2] لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة (درمختار) والفجور یعم الزنا وغیرہ وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم لمن زوجته لا ترد ید لامس وقد قال انی احبها استمتع بها [3] اما نکاح منکوحة الغیر ومعتدته فالدخول فیه لا یوجب العدة (ایضاً ص ۵۱۹)



**جو ہمشیرہ سے زنا کا مرتکب ہو اس کی سزا**

**سوال ۸۵۱** ایک شخص کو اپنی ہمشیرہ حقیقی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے عبدالغنی نے بچشم خود دیکھا اور اس کو جھڑکا جس کو دو تین آدمیوں نے سنا صبح کو لڑکی سے پوچھا اس نے مجھ سے اقرار کیا کہ یہ اڑھائی ماہ سے ایسا کرتا ہے ۔ ان کے ساتھ برادری کو کیا سلوک کرنا چاہیئے ۔

**الجواب** ۔ ایک آدمی کی گواہی سے شرعاً زنا ثابت نہیں ہوتا اور عورت کا اقرار مرد کے حق میں معتبر نہیں ہے اس لئے شرعی کوئی حد اور سزا نہیں لگ سکتی، البتہ جبکہ شبہ ہوگیا اور تہمت لگ گئی تو ان دونوں کو علیحدہ رکھا جاوے اور ایک جگہ نہ رہنے دیا جاوے ۔ فقط

**جس بیوی کو ابھی حیض شروع نہیں ہوا ہے اس سے وطی**

**سوال ۸۵۲** زوجہ کے حیض آنے سے پہلے وطی درست ہے یا نہیں ؟

**الجواب** ۔ جبکہ زوجہ قریب البلوغ ہے اگرچہ بالغہ نہ ہو وطی اس سے درست ہے[1] ۔ فقط

**عزل کب درست ہے**

**سوال ۸۵۳** عزل کرنا کس وقت درست ہے ۔ ؟

**الجواب** ۔ زوجہ حرہ سے عزل مکروہ ہے مگر جب کہ وہ اجازت دیدے[2] ۔

**سرکاری عدالت نے فاسق گواہوں سے جو ثابت کیا وہ صحیح نہیں مرد کی بات معتبر ہے**

**سوال ۸۵۴** زید نے اپنی بیوی کو طلاق واحدی ۔ بعد پندرہ یوم کے رجعت کرلی ۔ بعد سولہ سال کے دونوں میں نااتفاقی ہوئی ۔ ایک شخص شریک زید کے بہکانے سے زید کے مکان سے فرار ہوگئی ۔ بعد چند روز کے

---

(بقیہ ص ۵۱۸ کا) ان علم انها للغیر لانه لم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلاً الخ ولهذا یجب الحد مع العلم بالحرمة لانه زنا (رد المحتار باب المہر ص ۴۸۲ ج ۲) ظفیر [4] مشکوٰۃ باب اللعان ص ۲۸۷ ظفیر

[1] وقد صرحوا عنه ان الزوجة اذا کانت صغیرة لا تطیق الوطی لا تسلم الی الزوج حتی تطیقه والصحیح انه غیر مقید بالسن بل یفوض الی القاضی بالنظر الیها من سمن او هزال (رد المحتار باب القسم ص ۵۳۹ ج ۲)

[2] ویعزل عن الحرة باذنها لکن فی الخانیة انه یباح فی زماننا لفساده قال الکمال فلیعتبر عذرا مسقطا لاذنها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الرقیق ص ۵۲۲ ج ۲) ظفیر

اگر تین طلاق کی مقر ہوئی، پنچائت میں گواہوں نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں ہے کہ زید نے طلاق واحد دی تھی یا ثلاثہ زید سے قسم لیگئی، زید نے طلاق واحد کی قسم کھائی، پھر ہندہ نے عدالت دیوانی میں دعوی کر کے فاسق گواہوں کو پیش کر کے عدالت سے طلاق کی ڈگری حاصل کی صورت مسئولہ میں ہندہ کے گواہ معتبر ہوں گے یا زید کی قسم۔

**الجواب** - گواہان مذکورین کی گواہی شرعاً معتبر نہیں ہے[1] - بلکہ زید کا قول اور حلف معتبر ہے اور اس شریک فاسق سے متارکت درست ہے اور ہندہ بدستور زید کی زوجہ ہے اور اس شریک کو ہندہ سے نکاح کرنا درست نہیں ہے ہکذا فی کتب الفقہ[2] - فقط

**ختنہ شعار اسلام ہے مگر رخصتی اس پر موقوف نہیں**

**سوال ۸۵۵** زید پچیس سالہ مذہب اسلام میں داخل ہوا اور اس کا نکاح ایک نومسلمہ بالغہ سے ہوا اب جبکہ منکوحہ زید بالغہ ہوئی تو اس کو رخصت کرنے کے لئے ختنہ کی شرط لگاتے ہیں اور زید اس تکلیف سے گریز کرتا ہے یہ گناہ ہے یا نہیں اور رخصت منکوحہ میں ختنہ کی شرط کرنا کیسا ہے۔؟

**الجواب** - ختنہ کرانا شعار اسلام سے ہے زید کا انکار کرنا ختنہ سے معصیت ہے اور مذموم ہے ختنہ اس کو ضرور کرانا چاہیئے[3] - باقی رخصت کرنا منکوحہ کا شرعاً اس پر موقوف نہیں ہے اس کی زوجہ کو رخصت کر دینا چاہیئے - فقط

**مندرجہ صورت میں کیا حکم ہے**

**سوال ۸۵۶** زید نے قسم کھائی کہ اگر میں یہ کام کردوں تو میں جس کسی عورت سے اور جب کبھی نکاح کروں تو اس کو اسی وقت طلاق ہے۔ طلاق ہے زید نے وہ کام کیا اور قاضی سے مسئلہ دریافت کیا۔ قاضی نے کہا۔ اب تیرے لئے کسی صورت میں عورت حلال نہیں ہے۔ ایک شخص نے زید سے کہا کہ مرتد ہو جا۔ پھر مسلمان ہو کر کسی عورت سے

---

[1] والفاسق انما ترد شهادته بتهمة الكذب (ردالمحتار کتاب الشهادة ص ۵۲۱ ج ۴)

[2] غیر مسلم عدالت کا فیصلہ نکاح وطلاق میں شرعاً نافذ نہیں ہے (دیکھئے الحیلۃ الناجزہ) ظفیر

[3] لان الختان سنة للرجال من جملة الفطرة لا يمكن تركها (ردالمحتار کتاب الحظر والاباحة ص ۳۳۶ ج ۵) ظفیر



اگر نکاح کریگا تو صحیح ہوگا۔ اس پر زید مرتد ہوگیا پھر کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا اور ایک عورت سے نکاح کیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔؟

**الجواب** - اس صورت میں وہ شخص جس نے زید کو کہا کہ تو مرتد ہو جا الخ کافر ہوگیا کذا فی شرح الفقہ الاکبر[1] اور یہ جو اس نے کہا کہ اس صورت میں حلالہ ساقط ہو جاویگا غلط ہے بلکہ بعد اسلام لانے کے بھی ضرورت ہے کہ اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ دوسرے شخص سے نکاح کرے اور وہ بعد وطی کے طلاق دے اس وقت وہ عورت اس کے لئے حلال ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ پس نکاح مذکورہ جو بلا حلالہ کے ہوا صحیح نہیں ہوا کما فی الشامی (فوجه الشبه بين المسلمين ان الردة واللحاق والسبى لم تبطل حكم الظهار واللعان كما لم تبطل حكم الطلاق[2] الخ فقط

**اٹھارہ سال غائب رہنے کے بعد جو عورت آئے اس کا نکاح باقی ہے یا نہیں**

**سوال ۸۵۷** جو عورت اٹھارہ سال مفرور رہنے کے بعد آدے تو اس کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں اور عورت مفقود الخبر کی حد شارع نے کس قدر مدت تک رکھی ہے۔؟

**الجواب** - نکاح اس کا باقی ہے عورت کے فرار ہو جانے اور مفقود الخبر ہو جانے سے کسی مدت میں بھی نکاح نہیں ٹوٹتا۔ فقط

**بارات کو کھانا دینا اور کھانا کیسا ہے۔؟**

**سوال ۸۵۸** زید کے لڑکے کی شادی عمر کی لڑکی سے ہونیوالی تھی۔ عمر حسب رواج برادری زید کو طعام بارات کھلانا چاہتا ہے زید انکاری ہے اور کہتا ہے کہ رسم وریت کی ترویج مسلمانوں نے ہندؤں سے سیکھی ہے اور نیز اس دعوت بارات کا ثبوت قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں نہیں پایا جاتا لہذا ہمکو بوجہ التزام مالا یلزم اور ہندؤں کے شعار کی وجہ سے اس سے بچنا ضروری ہے عمر کہتا ہے کہ یہ خیال محض لغو ہے بارات کا کھانا عقد ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے صاف ثابت ہے کیونکہ لڑکی کی جانب سے ملک حبش میں دعوت ہوئی تھی۔ علاوہ بریں ولیمۃ العرس کا مسنون ہونا ثابت ہے

---

[1] شرح فقہ اکبر ص ۲۲۵ [2] ردالمحتار ص

اور عرس کا لفظ مرد و عورت دونوں پر اطلاق ہوتا ہے لہٰذا اس دعوت بارات کا کھانا شرعاً جائز ہے پس از روئے شرع شریف ان دونوں میں سے کس کا قول صحیح و درست ہے؟ اور بارات کا کھانا عندالشرع کیسا ہے؟ اور ملک حبش میں جو دعوت بوقت عقد حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہوئی تھی وہ شاہ نجاشی کی طرف سے جو کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وکیل تھا ہوئی تھی۔ یا خالد بن سعید حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے وکیل کی طرف سے ہوئی تھی؟

**الجواب** ۔ یہ ظاہر ہے کہ رسوم کی پابندی جس درجہ پر پہنچ گئی ہے وہ شرعاً مذموم ہے کیونکہ انکو لازم سمجھا گیا ہے یا بمنزلہ لازم کے ان کے ساتھ معاملہ ہے کہ ان کے ترک کو عار سمجھا جاتا ہے اور گوارا نہیں ہوتا کہ اس عار کو اختیار کیا جائے اگرچہ قرض کی نوبت آجائے اور اگرچہ سود کے ذریعہ قرض حاصل ہو تو ظاہر ہے کہ اس قسم کی پابندی نا مشروع کو شریعت مطہرہ کسی طرح جائز نہیں رکھتی، البتہ اگر بارات کا کھلانا محض بطور دعوت احباب و اظہار مسرت ہو بشرط عدم ارتکاب منہیات و محظورات شرعیہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ غرض فی نفسہ اس میں کچھ خرابی نہیں ہے عوارض مروجہ کی وجہ سے خرابی آتی ہے باقی ولیمۃ العرس یہ نہیں ہے اس کے بجائے اگر اس موقعہ پر مسرت کے اظہار کے لئے دعوت کی تو وہ نہ بارات کو کھلانا ہے نہ ولیمہ کے طور پر ہے البتہ اس کی اباحت میں بشرط عدم لزوم مفاسد کلام نہیں ہے۔ ولیمہ جو مسنون ہے اس کے مخاطب مرد ہیں اور وہ زوج کی طرف سے ہوتا ہے چنانچہ احادیث و تعامل سے یہ ظاہر ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل اس پر صراحۃً دلالت کرتا ہے۔ زیادہ تطویل کی اس میں گنجائش نہیں ہے نہ حاجت ہے با جماع امت یہ مسلمہ ہے کہ ولیمہ مردوں کی طرف سے ہوتا ہے نہ عورتیں کہیں اس کی مخاطب ہوئیں نہ کسی عورت نے اس کو کیا۔ فقط

شوہر و بیوی کے ایک پیر سے مرید ہونے میں نکاح پر اثر نہیں پڑتا

**سوال ۸۵۹** ایک شخص ایک شاہ صاحب کے مرید ہوئے ہوئے ہیں اور ان کی زوجہ بھی ان کی مرید ہوئی ہے اور بچے بھی انکے مرید ہیں ایسی حالت میں اس عورت اور شوہر کا برتاؤ بدستور رہا یا فرق ہو گیا اور زوجہ و شوہر



پیر بھائی بہن ہوئے یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ شوہر اور زوجہ اگر ایک پیر سے مرید ہو گئے تو اس سے نکاح میں اور کسی معاملہ میں کچھ فرق نہیں آتا بلکہ چاہیئے کہ تعلق زوجیت کا زیادہ قوی ہو جاوے آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاوند و بیوی صحابہ میں سے دونوں ہی بیعت ہوتے تھے اور ویسے بھی سب مسلمان مرد اور عورتیں بھائی بہن ہیں انما المومنون اخوۃ[1] قرآن شریف میں وارد ہے الحاصل اسمیں کچھ وہم نہ کریں۔

بیوی سے جماع کے لئے کوئی عمر متعین نہیں ہے

**سوال ۸۶۰** عبداللہ کا نکاح شریفہ سے بعمر دس سال بشرط الطہر یعنی ہو چکا اور شریفہ کو گیارہ برس کی عمر میں حیض آگیا تو اس سے عبداللہ ہم بستر ہونے کا مجاز ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ مجامعت و ہمبستری اس سے درست ہے کوئی شرط اس میں نہیں ہے[2] قال اللہ تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء[3] (الآیۃ) وقال اللہ تعالیٰ وللرجال علیہن درجۃ[4] (الآیۃ)

منکوحہ سے ہمبستر ہونے کے لئے اس کے ولی سے اجازت کی ضرورت نہیں

**سوال ۸۶۱** جب منکوحہ نابالغہ سے بالغ ہو گئی اور شوہر کے پاس ہو، کیا منکوحہ کے ورثہ کو ہم بستر ہونے کی اطلاع کرنا یا اجازت لینا ضروری ہے یا نہیں۔؟

**الجواب** ۔ کچھ حاجت اطلاع کرنے اور اجازت لینے کی نہیں ہے[5]

رنڈی کا پیشہ بہتر ہے یا شیعہ سے نکاح

**سوال ۸۶۲** رنڈی کو پیشہ کر کے کھانا اچھا ہے یا شیعہ سے نکاح کرنا اچھا ہے۔؟

---

[1] سورۃ الاحزاب [2] وقد صرحوا عنہ بان الزوجۃ اذا کانت صغیرۃ لا تطیق الوطء لا تسلم الی الزوج حتی تطیقہ والصحیح انہ غیر مقدر بالسن بل یفوض الی القاضی بالنظر الیہا من سمن او ہزال (رد المحتار باب القسم ص ۵۲۹ ج ۲) ظفیر [3] سورۃ النساء [4] سورۃ النساء [5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہا فلیعمد الی امرأتہ فلیواقعہا " الخ رواہ مسلم (مشکوۃ باب النظر فصل اول) ظفیر

**الجواب۔** دونوں حرام و ناجائز ہیں[۱]۔

**نافرمانی سے بیوی نکاح سے نہیں نکلتی**

**سوال ۸۶۳**: نافرمانی کرنے پر عورت نکاح سے علیحدہ ہوجاتی ہے یا نہیں۔؟ (۲) منکوحہ عورت شوہر کی رضامندی کے بغیر بلا پردہ بازاروں میں گھومتی ہے۔ (۳) منکوحہ عورت مثل طوائف پیشۂ زنا اختیار کرے۔ (۴) نکاح کے دن ہی سے مرد عورت کے نفقہ کی خبرگیری نہ کرے اور عورت مرد سے ناموافق ہو اور زنا کے ذریعہ روزی حاصل کرے تو از روئے شرع ایسی عورت اپنے مرد کی زوجہ بننے کی قابل ہوسکتی ہے جس سے نکاح ہوا تھا۔

**الجواب۔** ان افعال قبیحہ سے عورت اپنے شوہر کے نکاح سے باہر نہیں ہوتی[۲]۔

**زنا کرنے سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں**

**سوال ۸۶۴**: عورت زانیہ جو کھلم کھلا زنا کرتی ہے کیا ایسی عورت کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

**الجواب۔** نکاح باقی ہے[۳]۔

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمن الکلب خبیث ومھر البغی خبیث (مشکوٰۃ باب الکسب ص۲۴۱) وھی الزانیۃ والمراد بمھرھا اجرتھا تم اطلق الخبیث علی الثلثۃ وھو فی الاصل ضد الطیب فیطلق علی الحرام (حاشیہ مشکوٰۃ ص۲۴۱) وحرم نکاح الوثنیۃ (درمختار) وفی الفتح یدخل فی عبدۃ الاوثان عبدۃ الشمس (الی قولہ) وکل مذھب یکفر بہ معتقدہ (رد المحتار ص۳۹۷) ظفیر

[۲] ارتداد یا شوہر کے طلاق دینے سے ہی بیوی نکاح سے نکلتی ہے، وارتداد احدھما ای الزوجین فسخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۳۹ ج۲) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ الحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ بالساق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹ ج۲) ظفیر لو تزوج بامرأۃ الغیر عالماً بذلک ودخل بھا لا تجب العدۃ علیھا حتی لا یحرم علی الزوج وطؤھا وبہ یفتی لانہ زنا والمزنی بھا لا تحرم علی زوجھا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۴۰۲ ج۲ و ص۴۰۳ ج۲) ظفیر [۳] بدلیل الحدیث ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امرأتی لا ترد ید لامس فقال علیہ السلام طلقھا فقال

بقیہ ص۵۲۵ پر



**ایسے مرد و عورت سے کیا سلوک کیا جائے**

**سوال ۸۶۵**: (۳) ایسے ڈیوٹ مرد و عورت سے کیا سلوک کیا جائے

**الجواب۔** ان کو کہا جاوے کہ توبہ کریں (اور ایسی صورت اختیار کی جاوے کہ اس حرامکاری سے میاں بیوی دونوں توبہ کریں اور آئندہ بچنے پر مجبور ہوں ظفیر)

**بدعت کرنیوالی عورتوں کا نکاح رہتا ہے یا نہیں**

**سوال ۸۶۶**: ہندوستان کی عورتیں اکثر واہیات عقیدہ اور کام برخلاف شرع کرتی ہیں یہاں تک کہ بعض امور میں شرک کی نوبت آتی ہے یعنی مزاروں پر جانا مراد مانگنا، ٹوٹکا کرنا، اس حالت میں ان کا نکاح رہتا ہے یا نہیں اور توبہ کرنے پر بھی نکاح دہرانا چاہیئے یا پہلا ہی نکاح کافی ہے بعض عورتیں سمجھانے سے بھی نہیں مانتی، اگر ان کو خرچ وغیرہ نہ دیا جائے تو درست ہے یا نہیں۔؟

**الجواب۔** نکاح قائم ہے[۱]۔ مگر ان سے توبہ کرانی چاہیئے اور آئندہ کو ایسے کاموں سے روکنا چاہیئے اور احتیاطاً تجدید نکاح کر لینے میں بھی کچھ حرج نہیں ہے اور ہمیشہ ان کو سمجھاتے رہنا اور تنبیہ کرتے رہنا چاہیئے۔ نفقہ ان کا واجب شرعی ہے اس کو روکنا نہ چاہیئے۔ فقط

**بیوی سے زنا کا جو پیشہ کرادے اس کا نکاح رہا یا ختم ہوگیا**

**سوال ۸۶۷**: جو شخص اپنی زوجہ سے زنا کرا کر کمائی اسکی خوشی سے کھاوے تو کیا اس کا نکاح فسخ ہوگیا یا نہیں۔؟

(۲) جو شخص اپنی منکوحہ کے اولاد کو تخم حرام قرار دے اس کے نکاح کی کیا صورت ہے اور کیا بذریعہ لعان مرد و عورت کا تعلق زوجیت ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب۔** (۱) وہ شخص بڑا گنہگار اور بے حیا ہے اس کو توبہ کرنا لازم ہے

---

(بقیہ ص۵۲۴) انی احبھا وھی جمیلۃ فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام استمتع بھا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۴۰۲ ج۲) لو زنت امرأۃ رجل لم تحرم علیہ وجاز لہ وطؤھا عقب الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۶ ج۲) ظفیر

[۱] وفی النھر تجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لا نکفر احدا من اھل القبلۃ وان وقع الزامًا فی المباحث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۳۹۶ ج۲ فصل فی المحرمات) ظفیر

حدیث میں وارد ہے ان لکل دین خلقاً وخلق الاسلام الحیاء[1] اور اس کی آمدنی بھی حرام ہے حدیث میں ہے ومھر البغی خبیث[2] اور اس کا استعمال کرنا بھی حرام ہے حدیث میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ جسد غذی بالحرام[3] اور زنا کرنے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔

اس کہنے سے نفی ولد کی نہیں ہوئی اس کا نسب ثابت ہے عالمگیری میں ہے ولا ینتفی بمجرد النفی وانما ینتفی باللعان[4] اور لعان کرنے کے بعد تفریق کر دینے حاکم کے طلاق بائن عورت پر واقع ہوتی ہے کما فی الدر المختار فان التعنا ولو اکثرہ بانت بتفریق الحاکم[5] لیکن لعان کے لئے چونکہ دارالاسلام کا ہونا شرط ہے اور وہ اس زمانہ میں مفقود ہے اِس واسطے بدون طلاق دینے کے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا۔ فقط

زنا کے بعد نکاح باقی رہتا ہے اور ایسی بیوی کو کوئی رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے

**سوال ۸۶۹** زید و عمر دونوں ہم زلف ہیں عمر زید کی بیوی یعنی اپنی سالی کو لے کر مفرور ہو گیا۔ کچھ عرصہ تک اپنی سالی سے حرام کرتا رہا اس کے بعد باہمی تزاع ہو کر مسمی عمر اس کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گیا۔ اُس عورت مذکورہ نے بلا طلاق کے نکاح کر لیا تو اس صورت میں اس کا اصلی شوہر مسمی زید اسکو اگر وہ رضامند ہو اپنے یہاں رکھ سکتا ہے یا نہیں اور آیا وہ عورت زید کے نکاح میں رہی یا نکاح سے باہر ہو گئی دوسرے یہ امر کہ آیا عمر کی بیوی کا نکاح قائم رہا یا نہیں کیونکہ اسکے شوہر عمرو نے اپنی سالی سے زنا کیا ہے۔؟

**الجواب** ۔ زید کے نکاح میں اس کی زوجہ داخل ہے مفرور ہو جانے اور زنا کاری سے وہ عورت زید کی نکاح سے خارج نہیں ہوئی[6]۔ زید اس کو رکھے اور توبہ کرا لے۔ اور

---

[1] مشکوۃ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق صفحہ ۴۳۲ [2] مشکوۃ باب الکسب وطلب الحلال صفحہ ۲۴۱ [3] مشکوۃ باب الیفا صفحہ ۲۴۳ [4] عالمگیری مصطفائی باب ثبوت النسب صفحہ ۱۶۳ ج ۲ [5] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب اللعان صفحہ ۸۱۰ ج ۲۔ ظفیر [6] والمزنی بھا لا تحرم علی زوجھا (رد المحتار فصل فی المحرمات صفحہ ۴۰۲ ج ۲) ظفیر



عمر کا نکاح اپنی زوجہ سے قائم ہے سالی سے زنا کرنے سے اس کا نکاح باطل نہیں ہوا[1]۔ البتہ عمرو معصیت کا مرتکب ہوا، توبہ کرے۔ فقط

---

[1] وفی الخلاصۃ وطی اخت امرأتہ لا تحرم علیہ امرأتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات صفحہ ۳۸۶ ج ۲)

---

تم الجزء السابع من فتاوٰی دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل بتوفیق اللہ تعالیٰ وکرمہ تحت اشراف فضیلۃ الشیخ حکیم الاسلام مولانا القاری الحافظ محمد طیّب دامت فیوضہ مدیر دارالعلوم دیوبند وحفید موسس الدار الموصوف علی ید العبد الضعیف محمد ظفیر الدین المفتاحی غفر اللہ ذنوبہ ورفع شانہ ویلیہ الجزء الثامن ان شاء اللہ تعالیٰ

(۹ / ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ)

(سید راشد حسین)

# فتاویٰ دارالعلوم مدلل ومکمل

مرتبہ:۔ محمد ظفیر الدین

**جلد اول** اس میں پہلے مفتی اعظم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب قدس سرہٗ کے حالات وسوانح حکیم الاسلام حضرت مہتمم صاحب مدظلہ، کے قلم سے۔ پھر ایک عالمانہ مقدمہ فقہ وفتاویٰ کی تاریخ واہمیت اور مفتی کے فرائض وخصوصیات وغیرہا پر مرتب فتاویٰ کے قلم سے پھر اصل کتاب شروع ہوتی ہے اس جلد میں کتاب الطہارۃ کے تمام مسائل آگئے ہیں جن کی تعداد ۵۶۳ ہے۔ صفحات ۴۳۸۔ قیمت پانچ روپے پچاس پیسے ۵/۵۰

**جلد دوم** کتاب الصلوٰۃ ربع اول۔اس میں اوقات نماز، اذان واقامت، صفت صلوٰۃ، شروط صلوٰۃ اور اس طرح کے تمام ابواب آگئے ہیں۔ تعداد مسائل ۶۳۰ اور صفحات ۲۶۸۔ قیمت چار روپے پچیس پیسے ۴/۲۵

**جلد سوم** کتاب الصلوٰۃ ربع دوم۔ اس جلد میں جماعت اور امام ومقتدی کی پوری بحث آگئی ہے۔ تعداد مسائل ۷۹۶ صفحات ۴۰۴۔ قیمت چھ روپے پچاس پیسے

**جلد چہارم** کتاب الصلوٰۃ ربع سوم۔ اس جلد میں مفسدات ومکروہات نماز، مسائل مساجد، قنوت نازلہ، وتر، سنن ونوافل، تراویح، تہجد، صلوٰۃ التسبیح، ادراک الفریضہ، قضاء الفوائت، کفارہ یافدیہ نماز، سجود سہو، سجدۂ تلاوت، صلوٰۃ المسافر۔ ان ابواب سے متعلق تمام مسائل آگئے ہیں۔ تعداد مسائل ۱۰۱۵ صفحات ۴۹۶۔ قیمت آٹھ روپے۔

**جلد پنجم** کتاب الصلوٰۃ ربع چہارم۔ اس جلد پر کتاب الصلوٰۃ پوری ہوجاتی ہے، اس میں جمعہ عیدین، ایام تشریق، نماز جنازہ تدفین وتکفین، جنازہ اٹھانے اور لیجانے ایصال ثواب، زیارت قبور، مسائل شہید اور دوسرے مسائل آگئے ہیں۔ صفحات ۴۰۴ قیمت آٹھ روپے

**جلد ششم** اس جلد میں کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم اور کتاب الحج سے متعلق تمام مسائل واحکام تفصیل سے آگئے ہیں ضخامت ۴۰۸ صفحات، تعداد مسائل ۱۰۵۳، قیمت دس روپے

**شعبہ نشر واشاعت دارالعلوم دیوبند (یو۔پی)**